مترجم اردو

جامع ترمذی

از تالیف

یگانۂ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں ؒ

ناشر: ضیاء الحسن پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اُس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زمان علامہ دوران مولانا بدیع الزمان

برادر علامہ وحید الزمان

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور پاکستان

نام کتاب ________ جامع ترمذی

مؤلف ________ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ________ علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد ________ دوم

صفحات ________ ۷۷۲ / ۹۶ ۱/۲ کا بیان

تعداد ________ ۴۰۰

بار ________ اول

تاریخ اشاعت ________ اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر ________ ضیاء احسان پبلشرز

تصحیح و تہذیب ________ عبدالصمد ریالوی

قیمت مکمل ________

مطبع ________ عمران افضل پریس لاہور

کتابت الفرید
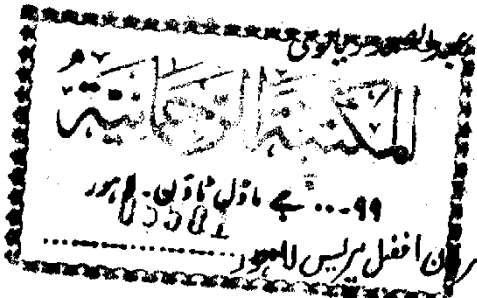
فہرست ابواب جامع ترمذی مترجم جلد دوم

اَبوابُ صِفَۃِ القِیامَۃِ

اَبوابُ صِفَۃِ الجَنَّۃِ

ابواب الایمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں زہد کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: زَہد بالفتح لغت میں بمعنی قدر وارد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے خُذْ زَهْدَ مَا يَكْفِيكَ اور زُہد بالضم بمعنی اور طیب کسب اور قصر اَمل اور زَہَد بفتحتین زکوٰۃ، اور زاہد بے رغبتی کرنے والا اور زاہد بن عبداللہ اور ابو زاہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہاد وہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے رواں نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں اور زُہد فیہ یعنی بے رغبتی کی اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالےٰ کا وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ یعنی بے رغبتی کرتے والے تھے یوسفؑ سے بھائی اس کے، اور تزہید کسی کو زہد پہ برانگیختہ کرنا (منتہی الارب) اور اصطلاح شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائے فانی سے واسطے حصول نعمار باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الٰہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا ہے حظِ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے، مراد حال سے رغبتِ قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مزہود فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مزہود لہٗ تو ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی من وجہ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زاہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک دراہم و دنانیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ ثمن بہتر ہے مبیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار بیع کے زاہد اور باعتبار ثمن کے راغب اسی طرح کہا جاتا ہے زاہد کو زاہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبیٰ کے یا زاہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولیٰ کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ مثمر ہووے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شئے متروک کو حقیر جانے باعتبار شئے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہونا چاہیے بائع جب تک کہ ثمن کو مبیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک مبیع اور اخذ ثمن جائز نہیں رکھتا اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبیٰ باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم و دنانیر کے پس اس کو بدلنا برف کا دینار سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خائن پس یہ علم جب درجہ الیقین کو پہنچتا ہے حالتِ مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے جلدی فانی ہونے والی ہے۔ اس لیے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی جاڑے برسات بلکہ دن اور رات معرض زوال میں ہے اور عقبیٰ دراہم و دینار سے ہزار درجہ اولیٰ، اس لیے کہ یہ بھی فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبیٰ کے کہ ابدالآباد ہے اور فنا و زوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عمل سے ترک مطلق ہے اور بدل دینا اس چیز کا جو ادنیٰ ہے اور لے لینا اعلیٰ کا اس کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہود فیہ کے ترک کو بالکلیہ اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات کے پس نکال دیوے اپنے دل سے محبت اس کی تمامہا اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات و عبادات کی اور

اتباع سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکال دیا دل سے اور مشغول کرے چشم و دل کو وظائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دنیا کی لذت میں اور مستبشر ہو اس بیع و بدل کے ساتھ (کذا ذکر الغزالی) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور رہوں گے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا... كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔

روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن سعید بن ہند سے

مترجم: یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدر دانی نہیں کرتے حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر پانچ باتیں پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر سو کہا ابوہریرہؓ نے میں نے عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یا رسول اللہ پس پکڑا آپ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا بچ تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا تو سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جاوے گا سب سے زیادہ بے پرواہ اور احسان کر اپنے ہمسایہ پر ہوویگا تو مومن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو اپنے لیے ہووے گا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دل کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابی ہریرہؓ سے سماع نہیں اور روایت کی ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ۔

باب عمل خیر میں تاخیر نہ کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا هَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ أَوْ غِنًى مُطْغٍ أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفْنِدٍ أَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ أَوِ الدَّجَّالِ فَشَرٌّ غَائِبٌ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةِ فَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ۔

نے فرمایا جو نیکی کرنا ہو سات چیزوں سے پہلے کرلو اس لیے کہ منتظر نہیں ہو تم مگر محتاجی متحیر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھونے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعرج کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہوں مگر محرز بن ہارون سے اور روایت کی معمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سنی سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب موت کے ذکر میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد لذتوں کو مٹانے والی کو یعنی موت کو

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَحِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا الْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن بحیر سے کہ انہوں نے سنا ہانی سے جو مولیٰ تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے کہا تھے حضرت عثمانؓ کہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی ریش مبارک ان کی سو کہا ان سے کسی نے یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے تو جو بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہشام بن یوسف کی روایت سے۔

بَابُ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

باب ملاقات الٰہی کی آرزو میں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اِنْذَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب انذار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی قوم کو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت وَاَنْذِرْ الْاٰیۃ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈرا دے اے نبی اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرتؐ کی اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی اے اولاد عبد المطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع و ضرر کا اللہ کی درگاہ میں کچھ مانگ لو مجھ سے جو چاہو میرے مال سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

مترجم: اس حدیث میں بہت خوف دلانا ہے اقربائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمامی امت کو چنانچہ حضرت نے جب آیۃ مذکور اتری ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمایا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا، دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھ سے مانگ لو آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آوے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سفہا بعض ولیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں خدا ہم کو خواہ نخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق و فجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں وہ محض سفیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقربا کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْبُكَآءِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

باب خدائے تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت میں

عَنْ .... اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَہَنَّمَ۔

وسلم نے داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالے کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جاوے دودھ پستان میں اور نہیں جمع ہوتا غبار اللہ کی راہ یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم کا۔

ف: اس باب میں ابی ریحانہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے، مدنی ہیں ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔

مترجم اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالمحال فرمائی یعنی جیسے دودھ کا پستانِ زن میں دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تعالیٰ کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت و امکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبار جہاد پڑے اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے نار دوزخ سے محفوظ رہنے کا اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا فِی الْمُجَاھِدِیْنَ وَاَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَوْتَ الصَّالِحِیْنَ وَاحْشُرْنَا مَعَھُمْ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا۔

باب اس بیان میں کہ مزید علم موجب قلت ضحک ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ لِلّٰہِ سَاجِدًا وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے چرچراتا ہے آسمان اور حق ہے اس کو کہ چرچراوے اس لیے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرتے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالے سے یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کے لیے اور ابوذر کہتے ہیں کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کہ ابوذرؓ فرماتے تھے کاشکہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابوذر سے موقوفاً۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ تَکَلَّمَ بِالْکَلِمَۃِ لِیُضْحِكَ النَّاسَ

باب ہنسی کی بات کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَۃِ لَا یَرٰی بِھَا بَاْسًا یَھْوِیْ بِھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ حالانکہ گر جاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِكَ بِہِ الْقَوْمَ فَیَکْذِبُ وَیْلٌ لَّہٗ وَیْلٌ لَّہٗ۔

روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنستی ہے اس کو سن کر قوم اور وہ بات جھوٹی ہوتی ہے خرابی ہے اس کے لیے، خرابی ہے اس کے لیے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ

باب بے فائدہ باتوں کی برائی میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ یَعْنِیْ رَجُلًا اَبْشِرْ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِیْ فَلَعَلَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْمَا لَا یَعْنِیْہِ اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا یَنْقُصُہٗ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا وفات پائی ایک مرد نے اصحاب سے سو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَا لَا یَعْنِیْہِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابی سلمہ کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک کی روایت کی مانند۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قِلَّةِ الْكَلَامِ

عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔

باب قلت کلام کی خوبی میں

روایت ہے بلال بن حارثؓ سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اس کے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تلک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات اللہ تعالیٰ کے غصے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا وبال اس کا پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس سے یعنی قیامت تک۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمرو سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جدہ نہ کہا۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضا جوئے الٰہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جنان ہے اور جنان میں یوں فرمان رحمٰن ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللّٰهِ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَآءٍ۔

باب ذلت میں دنیا کے خدائے عزوجل کے آگے

روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پرپشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مومنوں کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل تھی اسلیے کفار کے حصہ میں آئی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہن نشین ہو جاتا ہے اور اسی طرح ہوان سارے جہان بلکہ تمامی کون و مکان کی ذات مقدس باری تعالیٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ ابھی اس کی کچھ قدر باقی ہے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جانتا اور یہ نہ سمجھتا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متفخر نہ ہوتا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنی جانب شرمانا جیسے کوئی جواہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر گنا کیا جاوے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصالِ الٰہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الٰہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہمکلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبر نہیں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شئے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذیذ نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرضِ فنا میں ہے اور جہان مقام زوال میں، اور مستغرق ہے زاہد مخلص باری تعالیٰ کے جاہ و جلال میں زبان حال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہر دم پویا۔

ہر چہ گویم از تو گویم اے عزیز	ہر چہ جویم از تو جویم اے عزیز
اے مریض عشق را ہر دم طبیب	مے ندانم غیر ذاتت اے حبیب
از جہاں عالم شدم اے بحر نور	تا لقائے تو شود ما را حضور،

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَانَتْ عَلٰى اَهْلِهَا حِيْنَ اَلْقَوْهَا قَالُوْا مِنْ هَوَانِهَا اَلْقَوْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰى اَهْلِهَا۔

روایت ہے مستورد بن شدادؓ سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بکری کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتے ہو تم اس کو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اس کو عرض کی صحابہ رضؓ نے کہ ہاں بسبب ذلیل و حقیر جاننے کے پھینک دیا اس کو یا رسول اللہ، فرمایا دنیا اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث مستورد کی حسن ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے تھے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک دنیا ملعون ہے، ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالے کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم جناب مولانائے روم قدس اللہ اسرارہم نے خوب کہا ہے۔ شعر۔

اہل دُنیا کافران مطلق اند روز و شب در زق زق و در بق بق اند

دنیا ایک زن مکارہ ہے فریفتہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دغا دینے والی ہے اپنے اہل کو، غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے، روک دیتی ہے زاد آخرت کے حاصل کرنے سے، تارک اس کی زینت کا مرحوم ہے مشغول اس کے تعلقات میں مرجوم، وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب، اس کو جنت بے منت اس کو ذلت بے منفعت، غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے وبمیعون الملعون فرعون بے عون یہی ہیں اور مردود دوگون یہی دین بدنیا فروش ابطال حق میں پرجوش مساکین سے دور غرباء سے مہجور سنن نبویہ سے نفور بدعت میں بھرپور، احقاق حق سے دل چرائیں امر بالمعروف سے جان بچائیں جہاں جائیں ویسے بن جائیں مداہنت کیش بظاہر درویش شارع نے ان سب کو ملعون فرمایا اور زہد و ریاضت کا نسخہ بتایا۔

عَنْ مُسْتَوْرِدٍ اَخِیْ بَنِیْ فِهْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا یَجْعَلُ اَحَدُکُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْیَمِّ فَلْیَنْظُرْ بِمَاذَا تَرْجِعُ۔

روایت ہے مستوردؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے دنیا آخرت کے سامنے مگر اتنی کہ جیتنی ڈالے انگلی اپنی کوئی تم کا دریا میں اور دیکھے کہ اس میں کتنا پانی آتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس اس بندۂ حقیر پر جو ایسی ادنی چیز بھی اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے واسطے نہ چھوڑے اور اس عزیز غنی بے پرواہ شہنشاہ کی درگاہ میں پھر عزت وجاہ کا طالب ہو اور بندگی کا دعوےٰ کرے، معاذ اللہ من ذٰلک ثم معاذ اللہ من ذٰلک ایک انگشت تر کہ جس سے حلق تر نہ ہو سکے اس کے لیے تر دامنی اختیار کرے اس سے زیادہ ابتری کیا ہوگی۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ

باب اس بیان میں کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہے کافر کی جنت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا قیدخانہ ہے مومن کا یعنی باعتبار نعمائے اخروی کے اور جنت ہے کافر کی یعنی باعتبار عذاب اخروی کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے

مترجم مومن کو ہر چیز میں قید ہے ماکولات میں حرام سے ملبوسات میں حریر سے معاملات میں ملک غیر میں تصرف کرنے سے پھر قید ہے فرائض واجبات کی اور سنن و مستحبات کی غرض ان سب قیود کی تفصیل پر غور کرو تو مومن بمنزلہ قیدی کے ہے۔ کہ اس کو رزق تول کر ملتا ہے اور محنت و مشقت علیٰ قدر طاقت مقرر ہوتی ہے بخلاف کافر کے کہ وہ بے نتھا بیل ہے باغ میں چر رہا ہے جہاں چاہتا ہے جہاں چاہتا ہے ہگ دیتا ہے جہاں چاہتا ہے پھر جب موت آتی ہے پکڑا جاتا ہے اور مؤاخذہ باغبان میں گرفتار ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کمال ایمان زہد میں ہے اور مومن وہی ہے جو زاہد ہو اس لیے کہ قید زاہد کو زیادہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الدُّنْيَا مَثَلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ

عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ فَقَالَ إِنَّمَا الدُّنْيَا لِأَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي رَبَّهُ فِيهِ وَيَصِلُ بِهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَأَجْرُهُمَا سَوَاءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا يَخْبِطُ فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهُوَ بِأَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي مَالًا لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ بِنِيَّتِهِ فَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ۔

باب دنیا کی مثال چار شخصوں کے مانند ہونے کے بیان میں

روایت ہے ابی کبشہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو تم اس کو پھر فرمائی آپ نے، ان تین باتوں میں سے پہلی یہ بات کہ نہ گھٹا مال کسی بندہ کا صدقہ دینے سے یعنی زکوٰۃ مفروضہ یا جمیع خیرات سے اور نہ ہوا کسی شخص پر کسی طرح کا ظلم کہ صبر کیا ہو اس نے اس پر مگر بڑھا دی اللہ تعالیٰ نے اس کی عزت اور یہ دوسری بات ہے اور نہ کھولا کسی بندہ نے اپنے اوپر دروازہ سوال کا مگر کھول دیا اللہ تعالیٰ نے اس پر دروازہ محتاجی کا اور یہ تیسری بات ہے اور فرمایا آپ نے دروازہ محتاجی یا کوئی اور کلمہ اسی کے ہم معنی پھر فرمایا اور بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک بات کہ یاد رکھو اس کو فرمایا دنیا چار شخصوں کی ہے۔ یعنی ہر ایک کا معاملہ اس کے ساتھ چار قسم میں سے ایک قسم سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سو وہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسن سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے ناتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکوٰۃ دیتا ہے۔ صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غرباء و مساکین کی خدمت ادا کرتا ہے کہ جن کا حق اللہ نے مال میں رکھا ہے سو اس کا درجہ سب درجوں

سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النیتہ ہے کہتا ہے کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی شخص اوّل پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجران دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہواتِ نفسانیہ اور بدعاتِ شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے۔ اور نہیں حسنِ سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دمڑی نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدتر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلاں عمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سو وہ اپنی نیت کا وبال پانیوالا ہے اور عذاب اور بارِ گناہ ان دونوں کا برابر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم الغرض اس حدیث میں آپؐ نے یہ فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح ہیں ایک عالم مالدار دوسرا عالم مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اوّل ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا تیسرے جاہل مالدار حرام خوار نابکار جو تھا جاہل مفلس پورا نکھٹو اُلّو کا ٹٹو باوجود جہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشیر ہے وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ھَمِّ الدُّنْیَا وَحُبِّھَا

باب محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِہٖ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَھَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُہٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِہٖ فَاقَۃٌ فَاَنْزَلَھَا بِاللّٰہِ فَیُوْشِكُ اللّٰہُ لَہٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا اس کا آدمیوں سے نہ بند کیا جائے گا فاقہ اس کا اور جس کو ہوا فاقہ پھر اتارا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الٰہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اس کو جلدی یا دیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِیَۃُ اِلٰی اَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ وَھُوَ مَرِیْضٌ یَعُوْدُہٗ فَقَالَ یَا خَالُ مَا یُبْکِیْكَ اَوَجَعٌ یُشْئِزُكَ اَوْ حِرْصٌ عَلَی الدُّنْیَا قَالَ کُلٌّ لَا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیَّ عَھْدًا لَمْ اٰخُذْ بِہٖ قَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَجِدُنِیْ الْیَوْمَ

روایت ہے ابی وائل سے کہا کہ آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اے خال کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجا نہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپ نے کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں

قَدْ جَمَعْتُ ۔ دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا۔

ف: روایت کیا اس کو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ داخل ہوئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا۔

روایت ہے عبداللہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائے گی تم کو دنیا کی

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: ضیعہ سے مراد ہے باغ اور کھیت اور گاؤں اور جائداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضہ میں آتی ہیں آدمی اپنی زندگی کو دوست رکھتا ہے اور موت کو مکروہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُوْلِ الْعُمُرِ لِلْمُؤْمِنِ — باب مومن کے لیے طول عمر کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن قیسؓ سے کہ ایک اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ۔

روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہا کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا آپ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو پھر پوچھا اس نے کونسا آدمی سب میں بدتر ہے فرمایا آپ نے جس کی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَعْمَارِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ۔ — باب: امت کی عمر کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمُرُ اُمَّتِي مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلَى سَبْعِيْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن.... غریب ہے ابی صالح کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے۔

مترجم: اس باب میں پیشین گوئی ہے باعتبار اکثر افراد امت کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقِصَرِ الْأَمَلِ

باب تقارب زمان اور قصر اَمل کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ بِالنَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جاوے زمانہ اور ہووے سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الْأَمَلِ

باب قصر اَمل کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي قَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ مَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ غَدًا

روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں سو کہا مجھ سے ابن عمر نے جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھروسا مت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت و تندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اے عبداللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کہلائے گا یا مردہ یا عاصی یا مطیع۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث اعمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے مانند اس کے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ وَثَمَّ أَمَلُهُ وَثَمَّ أَمَلُهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلایا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا یہ اسکی امید ہے اور یہ اسکی امید ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حدیث اول میں جو فرمایا راوی نے کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن میرا الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتنار کے واسطے ہوتا ہے تاکہ وہ امر خوب یاد رہے۔ قولہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پہ کہ جن کی سند کتاب وسنت سے نہ ہو اس لیے کہ اہل سنت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتامی ہیں کہ پرورش نہ کی ان کے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفیقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قرابت والوں نے دُور ہیں قریب ان کے مہجور ہیں حبیب ان کے۔ شمشیر ظلم ان پر آہیختہ ہے اور خون ان کے بیختہ شہدا ہیں وہ اللہ کی زمین پہ اور نجوم ہیں وہ آسمان دین پہ، دنیا میں گم نام آخرت میں عالی مقام، اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان اگر تو چاہتا ہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہو ان کے رجال اور رفیق بن ان کے رجال کا آگے بڑھ گئے قوافل ان کے دُور ہو گئے مراحل ان کے السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جو رب اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے كِتَابُ اللّٰهِ ان کی سیف قاطع ہے اور انوار سنت ان کے سیماء ساطع خودرا پیش رسول معصوم محبوب تکنند یعنی خویشتن را باحاد امت منسوب نہ کنند سنت سے قریب بدعت سے دُور احداث فی الدین سے مہجور اتباع رسولؐ سے پُر نور قول رسول پہ مرے قیل وقال پہ نظر نہ کریں اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَاَدْخِلْنَا فِي نَعِيْمِ رِضْوَانِكَ مَعَهُمْ۔ قولہ گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھروسا نہ رکھ یا موت کا مزہ چکھ وجود تیرا بین العدمین ہے کالطہر المتخلل بین الدمین ہے توشہ آخرت ساتھ لے شمع سنت ہاتھ لے راہ تیرہ وتاریک ہے پل صراط نہایت باریک ہے، اے مجہول موت کو نہ بھول، صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں اظہر میں جن کا ظہور تھا اب نام ان کا اہل قبور ہے، عصر میں جو وحید تھے عاصر موت نے ان کو نہ چھوڑا اور اہل عشار کو غذا تک نہ چھوڑا۔

ابیات:

حریفاں بادہا خوردند ورفتند — تہی خمخانہ ہا کردند ورفتند
تو ئی بے پاؤسر افتادہ بر راہ — رفیقان رختہا بردند ورفتند

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا بفلک پہنچی مدامی حفر آبار حفر وکری انہار وتعمیر اماکن وترمیم مساکن میں اور ترتیب باغ وتہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جنم اسی لغویات فانیہ میں ہارتا ہے تیو مکان کی زمین ہفتم پہ رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہمیشگی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے، نشۂ غفلت دردسر ہے ندائے غیبی سے کور وکر ہے۔

ابیات

لَهُ مَلَكٌ يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ — لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ
اَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلّٰى — سَتُدْفَنُ عَنْ قَرِيْبٍ فِي التُّرَابِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا قَدْ وَهٰى فَنَحْنُ نُصْلِحُهٗ فَقَالَ مَا اَرَى الْاَمْرَ اِلَّا اَعْجَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم گارا بنا رہے تھے[1] اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ نے یہ کیا ہے عرض کی ہم نے یہ گھر بودا ہو گیا ہے سو اسے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ نے یے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنیوالی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابی احمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ فِتْنَةَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي الْمَالِ

باب اس بیان میں کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَّفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ

روایت ہے کعب بن عیاض سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان اور ابتلا ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

مترجم: یعنی ہر امت ایک ابتلاء میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی، چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا ہابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کے واقع ہوا، اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیاء میں حد سے بڑھ جانا اور آداب صلحاء اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا امارد کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور افعال طبیہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہونا، چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بہے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کہ فساد کا سبب تین چیزیں ہیں، زر، زمین، زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زر عین مال ہے، زمین و زن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین و زن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر ہے باقی اس سے مؤخر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا

باب سیر نہ ہونے میں انسان کے کثرت مال سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ابن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے

[1] یعنی ہم اس چھپر کو کلا رہے تھے ۱۲

مِنْ ذَهَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَاُ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔ کہ دوسرا جنگل اور ہوتا اور نہیں بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی حرص اور جمع مال سے

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہؓ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ **مترجم**: مراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تلک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے کسی نے خوب کہا ہے۔ بیت۔

گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور جو بندہ بتوفیق الٰہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو اب تحقیق اسے افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بھی اس پر آسان ہے، اُمراء سے آگے فقراء کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب و کتاب میں گرفتار ہوں گے، یہ پانچ سو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے، بہتر مال مومن کا زوجہ صالحہ ہے یا لسانِ ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر، زاہد دنیا میں راحت گور میں استراحت، آخرت میں رَوح و رَیحان دنیا دار زندگی میں گرفتار افکار گور میں حسرت شعار آخرت میں فنا فی النار نہ نفس رام نہ راحت و آرام۔

بَابُ مَا جَاءَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

باب اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزوں کی محبت سے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلِ الْعَيْشِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى الزَّهَادَةِ فِى الدُّنْيَا

باب تفسیر زہد میں

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّهَادَةُ فِى الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيْمِ

روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں

الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلٰكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُوْنَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللّٰهِ وَأَنْ تَكُوْنَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيْبَةِ إِذَا أَنْتَ أُصِبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيْهَا لَوْ أَنَّهَا أُبْقِيَتْ لَكَ۔

چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ کہ مال کو ضائع کرے، لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھروسا زیادہ ہو اس چیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنی تا تجھے ثواب ملا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبید اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ۔

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفالت بسر کر سکے اور اتنے کپڑے کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے یعنی حریث بن سائب کی اور سنا میں نے ابوداؤد اور سلیمان بن سلم بلخی سے کہتے تھے کہ نضر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ۔

روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے الھاکم التکاثر پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا اور جلدی کر دیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پاوے گا یا کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کر دیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے آدم کے اگر خرچ کر دے تو اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات و خیرات میں یا بھائیوں کی مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نہ کیا جاوے گا تو اپنے بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کر اس کے دینے سے جس کے تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنی

دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابو عمار ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا۔

روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوکی اور شام کو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا حضرت کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپ نے شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِيْ سِرْبِهِ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔

روایت ہے عبیداللہ سے اور ان کو صحبت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مروان بن معاویہ کی روایت سے اور مراد حیزت سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوشی وقتی دنیا کی، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے

مترجم: خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علی رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چند یں ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الٰہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوات الٰہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھڑ رکھی ہے کتنے اخوان دوران نے اور یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور گھی اور دودھ دہی چھوڑ دینا اور حلال چیزوں سے متمتع نہ ہوتا اسی کا نام زہد ہے یا ترک نکاح یا ترک جماعات صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھا ہے سو باطل

کیا حدیث اوّل نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زاہدانِ جاہل پر کہ جو حقوقِ نفس اور حظوظ نفس میں تمیز نہ کر سکے اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوقِ ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منتفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکنی اور ثوب وظروف ضروری وغیرہ کے پس منتفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کہ حد شرعی سے بڑھ جاوے اور جمع اثواب وظروف ودیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جاوے گا اور لہو میں گرفتار ہو جاوے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے جو صدقہ دیا یا کھایا یا پہنا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے گا اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرما دی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو منتفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری پس حد باندھ دی شارع نے انفاق وامساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرما دیا کہ پہلے ان کو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آوے کہ رہے گا تو ہمارے کام آوے گا اور شاید ہم کو نہ ملے تو حدیث خامس میں فرما دیا کہ اگر توکل کرو گے تو چڑیوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت ومزدوری ومشقت کے اس لیے کہ جو ان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے آشیانوں میں آتے ہیں تعجب ہے کہ تو انسان ہو کر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرما دیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدارات کرتے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد معین کر دی کہ ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا انتہی مافی الباب۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

باب کفاف پر صبر کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا قُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حصہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہووے رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے۔ اور فرمایا جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اس کی کم ہوئی میراث اس کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پیش کیا میرے رب

يَوْمًا أَوْ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ فَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ۔

نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دیوے کنکریلی زمین مکہ کی سونا، کہا میں نے نہیں اے پروردگار میرے دلیکن میں چاہتا ہوں کہ آسودہ سیر رہوں ایک دن اور بھوکا رہوں ایک دن یا فرمایا تین دن یا اس کی مانند اور کچھ فرمایا پھر جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں آسودہ و سیر ہوں شکر کروں تیرا اور حمد بجالاؤں تیری۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید ضعیف ہیں حدیث میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے۔

مترجم: قولہ، ہلکی باربرداری والا یعنی اہل وعیال اور دنیا کے اشغال اور ساز وسامان کم رکھتا ہے۔ قولہ نماز میں الخ یعنی نماز نہ دل لگا کر خلوص سے باداۓ سنن و مستحبات و حفظ فرائض و واجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر رہتا ہے۔ قولہ اور دبا ہوا رہا الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور جویاں نہیں بلکہ گوشۂ خمول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۃً وخلوۃً اس کی اطاعت میں مشغول ہے۔ قولہ پھر ٹھونکا زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ توربشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر غرض بہر حال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ نے اس کے بعد کمی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر روویں خواہ بیبیاں ہوں یا اور عزیز و اقارب اور قلت اس کی میراث کی کہ بہت سامان و متاع جمع نہ کیا اور بہت ساز وسامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل بسا۔ قولہ فرمایا آپ نے پیش کیا میرے رب نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اس کو سبب کفر فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہنچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اس کو بقدر کفایت اور قناعت دے اسے اللہ عزّ وجلّ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے، مبارکبادی ہے اس شخص کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو بقدر کفایت اور قناعت کی اس نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو ہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

باب فضیلت فقر میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُولُ قَالَ وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ نے دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے کہا اس نے میں دوست رکھتا ہوں آپ کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ نے اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بہیا سے بھی زیادہ اپنے منتہا کی طرف۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شداد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وازع راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہیں۔

مترجم: اَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا یعنی تیار کر فقر کے لیے تجفاف کو۔ تجفاف بکسر تا و سکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد رہو اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ۔

باب فقیروں کے مقدم ہونے میں امیروں پر دخول جنت میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانسو برس پیشتر۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي الْمِسْكِينَ وَلَوْ

روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اٹھا مجھے مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن سو کہا عائشہ نے کیوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے داخل ہوں گے مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر اے عائشہ مت پھیر مسکین کو اور دے اسے اگرچہ ایک

بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَ قَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کھجور کی پھانک ہو اے عائشہؓ دوست رکھو مساکین کو اور نزدیک ہو تو ان سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا تجھ کو قیامت کے دن یعنی اپنی درگاہ میں مراتب و مناقب عنایت فرمائے گا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے **مترجم**: اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں، سو ابن عباس اور قتادہ اور عکرمہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر لیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شئی پر جاہل اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہ نے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تندرست ہے اور عکرمہ سے مروی ہے کہ فقراء مسلمین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعیؒ نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نہ رکھتا ہو زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ نہ ہو مگر کفالت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ پس مسکین کہا ان کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شئے کا مفتقر ہو وہ فقیر ہے اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ اور مسکین وہ ہے جو ہر شئے کا محتاج ہو کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اس کے طعام کی اور طعام کفارہ کا مستحق اس کو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور مساکین جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونوں عبارت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اس کی فقار ظہر توڑ دی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے، غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے (ہذا ما ذکر البغوی رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقراء جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغنیاء سے کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ فُقَرَآءُ الْمُسْلِمِيْنَ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں،

الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔

ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، مترجم بعضی روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں اور بعضے میں چالیس برس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانسو برس تقدم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلِهٖ

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والوں کی معاش میں

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا اَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءُ اَنْ اَبْكِيَ اِلَّا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ۔

روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا میں حضرت عائشہ رضہ ام المومنین کی خدمت میں سو منگوایا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا میں سیر نہیں ہوتی ہوں کسی کھانے سے کہ پھر رونا چاہوں پھر روتی ہوں کہا مسروق نے میں نے عرض کی کیوں فرمایا انہوں نے یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو قسم ہے اللہ تعالےٰ کی نہ سیر ہوئے آپ روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے سیر نہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو کی روٹی سے دو دن پے در پے یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ رضہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهٗ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا انہوں نے نہ سیر ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ کے تین روز پے در پے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ یَقُوْلُ مَا کَانَ یَفْضُلُ عَنْ اَھْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِیْرِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبِیْتُ اللَّیَالِیَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِیًا وَاَھْلُہٗ لَا یَجِدُوْنَ عَشَاءً وَکَانَ اَکْثَرُ خُبْزِھِمْ خُبْزَ الشَّعِیْرِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ کے کاٹتے تھے پے در پے راتوں کو خالی پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کی روٹی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ کر دے رزق آلِ محمد کا بقدر کفایت کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا اَکَلَ خُبْزًا مُّرَقَّقًا حَتّٰی مَاتَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نہ کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے سعید بن ابی عروبہ کی روایت سے۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ اَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ یَعْنِی الْحُوَّارٰی فَقَالَ سَھْلٌ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ فَقِیْلَ لَہٗ ھَلْ کَانَتْ لَکُمْ مَنَاخِلُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا کَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِیْلَ کَیْفَ

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ ان سے پوچھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھایا ہے نقی یعنی میدہ سو کہا سہل نے نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں ہمارے

كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِالشَّعِيْرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نُثَرِّيْهِ فَنَعْجِنُهُ

پاس چھلنیاں، پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آٹے کو کہا پھونک لیتے ہم اسے پھر اڑتا تھا جو اڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پہ اور گوندھ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انسؓ نے ابی حازم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَعِيْشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب معیشت اصحابؓ میں

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِنِّيْ لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَغْزُوْ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةِ حَتّٰى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيْرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ يُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ إِذَنْ وَضَلَّ عَمَلِيْ۔

روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ فرماتے تھے میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کھاتے تھے ہم مگر پتے درختوں کے اور حبلہ یہاں تک کہ ایک ہم میں مینگنیاں کرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے طعن کرنے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا محروم ہوں اور ضائع گئے میرے عمل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنِّيْ أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَهٰذَا السَّمَرُ حَتّٰى أَنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُوْنِيْ فِي الدِّيْنِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِيْ۔

روایت ہے سعد سے کہتے تھے کہ میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پھینکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر حبلہ اور یہ سمر یہاں تک کہ ایک ہم کا مینگنیاں کرتا تھا جیسا کہ مینگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان کی ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اس وقت اور ضائع ہو گئیں میری سب نیکیاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزوان سے بھی روایت ہے۔

مترجم: حبلہ بالضم انگور اور بیخ انگور اور میوہ خار دار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طلح و سیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے جبل بروزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سمر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طلح کی قسم سے ہے واحد اس کا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت لے جا کی اور شکوہ کیا

حضرت عمرؓ کے پاس کہ ان کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تائید اسلام میں بیان کیے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ ۔

روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تھے ہم ابوہریرہؓ کے پاس اور ان کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بنتے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھتا ہے ابوہریرہؓ کتان میں بیشک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بیہوش ہو کے پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے کچھ جنون نہ تھا سوائے بھوک کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کتان بالفتح وتشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لاجوردی پوست اس کا مانند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپٹتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تفتیح عرق کا اور کھجلی اور ورم کو نافع ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں السی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں اکثر قمیص اس کے بناتے ہیں اور مشق بکسر میم گل سرخ رنگ کہ اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى تَقُولَ الْأَعْرَابُ هَؤُلَاءِ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونَ فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً قَالَ فَضَالَةُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھاتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

---

[1] حالانکہ وہ چھوٹے تھے شاکی ان کے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صفۃ الدار پیش دالان، اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسجد کے پیش دالان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دنیوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث نبوی میں شاغل رہتے، ابوہریرہ بھی انہی میں تھے اور عدد ان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی بھی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيْهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ خَرَجْتُ اَلْقٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ وَالتَّسْلِيْمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُّ بَعْضَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى مَنْزِلِ اَبِی الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيْرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ اَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ وَلَمْ يَلْبَثُوْا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيْهِ بِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيْقَتِهٖ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ تَخْتَارُوْا اَوْ قَالَ تَخَيَّرُوْا مِنْ رُطَبِهٖ وَبُسْرِهٖ فَاَكَلُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِیْ تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام و راحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابوبکر سو پوچھا آپ نے کیا چیز لائی تم کو اے ابوبکر سو عرض کی انہوں نے نکلا میں اس لیے کہ ملاقات کروں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نظر کروں ان کے چہرۂ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ آتے ہیں حضرت عمرؓ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا کیا چیز لائی تم کو اے عمر! عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا پس مل کر گئے ابی الہیثم بن التیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجوریں اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابوالہیثم کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثم آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سو رکھ دیا انہوں نے مشک کو پھر آکر لپٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر پھر لے گئے ابوالہیثم ان سب کو اپنے باغ میں اور ایک بچھونا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا آپ نے تم چن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ میں نے چاہا کہ آپ خود پسند کر لیں ان میں سے یا

فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ تُعْتِقَهُ قَالَ هُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ

یہ کہا کہ آپ پسند کر لیجئے پکی اس کی کچھی سے پس کھالی وہ کھجور اور پیا اس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جس کا سوال کیا جاوے گا تم سے قیامت کے دن، تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد، پھر گئے ابوالہیثم کہ کچھ کھانا تیار کریں آپ کے واسطے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نہ کرنا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نر پھر اسے پکا لائے پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالہیثم سے کیوں تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپ نے پھر جب آویں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو نفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم یعنی حسب الارشاد آنحضرتؐ کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کر لو ان دونوں میں سے، سو عرض کی انہوں نے کہ آپ ہی پسند کر دیجئے ان میں سے یا رسول اللہ، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہے یعنی امانت اس کو ضرور ہے اور خیرخواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو تم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے ہوئے اور حسنِ معاملت کرو اس کے ساتھ یعنی آرام دراحت سے رکھو، سو آئے ابوالہیثم اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی ان کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کر سکو گے وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حق تربیت اس غلام کا ادا نہ کر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کر دو تم اس کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے پس فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کو اچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے برے کاموں سے، یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور برائی بھلائی سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرتے میں

پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اور ابوبکر اور عمر پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابوعوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہلحدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنی صاحب تعلیم۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اوّل یہ کہ فقرت اور زہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس اور امتحان ان کا جوع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلاد تھا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ یہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابوہریرہ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال بچشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعی خلاف الظاہر فعلیہ البیان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ راحت و تکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابی ہریرہؓ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خبز شعیر سے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آل محمد جب سے مدینہ میں آئے تین روز پے در پے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ وفات پائی۔ چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں اوپر بھی مذکور ہو چکی ہیں غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی فارغ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ جو کچھ موجود ہوتا تھا سب اطاعت الٰہی میں اور وجوہ بر و ایثار میں صرف فرما دیتے تھے اور ضیافات اور دین اور اطعام مساکین اور اتیان طارقین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل یسار مہاجرین و انصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود تنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سبکساری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابوطلحہ نے جب سنی آواز حضرتؐ کی اور پہچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابرؓ کی خندق میں، اور روایت ابوشعیب انصاری کی کہ انہوں نے پہچانا اثر بھوک کا آپ کے چہرۂ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا اور مانند اس کے بہت سی روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بھائی دوسرے کی خواہش پر مگر یہ کہ سعی کرتا تھا اس کے انجاح مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ان کی اور فرمایا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور فرمایا رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ، دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور نکلنا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سو سبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبۂ الٰہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لاتناہی میں غرق تھے اور بھوک نے ان کو قلق میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج و مانع ہوئی تو سعی کی انہوں نے اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات

اور ابلغ انواع مراقبات ہے اس لیے کہ منع ہے ادائے صلوٰۃ مدافعت اخبثین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اس لیے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز پھولدار کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرتے والوں کے سامنے وغیر ذلک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے غضب کے وقت اور جوع دہم و شدت فرح کے وقت میں جو چیزیں کہ اس کو غور و تفکر سے روکتی ہوں۔

قولہ عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم و رنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصبیر و تسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ و تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرتے میں امید تھی کہ آپ دُعا فرما دیں گے اور مساعدت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع میں پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے قولہ فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے الخ اور اس میں ثابت ہوا کہ جواز حلف کا بغیر استحلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابوالہیثم کا نام مالک ہے اور اگر گھر جانے میں جائز ہوا دلالت کرتا ایسے شخص کی طرف جو انجاح مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو مخلص و جاں نثار اور یار وفادار سمجھنا اس میں کمال شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالب اطعام ہوتا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابوالہیثم کی بی بی نے آپ کو کہا مرحبًا و اہلًا اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ایسے اہل میں کہ انس کرے گا تو ان سے اور ابوالہیثم جب آئے تو انہوں نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھنے سے مسنون ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے۔ قولہ پھر پوچھا ان کی بی بی سے اس میں ثابت ہوا جواز کلام اجنبیہ کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آوے اور یہ ساتواں فائدہ ہے قولہ گئے ہیں میٹھا پانی لینے اس میں میٹھا پانی لانے کا جواز ثابت ہوا اور اس کے پینے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے۔ قولہ اور لیکر آئے ایک گچھا کھجوروں کا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہہ خبز و لحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چنانچہ مکروہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف کو برا جانتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے قولہ پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوت قلب ہے اور نہی آسودگی اور سیری پر محمول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے قولہ یہ ان نعمتوں سے ہے کہ سوال کیا جاوے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال

اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال توبیخ و تہدید کا اور یہ گیارھواں فائدہ ہے۔ قولہ فرمایا آپ نے پھر جب آوے ہمارے پاس قیدی الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائز ہے اور یہ بارھواں فائدہ ہے، قولہ میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرھواں فائدہ ہے۔ قولہ اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ۔ ثابت ہوا اس سے موکد اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام و لونڈی سے خصوصاً جبکہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے۔ قولہ مگر یہ کہ آزاد کردو تم اس کو۔ کہا ابوالہیثم نے وہ اسی وقت آزاد ہے ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہؓ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتیٰ کہ عبید و اماء کے حقوق سے اور یہ پندرھواں فائدہ ہے، قولہ مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدر دانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا ان کا کہ مرد کی دانائیوں سے ہے پرکھنا آدمیوں کا۔ قولہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے اس سے معلوم ہوا کہ شرور و فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسا کرنا اس پر ضرور ہے اور یہ سولھواں فائدہ ہے انتہی (لمعات الحق للتنوبی)

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجُوْعِ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَیْنِ

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا بیان کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بھوک کا اور اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا آپ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے

عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِہٖ بَطْنَہٗ۔

روایت ہے سماک بن حرب سے کہا سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو حالانکہ میں نے دیکھا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْغِنَا غِنَی النَّفْسِ۔ باب اس بیان میں کہ غنیٰ دل سے ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنَا عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنَا غِنَی النَّفْسِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْمَالِ

باب اخذ مال کے بیان میں

عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ

روایت ہے ابو الولید سے کہا سنا میں نے خولہ بنت قیس سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبد المطلب کے فرماتی تھیں وہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا، جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھسنے والے ہیں اس چیز میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے مگر دوزخ کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الولید کا نام عبید سنطلا ہے۔ مترجم: مال ہرا ہرا ہے میٹھا یعنی مرغوب خاطر ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔

بَابٌ

باب ملعون ہوتے میں درہم و دینار کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے سوا اس کے اور سند سے بھی بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔

بَابٌ

باب حرص مال و جاہ کی مذمت میں

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ۔

روایت ہے کعب بن مالکؓ انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑیے بھوکے اگر چھوڑ دیئے جاویں بکریوں میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔

بَابٌ

دنیا کی مثال پیغمبروں اور نیکوں کے واسطے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ

روایت ہے عبد اللہؓ سے کہا کہ سوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بوریئے پر پھر اٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش

فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔

بوریا آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہؓ نے کہ بنا دیں ہم آپ کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ نے مجھے دنیا سے کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اترا ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ

باب دیندار سے دوستی کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سو چاہیے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیندار سے دوستی کرے نہ بے دین سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَاب

اہل و مال کی بے وفائی میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ ایک ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اسکے ساتھ عمل اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

باب کثرت اکل کی برائی میں

عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ۔

روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں بھری انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دم لینے کے لیے مقرر رکھے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے مانند اس کے اور کہا مقدام نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ریا اور سمعہ کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَقَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالے دکھا دے اس کی عبادت لوگوں کو اور جو شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالے اس کی عبادت لوگوں کو، اور کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ رحم نہ کرے اس پر

ف: اس باب میں جندب اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ...... لَمَّا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ وَمَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ

روایت ہے شفیا الاصبحی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سو یکایک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اس کے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ لوگوں نے کہا ابوہریرہؓ ہیں سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے پوچھتا ہوں میں آپ سے اللہ کے واسطے...... کہ البتہ آپ بیان کیجئے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہو اُسے آپ نے سو کہا ابوہریرہؓ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں سمجھا بوجھا اس کو پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے ابوہریرہؓ ایک بار پھر ٹھہرے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے سوا کوئی اور پھر چیخ ماری ابوہریرہؓ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پونچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُوا بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي قَالَ بَلَى يَارَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللّٰهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ قَالَ بَلَى يَارَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ فِيمَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللّٰهُ بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا میرے اور ان کے پھر چیخ ماری ابوہریرہ نے بڑے زور سے اور بیہوش ہو گئے پھر گر پڑے بے ہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سو میں ٹیکا دیئے رہا ان کو بڑی دیر تک اور بے ہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ جل جلالہٗ جب ہوگا قیامت کا دن نزول فرما دے گا اپنے بندوں کے پاس تاکہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر پڑا ہوگا سو اوّل جس کو بلا دے گا پروردگار تعالیٰ شانہٗ ایک مرد ہوگا کہ اس نے جمع کیا ہوگا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہوگا کہ قتل کیا گیا ہوگا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہوگا اور ایک مرد ہوگا کہ بہت مال رکھتا ہوگا سو فرما دے گا اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو جو اتارا میں نے اپنے رسول پر اس نے عرض کی کہ ہاں اے پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا کہا اس نے میں قیام کرتا تھا اسکے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور نمازوں میں قرآن پڑھتا تھا سو فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس سے جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جاوے گا فلانا قاری ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لا دیں گے صاحبِ مال کو پھر فرما دے گا اس سے اللہ عزّ وجل کیا نہ وسعت دی میں نے تجھ کو اور نہ چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو عرض کی اس نے کہ ہاں اے رب میرے، فرما دے گا پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں نے دی تجھ کو عرض کرے گا وہ صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس سے جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرما دے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے فلانا جواد ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں، پھر لاویں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سو فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس سے تو کس لیے قتل کیا گیا وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرما دے گا اس سے اللہ جل جلالہٗ جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرما دے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جاوے کہ تو بہادر

سو کہا گیا پھر مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا اے ابوہریرہؓ یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ بھڑکائی اور سلگائی جاوے گی ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن

ف: کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیا وہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ سیاف یعنی جلاد تھے معاویہؓ کے انہوں نے کہا کہ داخل ہوا معاویہ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابوہریرہؓ سے سو کہا معاویہ نے یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا پھر روئے معاویہ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جاویں گے اور کہا ہم نے لایا یہ شخص اپنے ساتھ ایک شر پھر ہوش میں آئے معاویہ رض اور پونچھا اپنا منہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور پڑھی یہ آیت؛

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

یعنی جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زندگی کا پورا دیں گے ہم بدلا ان کے عملوں کا دنیا میں اور وہ ان کے عملوں سے کچھ کم نہ دیئے جائیں گے وہ لوگ ہیں کہ نہیں ان کو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہو گئے جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، مترجم، قولہ اللہ کے واسطے مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے، قولہ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھے وہ باوجود تقویٰ کے اور کمال ورع کے تھی، قولہ نزول فرماوے گا اللہ تعالیٰ آہ، نزول فرماتا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہٗ کی معلوم المعنی مجہول الکیفیت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضرور ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سونپنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح ہے محدثین و اکابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلائے جہمیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے قول معاویہؓ کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید سخی کہ جو فضائل دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیۂ مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیٰوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روز رضائے الٰہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائع حسنات حبط خیرات و صدقات ضبط۔

باب ریا کار قاریوں کے عذاب میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُبّ حزن سے عرض کی صحابہؓ نے کیا چیز ہے جُبّ حزن اے اللہ کے رسول، فرمایا

فِی جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ يَدْخُلُهُ قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِأَعْمَالِهِمْ۔

ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو بار عرض کی یا رسول اللہ کون داخل ہوگا اس میں فرمایا قاری جو اپنے عملوں میں ریا کرتے والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں اِلّا ماشاء اللہ یہاں تک کہ یہ نوبت ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دم میرے آگے بند ہوگیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلا دبا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسے ناراض ہوتے ہیں کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہیں اور ضد کے مارے غلط پڑھنا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر جاتا ہے اور بغیر اجرت ٹھہرائے ہوئے کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے۔ پنج آیت پڑھ کر اگر دوسرا حصہ نہ پاویں تو پنجایت کی نوبت پہنچاویں، ختموں کی دکان لگائے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں، خریدار آکر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی میری اماں جان کا انتقال ہوگیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے پھر قیمت چکا کر لے لیتا ہے۔ معاذ اللہ من ذالک اور قبائح ان کے اگر لکھے جاویں تو ایک بحر طویل ہو جاوے ان سب کے حق میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی، اللہ تعالےٰ اس سے نجات دے۔

باب نیکیوں کی اطلاع سے خوش ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُسِرُّهُ فَإِذَا اطُّلِعَ عَلَيْهِ أَعْجَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آدمی عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس عمل نیک کو پھر جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات کہا راوی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جانے کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو تعریف لوگوں کی اور ثنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں پس خوش آتی ہے اس کو ثنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اس لیے دوست رکھے کہ لوگ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا ہے اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی سے اطلاع ہو وے وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس کے امر نیک میں اقتدار کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجور ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ خوشی مناسب ہے۔

بَابُ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

باب اس بیان میں کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَ لَهٗ مَا اكْتَسَبَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جسے دوست رکھے۔ قیامت کے دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے۔

ف اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہؓ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے، حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتٰی قِیَامُ السَّاعَةِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیْنَ السَّآئِلُ عَنْ قِیَامِ السَّاعَةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا اَعْدَدْتَّ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا كَبِیْرَ صَلٰوةٍ وَّلَا صَوْمٍ اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فَمَا رَاَیْتُ فَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اس نے یا رسول اللہ کب ہے قائم ہونا قیامت کا سو کھڑے ہو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز، فرمایا آپ نے کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے عرض کی اس نے یا رسول اللہ نہیں تیار کی میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہو گا۔ یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہو گا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ جَهْوَرِیُّ الصَّوْتِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَلرَّجُلُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمدؐ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو۔ اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں یا وہ اس پر زماناً مقدم ہیں۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انھوں نے حماد بن زید سے انھوں نے عاصم سے انھوں نے زر سے انھوں نے صفوان سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث محمود کی مانند۔

مترجم: قولہ فرمایا آپ نے کیا تیار کیا آہ، یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت کچھ عبادت اور حسن اطاعت طیار کی ہے کہ اس کے اجور ملنے کے لیے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پھر اس نے عاجزانہ جواب دیا کہ سوائے محبت الٰہی کے اور الفت رسول الٰہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ ساتھ ہے نہ وفور صیام فرمایا آپ نے تو ملحق ہے اپنی محبوب قوم سے گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسول کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے ان کا رفیق انتہی، ایسا ہی ذکر کیا طیبی نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستلزم تساوی درجات کے نہیں انتہی اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محب قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور جزا اس کی مثل ان کے ہو جاوے من جمیع الوجوہ، واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہوا سے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جاوے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔

بَابٌ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اسکے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْبِرِّ وَالْاِثْمِ

باب نیکی بدی کی پہچان میں

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ النَّاسُ عَلَيْهِ۔

روایت ہے نواس بن سمعانؓ سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ نے نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چبھے اور برا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

باب حب فی اللہ کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ

اَلْمُتَحَابُّونَ فِی جَلَالِی لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ

ارشاد کرتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری بزرگی کے لیے ان کے واسطے منبر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔

عَنْ اَبِی سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِی ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُودَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ فَاجْتَمَعَا عَلٰى ذٰلِكَ وَتَفَرَّقَا وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّی اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ۔

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالٰی ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے پہلے ان میں امام عادل ہے۔ دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا ہو اللہ تعالٰی کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل لگا ہوا ہو اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ لوٹ کر نہ جاوے اس میں چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالٰی کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالٰی کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوف الٰہی یا ذوق شوق سے رونے لگا۔ چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عزوجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو یہاں تک کہ نہ جانا اس کے بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور اس میں شک کیا اور کہا روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یا ابی سعیدؓ سے اور روایت کی عبداللہ بن عمر نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ اور محمد بن مثنی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحیٰی بن سعید نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مالک بن انس رض کی حدیث کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ دل اس کا لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی اِعْلَامِ الْحُبِّ

باب اعلام محبت کے بیان میں

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ

روایت ہے مقدام بن معدیکربؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔

ف: اس باب میں ابی ذرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث مقدام بن معدیکرب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آخَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ۔

روایت ہے یزید بن نعامہ ضبی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اُن کا اور نام اس کے باپ کا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اس لیے کہ یہ خوب ملانے والا ہے محبت کا یعنی ترقی دینے والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامہ کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوا ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمِدْحَةِ وَالْمَدَّاحِيْنَ

باب مدح کی کراہت میں

عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَاَثْنٰى عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَآءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ ابْنُ الْاَسْوَدِ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثُوَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ

روایت ہے ابی معمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سو ڈالنے لگے مقداد بن اسودؓ اس کے منہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہے ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹی ڈالیں ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی ابی معمر سے صحیح تر ہے یعنی جس کا متن مذکور ہوا اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت ان کی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لیے کہ انہوں نے ان کو متبنیٰ کیا تھا لڑکپن میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّحْثُوَ فِيْ اَفْوَاهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہؓ کی حدیث سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

باب صحبت مومن کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مت صحبت میں رہ مگر مومن کی اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر متقی۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے۔

بَابُ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب بلاؤں میں صبر کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دیتا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الٰہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہو اس سے اس کے لیے ناراضی ہے اس کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلَى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو وائل سے کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درد سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى قَدْرِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ۔

روایت ہے سعدؓ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ کون لوگ زیادہ ہیں از روئے بلا کے فرمایا پیغمبر پھر جوان کی مثل ہوں پھر جو ان کی مثل ہوں یعنی اطاعتِ الٰہی اور سنت میں، بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے مبتلا ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلا بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمین پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علو ہمت اور وفور شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے بدعتین فساق فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی

ہر جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین موافقین ان مخالفین کی بہ نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے بیل کے پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلاء اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت وشوکت سے سر دبائے گوشہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتے ہیں اور جس کو اس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف و مصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی سلسلہ ان کے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا حتم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرجوم علی ہذا القیاس اخوان زمان بھی اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف واللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر، سنت کے عدو بدعت خو عقیدہ حقہ کے دشمن جانی، عقائد باطلہ کے دوست جادوانی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اور ان کے پیروں کی تکفیر کو بکو ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَهٗ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِیْ نَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَمَالِهٖ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰهَ وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلاء اور مومن عورت پر اس کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالے سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابوہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ ذَهَابِ الْبَصَرِ۔

باب آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِذَا اَخَذْتُ كَرِیْمَتَیْ عَبْدِیْ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَكُنْ لَهٗ جَزَآءٌ عِنْدِیْ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیں میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے نزدیک مگر جنت۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَفَعَهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اَذْهَبْتُ حَبِیْبَتَیْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ اَرْضَ لَهٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جس کی دونوں پیاریاں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلا دینے پر سوائے جنت کے۔

ف اس باب میں عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا بلا والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوْتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوْا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ ازْدَادَ وَإِنْ كَانَ مُسِيْئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُوْنَ نَزَعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے کہ مر کر نادم نہ ہو پوچھا اصحاب نے کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہ فرمایا اگر نیک ہے اس لیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے نادم ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔

ف : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور یحیٰی بن عبید اللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے پہنیں گے لوگوں کو معتقد کرنے کو کھالیں دنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھاؤں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جاویگا اس میں ان کا عقلمند بھی۔ ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوْبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات

لَاُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا فَبِي تَغْتَرُّونَ اَمْ عَلَيَّ تَجْتَرِئُونَ۔

مقدس کی کہ اٹھاؤں گا میں ان کے لیے ایسا فتنہ کہ عقلمند بھی اس میں حیران ہو جاوے سو وہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیریں زبانی ان کی اسقدر ہے کہ کسبیوں تک سے بھی سوائے آقاں جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ آمران بالمعروف کو بد خلق و ترش رو قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرگ دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداع اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر معجب ہیں کہ خدا کی پناہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ مرگ چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس منتقم حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گستاخیاں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

باب زبان کی حفاظت میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ۔

روایت ہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا صورت ہے نجات کی فرمایا آپ نے اختیار میں کر اور روک رکھ اپنی زبان اور جگہ دیوے تجھ کو گھر تیرا یعنی خانہ نشین ہو جا اور روتا رہ اپنی خطا پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرایا کہ فرمایا آپ نے جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اس کے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈر تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حماد بن زید سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے

لہ آتاہ لہ کذا ای قدرلہ وانزلہ بہ ۱۲ مجمع۔

حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَوَكَّلُ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَتَوَكَّلُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ضامن ہو مجھ سے اپنی دونوں ڈاڑھوں اور دونوں پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے جنت کا۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم ڈاڑھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب و غیبت و بہتان و افترار و کلمات کفر سے اسے بچاوے اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا و لواطت و سحاق و زلق سے بچاوے چونکہ ان دونوں اعضار سے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کر لیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضار کی آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو بچایا اللہ تعالٰے نے دونوں ڈاڑھوں کے درمیان اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد سے راوی ہیں وہ ابوحازم زاہد مدینی ہیں نام ان کا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابوحازم جو ابوہریرہؓ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولی ہیں عزۃ الاشجعیۃ کے اور وہ کوفی ہیں۔

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهٖ قَالَ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا۔

روایت ہے سفیان بن عبداللہ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ نے کہہ تو رب میرا اللہ ہے پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپ مجھ سے سو پکڑی آپ نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے۔

مترجم یعنی اللہ تعالٰے کی ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہو گیا اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستلزم ہے اس کی عبادت و طاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الٰہی کے اس لیے کہ کثرت کلام کی بغیر ذکر الٰہی کے سبب ہے دل کی سختی کا اور دور تر آدمیوں کا اللہ تعالے سے سخت دل والا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابی النضر نے انہوں نے ابی النضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبداللہ بن حاطب کی روایت سے۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

روایت ہے ام حبیبہؓ سے جو بی بی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الٰہی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔

باب ان حقوق کے بیان میں جو سلمان بیان کرتے ہیں

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً قَالَ مَا شَأْنُكِ مُتَبَذِّلَةً قَالَتْ إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا قَالَتْ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُوْمَ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُوْمَ قَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ قَالَ لَهُ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَقَامَا فَصَلَّيَا فَقَالَ إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ

روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا کہ بھائی چارہ کروا دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابی الدرداء میں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابی الدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی ان کی بیوی کو میلی کچیلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کچیلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابوالدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابوالدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابوالدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ۔ کہا راوی نے پھر کھایا ابوالدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابوالدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان سے سلمان نے سو جاؤ پھر وہ سو گئے پھر اُٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں پھر کہا سلمان نے سو جا پھر سو رہے پھر جب صبح نزدیک ہوئی

عَلَيْكَ حَقًّا وَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ صَدَقَ سَلْمَانُ ۔

یعنی تھوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں اُٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابوالدرداء سے کہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا پینا سونا وغیرہ ذالک اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم وصلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع ومباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی تو فرمایا آنحضرتؐ نے سچ کہا سلمان نے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالعمیس کا نام عتبہ بن عبداللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی کے
مترجم: اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں ؛

اوّل یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہوا اتلاف حقوق میں پھنسا۔ اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو نہ ملے گا جو توسطِ حقیقی پر تجھے چلا دے اور جمیع اطراف کی رعایت رکھے اور ہر حقوق کی مراعات کرے سنت رسول اللہ سے بڑھکر۔

دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقد کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو دارین کی اور اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا۔

تیسرے مسنون ہے، اوّل شب میں آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکھنا۔

چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے، نفس کے حقوق جیسے اکل و شرب ونوم ولباس اور بول وبراز سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوقِ الٰہیہ پر چنانچہ مدافعت اخبثین کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیئے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آوے تو پہلے کھانا کھالینا اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا۔ شارع نے اس کی اجازت دی۔ اسی لیے سلمان نے بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے قلبِ ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا۔ دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالےٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات وصفات کو اور مراد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلف ہیں اور بروایات صحیحہ و باخبار صریحہ ہم تک پہنچے ہیں، نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑ لی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کر لی ہے۔ دوسرے اطاعت اس کی جوارح سے جیسے صوم وصلوٰۃ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے ادائے زکوٰۃ وصدقات ومیراث وانفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامیٰ ومساکین وارامل کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الٰہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان ونفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع ومباشرت اس کی اور سکنیٰ اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

بَابٌ

عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ قَالَ فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ ۔

باب اس بیان میں کہ رضائے الٰہی کو رضائے خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے

روایت ہے عبدالوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھ بھیجا معاویہ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھیے اور اس میں وصیت کیجیے مجھ کو اور بہت نہ لکھیے کہا راوی نے پھر لکھوا بھیجا... حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو ڈھونڈے اور طلب کرے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جو ڈھونڈے رضامندی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دے گا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کے لیے اور سلام ہے تم پر،

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اوّل کے اور مرفوع نہ کیا اس کو

مترجم یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور خدا کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذاء اور تکلیف پہنچاوے گا۔ اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کی جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن ہو جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہم کو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ یہ باب ہیں قیامت کے بیان میں

مترجم: قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی قوام تھی واؤ بسبب کسرہ ماقبل کے مبدل بیا ہوا۔ یوم القیامۃ روز رستخیز یعنی قیامت کا دن اور روز قیامت شاید اس لیے کہا کہ یَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

کہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قامتِ السوق سے، عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہے تو کہتا ہے قَامَتِ السُّوْقُ چونکہ اس دن بھی بازار دار و گیر گرم ہوگا اور مار دھاڑ کی راہ نکلے گی اور اعمال متقوم با جرہ ہوں گے اور خریدارانِ حور و قصور اور مشتریان نار و نور جمع ہوں گے اس لیے وہ دن مسمّٰی بقیامت ہوا یا مشتق ہے قام الامر سے جب کسی کا کام درست ہو جاتا ہے عرب کہتا ہے قَامَ اَمرہ چونکہ اس دن اہلِ حق کا سب کام درست ہو جائے گا جنت میں ان کا مقام اور روح و ریحان ان کا مکان ہو جائے گا اعداء ان کے فنافی النار دشمن داخل دارالبوار ہو جاویں گے اس لیے وہ دن معروف بیوم القیامۃ ہوا یا مشتق ہے یہ لفظ قامت المرأۃ تنوح سے جب کوئی عورت نوحہ کرتے کھڑی ہوتی ہے عرب وہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اس دن طالبانِ دنیا کہ مؤنثان حقیقی ہیں سر پہ ہاتھ رکھ کر روئیں گے اور اپنا منہ اشکِ ندامت سے دھوئیں گے اس لیے یہ دن مشہور بیوم القیامۃ ہوا۔ اسرار الفاتحہ میں ہے کہ قیامت کے ایک سو ایک نام ہیں۔ ازانجملہ قرآن عظیم الشان میں سے چونتیس مذکور ہیں گیارہ ناموں میں یوم کا لفظ نہیں وہ یہ ہیں ساعۃ حاقۃ صاخۃ خافضۃ رافعۃ واقعۃ راجفۃ رادفۃ طامۃ، غاشیۃ قارعۃ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اَلْحَاقَّۃُ مَا الْحَاقَّۃُ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّۃُ خَافِضَۃٌ رَّافِعَۃٌ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ اَلْقَارِعَۃُ مَا الْقَارِعَۃُ اور تئیس ناموں میں یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہیں آخر، آزفہ تلاق، تغابن تناد، جمع حسرت، حساب حق خروج خلود، عبوس قمطریر، عظیم عسیر فصل، قیامت، معلوم مجموع مشہود وعید موعود دین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَۃِ یَوْمَ التَّلَاقِ ذٰلِکَ یَوْمُ التَّغَابُنِ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمِ التَّنَادِ یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ وَاَنْذِرْھُمْ یَوْمَ الْحَسْرَۃِ مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ، ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ، ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا اَنَّھُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ یَوْمٌ عَسِیْرٌ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ یَوْمُ الْفَصْلِ یَجْمَعُکُمْ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ، اِلٰی مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ، ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّہُ النَّاسُ، ذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ ذٰلِکَ یَوْمُ الْوَعِیْدِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اور خلاصہ احوال قیامت کئی چیزیں ہیں نفخ صور اور بعث یعنی قبروں سے اٹھنا اور حشر یعنی محشر کے میدان میں چلنا اور اطارت نامۂ اعمال اور میزان اور صراط اور حوض کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیاء کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شَاْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

باب حساب و قصاص کے بیان میں

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ رَّجُلٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُہٗ رَبُّہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ یَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَا یَرٰی

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کرے گا وہ اپنے پروردگار سے قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھے گا

يَمِيْنًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ اَشْاَمَ فَلَا يَرٰى شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا قَدَّمَهٗ ثُمَّ يَنْظُرُ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِيَ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ

وہ اپنی داہنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز مگر وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سو آگے نظر آوے گی اسکو دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طاقت رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچاوے اپنا منہ دوزخ سے اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچا سکے پھر جس سے ہو سکے اب کرلے۔

مترجم: جہمیہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفات الٰہی کا اور رؤیت و کلام واستواء و نزول و مجئی کا کہ قرآن واحادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصًا اس زمان پر فتن میں عقائد باطلہ اس کے ایسے سمائے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کالانعام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کیے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقاید باطلہ...... ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی انھوں نے عقائد فلاسفہ اور مفہومات حکماء کو کتاب وسنت پر اور انکار کیا انھوں نے نصوص قرآنیہ اور روایات صحیحہ کا جو وارد ہوئے تھے صفات الٰہیہ میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقاید باطلہ کا ایک جہان میں، اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جہمیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات واحادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں، قول اول یہ کہ جاری کرو ان آیات واحادیث کو ظاہر پر، قول ثانی یہ کہ کل آیات واحادیث صفات خلاف ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات واحادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب قول اوّل کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات واحادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہ ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو۔ دوسری جماعت ان دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالٰے کے جس طرح کہ جاری کرتی ہے اسم علیم و قدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ عزوجل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جوہر ہیں تو پہلا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جوہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور منہ اور ہاتھ اور آنکھ بندوں کے حق میں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عزّوجل اہل اثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام و مشیت کے اگرچہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہو اللہ تعالٰے کا منہ اور دونوں ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور اور لوگوں نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بھی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ ذات مثل صفات ہوتی ہیں پس جب ذات الٰہی ثابت ہے حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح

صفات اللہ کی ثابت ہیں حقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہوں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اور ید کو مگر جنس سے اس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جاوے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الٰہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ لیس کمثلہ شئی ہیں مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں، کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تجھ کو جہمی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح سے اترتا رب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اس کے اور صفتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے جہمی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کنہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم[1] نہ ہو۔ اور وہ دو[2] گروہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا سلبی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے بعض صفات کو کہ وہ صفات سبعہ ہیں یا ثمانیہ یا خمسہ عشر یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولیٰ ہے یعنی بمعنی غالب اور کہتے مراد استواء سے علو مکانی ہے اور قدر اور ظہور نور اسکے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہا ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن اس قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جاوے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائز کہ ہووے مراد ان آیات سے ظاہر معنی ان کے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائز ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں ان کے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے اوپر تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے یعنی اس کی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات و احادیث کی رو سے قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات و احادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ انتہیٰ ماقال ابن تیمیہ فی الحمویہ۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنیٰ ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلا تشبیہ و تاویل و بلا کیفیت و تعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الٰہی سے کہ ناطق

---

[1] غرض یہی مذہب ہے محدثین اور اکابر سلف اور محققین خلف کا جمیع صفات الٰہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات مجہول یعنی کہ حقیقت ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی مجہول ۱۲

ہوا اس کے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اس کے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن عیسیٰ علیہ السلام تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قلوب العباد بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یقلبہا کَیْفَ یَشَآءُ اور مجی یعنی آنا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہیے چنانچہ فرمایا وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور اسی قبیل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا بَلْ یَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَآءُ اور یمین[۷] وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ اور قبضہ یعنی مٹھی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور قدم[۸] اور رجل[۹] اور وجہ[۱۰] اور عین[۱۱] اور نزول[۱۲] اور اتیان[۱۳] اور کلام[۱۴] اور قول[۱۵] اور ساق[۱۶] اور حقو[۱۷] اور جنب[۱۸] اور فوق[۱۹] اور استواء[۲۰] اور قوۃ[۲۱] اور قرب[۲۲] اور بعد[۲۳] اور ضحک[۲۴] اور تعجب[۲۵] اور حب[۲۶] اور کراہت[۲۷] اور مقت[۲۸] اور رضا[۲۹] اور غضب[۳۰] اور سخط[۳۱] اور علم[۳۲] اور حیوۃ[۳۳] اور قدرت[۳۴] اور ارادہ[۳۵] اور مشیت[۳۶] اور سمع[۳۷] اور بصر[۳۸] اور معیت[۳۹] اور فرح[۴۰] وغیرہ کہ وارد ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں، اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى کو اور پوچھا کیف استوٰی یعنی کیونکر استویٰ کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا الاستواء معلوم والکیف مجہول والایمان بہ واجب والسؤال عنہ بدعۃ یعنی استوا باعتبار معنی ظاہری کے معلوم ہے اور کیفیت اس کی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفاتِ الٰہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوئے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ حَتّٰى یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ہٹیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جاویں اس سے پانچ چیزیں، اوّل عمر اس کی کہ کس میں صرف کی دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کی اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی برزہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتّٰى یُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِیْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهٖ فِیْمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَیْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِیْمَا اَنْفَقَهٗ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِیْمَا اَبْلَاهُ۔

روایت ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہٹیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جاوے اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں لگایا؟

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبداللہ بن جریج مولیٰ ہیں ابی برزہ اسلمی کے اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُونَ مَنِ الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لاَ دِرْهَمَ لَهُ وَلاَ مَتَاعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاَتِهِ وَصِيَامِهِ وَزَكَاتِهِ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُقْعَدُ فَيَقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا خبر دو مجھے کہ مفلس کون ہے، عرض کی صحابہ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یا رسول اللہ وہ ہے کہ درہم و متاعِ خانگی نہ رکھتا ہو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ نماز اور زکوٰۃ لیکر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ بُرا کہا ہو کسی کو اور گالی دی ہو کسی کو اور کھا گیا مال کسی کا اور بہایا گیا ہو خون کسی کا اور مارا ہو کسی کو پس بٹھاویں اس کو بدلہ میں دیویں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہوگئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جاویں گناہ مظلوموں کے اور رکھ دیے جاویں اس پر اور ڈال دیا جاوے دوزخ میں

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي عِرْضٍ أَوْ مَالٍ فَجَاءَهُ فَاسْتَحَلَّهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلاَ دِرْهَمٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَّلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلمہ ہو اپنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کروا لیا قبل مؤاخذۂ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور نہ دینار پھر اگر ہوئیں ظالم کی نیکیاں لیا جاوے گا بدلہ اس کی نیکیوں سے اور اگر نہ ہوئیں نیکیاں رکھ دیئے جاویں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے انھوں نے ابی ہریرہؓ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى يُقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورے دیئے جاویں گے اہلِ حقوق کو حق ان کے یہاں تک بدلہ لیا جاوے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے۔

ف: اس باب میں ابی ذر اور عبداللہ بن انیس سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنِ الْمِقْدَادِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ اُدْنِیَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتّٰی تَکُوْنَ قِیْدَ مِیْلٍ اَوِ اثْنَتَیْنِ قَالَ سُلَیْمُ بْنُ عَامِرٍ لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْمِیْلَیْنِ عَنٰی اَمَسَافَۃَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِیْلَ الَّذِیْ یُکْحَلُ بِہِ الْعَیْنُ قَالَ فَتَصْھَرُھُمُ الشَّمْسُ فَیَکُوْنُوْنَ فِی الْعَرَقِ بِقَدْرِ اَعْمَالِھِمْ فَمِنْھُمْ مَنْ یَّاْخُذُہٗ اِلٰی عَقِبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّاْخُذُہٗ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّاْخُذُہٗ اِلٰی حَقْوَتِہٖ وَمِنْھُمْ مَنْ یُّلْجِمُہٗ اِلْجَامًا فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ اِلٰی فِیْہِ اَیْ یُلْجِمُہٗ اِلْجَامًا۔

روایت ہے مقداد سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جاوے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جاوے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی اتنے فاصلے پر ہوگا، کہا سلیم بن عامر نے نہیں جانتا میں کونسی میل مراد لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسے کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ نے پس پگھلا دیوے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جاویں گے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ ایڑی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی مانند ہو جاوے گا پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اشارہ فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی پسینہ یوں لگ جاوے گا اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو زکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسٰی سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ شَاْنِ الْحَشْرِ　　باب حشر کے میدان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا کَمَا خُلِقُوْا ثُمَّ قَرَاَ کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی مِنَ الْخَلَائِقِ اِبْرٰھِیْمُ وَیُؤْخَذُ مِنْ اَصْحَابِیْ بِرِجَالٍ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدأنا اول خلق نعیدہ الآیۃ یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرتے والے انتہی اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جاویں گے خلائق میں سے ابراہیم

فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.

علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری داہنے طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی بائیں طرف والوں کے لیے اے رب یہ اصحاب ہیں میرے پھر کہا جاوے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بندے صالح نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ الآیۃ یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشے تو زبردست ہے حکمت والا۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن مثنیٰ نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

مترجم: اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیمؑ ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل و ایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسولؐ کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر متفخر ہونا اور مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے سو اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں۔ قولہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے آہ۔ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ نے دوسرے مقام میں شَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پہ یعنی مرتد ہو گئے دین سے یعنی جیسے حضرت ابوبکرؓ کے وقت مانعانِ زکوٰۃ مرتد ہو گئے تھے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ

بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم میدان حشر میں لائے جاؤ گے پیدل اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض لوگ اپنے مونہوں پر

ف: اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ

باب آخرت کی روبکاریوں کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرْضَةُ الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاویں گے اور روبکاری میں آویں گے لوگ قیامت کے دن پھر دو بار میں گفت و شنید اور عذر و معذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامۂ اعمال ہاتھوں میں

الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِہٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِہٖ۔ تو کوئی داہنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں

ف : اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابی ہریرۃؓ سے پس کوئی راوی دونوں کے بیچ میں چھوٹ گیا ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ مِّنْہُ باب مناقشہ حساب کے بیان میں

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ ھَلَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ اللہَ یَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذٰلِکَ الْعَرْضُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سختی کیا گیا اور نقیر و قطمیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داہنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جاوے گا آسانی سے، فرمایا آپ نے وہ فقط عملوں کا روبرو کر دینا ہے

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے۔

بَابٌ مِّنْہُ باب بندہ بے خیر کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَاَنَّہٗ بَذَجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اللہُ اَعْطَیْتُکَ وَخَوَّلْتُکَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْکَ فَمَاذَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ وَتَرَکْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ جَمَعْتُہٗ وَثَمَّرْتُہٗ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ اٰتِکَ بِہٖ کُلِّہٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ یُقَدِّمْ خَیْرًا فَیُمْضٰی بِہٖ اِلَی النَّارِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے بھیڑ کا یعنی کمال ذلت سے لاویں گے پھر کھڑا کیا جاوے گا اللہ تعالےٰ کے سامنے پھر فرماوے گا اللہ تعالیٰ دیا میں نے تجھ کو مال و اسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لیکر آؤں سب کا سب تب فرماوے گا اللہ تعالےٰ دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنی صدقات و خیرات میں دیا ہو پھر وہ کہے گا اے رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لیکر آؤں اور یہ اس بندے کا حال ہوگا کہ اس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہو گا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن سے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابی ہریرۃؓ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَا قَالَ

روایت ہے ابی ہریرۃؓ اور ابی سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ لَهُ الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي۔

علیہ وسلم نے لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرما دے گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چارپایوں کو اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا تجھے کہ رئیس بنا پھرے قوم کا اور چوتھ لیا کرے ان سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو اور وہ دن ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اس کا فرماوے گا اللہ تعالیٰ سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول گیا تھا دنیا میں۔

مترجم: بھولنے سے مراد ہے کہ آج کے دن چھوڑ دوں گا میں تجھے عذاب میں پڑا رہے گا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی فالیوم ننساھم یعنی آج کے دن ہم ان کو بھول جائیں گے یعنی چھوڑ دیں گے ان کو عذاب میں پڑا ہوا۔

بَابٌ مِّنْهُ — باب زمین کی گواہی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذَا أَمْرُهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یومئذ تحدث اخبارھا یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اس کی عرض کی انہوں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے اخبار اس کے یہ ہیں کہ گواہی دے گی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس نے اس کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اسی کا حکم دیا اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّوْرِ — باب صور کے بیان میں

مترجم: صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جس میں، مجاہد نے کہا صورت اس کی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اس کی مؤید ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ آیا ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا آپ نے ایک نرسنگا ہے کہ اس میں پھونکا جاوے گا قیامت کے دن۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر انہی کی روایت سے ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاُذُنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَانَ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسرافیل علیہ السلام قرن کو منہ میں لیے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہووے پھونکنے کا کہ اسی وقت پھونک دے سو گویا یہ امر سخت گزرا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آپ نے کہو تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر توکل کیا ہم نے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ شَانِ الصِّرَاطِ

باب صراط کے بیان میں

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شعار مومنوں کا پل صراط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ اے رب سلامت رکھ ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرحمن بن اسحاق کی روایت سے ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ ۔

روایت ہے انس رض سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے میں کرنے والا ہوں پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو فرمایا پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈھونڈھیو میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے ، فرمایا آپ نے ڈھونڈو میزان کے پاس میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا ڈھونڈھو مجھے حوض کوثر پہ اور میں خطا نہ کروں گا ان تین مواطن سے یعنی خواہ مخواہ ملوں گا انہیں تین مقاموں میں سے کسی مقام پر ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے ، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے سند سے ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الشَّفَاعَۃِ — باب شفاعت کے بیان میں

مترجم شفع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تجاوز کے جرائم وذنوب سے اور مُشَفَّع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فا جس کی شفاعت قبول کی جائے اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اسی سے ہے حدیث اِشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جاوے گی پس تُشَفَّعْ کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لام آتا ہے تو شفاعت عظمیٰ مراد ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث اعطیت الشفاعۃ میں شک یہ ہے شفاعت عظمیٰ کے عنایت ہونے کا، ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی، یا مراد ہے شفاعت کبائر کی کہ مخصوص ہے بخاتم رسالتؐ کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اسکی کہ جس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنی سوا شفاعت عظمیٰ کے کبھی تثقیل اعمال امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے نار سے کبھی ادخال جنت کے لیے بغیر حساب وکتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لیے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تقلیل مکث میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لیے صراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا اَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ بفتح فاء ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جاوے گی، اور فرمایا آپ نے انا اول شافع فی الجنۃ مراد اس سے دخول جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں، اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیؤذن لہ فی الشفاعۃ مراد اس سے بمقام محمود ہے اور پہلے شفاعت اراحت اہل موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء وصلحاء علی الخصوص بشفاعت سید الانبیاء وسند الاصفیاء باسانید صحیحہ ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہ کو ویسی ہی موجب ثواب واجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اِشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا یعنی شفاعت کرو تاکہ اجر حاصل ہو اور آیہ من یشفع شفاعۃ حسنۃ بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ والشفع والوتر میں یہی مراد ہے یعنی جفت اور طاق اور حدیث امر بلال ان یشفع الاذان میں بھی یہی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے مل کر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی ونظیر اس کا مفقود ہے اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت وجوڑا موجود ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَیْهِ الذِّرَاعُ فَاَكَلَهٗ وَكَانَ یُعْجِبُهٗ فَنَهَشَ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هَلْ تَدْرُوْنَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پھر اٹھایا آپ نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپ کو پھر نوچا آپ نے ایک بار اس میں سے اپنے دندان مبارک یا

لم ذاك يجمع الله الناس الاولين والاخرين
في صعيد واحد فيسمعهم الداعي وينفذهم
البصر وتدنو الشمس منهم فيبلغ الناس
من الغم والكرب ما لا يطيقون ولا
يحتملون فيقول الناس بعضهم لبعض الا
ترون ما قد بلغكم الا تنظرون من يشفع
لكم الى ربكم فيقول الناس بعضهم لبعض
عليكم بادم فياتون ادم فيقولون انت ابو
البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه
وامر الملئكة فسجدوا لك اشفع لنا الى
ربك اما ترى الى ما نحن فيه الا ترى
ما قد بلغنا فيقول لهم ادم ان ربي قد
غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله و
لن يغضب بعده مثله وانه قد نهاني
عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي نفسي اذهبوا
الى غيري اذهبوا الى نوح فياتون
نوحا فيقولون يا نوح انت اول الرسل
الى اهل الارض وقد سماك الله عبدا شكورا
اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى
ما قد بلغنا فيقول لهم نوح ان ربي قد غضب
اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب
بعده مثله وانه قد كانت لي دعوة دعوتها
على قومي نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري
اذهبوا الى ابرهيم فياتون ابرهيم فيقولون
يا ابرهيم انت نبي الله وخليله من اهل
الارض فاشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
فيقول ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب

داڑھوں سے پھر فرمایا میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن
تم جانتے ہو کہ کیوں اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عزوجل اگلے پچھلے
لوگوں کو ایک چٹپٹر زمین پر پھر اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ سنا
سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحب
بصر اور قریب ہوگا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس
درجہ پہنچ جاوے گا کہ طاقت نہ رکھ سکیں گے اور متحمل نہ ہوسکیں گے
وہ اس کے کہیں گے بعضے لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں
تک پہنچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو جو شفاعت
کرے تمہارے رب کے پاس، سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم
علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور
کہیں گے تم ابوالبشر ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست
مبارک سے اور پھونکی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا
فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سو شفاعت کیجیے ہماری
اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار
ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے
ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے
پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا
ایک درخت سے سو نافرمانی کی میں نے اس تعالیٰ شانہٗ کی نفسی نفسی
نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں
گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے
رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ
جل جلالہٗ نے بندہ شکر گزار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے
پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ
کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام
میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس
سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دعائے
مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کر دی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے

قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ
كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ فَذَكَرَهُنَّ أَبُو حَيَّانَ فِي
الْحَدِيثِ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ يَا مُوسَى
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ
عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ
فِيهِ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا
لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ
وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي
نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى
عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ يَا عِيسَى أَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ
مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اشْفَعْ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ
رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ
مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ
ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي
اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ
أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَغُفِرَ لَكَ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ
أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ
الْعَرْشِ فَأَخِرُّ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ
اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ
شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ
يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ

نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ
السلام کے پاس اور کہیں گے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنی
دوست اس کے زمین والوں میں سے سو شفاعت کرو ہمارے واسطے
اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ
کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ
کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا
ابو حیان نے اپنی روایت میں نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس
سوا میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ
السلام کے پاس اور کہیں گے اے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت
دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر
تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم
کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک رب میرا آج کے روز اس
قدر غضبناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا نہ ہوگا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک
جان یعنی قبطی کہ نہیں حکم ہوا تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی
جان کی فکر ہے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس
جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے
پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا
کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ
کے کن فرمانے سے پیدا ہو گئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام
کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری
اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت میں ہیں
پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا
کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ نے کسی اپنی خطا
کا اور کہا نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس، جاؤ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور کہیں گے اے محمد تم رسول ہو اللہ عزوجل کے
اور خاتم الانبیاء ہو اور بخشے گئے تمہارے لیے گناہ تمہارے اگلے پچھلے

أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى۔

شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش کے اور گر پڑوں گا سجدہ میں اپنے رب کی تعظیم کے لیے پھر کھولے گا اللہ تعالیٰ میری جنان ولسان پر اپنی محامد اور حسن وثنا کو اس قدر کہ نہ کھولا ہوگا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جاوے گا مجھ سے اے محمد اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر اٹھاؤں گا میں اپنا سر اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرماوے گا باری تعالیٰ شانہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم داخل کرو تم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب وکتاب نہیں ہے داہنے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شریک ہوں گے اور دروازوں میں سے بھی لوگوں کے یعنی داخل ہوتے ہیں پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دو پٹ میں جنت کی پٹوں سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر میں یا جیسا مکہ اور بصریٰ میں۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم قولہ، اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ کو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اسلیے حضرتؐ کو پسند تھا، قولہ فَنَهَسَ نَهْشَةً یعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بشین معجمہ پڑھا جائے تو معنی اس کے نوچنا گوشت کا ہڈی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا ڈاڑھوں سے (حلی ما قالہ الطیبی) قولہ میں سردار ہوں آدمیوں کا، غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک ومتصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوا باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے۔ اس معنی سے حدیث میں وارد ہوا " السید ہو اللہ" یعنی سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم مملوکوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دیوے اس معنی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سردار ہیں چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے۔ نہیں انکار کیا ان کا مگر ملاعنہ جہمیہ نے خذلہم اللہ، اور فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور نہ انکار کیا اس کا آدم علیہ السلام کے شیطان نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہوا قول ان کا جو تاویل کرتے ہیں اس کی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہا کے اور نہ انکار کیا اس کا یہود نے بلکہ عیب لگایا اس کو مغلول ہونے کا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہوگئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہوگا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے يَدُ اللهِ صِفَةٌ مِنْ ذَاتِهِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْهِ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ وَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِصِفَاتِهٖ فَعَلَى الْعِبَادِ فِيْهَا الْاِيْمَانُ وَالتَّسْلِيْمُ وَقَالَ اَئِمَّةُ السَّلَفِ وَاَهْلُ السُّنَّةِ فِيْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ اَمِرُّوْهَا كَمَا جَاءَتْ بِلَا كَيْفٍ۔

یعنی ید ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس کی صفات میں سے مانند سمع و بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزّ و جل نے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اس پر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کر دان کو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہیٰ۔

قولہ نفسی نفسی الخ یعنی میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے آہ، حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے میں نے اپنی دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت میں خرچ کروں گا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہے یہ دعا: لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا اھ قولہ اور میں نے تین جھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میلہ میں بلایا اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنی میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ یعنی بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا۔ انتہیٰ۔

فَائِدَہ: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہلسنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اس کا سمعاً بدلیل قولہ تعالیٰ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا اور روایات صحیحہ اس قدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد فی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ اور آیت فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد آیہ اول میں ظلم سے شرک ہے اور آیہ ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحۃً ان کے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اوّل واسطے نجات اہوال موقف سے اور یہ مخصوص ہے آنحضرتؐ کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لیے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذنبین کے لیے نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچویں رفع درجات کے لیے۔

بَابٌ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لیے میری امت سے۔

ف : اس باب میں جابر رضہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ لِي جَابِرٌ يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابر رض نے اے محمد جو نہ ہوئے اہل کبائر سے اسے شفاعت سے کیا تعلق ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے ۔

مترجم : یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابر رض کے قول کا ۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّي ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے ان پر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ۔ مترجم : جہمیہ اس حدیث کو سن کر کف افسوس ملتے ہیں ، معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں ۔ غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہرحال جان ہارتے ہیں ، محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علم الٰہی پر اور یہ الفاظ محمول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل و بلا تشبیہ و تعطیل ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِإِيْلِيَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَاكَ قَالَ سِوَايَ فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیا میں سو کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کے لوگوں سے بڑھ کر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ مرد سوا آپ کے ہے فرمایا آپ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الجذعاء ہے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعاء کا نام عبداللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے ۔

مترجم : مراد اس شخص سے عثمان رض ہیں یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ **مترجم** فئام کہا ہے بعضوں نے کہ جمع ہے فئہ کی اور فئہ بمعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ وہ جماعت ہے کہ افراد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اٰتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّیْ فَخَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یَّدْخُلَ نِصْفُ اُمَّتِی الْجَنَّةَ وَبَیْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِیَ لِمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔

روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھے مخیّر کیا اس باب میں کہ داخل ہو میری نصف امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہے جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالے کا کسی چیز کو۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ آنحضرت سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک کا۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیجہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ بہرہ نہیں اور جب تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات یہی یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع المشرکین۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صِفَةِ الْحَوْضِ　　باب حوض کوثر کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ حَوْضِیْ مِنَ الْاَبَارِیْقِ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

روایت ہے انس رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا وَاِنَّهُمْ یَتَبَاهَوْنَ اَیُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَاِنِّیْ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ

روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے

أَكْثَرُهُمْ وَارِدَةً زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں اُمید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اس میں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ

باب ظروف حوض کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحُمِلْتُ عَلَى الْبَرِيدِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَرْكَبِي الْبَرِيدُ فَقَالَ يَا أَبَا سَلَّامٍ مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ وَلَكِنْ بَلَغَنِي عَنْكَ حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ أَبُو سَلَّامٍ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاؤُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ أَنِّي لَا أَغْسِلُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَثَ وَلَا أَغْسِلُ ثَوْبِيَ الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ۔

روایت ہے ابی سلام حبشی سے کہا انھوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیرالمومنین شاق گذری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے اے ابو سلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کے باب میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سُن لوں کہا ابو سلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اس کا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اس کے جتنے آسمان کے تارے جس نے ایک بار اس میں سے پیا پیاسا نہ ہوگا بعد اس کے کبھی پہلے جو لوگ اس پر آئیں گے فقراء مہاجرین ہوں گے گرد آلود سر ان کے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے ان کے لیے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے ولیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دروازے، نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نہ جاوے اور نہیں دھوتا اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہ ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے۔

مترجم: بریدلفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمۂ ندوی میں کہا ہے بریدوہ خچر ہے کہ بارہ میل کی سواری کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقا ایک شہر ہے شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہے کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بڑائی آجاوے، یہ مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہ مذکور ہو اس لیے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا۔ قولہ، نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت نازنین پروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے خطبہ کو قبول نہ کرے، قولہ اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے پر اذن مانگیں داخل ہونے کو تو اذن نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ و منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ افتخار۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اٰنِیَۃُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاٰنِیَتُہٗ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَکَوَاکِبِھَا فِیْ لَیْلَۃٍ مُظْلِمَۃٍ مُصْحِیَۃٍ مِنْ اٰنِیَۃِ الْجَنَّۃِ مَنْ شَرِبَ مِنْھَا لَمْ یَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَیْہِ عَرْضُہٗ مِثْلُ طُوْلِہٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَۃَ مَآؤُھَا اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک برتن اس کے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اس میں سے کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

مترجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جس شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی مینہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو سما گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئی حائل نہ ہو راوی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔

باب ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے

عن ابن عباس قال لما أسري بالنبي صلى الله عليه وسلم جعل يمر بالنبي والنبيين ومعهم القوم والنبي والنبيين ومعهم الرهط والنبي والنبيين وليس معهم أحد حتى مر بسواد عظيم فقلت من هذا قيل موسى وقومه ولكن ارفع رأسك فانظر قال فإذا هو سواد عظيم قد سد الأفق من ذا الجانب فقيل هؤلاء أمتك وسوى هؤلاء من أمتك سبعون ألفا يدخلون الجنة بغير حساب فدخل ولم يسألوه ولم يفسر لهم فقالوا نحن هم وقال قائلون هم أبناؤنا الذين ولدوا على الفطرة والإسلام فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال هم الذين لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن فقال أنا منهم يا رسول الله قال نعم ثم جاءه آخر فقال أنا منهم فقال سبقك بها عكاشة۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو گذرے آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی یعنی ان کی امت اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک رہط تھی اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گذرے آپ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰؑ ہیں اور ان کی قوم ولیکن بلند کرو سر اور نظر کرو تو یکایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس کے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہاں تک فرما کر آنحضرتؐ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپ نے تفسیر بھی نہ کی ان کی سو بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحاب آپ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بدفالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہ بن محصن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یارسول اللہ فرمایا آپ نے ہاں، پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپ نے سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اس کی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی، اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اس کی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و سکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کالمیت فی ید الغسال اس فعال لما یرید کے سامنے ہو جاوے اور نظر اپنی اسباب پر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی

ظنی، وہمی یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جہل وسفاہت ہے اور موجب اثم ومعصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الٰہی اور تقدیر اس کی عامہ خلائق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداومت بادویہ طبیہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیز میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہوجاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہل سکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع میں نہیں آسکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اس کا مرد متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام ومقام نہ کرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور بمجرد توہم اس سے محترز ہونا اور افسونہائے جاہلیت اور تطیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے فافہم۔ کذا ذکرالشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

قولہ، وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ اس لیے کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نہی، قولہ اور نہ منتر کرواتے ہیں الخ مراد اس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمیع منتر کہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر وشرک کا، قولہ، سو کھڑے ہوئے عکاشہ بن محصن الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کردے۔ قولہ، سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ تھے گویا آپ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے ہیں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرتؐ نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر، اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرتؐ نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلائے صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیقؓ میں زمن ردتؐ[1] میں اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابوہریرہؓ اور ابن عباس نے بہن ان کی ام قیس بنت محصن ہیں (شرح مشکوٰۃ)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَيْنَ الصَّلٰوةُ قَالَ اَوَلَمْ تَصْنَعُوْا فِيْ صَلٰوتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ۔ ابوعمران جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز فرمایا انسؓ نے کیا تم نے نہیں

[1] یعنی جب عرب کے لوگ مرتد ہو گئے تھے ۱۲

کی نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زمان معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم وکمال ایمان کا اور ظہور قصور ایقان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرتؐ سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جاوے کہ وفات مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہوتے کو ہیں دو چار سال باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضۂ اقتدار میں آ گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور نائمان غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر وقوف نہ اس پر شعور ہزارہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زاغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنَا فِيْ مُصِيْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَيْرًا مِّنْهَا۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ۔

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتدائے خلقت کو اور انتہائے کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے وہ بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شبہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو طمع کھینچے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اسکو حرص ذلیل کرتی ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کھلاوے کسی مومن کو بھوک کے وقت کھلاوے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میووں سے اور جو مومن کہ پلاوے کسی مومن کو پیاس کے وقت

مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ وَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ

پلاوے گا اسے اللہ تعالٰی قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مؤمن پہناوے کسی مومن کو ننگے بدن ہوتے کے وقت پہناوے گا اسے اللہ تعالی سبز حلّوں سے جنت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشبہ۔

مترجم: رحیق نام ہے شراب کا مختوم مہر لگی ہوئی اسکے شیشے پر۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرا اوّل شب سے چلا اور جو اوّل شب سے چلا منزل کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالٰے کی گراں قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالٰے کی جنت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کی روایت سے۔

مترجم جو ڈرا شبخون سے کہ ایک قوم رات کو آن کر اپنی بستی اور شہر اور زن و بچوں کو قتل کرے گی پھر اوّل شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہنچ گیا۔ یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالٰے کے عذاب سے کہ لیلاً اور نہاراً سر پہ کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائماً سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور عاداتِ سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں سے صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آکر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل و عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلعہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جاوے اسی طرح جنت کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رضائے مولی نہ ہو اس کا ملنا دشوار ہے۔

عَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ

روایت ہے عطیہ سعدی سے اور تھے وہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہنچے گا بندہ درجہ پر متقیوں کے جب تک کہ نہ چھوڑے اس چیز کو جس میں شبہ نہیں ہے اس چیز سے بچنے کے لیے کہ جس میں شبہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَأَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا۔

علیہ وسلم نے اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے ہیں تو سایہ کریں تم پہ فرشتے اپنے پردل سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے۔ حنظلہ اسیدی سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم : اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علیٰ ہذا القیاس اثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت لیثر پر کہ حاصل ہوتی ہے یہ صحبت انبیاء علیہم التحیۃ والثناء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شئی کی ایک حرص و نشاط ہے اور ہر حرص و نشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جاوے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جاوے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جس کو بچاوے اللہ تعالےٰ۔

مترجم : یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط و خوشی و فرحت و جوش ہوتا ہے اسی طرح عبادت و زہد و ریاضت کی ابتداء میں بھی آدمی کو خوب شوق و ذوق رہتا ہے پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط و تفریط سے اور ثابت رہا صراطِ مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزلِ مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت ان کی ایسی ہوئی کہ جدھر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالےٰ بچاوے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پہ مستقیم رہنا اور مشہور نہ ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت و ندامت۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِي وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسَطِ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ إِنْ نَجَا مِنْهُ يَنْهَشُهُ هَذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ کھینچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کے اندر ایک لکیر اور کھینچی اور لکیر اس مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کئی لکیریں کھینچیں پھر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اجل اسکی ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات و آفات اس کے ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اسکو اور خط خارج اسکی امید ہے۔
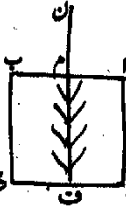
ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوط صغار اس کے یمین ویسار عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہیں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خط بیرون مربع جو م ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اس کی ہے کہ اس خیال خام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخر ش مر جاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَھْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْہُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰی جَنْبِہٖ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِیَّۃً اِنْ اَخْطَأَتْہُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْھَرَمِ۔

روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صورت بنائی گئی انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح ممثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سب سے بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دوا میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے ع۔ پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ قَالَ اُبَیٌّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے جب دو ثلث رات گزر جاتی اور فرماتے اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگئی کھڑکھڑاتے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری، آگئی موت اپنی فوج لے کر آگئی موت اپنی فوج لے کر کہا ابی نے پھر عرض کی میں نے یارسول اللہ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپ پر درود پڑھنے کے لیے یعنی اپنے وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپ نے جتنا تم چاہو میں نے کہا چوتھائی آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے

فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ ثُلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ ۔

تمہارے حق میں میں نے کہا نصف آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا دو ثلث آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے کہا میں تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کروں گا آپ پر آپ نے فرمایا تو اب کفایت کرے گا درود تمہارے سب فکروں کو اور بخشے جائیں گے گناہ تمہارے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الِاسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِي مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالےٰ سے جیسا حق ہے حیا کا ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپ نے یہ حق ہے ولیکن حیا کرنا اس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشم و گوش ولسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جس نے ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ سب پورا کیا اس نے حیا کی اللہ تعالےٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس سے حیا کا ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی وہ روایت کرتے ہیں صباح بن محمد سے ۔ مترجم : قولہ ہم حیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا ، اصحاب نے اس کو بیان کیا ، حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کی حیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا ۔ قولہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افترا سے باز رکھے اور اس حفاظت کا خوگر ہو ۔ قولہ اور حفاظت کرے تو پیٹ کی یعنی حرام و شبہات سے نہ بھرے بلکہ ورع و زہد اختیار کرے ۔ قولہ اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت ، سحاق ، زنا ، مباشرت اجنبیہ سے بچاوے اور ان سب اعضا کو رضائے الٰہی میں اور خوشنودی باری تعالےٰ میں لگاوے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ و منزلت کا طالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے حیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی حیا میں اتنا ہی زیاں ہے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ

روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ عبادت میں لگاوے اپنے نفس کو

وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔

اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسہ یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا انھوں حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی روبکاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کرتا رہے اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے یا شبہات سے۔

مترجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آوے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے بے وقوف کہتے ہیں کہ آخر اس کو اپنے کیے کی شرم آوے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیئے جاویں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بیوقوفی کی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاٰی نَاسًا كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَاْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَاَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَمْشِیْ عَلٰى ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِیْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهٖ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَمْشِیْ عَلٰى ظَهْرِیْ اِلَیَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَیَّ فَسَتَرٰى

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلی میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ ہنس رہے تھے فرمایا آپ نے آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکھے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے وہ سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا میں گھر ہوں تنہائی کا میں گھر ہوں خاک کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے قبر اس سے مرحبا و اہلاً آگاہ ہو بے شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آگیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کروں گی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کے لیے جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر لا مرحبا ولا اہلاً بے شک تو بڑا دشمن تھا میرا ان لوگوں سے

صَنِیْعِیْ بِکَ قَالَ فَیَلْتَئِمُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَلْتَقِیَ عَلَیْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِیْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَیُقَیَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّیْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَیْئًا مَّا بَقِیَتِ الدُّنْیَا فَیَنْهَشْنَهٗ وَیَخْدِشْنَهٗ حَتّٰی یُفْضٰی بِهٖ اِلَی الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ۔

جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اس پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی، کہا راوی نے اشارہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں، فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار تو کبھی گھاس نہ اُگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹتے ہیں اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جاویں گے اُسے حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم قولہ، ہاذم اللذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونوں طرح مروی ہے اور دونوں صحیح ہیں، قولہ مرحبًا واہلًا یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے انس کرے گا، قولہ بے شک تو بہت پیارا تھا، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور اس کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّکِئٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِیْرٍ فَرَاَیْتُ اَثَرَهٗ فِیْ جَنْبِهٖ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ طَوِیْلَةٌ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ خبر دی مجھ کو عمر بن خطابؓ نے کہا داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سو دیکھا میں نے کہ اثر کر گیا تھا وہ آپ کے بازو میں اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم** قولہ رمل حصیر رمل بفتح راء و سکون میم بمعنی نسیج یعنی بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کے اور آپ کے بیچ میں کوئی اور فرش نہ تھا اور بوریا کی بناوٹ کے نقش نے آپ کے بدن میں چبھ کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمالِ حصیر آیا ہے اور من قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اسی طرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس نے میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کے باب میں اللہ تعالے فرماتا ہے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا ۔ یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھک رہے

میں تمہارے دل سوچ کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا میں اُن کے ساتھ چھاگل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی چھاگل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں نے اے امیر المومنین وہ دو عورتیں کون ہیں۔ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جن کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے ابن عباسؓ تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں پھر بیان کرنے لگے عمرؓ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے۔ اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی ایک دن وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم معشر قریش تھے کہ دبا رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار میں آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب تھیں۔ تو ہماری عورتیں ان کی عادتیں سیکھنے لگیں۔ سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی۔ تو میں نے تعجب کیا اس کے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہیں۔ اور ایک ایک ان میں کی حضرت سے الگ ہو بیٹھتی ہے یعنی خفا ہو کر سارے دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لئے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر جانے کے۔ اور داخل ہوا میں حفصہؓ کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہؓ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے دن رات تک۔ سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اس نے کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہلاک ہو جاوے تو مت زیادہ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا۔ اور مت جدا ہو کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرور ہو اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی عائشہؓ مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دنوں میں چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ تیاری کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی۔ سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت زور سے اور کہا گیا سو گئے ہو سو میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے بنی غسان اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہؓ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ غرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو گیا میں حفصہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈراتا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی حضور کیساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس غرفہ میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس یعنی مسجد میں اور منبر کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے

تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ پھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور آیا میں غرفہ کے پاس جس میں حضرت تھے سو کہا میں نے حضرت کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمر کے لیے اندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کی پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں، پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور پھر اس نے آکر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں منبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر یہی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر کے لیے سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے پیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر داخل ہوا میں آپ کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر کر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ کے بازوئے مبارک پر ٹیکا دیتے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑے کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہیں، پھر میں نے کہا اور میں کھڑا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بھلا دیکھیے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ڈرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ نے اور مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں نے عرض کی کاش کہ آپ دیکھتے جب میں داخل ہوا حفصہؓ کے پاس اور میں نے کہا تو اس بھروسے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد سوت سے عائشہؓ ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ کو مسکراتے دیکھا پھر میں نے آپ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجیے آپ کہ اللہ وسعت دے آپ کی امت کو اس لیے کہ فارس و روم کو فراخی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور آپ تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم شک میں ہو اے ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہیں کہ دیے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ استغفار کیجیے میرے واسطے سو کنارہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچایا حفصہؓ نے عائشہؓ تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالےٰ نے آپ پر یعنی گویا سبب عتاب وہی ہوئیں پھر جب گزر گئے انتیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپ نے[1] عائشہؓ سے اور عرض کی عائشہؓ نے کہ قسم کھائی تھی آپ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہم نے صبح کی ہے انتیسویں رات کی اور ہیں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا کہا عائشہؓ نے پھر نازل ہوئی یہ آیۂ تخییر سو شروع کیا حضرتؐ نے مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ لے لینا

---

[1] یعنی بیان کرنا آیات تخییر کا ۱۲

اپنے ماں باپ سے کہا عائشہؓ نے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے عَظِیْمًا تک پس میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسولؐ اس کے کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترک دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوْا اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ عمرو بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ کے ساتھ انھوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے اور سُنا انصار نے کہ ابو عبیدہ آئے ہیں پھر وہ حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور انصار آپ کے سامنے ہوئے سو مسکرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سُنا تم نے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں انھوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالےٰ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جاوے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پہ اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے کہ رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھ مال سو عطا کیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ نے اے حکیم تحقیق یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا میٹھا پھر جس نے لیا اسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا

بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوُفِّيَ۔

اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جاوے گی اس کو اور اس کی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھاوے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسی کا مال نہ گھٹاؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے قبول کرنے سے پھر عمر رضہ نے بلایا ان کو تاکہ کچھ دیں تو بھی قبول نہ کیا ان سے کچھ پھر کہا عمر رضہ نے میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس پر اس کا حق فئے سے اور وہ انکار کرتا ہے اس کے لینے سے پھر نہ گھٹایا (یعنی نہ لیا) حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: زہد اور بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی بھری ہو فقط

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ۔

روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد ان کے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی

إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ۔　　دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو

مترجم: یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبیٰ کو عزت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے۔

باب عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ عَلَى بَابِي فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْزِعِيهِ فَإِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا سَمَلُ قَطِيفَةٍ عَلَمُهَا حَرِيرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دروازے پر پڑا تھا سو دیکھا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اس کو دور کرو اس لیے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی روئی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضوں نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ وِسَادَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا ایک چمڑے کا تکیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی چھال تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت عائشہؓ نے نہیں باقی رہا اس میں سے مگر دست اس کا فرمایا آپ نے باقی رہا سب سوا دست کے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرجیل ہے **مترجم** وہ بکری ذبح کر کے خیرات دے دی اور ایک دست باقی تھا سو حضرت نے فرمایا جو خدا کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور جو ہمارے خرچ میں آ دیگی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپ نے اس آیت کی طرف ما عندکم ینفد و ما عند اللہ باق۔ یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ نَارًا اِنْ هُوَ اِلَّا الْمَاءُ وَالتَّمْرُ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی اور کھجور۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِّنْ شَعِيْرٍ فَاَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قُلْتُ لِلْجَارِيَةِ كِيْلِيْهِ فَكَالَتْهُ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ فَنِيَ قَالَتْ فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَاَكَلْنَا مِنْهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے پاس کچھ جو تھے پھر کھایا ہم نے اس میں سے جتنی مدت اللہ نے چاہا پھر کہا میں نے جاریہ سے ماپ تو اس کو پھر ماپا اس نے پھر نہ دیر کی اس نے تمام ہونے میں یعنی جو نے، فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر ہم چھوڑ دیتے اس کو یعنی نہ ماپتے تو کھاتے اس میں سے اس سے زیادہ مدت تک۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے شطر من شعیر یعنی قدرے جو۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يَخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَلَمْ يُؤْذَ اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهُ ذُوْكَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذو کبد کھاوے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بغل بلال رضی اللہ عنہ کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ کے ساتھ بلال تھے اور بلال کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے۔

مترجم: یہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتدائے نبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبد یالیل کے پاس

ف ظاہر یہ ہے یعنی ان دنوں میں اور کوئی اللہ کے دین میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا واللہ اعلم ۱۲

جو حاکم طائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ کی اہل مکہ کے مقابلہ میں کہ آپ پوری کریں رسالت باری تعالےٰ شانہٗ کی پھر مسلط کر دیا اس نے آپ پر لڑکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے نہ بلال رض واللہ اعلم بمرادہ ورسولہٗ (لمعات)

سوال عمر مبارک آپ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ کا کہ کسی کو راہ خدا میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوبؑ کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوح ؑ کو، آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیمؑ کا نہایت مشہور ہے۔

جواب اس کا کئی طور پر ہے، اوّلاً یہ کہ زمانا آپ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف کہ آپ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی۔ ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ کے مہاجرین وانصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہ آپؐ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضراب الغلام اھانۃ المولی بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھکر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذٰی نفسی سے وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چنداں زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اُٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اس کے بیان سے فق سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوئے ہزاروں مسجون و مضروب کتنوں کے زن و بچہ درجۂ شہادت کو پہنچے کتنوں کے آب و جد اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہائے ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ کے نفس نفیس پر تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزا۔ صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسینؓ کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپ راضی برضا تھے اور شاکر بقضا، بلکہ جالب فقر و اذٰی و طالب اذیت و بلا چنانچہ فرمایا: اشد الناس بلآءً الانبیاء ثُمَّ الامثل فالامثل۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَهُ فَأَدْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي وَشَدَدْتُ وَسَطِي فَحَزَمْتُهُ بِخُوْصِ النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيْدُ الْجُوْعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُوْدِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَ

روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ نکلا میں جاڑے کے دنوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جس کے بال جھڑے ہوئے تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھ دی میں نے اپنی کمر سو باندھ میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو

هُوَ يَسْقِي بِبَكْرَةٍ لَهُ فَاطَّلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ فَقَالَ مَالَكَ يَا أَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ قُلْتُ نَعَمْ فَافْتَحِ الْبَابَ حَتَّى أَدْخُلَ فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَهُ فَكُلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ كَفِّي أَرْسَلْتُ دَلْوَهُ وَقُلْتُ حَسْبِي فَأَكَلْتُهَا ثُمَّ جَرَعْتُ بِالْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ۔

گذرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سوجھانکا میں نے اس کو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اس نے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس کھول دے تو دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا کہ جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں نے بس ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم اہاب چمڑا ہے معطوناً یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں، بکرہ ایک خشب مستدیرہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ پہنچی اصحاب کو بھوک اور دی ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم ابوہریرہؓ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا، پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرتؐ ان سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نہ فرماتے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَتْ تَكُونُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَأَيْنَ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا فَأَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے اپنا اپنا توشہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کھجور سو لوگوں نے کہا اے ابا عبداللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدان اس کا بھی جب کہ وہ ہو چکی یعنی وہ ایک ملنا بھی موقوف ہوگئی پھر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور دیکھا یک وہاں ایک مچھلی ہے کہ

يَوْمًا مَا أَحْيَيْنَا۔

پھینک دیا ہے اس کو دریا نے سو کھایا ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن جس قدر چاہا یعنی خوب سیر ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم**: یہ روایت صحیح مسلم اور مؤطا میں بھی ہے، مسلم میں مروی ہے کہ امیر اس سریہ پر ابو عبیدہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریش کی کہ ان کو لوٹیں اور جراب تھیلا تمر ان کے ساتھ تھی اور ایک ایک تمر روز ملتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سو جب گزرے ہم کنارۂ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ، کہا راوی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کہا راوی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھر لاتے تھے اس کے حدقۂ چشم سے بڑے بڑے مٹکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے ٹکڑے بیل کے برابر اور لیا ہم سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیوں کو اور بٹھلایا ان کو حدقۂ چشم میں اور لی ایک پسلی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہم نے اس کے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے کچھ گوشت اور کھایا آپ نے۔ تمام ہوئی روایت مسلم کی۔ اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہیں اور خبط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عادٍ کو سو کھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہو ان کو اس کی اباحت اور حلت کا اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپ نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمۂ غیبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کے لیے، اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شئے کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور موانست کی نیت سے تھا، اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اس کا بعد آپ کے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفتی کو تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کھا لیا اور ثابت

ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میتات بحری، برابر ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کا اباحت سمک میں، کہا اصحاب شافعیؒ نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے ماسوا میں تین قول ہیں، قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گذری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جس کا نظیر بر میں ماکول ہے وہ حلال ہے والّا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کھایا جاوے اور کلب و خنزیر اور حمار نہیں۔ اور اصحاب شافعیؒ نے کہا کہ حمار بر میں اگرچہ ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر۔ یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جو لوگ قائل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابوبکرؓ ہیں عمرؓ اور عثمانؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنی جو دریا میں مر جاوے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہؓ کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں میں ہیں ابوبکر صدیق اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالکؒ اور امام احمد اور ابوثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبداللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابوحنیفہؒ نے کہ طافی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا احل لکم صید البحر وطعامہ کہا ابن عباس نے اور جمہور نے کہ وہ صید ہے کہ جیسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینک دیا یعنی طافی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث ھو الطھور ماؤہ والحل میتتہ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اس کے اور اشیاء مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنی حنفیہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا القاہ البحر او جزر عنہ فکلوہ وَمَا مات فیہ فطفا فلا تاکلوہ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات واحادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی، کہا نووی نے بیان کیا ہے میں نے اس کا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ میں اور اگر کوئی کہے حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلے ضرورت مانگ کر نوش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایام اوّل میں تر و تازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایام ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ ما فی النووی)

فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بحری کی ہے اور طافی حلال ہے بہرحال حق یہی ہے وَمَاذَا بعد الحق الّا الضلال اور حرمت اس کی جو بروایت صحیحہ ماکول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپ کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادب کے اور کیا ہوگا۔ غرض مذہب حنفیہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا

شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے مسوّیٰ شرح موطا میں کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے میتات بحر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دریا میں اور جب نکالا جاوے تو زندگی اس کی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا بر میں کھایا جاوے جیسے بقر و غنم یا نہ کھایا جاوے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب و خنزیر دریائی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورت میں مختلف ہوں بخلاف اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جاوے پھر بھی اس کی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جاوے حلال ہے اور میتہ اس کی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔ میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کریں اور طعام سے میتاتِ بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میتہ نہ فرمایا اس لیے کہ میتہ کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کراہت سے خالی نہیں اور متاعاً لکم سے مراد اباحت اہل حضر کو اور للسیارۃ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ جمیع حیوانات بحر حرام ہیں مگر سمک معروف، امام محمدؒ نے کہا کہ مچھلیاں جب مر جاویں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مر جاوے اور طافی ہو جاوے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں اور علی العموم حلال کہا امام شافعیؒ نے دریائی میتہ کو (انتہی ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوّیٰ)

اور موطا میں نافع سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہؓ نے سوال کیا عبداللہ بن عمرؓ سے اس چیز سے کہ پھینک دیا اسے دریا نے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے کہا نافع نے پھر پھرے عبداللہ اور منگایا قرآن پھر پڑھی یہ آیت اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمرؓ نے عبدالرحمٰن بن ابی ہریرہؓ کی طرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مر جاویں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعدؓ نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابی ہریرہؓ اور زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریا نے باہر ڈال دیا ہو۔ (کلہا فی الموطا)

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ مَا عَلَیْہِ اِلَّا بُرْدَۃٌ لَّہٗ مَرْقُوْعَۃٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکٰی لِلَّذِیْ کَانَ فِیْہِ مِنَ

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر مصعب بن عمیر کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تھے اس میں پوستین کے پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے لگے اس ناز و نعمت کو۔۔۔

النِّعْمَةِ وَالَّذِیْ هُوَ فِیْهِ الْیَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَیْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِیْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِیْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرٰی وَسَتَرْتُمْ بُیُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خَیْرٌ مِّنَّا الْیَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَی الْمُؤْنَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْكُمْ یَوْمَئِذٍ۔

خیال کر کے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم میں سے ایک شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کریگا دوسرے جوڑے میں یعنی صبح و شام کپڑے بدلے گا اور رکھا جاوے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اُٹھایا جاوے گا دوسرا یعنی قسم قسم کے کھاتے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں عرض کی صحابہؓ نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچیں گے محنت و مشقت سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدینی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جن سے زہری نے روایت کی ہے ان سے وکیع نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے۔

مترجم اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحابؓ کی دنیا سے اور شفقت اور رأفت اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْیَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا یَأْوُوْنَ عَلٰی أَهْلٍ وَّلَا مَالٍ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِیْ عَلَی الْأَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰی بَطْنِیْ مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ یَوْمًا عَلٰی طَرِیْقِهِمُ الَّذِیْ یَخْرُجُوْنَ فِیْهِ فَمَرَّ بِیْ أَبُوْ بَكْرٍ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ آیَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهٗ إِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ آیَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهٗ إِلَّا لِیَسْتَتْبِعَنِیْ فَمَرَّ وَلَمْ یَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ اہل صُفّہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سو گذرے مجھ پہ ابو بکرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاویں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لے گئے پھر گذرے مجھ پہ حضرت عمرؓ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اس لیے

وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِىْ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ
قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحَقْ وَ مَضٰى
فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَاْذَنْتُ فَاَذِنَ لِىْ
فَوَجَدَ قَدَحًا مِّنَ اللَّبَنِ قَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا
اللَّبَنُ لَكُمْ قِيْلَ اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ
قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ وَهُمْ
اَضْيَافُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَّ
مَالٍ اِذَا اَتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ
يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَّ اِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ
اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا فَسَآءَنِىْ
ذٰلِكَ وَقُلْتُ مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ
الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُوْلُهُ اِلَيْهِمْ فَسَيَاْمُرُنِىْ
اَنْ اُدِيْرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسٰى اَنْ يُّصِيْبَنِىْ مِنْهُ
وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُوْا اَنْ اُصِيْبَ مِنْهُ مَا يُغْنِيْنِىْ
وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِّنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهِ
فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ
فَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ قَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ
فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ
الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ثُمَّ يَرُدُّهُ
فَاُنَاوِلُهُ الْاٰخَرَ حَتَّى انْتَهَيْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِىَ الْقَوْمُ
كُلُّهُمْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ
فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَتَبَسَّمَ
وَقَالَ اَبَاهُرَيْرَةَ اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ
اِشْرَبْ فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُوْلُ
اِشْرَبْ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا

کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جاویں مگر وہ بھی ساتھ نہ لے گئے پھر گزرے
مجھ پر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسکرائے آپ مجھے دیکھ کر
اور کہا ابوہریرہؓ ہیں میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپ
نے ہمارے ساتھ چلو اور چلے اور میں ساتھ ہو لیا ان کے اور
داخل ہوئے آپ اپنے گھر میں، پھر اجازت چاہی میں نے پس
اجازت دی مجھے اندر آنے کی سو پایا آپ نے یعنی اپنے گھر
والوں سے ایک پیالہ دودھ کا فرمایا آپؐ نے کہاں سے ملا یہ
دودھ تم کو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہم کو کسی نے سو فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اے ابوہریرہ! عرض کی میں نے لبیک فرمایا
جا بلوا اہل صفہ سے اور بلاؤ ان کو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام
کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال، جب آنحضرتؐ کے پاس صدقہ آتا
تھا ان کے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے آپ بھی نہ لیتے اور
جب ہدیہ آتا تو ان کو بلا بھیجتے اور آپ بھی اس میں سے کچھ لیتے تھے
اور ان کو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپ کا مجھ کو ذرا سے دودھ
کے لیے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی
اہل صفہ کے سامنے اور میں انہیں بلانے جاؤں پھر مجھے حکم فرماویں
گے حضرتؐ کہ ان پر دورہ کروں اس قدح کو لے کر سو یقین ہے مجھے
اس میں سے کچھ نہ ملے گا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اس میں سے مجھے
اتنا ملے گا کہ مجھے کفایت کرے گا اور وہ تھا بھی اتنا ہی مگر کچھ چارہ
نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسولؐ کے یعنی چار و ناچار اہل صفہ سے
دو چار ہونا پڑا سو آیا میں ان کے پاس اور بلایا ان کو پھر جب
داخل ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہوں میں بیٹھ گئے فرمایا مجھ سے آپؐ
نے اے ابا ہریرہ لو وہ پیالہ سو دو ان کو سو لیا میں نے وہ پیالہ اور
دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہاں تک کہ
سیر ہو جاتا تو پھیر دیتا میں دوسرے کو یہاں تک کہ پہنچ گیا میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک اور ساری قوم سیر ہو چکی تھی سو لیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور رکھا اسے اپنے ہاتھ پر پھر

مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ سَمّٰى وَشَرِبَ ۔ اٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا اسے ابا ہریرہؓ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہے پیو آخر میں نے کہا قسم ہے اس پروردگار کی کہ بھیجا اس نے آپ کو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں اب جگہ پینے کی یعنی یہاں تک کہ سیر ہو گیا کہ اب گنجائش نہیں پس لیا آپؐ نے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور بسم اللہ کہی اور پیا۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے ۔ مترجم اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اول دوام ضیافت اہل اسلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علیہ السلام کی ۔ دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اس لیے کہ اصحاب صفہ حضرتؐ کی خدمت میں تحصیل علم کرتے تھے ۔ اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرتؐ کی سنتیں سیکھتے تھے ، تیسرے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہو اس کی حوائج ضروریہ کی خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کی عادت تھی اہل صفہ کے ساتھ ۔ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امید تائید ہو جیسے ابو ہریرہؓ کرتے تھے ، پانچویں تبسم اپنے دوست سے ملتے وقت کہ مسنون ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے کیا ابو ہریرہؓ کے سامنے ، چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر میں داخل ہوتے وقت ، ساتویں حکم ہدیہ کا اور اباحت اسکی آنحضرتؐ کے لیے اور حرمت صدقہ کی آپ پہ اور یہ کمال شرف ہے آپ کے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپ کا اور آپؐ کے اہلبیت کا اور ساخ مال سے لوگوں کے آٹھویں مسنون ہونا شراکت احباب کی اور مواساۃ ان کے ہدیہ کی چیز میں ، نویں ظہور اعجاز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا ان کا اتنے سے شیر میں ۔ دسویں ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امر ان کا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجالائے حق فرمانبرداری کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضرور ہے یہی ہر اہل اسلام کو ۔ گیارہویں کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن میں بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں ظروف صغار کی جیسے کہ عادت ہے متکلفین دنیادار کی ۔ بارہویں اخیر میں پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرھم شربًا تیرھویں مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ یہ سب کو کفایت کر گیا اور عنایت الٰہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اس پر حمد فرمائی ، چودھویں مسنون ہونا بسم اللہ کا اکل و شرب کی ابتداء میں ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپ نے دور رکھ ہم سے اپنی ڈکار اس لیے کہ بہت پیٹ بھر کر کھانے والا دنیا میں بہت دیر تک بھوکا رہے گا قیامت کے دن ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے ۔

مترجم : ڈکار کے دور رکھنے سے مراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فقیروں کو بھول جانے کا اور ان کی طرف التفات نہ کرنے کا اگرچہ احیانًا پیٹ بھر کر کھانا روا ہے ۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَاَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ

روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہم کو اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر

لَحَسِبْتَ اَنَّ رِيْحَنَا رِيْحُ الضَّاْنِ مینہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صُوف کے تھے پھر جب ان پر مینہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بُو آنے لگتی تھی۔ ف: اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کی اور قلت ان کے ثیاب کی دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کا عقبیٰ میں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ اَيِّ حُلَلِ الْاِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا۔

روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بُلا دے گا اُسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تاکہ پسند کر لیوے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اس میں خیر نہیں ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حبیب نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشیر ہیں۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِيْ وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِيْ نَفَقَتِهِ اِلَّا التُّرَابَ اَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ۔

روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا کہ آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور اُنہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سُنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بے شک میں آرزو کرتا اس کی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے ویرانہ دیگراں مرا بس است۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا اَجْرَ وَلَا وِزْرَ۔

روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا انہوں نے ہر بنا وبال ہے تجھ پر کہا میں نے خبر دیجیے مجھے اس عمارت سے جو ضروری ہو اور بغیر اس کے کام نہ چلے کہا نہ اس میں اجر ہے نہ وزر۔

عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

روایت ہے حصین سے کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اس نے تو پوچھا ابن عباسؓ نے اس سے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اس نے

اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَأَلْتَ وَلِلسَّائِلِ حَقٌّ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ نَّصِلَكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ ۔

کہا ہاں، پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اس کے ہیں اس نے کہا ہاں، پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں، فرمایا ابن عباسؓ نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ، پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنا دے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں جب تک کہ وہ کپڑے سے رہے اسکے بدن پر ایک پارچہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس نے اس کا اسلام دریافت کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيْلَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ ۔

روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ کی طرف اور کہا گیا کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں آپ کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پہچانا میں نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ نے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو افشاء کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم عبداللہ بن سلام کبار علمائے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وثنا دیکھ کر مشتاق قدوم تھے جب حضرتؐ مدینہ میں پہنچے حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ قولہ افشا کرو یعنی پھیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے تحیۃً مبارکۃً طیبۃً فرمایا ہے۔ اور عبداللہ بن سلام کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرماتا اور ختم کلام بھی لفظ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب وعجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرت سلیم چاہیئے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا

روایت ہے انسؓ سے کہا کہ جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرنے والی مال کثیر سے

أَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَإِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَأَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ۔

اور نہ حسن مواساۃ کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت ومشقت سے اور شریک کیا ہم کو آرام وراحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں کہ سب ثواب ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جاویں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جب تک تم دعا کرتے رہو گے ان کے لیے اور شکریہ ادا کرتے رہو گے ان کا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم قولہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین ان کے وطن میں آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہوگیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیئے بلکہ اپنی حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالٰے نے انہیں کی تعریف میں فرمایا ویؤثرون علی انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ، تو مہاجرین نے ان کا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارات سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت ومشقت کسب و تجارت وزراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرندم خوردم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قولہ ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنی آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جاوے اور ہم محروم رہیں، حضرت نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہوگی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر ان کے واسطے، دوسری ثنائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لیے ضرور ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اوپر ہر قریب سکینہ اور وقار اور آسانی کرنے والے کے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ يَا عَائِشَةُ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلَّى۔

روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے کہ اے عائشہ ام المومنین کیا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے اپنے گھر میں، فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ ۔

روایت ہے انس بن مالک رضی سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے منہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ، اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہمنشین کے آگے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِيْ حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيْهَا فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ اَوْ قَالَ يَتَلَجْلَجُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پہن کر اترا تا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑا اس کو زمین نے اور وہ دھنستا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک، راوی کو شک ہے کہ یتجلجل فرمایا آپ نے یا یتلجلج۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: یتجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور تلجلج کا مصدر تلجلج بمعنی تردد کے۔ غرضکہ وہ ادھر ادھر کروٹیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا، معاذ اللہ من ذالک

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ ۔

بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانپے گی ان کو ذلت ہر جگہ سے۔ ہنکائے جاویں گے جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ اس کا نام بولس ہے اُبالے گی اور جوش میں لاوے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جاویں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے، مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے۔ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجازاً ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی فرماتے ہیں کہ ڈھانپے گی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم کے ایک قید خانہ کا جو مخصوص ہے متکبروں کے واسطے، قولہ تعلوہم یعنی ابالے گی، غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے

قولہ نارالانیار یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے، قولہ عصارہ دوزخیوں کا، عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا، مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دماميل سے بہہ رہا ہے۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہلِ نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی، معاذ اللہ من ذلک۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ نَشَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ کَنَفَہٗ وَاَدْخَلَہُ الْجَنَّۃَ رِفْقٌ بِالضَّعِیْفِ وَالشَّفَقَۃُ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَالْاِحْسَانُ اِلَی الْمَمْلُوْکِ۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں پھیلاوے گا اس پر اللہ تعالیٰ کنف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں، پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا عِبَادِیْ کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ ھَدَیْتُ فَسَلُوْنِی الْھُدٰی ... اَھْدِکُمْ وَکُلُّکُمْ فَقِیْرٌ اِلَّا مَنْ اَغْنَیْتُ فَسَلُوْنِیْ اَرْزُقْکُمْ وَکُلُّکُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَیْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْکُمْ اَنِّیْ ذُوْ قُدْرَۃٍ عَلَی الْمَغْفِرَۃِ فَاسْتَغْفَرَنِیْ غَفَرْتُ لَہٗ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِیْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَشْقٰی قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِیْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَجِنَّکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَحَیَّکُمْ وَمَیِّتَکُمْ وَرَطْبَکُمْ وَیَابِسَکُمْ اجْتَمَعُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مُردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جاویں اتقیٰ قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جاویں اشقیٰ قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جاویں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ نتہائے آرزو

كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهٗ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا اِلَيْهِ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَادٌ وَّاجِدٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ عَطَائِيْ كَلَامٌ وَّعَذَابِيْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دینا میرا فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بے شک میرا حکم کسی چیز کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو جا بس وہ ہو جاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

مترجم: قولہ جمع ہو جاویں اتقٰی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل علیہ السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جاویں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جاویں تو ایک مچھر کے پر برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے، قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں، جواد سخی برابر ہے اس میں مذکر و مؤنث اور اجواد اور اجاود اور جوداء اور جودہ اس کی جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دیوے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جاوے اور بے مانگے عطا کرے اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہ کی ہے نہیں پا سکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عدد نہ اس کی انتہا ہے نہ اس کی منتہا اور واجد وہ غنی ہے کہ مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پروا ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اسلیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ شرف اس کا غیر منتہی ہے اور فضل اس کا غیر متناہی، قولہ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً اوّلاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو، دوسرے زاید ہونا اپنی حاجت سے تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کُن کے کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ اور متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شئے باری تعالیٰ شانہٗ کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شئے مولم اور ما یعذب بہ موجود ہو یا نہ، غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہٗ کی مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اس کی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیر و شہید

سے انکار کرتے ہیں، معاذ اللہ من ذالک گویا مضمون اس شعر کا ان کے گوش ہوش میں نہیں پڑا۔ شعر:

حاجت طلبی بغیر مولے — عیب است غلام با وفارا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَاَتِهِ اُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ اَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهِ اِذْهَبِي فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گن سات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے ان سے اس سے زیادہ مرتبہ، سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیئے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹھا وہ اس کے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جا وہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالےٰ کی اس کے بعد کبھی سو انتقال کر گیا وہ اسی رات کو سو صبح کو اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالےٰ نے بخش دیا کفل کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبداللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبداللہ بن عبداللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ ان کی سریہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی سے جبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاط اور کئی لوگوں نے۔

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْاٰخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ فِي اَصْلِ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ

روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبداللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف اور دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنی مرفوعاً کہا عبداللہ نے مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ

وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هَكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي الَّذِي أَضْلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ فِيهِ فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ۔

سامنے نظر آتا ہے اور فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکھی کے کہ بیٹھی اس کی ناک پر اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ عزوجل بے شک زیادہ خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پر بہ نسبت اس مرد کے کہ تھا وہ چٹیل زمین میں کہ جس میں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنے والی تھی وہ زمین، اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا توشہ اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھو دیا اس نے اس اونٹنی کو سو نکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں کہ جہاں کھویا میں نے اس اونٹنی کو اور مر جاؤں وہیں پس لوٹا وہ اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر کے پاس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم ۔ مسلم میں باختلاف یسیر بہ روایت انسؓ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو مل گئی پکڑ لی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنے لگا۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِيْ وَأَنَا رَبُّكَ یعنی یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب، خطا کی اس نے شدتِ فرح سے انتہی اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالےٰ کے خوش ہونے کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیٰوۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا، حالانکہ ایسی خطا باری تعالےٰ پر محال ہے مگر یہ اس کے خوش ہونے کے باعتبار فضل وکرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالےٰ اس کی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔ وذٰلک ہو الفوز العظیم۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنے والے ہیں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علی بن مسعدہ کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

باب عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے بھی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صمت نجا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

باب عن ابی موسی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے۔

عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ قال احمد قالوا من ذنب قد تاب منہ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو کہا احمد نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عار دلانا نہ چاہیے۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں، خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبلؓ کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

باب عن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک۔

روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر تو نے شماتت کی تھی۔

یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے

لہ یعنی خلاف شرع بات اور لغو اور خرافات سے ۱۲

کہا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سُنا ہے عبداللہ بن عمر سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن زاذان، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سُنا میں نے مکحول سے کہ لوگ ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنی میں نہیں جانتا۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ حَكَيْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ امْرَاَةٌ وَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا كَاَنَّهَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِكَلِمَةٍ لَوْ مُزِجَ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال، کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ بے شک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی وہ ٹھگنی ہے سو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جاوے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جاوے یعنی خراب ہو جاوے۔

مترجم: یہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اسکی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دی جاوے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جاوے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

بَابٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ خَيْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ۔

روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبیؐ سے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ اس شخص نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر کرے ان کی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے ان کی تکلیف پر۔

ف: کہا ابن عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمرؓ ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم آپس کی بُرائی سے یعنی پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہیں۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد عداوت و بغض آپس کی، اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبر نہ دوں میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام وصلوٰۃ وصدقہ سے کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لیے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کر دیتی ہے دین کا۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذٰلِكَ لَكُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ۔

روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہو گے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہو گے اور مومن نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور بتا دوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جماوے تم کو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں۔

بَابٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ **مترجم**: یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل و اسر و نہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہو گا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر

وَسَلَّمَ يَقُولُ خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَمْ تَكُونَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى بِهِ وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَأَسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا۔

اور صابر اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے شاکر اور نہ صابر تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالٰے کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالٰے اس کو شاکر اور صابر اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالٰے اس کو شاکر اور نہ صابر۔

مترجم: یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے ناشکری اللہ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے۔ انتہٰی کلام المترجم۔

روایت کی ہم سے موسٰی بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے مثنٰی بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نعماءِ دنیوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے کہ اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جانو گے اللہ تعالٰے کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے۔

باب

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأُسَيْدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ فَقَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ

روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روتے ہوئے گزرے ابوبکرؓ پر سو فرمایا ابوبکرؓ نے کیا ہوا تم کو اے حنظلہ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اے ابوبکرؓ اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں

كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَوَاللّٰهِ اَنَا كَذٰلِكَ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّتِي تَقُومُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ فِي مَجَالِسِكُمْ وَعَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً۔

ہم کو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بیبیوں اور سامان دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ ان نصیحتوں میں سے پس کہا ابوبکرؓ نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ! عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول اللہ ہوتے ہیں ہم آپؐ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہیں ہم کو نار سے اور امید دلاتے ہیں جنت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے، پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ کے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں عورتوں سے اور مشغول ہوتے ہیں سامان دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں ان میں کی، کہا راوی نے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اسی حال پر کہ اُٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مصافحہ کریں تم سے فرشتے تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں و لیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یہ کمال ایمان تھا صحابہؓ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دوام حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعت فساعت۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ اِنِّي اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ اِلَّا

روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن سو فرمایا آپ نے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمہ یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو۔ یاد رکھ اللہ کو کہ پاوے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہو جاویں اس پر کہ نفع پہنچا دیں تجھ کو کچھ تو ہرگز

بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ۔

نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر مجتمع ہو جاویں اس پر کہ ضرر پہنچاویں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ نے لکھا ہے تیرے لیے اُٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے یعنی کتابت تقدیر کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور رجان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اسے معاصی سے اور توفیقِ خیر بخشنا اس کا اور مدد و اعانت کرنی اس کی نوائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اس میں رد ہوا ان مبتدعین و مشرکین پر جو اولیاء و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دُعائیں کرتے ہیں اور دُور دُور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذریں تیار کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد دے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے رُو برو اور ایک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے، قولہ اُٹھا لیے گئے قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تام حاصل ہونے سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْقِلُھَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُھَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اَعْقِلْھَا وَتَوَکَّلْ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپ نے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر۔

ف: کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجا لا کر مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔

عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَۃٌ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ۔

روایت ہے ابی الحوراء سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کو اس لیے کہ صدق اطمینان ہے دل میں اور کذب اضطراب ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اس کے۔

مترجم: یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جس میں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بیقراری اور دل میں حرکت رہتی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعْدَلُ بِالرِّعَةِ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہو اگرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی اختیار کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَّعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيْرٌ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اس کے شر سے داخل ہوا جنت میں سو عرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں آپ نے فرمایا میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی ہم سے عباس نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَاَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ۔

روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو پورا ہو گیا ایمان اس کا۔

اَبْوَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں صفت میں جنت کے جو وارد ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مُقَدِّمَةٌ مِّنَ الْمُتَرْجِمِ: جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کے واسطے ہے۔ چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور

جنان بھی کہ معنی قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہوگیا ہے سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر دیتے ہیں بعد اس کے نام ہوگیا ہے بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو۔ اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ دبہشت ہے انتہیٰ۔ اور جنت کو جنت اس لیے کہا کہ وہ بھی نظر خلائق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اس سے ہے قول اللہ تعالےٰ کا جَنَّ عَلَیْہِ الَّیْلُ یعنی ڈھانپا اس کو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لیے کہ وہ نظر انس سے مستور و مختفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث وَلِّی دَفْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِجْنَانَہٗ عَلِیٌّ وَّعَبَّاسٌ یعنی متولی ہوئے آپ کے دفن واخفا کے علی رضا اور عباسؓ اور اسی لیے قبر کو جانٌّ کہتے ہیں کہ وہ مُردوں کو چھپاتی ہے اور اس سے ہے قول اللہ تعالےٰ کا اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً یعنی ٹھہرایا منافقوں نے اپنے قسموں کو ستر اور اسی سے ہے حدیث اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یعنی امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جُنَّۃ کہ معنی سپر ہے اس لیے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنے کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلاء اور نبلاء جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبیر کریں ممکن نہیں کہ اس سے بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں آسکے چنانچہ خلاصہ اس کا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرآنیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی۔ اوّل ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اس کے سلبی کو دو فصلوں میں۔

فصل اوّل

در صفاتِ ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آں پرداختہ است

اللہ تعالےٰ نے دار الثواب کو جنت فرمایا اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور روضہ بھی فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا فواکہ لَھُمْ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّلَھُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ وَفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ لَّا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ سدر فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ موز وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ خوشہا قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ ثمرات کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لحم طیر یعنی گوشت پرندوں کا وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ اور صبح و شام اس کا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسط میں متنعمین کی عادت یہی ہے وَلَھُمْ رِزْقُھُمْ فِیْھَا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا اور نخل و رمان فِیْھِمَا فَاکِھَۃٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور تفصیلاً فِیْھَا اَنْھٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَّاَنْھٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہٗ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاَنْھٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی اور تفجیر ان کی عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَھَا تَفْجِیْرًا اور جریان ان کا فِیْھَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ اور سکوب پانی کا وَمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ اور اسماء ان کے ذکر کیا سلسبیل کو عَیْنًا فِیْھَا تُسَمّٰی سَلْسَبِیْلًا اور تسنیم کو وَمِزَاجُہٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ عَیْنًا یَّشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ذکر کیا تین کاسوں کا، کاس معین یُطَافُ عَلَیْھِمْ بِکَاْسٍ

مِنْ مَّعِيْنٍ اور کاس کافور اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا اور کاس زنجبیل وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا اور سقایت میں وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا اور مشروبات کے ختم میں يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ اور متاع خانگی میں سے ذکر کیا اکواب واباریق وکاس کا بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ اور ثیاب وحلیہ کا عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور ارائک کا مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ اور عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ اور هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ اور فرشوں کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ اور زرابی کا وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ اور نمارق کا وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور لباس کا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور صحاف کا يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ اور رفرف وعبقری کا مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اور اساور اور لؤلؤ کا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا اور مکانوں سے ابواب کا جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ اور غرفوں کا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ اور اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا اور مساکن وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ اور امن کا مقام اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ۝ اور ساکنان جنت کے انداج اہل جنت سے وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ اور حور وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیان کی حیاان کی وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ اور رنگ بدن ان کا، كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ وَحُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ۝ اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا عُرُبًا اَتْرَابًا لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور سایہ پروردگی ان کی حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور حسن ان کا فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ اور تکعب ان کا وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرُبًا اَتْرَابًا اور نشوونما ان کا۔ بطور عجیب برخلاف دوسری مخلوقات کے اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً اَيْ اِنْشَآءً عَجِيْبًا غَرِيْبًا اور تزویج ان کی غیبی طور پر وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلامان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ اور ولدان کو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور تشبیہ دی لؤلؤ منثور سے اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا اور خازن کو وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ۔

جنتیوں کے افعال واحوال سے ذکر کیا نضرت وسرور کو وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا اور حمد باری تعالیٰ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ، وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ اور سلام خزنہ جنت کا ان پر وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا ان پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ط سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور سلام ان کا

آپس میں وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ، لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلٰمًا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا کلام ان کا آپس میں إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ اور جھانکنا ان کا اہل نار پر فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ، اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَنَادٰى أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبَ النَّارِ الآیۃ اور ہنسنا ان کا کفار پر۔ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ اور عیش خوش ان کا فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور خلود ان کا هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا اور صاف دلی ان کی آپس میں وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہ کا اُن سے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے بجہت فوق میں وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے کہ قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعددہ میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پُرشوق ہیں اور کام جان حافظین کی اس سے پُر ذوق ہزاروں نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لیے اور لاکھوں لصدر ریاضت وعبادت جی لیے غرض شوق نے مومنوں کو بے قرار کیا اور اشتیاق نے پرساز اضطرار۔ بیت۔

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ــــ بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوئم

در صفات سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نفی آں پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی اس میں لغو سے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً۔ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلٰمًا اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولٰى ط اور جوع اور عریانی وَإِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرٰى ط اور تشنگی اور دھوپ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحٰى ط اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا اور تاثیم یعنی گناہ کی بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلٰمًا سَلٰمًا اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہیں جنت کے کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پاوے گا تو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موفق ہوا یہ فقیر اس کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے واللہ ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوال مفسرین میں پاوے گا تو اسے ابواب ذیل میں ان شاء اللہ تعالیٰ انتہی قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ۔ — باب جنت کے درختوں کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ — روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذَٰلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ۔

جنت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جاوے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک اور پورا نہ ہو سایہ اس کا فرمایا آپ نے مراد ظل ممدود سے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جاوے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک۔

ف: اس باب میں انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تنا سونے کا نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: ایک روایت میں آیا ہے یسیر الراکب الجواد المضمر السریع یعنی اگر چلے سوار مضمر گھوڑے کا تیز رو سو برس تک تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کے ظل کی اور مضمر وہ گھوڑا ہے کہ جس کو اول دانہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ دُبلا ہو مگر قوت غذائے سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جاوے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں اور اغصان منتشر ہوں (نووی)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا۔

باب نعیم جنت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِيَنَا وَشَمَمْنَا أَوْلَادَنَا أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَٰلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللّٰهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپ کی خدمت میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہم آپ یعنی دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جبکہ ہم نکل جاتے ہیں آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور سونگھتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو، بدلا ہوا پاتے ہیں ہم اپنے دلوں کو پس فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کریں تم سے فرشتے تمہارے گھروں میں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ لاوے اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے یعنی بعد ان کے استغفار کے یا قبل

مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ

اس کے کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی میں نے جنت کا ہے سے بنی ہے اس کی فرمایا آپ نے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اور گارا اس کا مشک اذفر ہے اور کنکر اس کے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اس کی زعفران جو داخل ہو گا اس میں عیش کرے گا اور تکلیف نہ پاوے گا اور ہمیشہ رہے گا اور مرے گا نہیں نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی پھر فرمایا آپ نے تین شخصوں کی دُعا پھیری نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کر لیتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ بدلی کے اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

ف اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی قوی نہیں اور میرے نزدیک وہ متصل نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی ہریرہ سے اور اسناد سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ
باب جنت کے غرفوں کے بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اِلَيْهِ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ هِیَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

روایت ہے علی رضہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں حجرے ہیں کہ نظر آتا ہے ان کا باہر ان کے اندر سے اور ان کا اندر ان کے باہر سے سو کھڑا ہو گیا آپ کے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے فرمایا آپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیا انھوں نے کلام یعنی شیریں زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پے در پے ہمیشہ روزے رکھے یعنی سوائے ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑھے اللہ کے لیے رات کو جب لوگ سوتے ہوں یعنی تہجد کی۔

ف، یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہلحدیث نے عبدالرحمٰن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اور وہ اثبت ہیں عبدالرحمٰن کوفی سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَآءُ الْكِبْرِيَآءِ عَلٰى وَجْهِهٖ

روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔ اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار

فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ ۔

میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مومن ۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابو بکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابی موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے ۔

مترجم : سورہ رحمٰن کے اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جداجدا شمار کی ہیں یہ حدیث اسکی مصدق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ
باب درجات جنت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلٰوةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الزَّكٰوةَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مَكَثَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرِ النَّاسَ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذٰلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوٰۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہِ فضل وکرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین میں جہاں پیدا ہوا ہو کہا معاذ نے کیا نہ خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو لوگوں کو کہ عمل کرتے رہیں ، اس لیے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اس کے اوپر ہے عرش رحمٰن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو ۔

ف : ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ہمام کی روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطاء نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے۔ انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمرؓ کے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اس کے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالے سے تو سوال کرو فردوس کا۔

ف : روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ۔

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجہ ہیں اگر سارے جہان کے لوگ جمع ہو جاویں ایک درجہ میں تو سما جاویں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم : اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقام میں درجات مومنین کے بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنی مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالے نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً الآیۃ۔ اور کہا ابن محیریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فردوس جواد مضمر دوڑایا جائے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ میں افضل ہیں بعض سے اور افضل ان میں کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنی نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالے نے مجاہدین کو قاعدین پر اولا ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائے اس میں یہ نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہیں اور ثانی سے غیر معذورین اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھیں گے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دری کو جو ڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بسبب اس تفاضل کے کہ ان کے درمیان ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ منازل انبیاء ہیں کہ نہ پہنچے گا ان پر غیر ان کا فرمایا آپ نے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبروں کی یعنی پیغمبر نہیں بلکہ ان کے مصدقین و مومنین ہیں اور مسند میں

ابی سعید سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں کے لیے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسے نظر آئیں گے جیسے کوکب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جاوے گا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کے واسطے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا جاوے گا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھے گا وہ قرآن اور چڑھے گا فی آیت ایک درجہ یہاں تلک کہ پڑھے آخر آیت کہ اس کے ساتھ ہے۔ انتہی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابوہریرہؓ کی روایت اور اسی طرح اور روایات باب دال ہیں کہ درجے اس کے سو ہیں پس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یہ کہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لاتعد و لاتحصی۔ کہ مومن ترقی کریں گے ان پر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حادی الارواح لابن القیم)

باب نساء اہل جنت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَأَمَّا الْيَاقُوْتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأُرِيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہے ستر حلوں کے اندر سے یہاں تلک کہ دکھائی دیتا ہے گودا اس کی ہڈیوں کا اور یہ اس لیے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈورا ڈالا تو نے اور اس کو صاف کیا تو تو نے نظر آوے گا وہ ڈورا باہر سے یعنی جب پتھر میں دنیا کے یہ صفت ہے تو حور میں عقبیٰ کے کیا کچھ نہ ہوگا۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اس کے معنوں میں اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ وہ جو داخل ہوگا جنت میں قیامت کے دن چمک ان کے چہروں کی مانند چودھویں رات کے چاندکی ہے اور دوسرا گروہ چمک ان کی مانند بہتر ستارے چمکتے ہوئے کی ہے آسمان میں ہر ایک مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حلے ہیں اور پھر نظر آتی ہے پنڈلی اس کی ان حلوں کے باہر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالثَّانِیَۃُ عَلٰی لَوْنِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یَبْدُوْ مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَآئِھَا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر حُلّے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پنڈلی کا باہر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ازواج اہل جنت کا حال اور ان کی دس صفتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعون اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستغنیاً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیۂ اول وَلَھُمْ فِیْھَا اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ ہے الآیۃ پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے۔ ابراہیم نخعی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں۔ حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چندھی وہندھی کہ پاک ہو گئی ہیں قذارت دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیۂ مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و ثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کو قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم انقطاع اس کا اور ازواج جمع کے زوج کی عورت زوج ہے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبد الرحمن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالیٰ نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منہیہ سے، دوسری آیت وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ یعنی قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہم نے ان کو حورعین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامرأۃ ابو عبیدہ نے کہا جوڑا لگا دیا ہم نے مومنوں کا ان کے ساتھ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہے نعل کے ساتھ اور حور نقیات بیاض عورتیں ہیں مجاہد نے کہا حور انہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھہرتی ابو عبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں بشدت ہوں واحد اس کا احور ہے اور عین جمع ہے عیناء کی اور عیناء بڑی آنکھ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قتادہ کا بھی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ۔ ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے (حادی الارواح)

تیسری آیت وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سوا اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا غیر کا ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف ہے اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنایا اور مجھ کو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالیٰ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ یعنی وہ گویا انڈے ہیں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو

بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہو اس کے پردں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوانِ نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرۃ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیضۂ نعامہ سے اور بیض جمع ہے بیضہ کی۔

چوتھی آیت کَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ قتادہ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یاقوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حور عین ستر حلے پہنے ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ وَعُرُبًا اَتْرَابًا اور اتراب مستویات الاسنان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے۔ عرب دو لڑکے جو وقتِ واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہتا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و مغائرت نہیں رکھتیں (بغوی) اور عُرُبًا میں دو قراءتیں ہیں، حمزہ اور اسمعیل نے نافع اور ابو بکر سے بسکون راء روایت کیا ہے اور باقیوں نے بضم راء پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عروب کی یعنی عاشق اور پیار کرنے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چہیتیاں کر لیے حد ہے سہاگ ان کا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیاں ہیں، اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان

چھٹی آیت حور مقصورات فی الخیام اور کچھ تفسیر اس کی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گزری۔

ساتویں آیت فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا ابکار جمع ہے بکر کی مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہر ان کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور انہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ نے وہ خیرات الاخلاق ہیں اور حسان الوجوہ۔

نویں کواعب اترابا۔ بغوی نے فرمایا جواری تواہد قد تکعبت ثدیهن واحدتها کاعب یعنی وہ نوجوان نوعمر ہیں کہ اونچی ہیں چھاتیاں ان کی اور کواعب جمع ہے کاعب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارہویں عربًا اترابًا اس کی شرح اوپر گذری اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً اس میں ضمیر ہُنَّ کی حوروں کی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے وفرش مرفوعۃ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس لیے کہ وہ محل ان کا ہے۔ اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر۔ اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہیں۔ قتادہ نے کہا خلقناهن خلقا جديدا اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریں

اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ جِمَاعِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

باب جماع اہل جنت کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دی جاوے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ نے دی جاوے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

ف: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔

مترجم: فرمایا اللہ عزوجل نے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ۔ ابن کثیر اور نافع نے شغل بسکون غین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سُحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباس نے کہا مراد اس سے افتضاض ابکار ہے (جماع) اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہے۔ قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں، حسن نے کہا مشغول ہیں نعمائے جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے، ابن کیسان نے کہا، ملاقات میں ہیں بعض بعض کی، بعض نے کہا ضیافت الٰہی میں ہیں (بغوی) روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر جدا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہو گی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ نے دَحْمًا دَحْمًا اور دحم لغت میں بمعنی نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے ولیکن نہ منی ہے نہ مَنِیَّہ یعنی موت مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (حادی الارواح لابن القیم)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

باب صفت میں اہل جنت کے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوْرَتُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ اٰنِيَتُهُمْ فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاُلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو داخل ہو گا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی مانند ہو گی نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سنکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے، برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مشک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے ان لوگوں میں اختلاف نہیں۔

تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔

ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح و شام۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: قولہ مجامرہم من الالوۃ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی انگیٹھی اور مجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھی میں جلائی جاوے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ناخن کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چمکا دیوے جو کچھ آسمان و زمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کحلی نہیں فنا ہوگی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: جرد وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مراد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جس کا نہ ہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امرد کی امرد وہ کہ داڑھی مونچھ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہے کحیل کی بمعنی اکحل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اس کی دراز ہوں اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ (لمعات)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... تفسیر میں قول الٰہی کے وفرش مرفوعۃ کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچسو برس کی راہ

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں۔

مترجم: علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعۃ علی الاسرۃ یعنی بچھوتے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوتے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اس لیے مرفوع و عالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فرش سے عورتیں

ہیں اور عرب عورت کو فرش ولباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن وجمال کی کہ نساءِ دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ اِنَّا اَنْشَأْنَاهُنَّ اِنْشَاءً اسی کی مؤید ہے اس لیے کہ ضمیر ہُنَّ کی عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نہ لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اس لیے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اس لیے کہ وہ محل ہے ان کا پس اس قرینہ سے اضمار اس کا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر دو امر کے اول یہ کہ بطائن اس کے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہے جو اندر ہوتا ہے پھر جب بطائن استبرق سے ہے تو ظہارہ اس سے بھی عمدہ اور بہتر ہے اس لیے کہ ظہارہ سے مقصود ہوتا ہے جمال وتزئین اور مراد ہوتی ہے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطائن کا کہ بدرجہ اولیٰ معلوم ہو جاوے حال ظہائر کا دوسرے یہ معلوم ہوا کہ فرش عالیہ ہیں کہ ان میں حشو اور بھرن ہے اور اس کی بھرن اور بلندی میں آثار مروی ہیں، منجملہ ان کے حدیث باب جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے مگر وہ لاباس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید ہے مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحییٰ بن معین نے کہا لیس بشیءٍ اور ابوزرعہ نے کہا ضعیف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

باب جنت کے پھلوں کے بیان میں

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيٰى فِيْهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ۔

روایت ہے اسماء بنت ابی بکرؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا اور فرمایا راکب اس کی شاخوں میں چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہیں گے اس کے سایہ میں سو سوار شک کیا اس میں یحییٰ نے اس پر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اس کے مٹکے ہیں بڑے بڑے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہیٰ اسے اس لیے کہا کہ جو چیز اوپر سے اترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہی ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباسؓ نے حال سدرۃ المنتہیٰ کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں حملہ عرش کے سر پر منتہی ہوتا ہے علم خلائق کا اس تک کہ اسکے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالیٰ۔ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کے لیے اور حلوں کا اور پھلوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتہ اس کا رکھ دیا جاوے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لہم وحسن مآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پرثمر مراد ہے۔ چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ جڑ اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ نور کاشانہ میں ہے

ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرفہ میں اس کے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اس میں نہ پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی قوا کہ اور ثمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کافوری اور دوسری سلسبیل کی، اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لیوے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بانواع تسبیح۔ اور ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے فرمایا آپ نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گابھوں سے نکلتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا انھوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جاوے اور قطع نہ کر چکے پڑھو اگر تم چاہو وَ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ۔ سو پہنچی یہ خبر کعب کو انھوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراۃ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر گر جاوے مگر اس کی جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی فصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لگام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی (بغوی)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِيْ فِي الْجَنَّةِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ اَعْنَاقُهَا كَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ هٰذِهٖ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَتُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا۔

باب طیور جنت کے بیان میں

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انھوں نے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردنیں ان کی اونٹوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں فرمایا آپ نے ان کے کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم بھتیجے ہیں ابن شہاب زہری کے۔ مترجم قولہ تعالیٰ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ، ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ ممثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتا ہے (بغوی)

اور اللہ جل جلالہٗ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا کہ جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں۔ اور

اس مقام میں ہم تفسیر اس کی تحریر کرتے ہیں، چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جاوے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا۔ اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول زمان سے اور نہ ممنوع نہیں بالاثمان یعنی فصل اس کی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے ثمار دنیا میں، اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا دونا اس سے اور مسلم میں جابرؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاویں گے اہل جنت اور پیویں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پاخانے جاویں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا ہضم ہو جاوے گا ایک ڈکار میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے الہام ہوگی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے۔ اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا اے ابا القاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کھاتے پیتے ہیں اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کریں گے اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرتؐ سے، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل جنت کو دی جاوے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سو مردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کھاوے گا اور پیئے گا ہوگی اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح کہ ایک پسینہ ان کا بہے گا ان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹ ان کا خالی ہو جاوے گا۔ اور لحم طیر سو ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کرے گا تو ان کی سو اسی وقت وہ گر پڑے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔ (حاوی)

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہووے گی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے جیسا کہ تھپکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کے لیے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا بارک الرحمٰن یا ابا القاسم کیا خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی مہمانی کی قیامت کے دن کہا آپ نے ہاں، کہا اس نے ہو جاوے گی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا آپ نے اصحاب کی طرف اور ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو ان کے سالن کی کہ بالام و نون ہے اصحابؓ نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور مچھلی کہ کھالیوے گا اس کے زاید کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ)

اور سدرِ مخضود یعنی جس میں کانٹا نہیں گویا کہ چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے یہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ کو زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میووں پر جنت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گٹھلی نکمی نہیں جیسا کہ دنیا کے میووں میں ہے بلکہ سب چیزان میں ماکول و مشموم و منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ، سعید بن جبیر نے کہا ثمار اس کے مٹکوں کے برابر ہیں بلکہ اس سے بڑے، اور ابو العالیہ اور ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے طرف وادی درج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو بیر وہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اس کے مثل کی پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ یعنی موز اور طلحہ کا واحد طلح ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں ہے بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد و طیب رکھتا ہے سفراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے

بڑا کہ اس میں کانٹا ہے اور منضود کے معنی متراکم و تہ بہ تہ، مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے لے کر جڑ تک ثمر ہیں لالیّ اکل اور خوشوں میں جنت کے فرمایا قطوفہا دانیۃ یعنی میوہ اس کا سہل الوصول ہے کہ جنتی تناول کرتا ہے اسے قائماً قاعداً مضطجعاً اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروع نیچے لٹکتے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا ولہم رزقہم فیہا بکرۃً وعشیاً اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائماً ولیکن رزق ان کو دن کے دونوں کناروں کے انداز پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متنعمین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ وعشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و شام ہے حقیقۃً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح و شام الطعام طعام ہو اور بکرۃ وعشی رزق پاویں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل و رمان کے بیان میں فیہما فاکہۃ ونخل ورمان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل و رمان فواکہ میں داخل نہیں، اس لیے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فاکہۃ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں فواکہ میں داخل ہیں مگر عطف ان کا فواکہ پر تخصیص اور تفضیل کے لیے ہے جیسے عطف جبرئیل و میکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں مَنْ کان عدواً للہ وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال (بغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہا جاوے گا اہل جنت سے کُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنی کھاؤ پیو گوارا عوض میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام ماضیہ میں یعنی دنیا میں یہ ہے تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمۂ ابواب میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

باب خیل جنت کے بیان میں

عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيْرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ ۔

روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اس نے یا رسول اللہ آیا جنت میں گھوڑے[1] ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جاوے گا گھوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں تو چاہے گا کہا راوی نے کہ پھر پوچھا آپ سے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہ آیا جنت میں اونٹ ہیں کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو جیسے جواب دیا تھا اس کے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پاویں۔

ف: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن باسط

[1] قاموس میں ہے خیل جماعت گھوڑوں کی کہ اس کا واحد نہیں یا واحد اس کا خائل ہے کہ اس میں اختیال ہوتا ہے یعنی تکبر ۱۲۔

سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اسی کے ہم معنی اور یہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے ۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّۃِ خَیْلٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّۃَ اُتِیْتَ بِفَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتَۃٍ لَہٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ طَارَ بِکَ حَیْثُ شِئْتَ ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں ... گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاوے گا تو جنت میں تو ملے گا تجھے گھوڑا یاقوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جاوے گا تو اس پر پھر وہ تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے ۔

ف : اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو سورہ بھتیجے ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے کہ ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابو ایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سِنِّ اَہْلِ الْجَنَّۃِ — باب اہل جنت کے سن کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَہْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ جُرْدًا مُرْدًا مُکَحَّلِیْنَ اَبْنَآءَ ثَلَاثِیْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ سَنَۃً ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر ان کے بال نہ ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سر مرگوں آنکھیں ان کی بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس برس کے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلاً اور مرفوع نہ کیا اس کو ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَمْ صَفُّ اَہْلِ الْجَنَّۃِ — باب اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَہْلُ الْجَنَّۃِ عِشْرُوْنَ وَمِائَۃُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْہَا مِنْ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ ۔

روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابی سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابو سنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابو سنان شامی کا نام عیسٰی بن سنان ہے اور وہ قسملی ہے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّۃٍ نَحْوًا مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرْضَوْنَ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہو تم اس پر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کی ، کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی

أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ۔

جنت والوں کی کہا صحابہؓ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہوگا مگر نفس مسلمان اس لیے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کی کھال پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ۔

باب ابواب جنت کے بیان میں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ۔

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑان اس کی برابر ہے راکب مجوّد کے سیر کی جو تین دن تک چلا جاوے پھر باوجود اس کے ایسی مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو اتر جاویں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ۔

باب بازار جنت کے بیان میں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلٰى

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابوہریرہؓ سے سو کہا ابوہریرہؓ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کرے مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے کہا ابوہریرہؓ نے ہاں خبر دی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جاویں گے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سو زیارت کریں گے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا ان کو عرش اس کا اور نظر آوے گا وہ ان کو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جاویں گے ان کے لیے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ والے اگرچہ ان میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشک اور کافور کے

كُثبانِ المسكِ والكافورِ ما يرون أنّ أصحابَ الكراسي بأفضلَ منهم مجلسًا قال أبو هريرة قلتُ يا رسولَ الله وهل نرى ربَّنا قال نعم هل تتمارون من رؤيةِ الشمسِ والقمرِ ليلةَ البدرِ قلنا لا قال كذلك لا تتمارون في رؤيةِ ربِّكم ولا يبقى في ذلك المجلسِ رجلٌ إلا حاضرهُ الله محاضرةً حتى يقولَ للرجلِ منهم يا فلانُ ابنَ فلانٍ أتذكرُ يومَ قلتَ كذا وكذا فيذكرُه ببعضِ غدراتِه في الدنيا فيقولُ يا ربِّ أفلم تغفرْ لي فيقولُ بلى فبسعةِ مغفرتي بلغتَ منزلتَك هذه فبينما هم على ذلك غشيتهم سحابةٌ من فوقِهم فأمطرت عليهم طيبًا لم يجدوا مثلَ ريحِه شيئًا قطُّ ويقولُ ربُّنا قوموا إلى ما أعددتُ لكم من الكرامةِ فخذوا ما اشتهيتم فنأتي سوقًا قد حفّت به الملائكةُ فيه ما لم تنظرِ العيونُ إلى مثلِه ولم تسمعِ الآذانُ ولم يخطرْ على القلوبِ فيُحمَلُ إلينا ما اشتهينا ليس يُباعُ فيها ولا يُشترى وفي ذلك السوقِ يلقى أهلُ الجنةِ بعضُهم بعضًا قال فيُقبِلُ الرجلُ ذو المنزلةِ المرتفعةِ فيلقى من هو دونَه وما فيهم دنيٌّ فيروعُه ما يرى عليه من اللباسِ فما ينقضي آخرُ حديثِه حتى يتخيّلَ عليه ما هو أحسنُ منه وذلك أنه لا ينبغي لأحدٍ أن يحزنَ فيها ثم ننصرفُ إلى منازلِنا فتتلقانا أزواجُنا فيقلن مرحبًا وأهلًا لقد جئتَ وإنّ بك من الجمالِ أفضلَ مما فارقتنا عليه فنقولُ إنّا جالسنا

اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کرسی والے ان سے افضل جگہ بیٹھے ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنی سمجھ کر محزون نہ ہو گا کہا ابوہریرہؓ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو فرمایا آپ نے کہ ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ نے ایسا ہی شک نہ کرو گے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہ ہووے گا اس کے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہاں تک کہ فرماوے گا کسی مرد کو ان میں سے اے فلانے بیٹے فلانے کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلاوے گا اس کو بعض گناہ اس کے جو صادر ہوئے تھے اس سے دنیا میں، سو وہ عرض کرے گا کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا اے رب میرے تب فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیوں نہیں میری ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سو وہ اسی قیل وقال میں ہوں گے کہ ڈھانپ لے گی ان کو ایک بدلی اوپر سے اور برسے گی ان پہ ایسی خوشبو کہ نہ پائی ہو گی انہوں نے اس کے برابر کوئی بو کبھی اور فرماوے گا ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اس کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو لو پھر آویں گے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہوں گے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ نہیں دیکھیں ان کی مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اس کا کسی دل میں سو لائی جاوے گی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہیں گے کہ نہ ہو گی وہاں بیع اور نہ شرا، اور اسی بازار میں ملاقات کریں گے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپ نے پھر متوجہ ہو گا اور ملے گا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی کم درجہ والا سو پسند کرے گا اور عجیب معلوم ہو گا اس کو وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہو گی بات اس کی کہ ظاہر ہو گا اس کے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جس کی آرزو کی تھی اور یہ ایسے ہو گا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے

الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا۔

مکانوں کی طرف اور ملاقات کریں گے ہم اپنی بیبیوں سے سو کہیں گی وہ مرحبا و اہلاً تم ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے ہو کہ جس جدا ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے مجالست کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لے کر پھریں جیسا لے کر پھرے ہیں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ۔مترجم؛ قولہ پھر پکارے جاویں گے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگرچہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب و تحریض ہے اس کے ادائے حقوق کی سنن و واجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیر ذالک، قولہ سو زیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتیں کریں گے اس سے سُنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالیٰ شانہٗ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشیریہ نے۔ قولہ مگر ان میں ادنیٰ کوئی نہیں الخ یعنی اگرچہ تفاوت درجات کا ان کے درمیان ہے مگر دنی اس میں کوئی نہیں یعنی خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ معنی خساست کے ہے، قولہ اور نہیں ہے کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خسیس نہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں خرید اور نہ فروخت مگر اس میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاوے گا وہ اس میں یعنی وہی صورت اس کی ہو جاوے گی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

باب دیدار الٰہی کے بیان میں

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپ نے چاند کی طرف کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رویت میں سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ یعنی تسبیح کر تو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم قولہ دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہٗ کی حقیقۃً اور اوپر ہونا اس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہٗ نے يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ یعنی ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر ان کے ہے اور وارد ہوا حدیث اوعال میں ثم اللہ فوق ذٰلک یعنی اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۔ یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بَلْ رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ یعنی بلکہ اٹھالیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینبؓ نے زوجنیک الرحمٰن فوق العرش یعنی نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالیٰ شانہٗ باین ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہے عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذاتہٖ اس پر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اس کے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر جہلائے جہمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلہم اللہ نے قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم آہ یعنی اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہ ہو تم کو اس کے ادا سے کوئی چیز تو بجالاؤ اور ادا کرو اس کو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مراد ان سے نماز صبح ہے اور عصر کہ ان وقتوں میں سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتے ہیں اور پڑھی آپ نے یہ آیت کہ اشارہ ہے اس میں انہی نمازوں کی طرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے۔

عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا قَالُوا أَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوهَنَا وَيُنَجِّنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوا بَلَى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ ۔

روایت ہے صہیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیۃ للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہوں گے جنت میں جنت والے پکارے گا ایک پکارنے والا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک چیز اور ملنے والی ہے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ کیا نہیں روشن کیا اس نے ہمارے موہنوں کو اور نجات دی ہم کو یعنی عذاب نار وغیرہ سے اور داخل کیا ہم کو جنت میں یعنی ہمیں اب کس چیز کی حاجت ہے تو جواب دیں گے پکارنے والے کہ ہاں پھر کھولا جاوے گا پردہ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی چیز ان کو پیاری نہیں اس جل شانہ کی طرف نظر کرنے سے۔

ف : اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے قول ان کا۔

مترجم : آیہ مبارکہ للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ یعنی جن لوگوں نے عمل نیک کیے ان کے لیے حسنیٰ یعنی جنت اور زیادہ، مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اس تعالیٰ و تبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اسی میں ہیں ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابوموسیٰ اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد ہے مثل اس کا جزا سے اور زیادہ سے مراد ہے تضعیف اس کی

دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنہ ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان، فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے مثوبۃ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے للذین احسنوا المثوبۃ الحسنیٰ اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزا سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویزیدہم من فضلہ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمتگاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس تعالیٰ شانہ کے وجہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

ف: اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی ثویر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن الجبر نے ثویر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کی عبیداللہ اشجعی نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علا نے انہوں نے عبیداللہ اشجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے مانند اسکے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباس نے کہا ناضرۃ سے مراد حسن ہے یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا مسرور ابن زید نے کہا ناعمہ، مقاتل نے کہا بیض لعلوہا النور، سدی نے کہا مضیئہ، یمان نے کہا مسفرۃ، فراء نے کہا مشرقۃ بالنعم الیٰ ربہا ناظرۃ ابن عباس اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گذری۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتُضَامُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تم کو رؤیت قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رؤیت شمس میں عرض کی صحابہؓ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اس میں تم کو کسی طرح۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی بلاغت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صا

سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَى اللهِ

باب رضائے الٰہی کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا۔

روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ فرماوے گا جنت والوں کو اے اہل جنت! وہ عرض کریں گے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرماوے گا آیا تم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ ہم راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرماوے گا باری تعالیٰ میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرماوے گا اللہ تعالیٰ اتارتا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ ناراض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الٰہی ابدی ان کے لیے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اس تعالیٰ شانہ کا وهو ذو الفضل العظيم اللّٰهُمَّ أَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ وَارْضَ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ رِضَاءً لَا تَسْخَطُ بَعْدَهُ آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الشَّرْقِيَّ أَوِ الْكَوْكَبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ وَالطَّالِعَ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّونَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں سو عرض کی صحابہؓ نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ انبیاء ہیں فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مومنین ہیں انبیاء نہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے مترجم: اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارۂ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تاکہ دلالت کرے کمال بعد پر اس لیے کہ دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت

نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مرئیات میں اس سے بڑھکر نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي
صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ
فَيَقُولُ أَلَا يَتْبَعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ
فَيُمَثَّلُ لِصَاحِبِ الصَّلِيبِ صَلِيبُهُ وَلِصَاحِبِ
التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ
فَيَتْبَعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ
فَيَطَّلِعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُونَ
النَّاسَ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ وَنَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى
نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيُثَبِّتُهُمْ ثُمَّ يَتَوَارَى
ثُمَّ يَطَّلِعُ فَيَقُولُ أَلَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ فَيَقُولُونَ
نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ اللَّهُ رَبُّنَا
وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ
وَيُثَبِّتُهُمْ قَالُوا وَهَلْ نَرَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ
قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ
فِي رُؤْيَتِهِ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطَّلِعُ
فَيُعَرِّفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي
فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلَ
جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ سَلِّمْ سَلِّمْ
وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ فَيُطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ
فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَيَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ
ثُمَّ يُطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيُقَالُ هَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُولُ
هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى إِذَا أُوعِبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمَنُ

باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین
پر پھر جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمادے گا کیوں نہیں چلا
جاتا ہے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آوے گی...
صاحبِ صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحبِ تصویر کے آگے
تصویریں اس کی اور صاحبِ نار کے آگے نار اسکی یعنی جسے وہ پوجتے
تھے سو ساتھ ہو جاویں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جاویں
گے میدانِ حشر میں مسلمان سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور
فرمادے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ
باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے۔
ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اپنے
رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر چھپ
جاوے گا پھر مطلع ہوگا اور فرمادے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ
پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا
معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم
اس تعالیٰ شانہٗ کو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت
ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی
کہ نہیں یا رسول اللہ فرمایا اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہوگی اس کے
دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جاوے گا پھر مطلع ہوگا اور معرفت
اپنی ذات کی عنایت فرمادے گا ان کو، پھر فرمادے گا میں ہوں
رب تمہارا سو میرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جاویں گے مسلمان اور
رکھی جاوے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سو گزرے گا اس پر ایک
گروہ مثل عمدہ گھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور
ان کا یہی کہنا ہوگا اس پر سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ
اور باقی رہ جاویں گے اہل نار سو ڈالی جاوے گی ایک فوج اس میں

قَدَمَهٗ فِيْهَا وَاُزْوِيَ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَإِذَا أَدْخَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أُتِيَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَيُوْقَفُ عَلَى السُّوْرِ الَّذِيْ بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ يَرْجُوْنَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَلِأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِيْ وُكِّلَ بِنَا فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّوْرِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ۔

اور کہا جاوے گا نار سے کیا تو سیر ہو گئی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ بھرا ایک فوج ڈالی جاوے گی اس میں اور کہا جاوے گا تو سیر ہو گئی وہ کہے گی کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جاویں گے اس میں جب بھی وہ سیر نہ ہو گی تو رکھ دیوے گا اس میں رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جاوے گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرماوے گا یعنی رحمٰن بس ہے وہ کہے گی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سو کھڑا کریں گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں ہے اور پکارا جاویگا اے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈر کر پھر پکارا جاوے گا اے دوزخ والو سو وہ جھانکنے لگیں گے خوش ہو کر امید ہو گی ان کو شفاعت کی پھر کہا جاویگا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اس کو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مؤکل تھی سو لٹائی جاوے گی وہ اور ذبح کر دی جاوے گی ایک بارگی اس دیوار پر اور منادی کی جاوے گی اے اہل جنت تمہیں ہمیشہ رہنا ہے جنت میں اور موت نہیں اور اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم! اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے قولہ سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرماوے گا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اوّل یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اب جو انہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں قیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مومنین کا پھر جب منظور ہو گا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کر دوں اس وقت پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے، قولہ اور رکھی جاوے گی صراط الخ اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکھا جاوے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ قولہ رکھ دے گا رحمٰن اس میں قدم اپنا، اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنی مجہول الکیف اس کے لفظ اور معنی پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشیریہ نے کہ لازم کر لی جنہوں نے اپنے نفسوں پر تقلید معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراطِ مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے بادیہ تجہیم بدعت میں، اعاذنا اللہ منہا۔ قولہ لائیں گے موت کو، بعض روایات میں ہے کہ موت کو بصورت دنبہ ارنق لائیں گے اور بعد تعریف موت کے ذبح فرمائیں گے، قولہ اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس میں اثبات خلود نار کا ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت

ہیں اور نہیں اختلاف اس میں اہلِ حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نار سے ہرگز، تمام ہوئی شرح حدیث کی

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہے محض تخیل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں، وہ لوگ کہ تصاویر اولیاء اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آداب عابدانہ ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدانِ نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں الاوہ کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر و نیاز منت کرتے ہیں۔ رویتِ الٰہی کی تشبیہ قمر سے دینے میں اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیاتِ متکاثرہ اور احادیثِ متواترۃ المعنیٰ سے نہیں انکار کیا اس کا مگر افراخ فلاسفہ نے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُتِيَ بِالْمَوْتِ كَالْكَبْشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس روایت کو یعنی کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا لاویں گے موت کو مانند چت کبری بھیڑ کے سو کھڑی کی جاوے گی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جاوے گی اور وہ نظر کرتے ہوں گے سو اگر کوئی مرتا ہوتا ان دنوں خوشی سے تو مر جاتے جنتی والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مر جاتے دوزخ والے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الٰہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی یدٌ و وجہٌ و ساقٌ و جنبٌ و عینٌ و سمعٌ و بصرٌ وغیرہ اور مذہب ائمہ اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور ملک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جاویں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جاوے اور تفسیر اس کی نہ کی جاوے اور وہم نہ کیا جاوے اس میں اور نہ کہا جاوے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اس طرف اور مراد قیر مفہم نفسہ سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔ مترجم قولہ اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم المعنیٰ ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علماء نے کہ یہ آیات و احادیث متشابہ الکیفیت ہیں اور محکم المعنیٰ اور فرق کیفیت اور معنی میں ظاہر ہے کہ اوّل ان میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو واضع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہچانے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیات صفات دونوں یکساں ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علماء نے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجہ حق عندنا لکنہ معلوم باصلہ ومتشابہ بوصفہ ولا یجوز ابطال الاصل بالعجز عن درک الصفات بالکیف وانما ضلت المعتزلۃ من ہذا الوجہ فانہم ردوا الاصول بجہلہم بالصفات علی الوجہ المعقول فصاروا معطلۃ کذا فی المنح الازہر شرح الفقہ الاکبر یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ

کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیف ان کا اور نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہو گئے معتزلہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کر دیا اصول صفات کو بسبب نہ جاننے صفتوں کے علی وجہ المعقول اور ہو گئے معطلہ، اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اہل السنۃ والجماعۃ اثبتوا ما ہو الاصل المعلوم بالنص اے بالآیات القطعیۃ والدلالات الیقینیۃ وتوقفوا فیما ہو المتشابہ وہو الکیفیۃ ولم یجوزوا الاشتغال بطلب ذلک انتہی یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے ساتھ نص کے یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اسکی طلب میں انتہی۔

اور فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وہی صفۃ لازمۃ لہ ولائقۃ بہ کالید والوجہ والعین والسمع والبصر والحیوۃ والقدرۃ وکونہ خالقًا ورازقًا ومحییًا ومیتًا موصوفًا بہا ولا یخرج من الکتاب والسنۃ فقرات الآتیۃ والخبر ونؤمن بہا فیہا ونکل الکیفیۃ فی الصفات الی علم اللہ انتہی۔ یعنی یہ صفت یعنی استوا وغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اس کے مانند ید ووجہ وسمع وبصر وحیوۃ وقدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے انکا خالق ورازق ومحی وممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکالے جاویں کتاب وسنت سے وہ فقرے آتے اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سونپتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر انتہی، اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ ومعنی لیس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابو عبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے ہذہ احادیث صحاح حملہا اہل الحدیث والفقہاء بعضہم عن بعض وہی عندنا حق لا شک فیہا ولکن اذا قیل کیف یضحک قلنا لا نفسر ہذا ولا سمعنا احدا یفسرہ رواہ الذہبی فی کتاب العرش بلسانہ یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے اور فقہا نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے، حق ہے کسی طرح کا شک نہیں اس میں، ولیکن جب کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اس کی، کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہی اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے۔ قولہ اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم وخیال میں آوے اس سے تنزیہ باری تعالیٰ کی منزہ ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے کہ سمع وبصر کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف کہا جاتا ہے اسی طرح ید ووجہ کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف وتجسیم منزہ ہے، تعجب ہے ان لوگوں سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہیں اور ثبوت ید ووجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

باب گھیرنے میں جنت ودوزخ کے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیری گئی جنت ساتھ تکلیفوں کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ شہوتوں کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تحصیل کے لیے ضرور ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے یعنی دُور رہنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گرداگرد لگائے گئے ہیں جیسے باغ و راغ کے گرد کانٹے لگتے ہیں اسی طرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک ملتذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرَئِیْلَ اِلَی الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَجَآءَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَانْظُرْ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَیْهَا فَاِذَا هِیَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَکَارِهِ فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَّا یَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَی النَّارِ فَانْظُرْ اِلَیْهَا وَ اِلٰی مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِیْهَا فَاِذَا هِیَ یَرْکَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَیْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا یَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَیَدْخُلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَیْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ لَّا یَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیلؑ کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر آئے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سُنے گا کوئی اس کا حال مگر ہوگا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھو کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اس کے اہل کے لیے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرئیل اس کی طرف اور دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل نہ ہوگا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب جو اس کے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرئیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا میں نے اس کے اہل کے لیے اس میں پھر گئے وہ اس کی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر سو لوٹ کر آئے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی نہ سُنے گا اس کا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہو اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ گھیر دی گئی وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا تو اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پاوے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جاوے گا اس میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب جنت اور نار کے احتجاج میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ یَدْخُلُنِی الضُّعَفَآءُ وَالْمَسَاکِیْنُ وَقَالَتِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے مجھ میں ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے

النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِي اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ۔

مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کو ان کے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلا لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کروں گا تیرے ساتھ جس پر چاہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا لِاَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ
باب ادنیٰ جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهٗ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلَاثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ جنتی وہ ہے کہ جس کے اسّی ہزار خادم ہیں اور بہتر بیبیاں ہیں اور لگایا جاوے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سے جابیہ سے صنعا تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جاوے گا تینتیس برس کا جنت میں اس پر زیادہ نہ ہوں گے کبھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ایسا ہے کہ چمک ہووے اس سے مابین مشرق ومغرب کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِيْ سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور جننا اور عمر اسکی یعنی برابر جنتیوں کے ہو جاوے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سو بعضوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم نے روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب خواہش کرے گا مومن ولد کی جنت میں ہووے گا ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا ولیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی، کہا محمد نے اور مروی ہے بواسطۂ ابی رزین عقیلی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہوگا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس بھی انہیں کہتے ہیں۔

مترجم: ظاہرا ولد میں کچھ اختلاف نہیں اس لیے کہ جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نتیجۂ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علی سبیل الشذوذ اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہے اسلیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جاویں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاجیل نہ ہوگی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَلَامِ الْحُوْرِ الْعِيْنِ۔

باب حورِ عین کی کلامِ شیریں کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يُرَفِّعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْأَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں حورعین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہونیوالی نہیں اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں۔ مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہو اور ہم اس کے لیے ہوں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رض کی غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حورعین کی صورت ظاہری موزوں اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمال موزوں ہے اور نہایت فصاحت خیز اور بلاغت انگیز کہ قول سا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجازہ نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا ہی ہیں خالدات بے فنا اور ناعمات بے عنا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔

باب انہار جنت کے بیان میں

عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ۔

روایت ہے معاویہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہریں اس کے بعد یا نکلیں گی جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے۔ مترجم: یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بیری ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مانگی اللہ تعالےٰ سے جنت تین بار، کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار، کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ سے۔

ف: اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابن برید بن مریم سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحٰق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابی مریم سے انہوں نے انس بن مالک سے قول ان کا

مترجم: اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تحریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَغْبِطُهُمُ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ رَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَرَجُلٌ يَؤُمُّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَعَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا أُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عز و جل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کر رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اس کے نے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

مترجم: سریہ ایک ٹکڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسمّی ہوا وہ اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے السری النفیس والسری خلاصۃ الشیٔ اور جو بعض اہل لغت نے کہا ہے وہ چھپایا جاتا ہے سر الیعنی خفیۃً اس لیے اسے سریہ کہا ہے سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی مخفی ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے۔ قولہ اور چھپایا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپاتا

اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اِخفاء میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ یَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَمَنْ حَضَرَهٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْهُ شَیْئًا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوسعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن جبل من ذهب یعنی کھولدے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ یُّحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ یُّبْغِضُهُمْ فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْیَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ۔

روایت ہے ابوذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ خدا تعالےٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھرا ایک شخص ان میں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالےٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابل میں گیا کہ قتل کیا جاوے یا کہ فتح ہو اس کے ہاتھ پر۔ اور وہ تین شخص جن کو دشمن رکھتا ہے اللہ تعالےٰ پہلا بوڑھا زانی، دوسرا فقیر متکبر اترانے والا تیسرا اغنی ظالم۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکی، یہ حدیث صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔

مترجم: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار منجملہ مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمۂ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالےٰ تجری من تحتها الانهار یعنی بہتی ہیں نیچے ان باغوں کے نہریں، ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مجری واسع ہے جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد

جریانِ انہار سے جریان ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جریان کا انہار کی طرف مجازاً ہے۔ مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر۔ اور بیضاوی نے فرمایا ہے تجری من تحت اشجارہا یعنی مضاف اس جگہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے۔ یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اہلہا یعنی بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ناقلاً عن فرعون ہٰذہ الانہار تجری من تحتی اے بامری اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اسی سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت اور صفائی آپ کے۔ قولہ تعالیٰ فیہا انہار من ماء غیر آسن یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بمد اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے مصدر اس کا آسون ہے اور اسون اور اجون دونوں بمنزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں، آسن یعنی آجن مراد اس سے متغیر اللون منتن الریح ہے قولہ تعالیٰ وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلا مزہ ان کا یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹا ہی جانے سے۔ قولہ تعالےٰ وانہار من خمر لذۃ للشاربین یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لیے۔ انتہی۔ اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کمال تباین اس کا خمور دنیا سے اس لیے کہ خمور دنیا کراہت خائلہ اور ریح متنفنہ رکھتی ہیں بدمزہ بدبودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنت کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز۔ اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے مزبتہ تادیبا، قولہ وانہار من عسل مصفی یعنی اور نہریں ہیں عسل مصفی سے کہ صاف ہے اور پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گرد وغبار سے اور مصئون ہے خس و خار سے نہیں ملا اس میں کسی نے ہاتھ اور نہیں ماکول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چیزوں کو بلفظ انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کے وفور و تکاثر کی اس لیے کہ جریان موجب صفا و نور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر و وفور۔ قولہ تعالےٰ یفجرونہا تفجیراً بہاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کھینچے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قائد کے اختیار میں ہے۔ قولہ تعالےٰ فیہا عین جاریۃ یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اس کا، قولہ تعالےٰ وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائما بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہتا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا، قولہ تعالےٰ عیناً فیہا تسمیٰ سلسبیلا یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قتادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد جنتیوں کے پھیرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریۃ یعنی تیز بہنے والی، ابوالعالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جنتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سیل کے بہتے ہیں نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہیں اہل جنان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہلِ جنت کی برودت اس کی کافور کی ہے اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹتا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی بکمال آسانی بغایت خوشگواری گلو میں اترتا ہے اور تسمی بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالےٰ ومزاجہ من تسنیم اور ملونی اس کی تسنیم سے ہے انتہی اور تسنیم سنام سے مشتق ہے اسی سے سنام

بعیر یعنی کوہان اونٹ کا کہ اس کے اعضاء میں سب سے زیادہ بلند ہے اس لیے بعضے مفسرین نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غرفوں اور منازل میں انصباب اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اور اسی طرح اوانی اور ظروف میں اہل جنت کے علی قدر ملتھا پانی اس کا اترتا ہے پھر جب وہ بھر جاتے ہیں ٹھہر جاتا ہے۔ یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے، ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لیے کہ وہ اس کو بغیر ملونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ وکاس من معین یعنی پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جس کی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہ تمدد زماں سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آوے اور طبیعت متنفر ہو جاوے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اس میں ہے اور شارب اس کا صداع، خمار، غول، اور سکر و نزف سے مبرا ہے اور غفلت اور غلیان اور بیہوشی اور ہذیان سے معرا۔ قولہ تعالیٰ یشربون من کاس کان مزاجہا کافورًا اور مہر لگائی جاوے گی اس میں مسک کی، عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیا من اس کی مثل کافور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کافور منجملہ مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حتی اذا جعلہ نارًا یعنی گنار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کافور کی ملائی جاوے گی۔ ابن کیسان نے کہا مطیب کیا ہے اس کو کافور و مسک و زنجبیل سے، عطاء اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت میں (لغوہ)

قولہ تعالیٰ ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا یعنی پلایا جاوے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہیج ہے طبائع کی طرف جماع کے قت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ باردہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور قہووں میں استعمال کرتا ہے۔ سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلائی جاوے گی وہ جنت میں۔ مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا کے مشابہ نہیں۔ ابن عباس نے کہا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا اس کی مثل دنیا میں کوئی شی نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اس کو بغیر ملونی کے صرفًا استعمال کریں گے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہ تعالیٰ وَسَقَاہُم رَبُّہُم شَرَابًا طَہُورًا۔ یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک وصاف ومطہر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کر دے اور قلب و روح میں ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبائع میں نشہ محبت الٰہی اور مودت لامتناہی پیدا کرے۔ دماغ میں علو اور طبیعت میں لینت اور حسن خو کا سبب ہو، بدن میں جا کر مولد نجاست واقذار نہ ہو بلکہ موجد قوٰی وانوار ہو، مفسرین نے کہا ہے کہ متدنس نہیں کیا اس کو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی۔ ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن میں جا کر بول نجس نہیں ہوتا بلکہ پسینہ ہو جاتا ہے۔ کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب طہور پلائے جاتے ہیں کہ بطون ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر ان کے جلود سے بہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے۔ مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے بغض وحسد اور غل وغش نکال لیا۔ قولہ تعالیٰ یسقون من رحیق

مختوم ختامہ مسک یعنی پلائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر ہے مسک کی انتہیٰ، رحیق خمر صافی طیب ہے۔ مقاتل نے کہا
خمر بیضاء یعنی سفید، مختوم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرفِ غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین
و امراء کی توروں اور صراحیوں پر ان کے داروغہ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے۔ مجاہد نے کہا مختوم سے مراد
مطین ہے ختامہ یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جاوے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ آخیر میں اس کے مزہ مسک کا آجاتا ہے یعنی ختام
سے ختم اس کا مراد ہے سقادہ نے کہا اس میں کافور ملا کر مسک کی مہر لگا دیتے ہیں اور قرأت عامہ ختامہ ہے بہ تقدیم تاء اور کسائی
نے خاتمہ پڑھا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فلان
کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئی کا۔ یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمۂ ابواب میں بحمد اللہ والمنتہ
کہ تمام ہوا بیان جنت کا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمیع احباب اس فقیر کو جنت میں پہنچا دے اور عذاب دوزخ سے
بچاوے اور سائر مؤمنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمالے۔ آمین یا رب العالمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں بیان میں جہنم کے جو وارد ہوئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمۃ عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہے اور بعضوں نے کہا عربی ہے۔ موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب
بعد قعر اپنے کے اسی سے ہے قول عرب کا رکیۃ جہنام بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنی کنواں بعیدۃ القعر اور اسی سے ہے حدیث
یقال لہم الجہنمیون یعنی ان کو جہنمی کہیں گے مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے اور عتقاء اللہ
کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں، تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تاکہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا
اور حاصل ہو ان کو مسرت فوز و نجات پر۔ اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درکاتِ نار ہے کہ مختص ہے عصاۃ امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جاوے گی اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجاویں گی
غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے، پھر اس کے تئیں جہنم اس لیے کہا کہ وہ تجہم کرتی ہے
عورتوں اور مردوں کے مونہوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو اور دوسرا طبقہ لظیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزاعۃ للشویٰ یعنی
کھا جانے والی ہے اطراف بدن اور رجلین کو، لغت میں شوای ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں۔ مجاہد نے کہا شویٰ سے سر لو سر کی کھال ہے
ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے، ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا عصب اور عقب
کھینچ لیتی ہے۔ کلبی نے کہا خوراک اس آگ کی ام دماغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہی اس کا داب
ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کھا جاتی ہے۔ ابو العالیہ نے کہا محاسن وجہ نکل جاتی ہے بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے
شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے۔
تیسرا طبقہ سقر ہے اور سقر اسے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر

گوشت اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حال میں فرمایا لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ یعنی نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے انتہیٰ۔ بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں باقی رکھتی کوئی چیز مگر کھا جاتی ہے اسے اور ہلاک کر دیتی ہے، مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے۔ سُدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم کو نہ چھوڑتی ہے عظم کو۔ ضحاک نے کہا جب وہ انہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اس کی طرف جاتے ہیں نہیں چھوڑتی ان کو اور ہر شئی کو ملالت اور فترت ہے۔ مگر جہنم کو لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ یعنی جھلکنے والی ہے پنڈے پر اور مغیّر ہے جلد کی کہ اس کو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لاحہ السقم والحزن یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اس کی مرض اور غم نے۔ مجاہد نے کہا جلسا دیتی ہے جلد کو یہاں تک کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ۔ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا، محرقة للجلد۔ ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑے گی ان کو جہنم لواحہ یعنی دور سے نظر آنے والی جیسے فرمایا وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ اور بشر جمع ہے بشرہ کی۔

چوتھا طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ یعنی ڈالا جاوے گا وہ حطمہ میں انتہیٰ اور حطمہ حطم سے مشتق ہے۔ حطم لغت میں توڑنے کو کہتے ہیں حطمہ اسے اس لیے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کی توڑے گی اور عظام راس ہر خناس کا پھوڑے گی۔ بیضاوی نے فرمایا اس کی شان یہ ہے کہ جو ڈالو توڑ ڈالے، اللہ تعالیٰ خود اس کی شان میں فرماتا ہے نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ یعنی وہ آگ ہے اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلوں پر انتہیٰ۔ اور اس آیت میں کمال تخویف ہے اس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور بھڑکانے کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کسی کی کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے۔ اللھم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) چمکتی ہے دلوں پر یعنی اثر اس کے الم اور وجع کا اور درد اس کے لہب اور احراق کا پہنچتا ہے دلوں تک اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنی ہیں، عرب کہتا ہے متی طلعت ارضنا ای بلغت یعنی کب پہنچے تم ہمارے ملک میں مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظم و لحم و جلد کو یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے دل تک یہی قول ہے قرطبی اور کلبی کا۔ إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ یعنی مُطْبَقَةٌ مُغْلَقَةٌ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ۔ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عُمُد بضم عین و میم پڑھا ہے اور دوسرے قاریوں نے بفتحہما یعنی وہ مندی ہوئی ہے لمبے لمبے ستونوں میں انتہیٰ اور عمد بضم اولین و بفتحہما جمع ہے عمود کی مثل ادیم کے کہ جمع ہے اس کی ادم اور آدم دونوں آتی ہے۔ یہ قول ہے فراء کا اور ابوعبیدہ نے کہا جمع عماد کی ہے مثل اہاب اور اُھُب اور اَھَب کے۔ بیضاوی نے فرمایا باندھے گئے وہ عمودوں میں کہ مثل مقاطر کے ہے کہ جس میں قید کیے جاتے ہیں، لصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اس میں سوراخ ہوتے ہیں موافق پیروں کے اس میں چوروں کا پیر ڈال کر قفل لگا دیتے ہیں اہل ہند اسے کاٹ لٹھ کنا بولتے ہیں بعضے اسے اٹ کہتے ہیں۔ قتادہ نے کہا پہنچا ہے ہم کو کہ وہ ستون ہیں کہ معذب ہوں گے اہل نار اس سے اور بعضوں نے کہا وہ میخیں ہیں قفل دار کی کہ بند کیے جاویں گے اس سے دروازے۔ مقاتل نے کہا بند کیے گئے دروازے ان پر، پھر ماری گئیں اس میں میخیں لوہے کی جو آگ سے تھیں یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی نے اس کی گھیر لیا محبوسین کو اور نہ کھلے گا ان پر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی ان پر ہوا۔ بیروتی اور ممددہ صفت ہے عمد کی یعنی مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے۔

پانچواں طبقہ جحیم ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرہ چنگاری ہے کہ ایک ایک چنگاری اس کی ساری دنیا سے بڑھ کر ہے

بیضاوی نے فرمایا الجحیم المتاجج من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار۔ بعضوں نے کہا نارٌ شدیدۃ التاجج یعنی آگ بہت زور سے شعلہ مارنے والی اور وہ آگ کہ بعض اس کا اوپر بعض کے ہے کہ تہ بر تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا جحیم ما عظم من النار (لقیط)

چھٹا طبقہ سعیر ہے اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سلگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی میں ہے جُبُّ الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب جُبُّ الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے۔ (لقیط)

ساتواں طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اس میں گرا کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے بیر الهب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور زبانیہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں مونگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں فرش اس کا چنگاریاں ہیں غشا وہ اس کا ظلمت ہے زمین اس کی تانبے کی ہے اور صاحب اور زجاج کی اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے ظل ہیں نار کے اور نیچے ان کے ظل ہیں سلگائے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتھ غضب الٰہی کے (لقیط) یہ ہے تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال و اہوال کی ضمن الباب میں اور کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ النَّارِ

باب بیان میں نار کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَجُرُّوْنَهَا۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاوے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور ثوری سے مرفوع نہ کرتے تھے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن حمید نے انہوں نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علاء سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَهَا عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَّنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں تین شخصوں کے نکلنے کو ایک جبار عنید دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا۔ تیسرے مصور لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے، غریب ہے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصوروں کی جو جاندار چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ حضرت نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہوں گے اس وقت میں بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تحریر و تقریر سے پیش آتے ہیں ہداہم اللہ۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتۂ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اس سے دل لگا دے معاذ اللہ من ذالک۔ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا وعرضنا جہنم یومئذ للکافرین عرضا الذین کانت اعینہم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعا۔ یعنی ہم سامنے لاویں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں ہمارے ذکر سے اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے کی انتہی۔ قولہ، سامنے لاویں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاناً اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈھانپے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

باب قعر جہنم کے بیان میں

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى مِنْبَرِنَا هٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ[1] عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ اِلٰى قَرَارِهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَاِنَّ قَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ۔

روایت ہے حسن رض سے کہا فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جاوے کنارۂ جہنم سے اور چلا جاوے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں کہا عتبہ نے اور تھے حضرت عمر کہ فرماتے تھے بہت یاد کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید اور موگریاں اس کی ہیں حدید۔

ف: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئے تھے عتبہ بصرہ میں حضرت عمر رض کے زمانۂ خلافت میں اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيْهِ الْكَافِرُ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَيَهْوِيْ فِيْهِ كَذٰلِكَ اَبَدًا

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔ مترجم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سارھقہ صعودا یعنی چڑھاویں گے ہم اسے صعود پر اور صعود کو صعود اس لیے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یا مکلف کریں گے ہم اسے ایسی

۱؎ ترمذی کے دو نسخہ مطبوعہ میں البصرۃ کا لفظ ہے اور مترجم نے الصلاۃ کا لفظ لکھا ہے اور ترجمہ بھی اسی کے موافق کیا ہے واللہ اعلم۔ ۱۲

مشقت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں اور مروی ہے حضرتؐ سے کہ فرمایا آپ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھاویں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جاوے گا پھر جب اٹھاوے گا ویسا ہی ہو جاوے گا جیسا تھا۔ کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں اور آگے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ماریں گے مقامع حدید سے پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذروہ (چوٹی) پر پہنچ جاوے گا دھکیل دیا جاوے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جاوے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ۔ اور ضمیر ضمّار ہقاہ کی ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والاولاد یہ آیات سورۂ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں (بغوی)

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ عِظَمِ اَهْلِ النَّارِ
باب اہل نار کے جثہ کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَ فَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ يَعْنِيْ بِهٖ كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَةِ وَ الرَّبَذَةِ وَ الْبَيْضَاءُ جَبَلٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ران اس کی بیضا کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ مثل ربذہ کی یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ربذہ تک اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے مصعب بن مقدام سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ نے ڈاڑھ کافر کی مثل اُحد کے ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم اشجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزۃ الاشجعیۃ کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرْسَخَ وَ الْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّاُهُ النَّاسُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یا دو فرسخ تک روندیں گے اس کو لوگ

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابو المخارق کچھ مشہور نہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا وَ اِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَ اِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا دَل بیالیس گز ہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور اس کے بیٹھنے کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کی روایت سے۔

مترجم: جلد اور اعضاء کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنی جس قدر کفر و بطر اور

فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاۃ مومنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جاوے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جاوے گا۔ انتہٰی یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا۔ (تنقیطہ)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ شَرَابِ اَهْلِ النَّارِ

باب اہل نار کے مشروبات کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قَرَّبَهٗ اِلٰی وَجْهِهٖ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِیْهِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جاوے گا گر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالے کے اندر۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ مترجم: فروہ اصل میں کھال ہے سر کی مع بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ الآیۃ اس کی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنی رنگ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہے مثل درد زیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ قیح دم ہے اور ابن مسعود سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشبہ ہے مہل سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لَیُصَبُّ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ فَیَنْفُذُ الْحَمِیْمُ حَتّٰی یَخْلُصَ اِلٰی جَوْفِهٖ فَیَسْلُتُ مَا فِیْ جَوْفِهٖ حَتّٰی یَمْرُقَ مِنْ قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ یُعَادُ كَمَا كَانَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمیم ڈالا جاوے گا ان کے سروں پر سو نفوذ کر جاوے گا یہاں تک کہ پہنچ جاوے گا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالے گا جو کچھ اس کے جوف میں ہے یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جاویں گی یہ چیزیں اس کے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اس کا جوف جیسا تھا۔

ف: ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمٰن بن حجیرہ مصری ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم قولہ نفاذ کر جاوے گا یعنی اندر سما جاوے گا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جاوے گا، قولہ اور یہی مراد ہے صہر سے، صہر کے معنی اصل لغت میں پگھلنے کے ہیں۔ چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اس کو جب پگھلا دے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیۃ مبارکہ کی طرف یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ الآیۃ یعنی ڈالا جاوے گا ان کے سروں پر حمیم کہ پگھل جاوے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں۔ انتہٰی۔ بغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا

کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یُصْهَرُ اَیْ یذابُ بالحمیم یعنی پگھل جاوے گا بسبب حمیم کے یعنی جب ان کے سروں پہ پڑے گا شحوم اور احشاء اور جلود کو پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جاویں گے ۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اس سے احشاء اس کا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یُصَهَّرُ کو بعضوں نے بہ تشدید ہا پڑھا ہے تاکہ دلالت کرے کثرت پر لفظ کثرت معنی پر جیسے شنذف مصری کو عرب نے شنغذاف کہا ۔ بسبب بڑا ہونے کے ۔ شناذیف سے کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَیُسْقٰی مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ یَّتَجَرَّعُهٗ قَالَ یُقَرَّبُ اِلٰی فِیْهِ فَیَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْهُ شَوٰی وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَآءَهٗ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسُقُوْا مَآءً حَمِیْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ وَیَقُوْلُ وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ویسقی الآیۃ فرمایا کہ قریب کیا جاویگا ماء صدید اس کے منہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے پھر جب اور نزدیک کیا جاوے گا بھن جاوے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی پھر جب اسے پیوے گا کٹ جاویں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جاویں گی اس کی دبر سے ۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ وسقوا ماءً الآیۃ یعنی پلایا جاوے گا ان کو گرم پانی سو کٹ جاویں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ وان یستغیثوا الآیۃ یعنی اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے منہ کو بُری ہے پینے کی چیز اور بُری ہے آرامگاہ انتہیٰ اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایۃً عبیداللہ بن بُسر سے اور عبیداللہ بن بُسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بُسر سے جو صحابی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبداللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سماع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبیداللہ بن بُسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابی امامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبداللہ بن بُسر کے ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْمُهْلِ قَالَ كَعَكَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَیْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِیْهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمھل کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جاوے گا دوزخی کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا۔

مروی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دَل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جاوے دنیا میں تو سڑ جاویں سب اہل دنیا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہیں۔

مترجم: السرادق ما احاط الشیء من حائط او غیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گھیرے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے السرادق الحجرۃ التی تطیف بالفساطیط یعنی سرادق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خیموں کو جیسے قنات کہتے ہیں پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباس رضؓ نے وہ دیوار ہے نار کی کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکل کر کافروں کو مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دُخان ہے کہ گھیر لے گا دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب الایۃ انتہیٰ مافی البغوی اور غساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف سو جنھوں نے بہ تشدید پڑھا ہے اسم ٹھہرایا غبّاز اور طبّاخ کے وزن پر اور جنھوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا۔ اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلاوے گا ان کو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے۔ مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی اور بعضوں نے کہا کہ غساق زبان ترک میں بدبو ہے۔ قتادہ نے کہا ہو مایغسق یعنی وہ چیز ہے کہ بہے دوزخیوں کے لحوم و جلود سے از قسم قیح یا صدید یا بہے فرجوں سے زانیوں کے عرب کہتا ہے غسقت عینہ اذا نصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اس کی اور غسقان لغت میں انصباب و جریان ہے (بغوی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامُهٗ۔

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت اتقوا اللہ حق تقاتہ الآیۃ یعنی ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مرو تم مگر مسلمان۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکا دیا جاوے دنیا کے گھر میں تو بگڑ جاوے اہل دنیا پر معیشت ان کی پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کی وہ غذا ہوگی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے اَذٰلِكَ

خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ۔ یعنی بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سر شیطانوں کے سو وہ کھاویں گے اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ انتہٰی، اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کریہۃ الطعم ذی مرارہ کہ مکروہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سو زبردستی کھلایا جاوے گا وہ ان کو چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ جبکہ تناول کرے اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا، قولہ ہم نے اس کے آزمانے کو آہ، یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کافر مناد ید قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسانِ بربر میں زبد اور تمر کا نام ہے سو لے گیا اس کو ابوجہل اپنے گھر میں اور کہا اپنی باندی سے يَا جَارِيَةُ زَقِّمِينَا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی اور کہا ابوجہل نے تَزَقَّمُوا فَهٰذَا مَا يُوعِدُكُمْ بِهٖ مُحَمَّدٌ یعنی زقم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد، قولہ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہٰی یعنی قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اس کی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں، قولہ طلعہا مراد طلع سے ثمر ہے مسمی ہوا ساتھ طلع کے بسبب طلوع کرنے اس کے کے اغصان سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارہ آسمان سے، قولہ جیسے کہ سر ہیں شیطانوں کے آہ، مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور بُرائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چنانچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قبح بیان کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ گویا شیطان ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراؤنی اور خوفناک اور پُرعیوب مذموم و قبیح شئی ہے اگرچہ ان کی نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی نہایت قبح اس کی تصور و خیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہو گئی اور رفع ہو گیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے۔ اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکر صحیح ہو گی اس لیے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قبح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباس اور قرطبی کے قول کی اور بعضوں نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہیں اس لیے کہ عرب حیۃ قبیحۃ المنظر کریہۃ المرئی کو شیطان کہتا ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن بدمزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اسی کو سینڈھ کہتے ہوں، قولہ فمالئون لغت میں ملؤ کہتے ہیں ظرف کے اس قدر بھرنے کو کہ متحمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح ملعون ان کے معاذ اللہ من ذالک (بغوی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اس کا نُزُل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لیے قبل از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نُزُل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اس کے ماوراء ہے وہ ذہن بشر سے بعید ہے اسی طرح زقوم نُزُل اہلِ نار ہے اور اور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دور ہے کہ احاطۂ بیان میں

نہیں آسکتا اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو مزہ تلخ و ناگوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ انتہی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ اِجَابَةِ مَالِكٍ اِيَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ۔

باب دوزخیوں کے طعام کے بیان میں

روایت ہے ابی درداء رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جائے گی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جاوے گی تکلیف بھوک کی دوسرے اور عذابوں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہوویں گے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کرے گا وہ بدن کو اور نہ دور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کے لیے سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا سو یاد کریں گے کہ وہ دنیا میں اتارا کرتے تھے اٹکے ہوئے نوالے سو فریاد کریں گے.. وہ کچھ پینے کے لیے سو دیا جاوے گا ان کو حمیم کلالیب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جاویگا ان کے مونہوں کے بھون دے گا ان کے مونہوں کو پھر جب داخل ہوگا ان کے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ہے ان کے بطونوں میں سو کہیں گے پکارو جہنم کے خزانچیوں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیلیں لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کافروں کی مگر گمراہی میں فرمایا حضرتؐ نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا حضرتؐ نے کہ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا تو فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ ان کی پکار میں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپؐ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اس لیے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہو گئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے اے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں، فرمایا آپؐ نے پھر جواب دے گا ان کو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پھٹکارے ہے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جاویں گے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈھینکنے لگیں گے اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

ف: کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچاتے

کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاعمش عن شمر بن عطیۃ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کی گیا قول ابو الدرداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطبہ بن عبدالعزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

مترجم: معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دہلہ اولی میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پہ چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ، از ہر جانب ماندہ ہوجاتا ہے ہاری نیا کر خداوند تعالٰے کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سریرت کے کہ سوا خدا کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بجز اس کے کسی کو مانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے در اجابت پہ مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پہ قائم نہ کسی کی نذر مانتے نہ منت، نہ کسی سے حور چاہے نہ حیت، مجیب الداعین پہ اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پہ اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سر دھنیئے اور شرح حدیث سنیئے۔ قولہ ملے گا ان کو طعام ضریع سے مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شبرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضریع کہتے ہیں اور وہ بہت بدمزہ ہے نہایت نکمی۔ کلبی نے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا، ابن زید نے کہا دنیا میں ضریع سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جس میں پتا نہ ہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضریع کے تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب فربہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور اسے شبرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضریع ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا۔ پھر اللہ تعالٰے نے ان کے جواب میں اتارا لا یسمن ولا یغنی من جوع انتہی (لغوی) قولہ کلالیب حدید کلالیب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پہ عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں حمیم بھر کر ان کے منہ میں ڈالیں گے، قولہ یا خذون فی الزفیر، زفیر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز، قولہ غَلَبَتْ علینا شقوتنا، شقوت میں دو قرائتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین و بسکون قاف بغیر الف پڑھا ہے قولہ تعالٰے اخسئوا فیھا۔ اخسار ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کتے کے دھتکارنے کو موضوع ہے قولہ ولا تکلمون یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اس کے بعد عوار ہوگی مثل عوار کلب کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا، قرطبی نے کہا منقطع ہوجاوے گی اس کے بعد امید ان کی اور بھونکے گا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور بند کر دی جاوے گی دوزخ ان پہ (لغوی)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَھُمْ فِیْھَا کَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِیْہِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُہُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِہٖ وَتَسْتَرْخِیْ شَفَتُہُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَہٗ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر میں وہم فیہا کالحون یعنی وہ اس میں بدشکل اور ترشرو ہو رہے ہیں کہ حقیقت ان کی بھن جاتا آگ میں ہے کہ سکڑ جاویگا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچے گا سر کے بیچ میں اور لٹک پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے کا ناف تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الہثیم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابی سعید کے پاس۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَۃً مِثْلَ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَۃِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ وَھِیَ مَسِیْرَۃُ خَمْسِ مِائَۃِ سَنَۃٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ وَلَوْ اَنَّھَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَۃِ لَسَارَتْ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَھَا اَوْ قَعْرَھَا

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اسکے اور اشارہ کیا آپ نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جاوے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانسو برس کی ہے تو پہنچ جاوے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جاوے سلسلہ کی سر پر سے تو چلا جاوے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

ف: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم طیبی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جاویں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالے نے اس آیت میں فرمائی ہے فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکائی جاوے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے واللہ اعلم۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ نَارَکُمْ ھٰذِہٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ۔

باب اس بیان میں کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزا سے کتنی جزء ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ یُوْقِدُ بَنُوْ اٰدَمَ جُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ حَرِّ جَھَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰہِ اِنْ کَانَتْ لَکَافِیَۃً یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَاِنَّھَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَۃٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا کُلُّھُنَّ مِثْلُ حَرِّھَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سلگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم ہے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اے رسول اللہ فرمایا وہ زیادہ ہے اس سے انہتر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔

باب اسی بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُکُمْ ھٰذِہٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ لِکُلِّ جُزْءٍ مِّنْھَا حَرُّھَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نارِ جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت سے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَی النَّارِ اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْھَا اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَیْھَا اَلْفَ سَنَۃٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَھِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَۃٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہو گئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہو گئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئی سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابی ہریرہؓ کی موقوفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن بکیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔ مترجم: ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سودا ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منتفع نہ ہوتا کوئی شخص اس آگ سے ذکر کیا اس کو ابوعمرو نے اور عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز منتفع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباس سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نارِ جہنم سے کہ بجھایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جا سکتا اس لیے کہ اصل اس کی نارِ جہنم ہے۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی جہنمی اہلِ جہنم سے نکالے اپنی ہتھیلی اہلِ دنیا کی طرف کہ دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً جل جاوے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنانِ جہنم سے نکلے اہلِ دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو مر جاویں اہلِ دنیا جبکہ نظر پڑے ان کی اس پر غضبِ الٰہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن ہدبہ نے اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لیوے ایک مرد اہلِ نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے۔ روایت کی یہ بزار نے۔ (لقطہ)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَیْنِ وَمَا ذُکِرَ مَنْ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَھْلِ التَّوْحِیْدِ

باب نارِ دوزخ کے دو دم لینے اور موحدوں کے اس میں سے نکلنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا وَقَالَتْ اَکَلَ بَعْضِیْ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نارِ دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے

بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ وَأَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ۔

اور کہا کہ کھا گئے بعض اجزا میرے بعض کو سو اجازت دی اور مقرر کر دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے دو سانس، ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو سانس اسکے جاڑے میں سبب ہے شدت برودت کا اور سانس اسکی گرمی میں سبب ہے سموم کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور مفضل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً[1]

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام کی روایت میں ہے کہ نکلے گا دوزخ سے شعبہ کی روایت میں ہے کہ حکم ہو گا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اسکے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الٰہ الا اللہ اور اسکے دل میں ایک ذرہ کے برابر نیکی ہو اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اس کے دل میں ایک جوار کے دانہ کے برابر نیکی ہو۔

ف: اس باب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي مِنْ مَقَامٍ

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماوے گا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں خوب پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہو گا کہ نکلے گا اس سے گھٹنوں چلتا ہوا اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا حضرتؐ نے سو کہا جائیگا اس کو جا تو جنت میں اور داخل ہو اس میں فرمایا آپ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پاوے گا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے یعنی اور نہ چھوڑی اس کے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپ نے پھر کہا جاوے گا

[1] بضم الذال وفتح الراء وہو بالفارسیۃ ارزن ۱۲

وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا یعنی عذاب دوزخ کا وہ کہے گا کہ ہاں سو کہا جاوے گا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرتؐ نے کہ پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جاوے گا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپ نے وہ عرض کرے گا تعجب کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور بیشک دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے آپ یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ سَلُوا عَنْ صِغَارِ ذُنُوبِهِ وَاخْبَئُوا كِبَارَهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هٰهُنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اسکی یہ ہے کہ لاویں گے ایک مرد کو اور فرماویگا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤ بڑے گناہوں کو سو کہا جاوے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلانے فلانے دن فرمایا آپ نے کہا جاوے گا اس سے کہ تیرے لیے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ نے پھر وہ عرض کرے گا اے رب میں نے اور بھی بہت سے گناہ کیے تھے کہ ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اسکے بڑے گناہوں کو بخش دیا اور چھوٹوں کو حسنات سے بدل دیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اللہ تعالیٰ تبدیل سیئات بحسنات کے باب میں فرماتا ہے مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰئِكَ يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَحِيمًا جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے انتہی ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ یہ تبدیل دنیا میں ہوتی ہے چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو توحید سے اور قتل مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احسان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبائح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات ردیہ کو عادات سیمیہ سے علیٰ ہذا القیاس غرض جس طرح سیئات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسی طرح حسنات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسنات سے اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور مکحول کا اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہے اس کے عوض میں ہر سیئہ کے ایک حسنہ۔ (انتہی ما فی البغوی)

ٰ[1] یا مراد ملک سے دنیا کی جو دنیا میں سلطنت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

فقیر کہتا ہے کہ شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اوّل توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کہ سیئات میں گرفتار تھا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضلِ الٰہی کا مستحق ہے۔ انتہیٰ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ التَّوْحِیْدِ فِی النَّارِ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِیْهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِکُهُمُ الرَّحْمَةُ فَیُخْرَجُوْنَ وَیُطْرَحُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَیَرُشُّ عَلَیْهِمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَآءَ فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْغُثَآءُ فِیْ حِمَالَةِ السَّیْلِ ثُمَّ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معذب ہوں گے کچھ لوگ اہلِ توحید سے دوزخ میں یہاں تک کہ وہ ہو جاویں اس میں کوئلہ پھر تدارک کرے گی ان کا رحمتِ الٰہی سو نکالے جاویں گے وہ اور ڈالے جاویں گے وہ دروازوں پر جنت کے فرمایا آپ نے سو چھڑکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور اگیں گے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ کنارۂ سیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابرؓ سے۔ مترجم، غثا بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہہ کر آجاوے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السیل بہالے جاوے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آجاتا ہے تو ایک رات دن میں اُگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے اور تروتازہ حسین خوبصورت بن جاویں گے وہ سواد کون بیاض و حسن سے تبدیل ہو جاوے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِیْمَانِ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَمَنْ شَکَّ فَلْیَقْرَاْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا کہا ابوسعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت ان اللہ لایظلم یعنی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرہ کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ذرہ ایک چھوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اس کا ذرہ ہے گویا مراد آیت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کچھ ظلم نہیں کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا، چنانچہ انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مومن کی کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسنہ پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اس کا آخرت میں مگر کافر سو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اس کی نہیں رہتی کہ جس کے عوض میں کچھ بھلائی کی جاوے اس کے ساتھ اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لاویں گے اور منادی اوّلین و آخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آکر اپنا حق لے لیوے پھر کہا جاوے گا اس سے کہ دیدے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اے رب اور دنیا تو رہی نہیں فرماوے گا اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمالِ صالحہ میں اور دو اس کے اہلِ حقوق کو سو باقی رہ جاوے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا کہیں گے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہ گیا ہے اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرماوے گا اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا کرو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کرو میرے تفضل و رحمت سے جنت میں اور مصداق اس کا کتاب اللہ

میں موجود ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُضٰعِفْهَا (الآیۃ) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اس طرح ہے کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اس کا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ اس نیکی کا ثواب پاوے اور وجود ثواب کا دوزخ میں ممکن نہیں اس لیے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب میں جاوے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پاوے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَخْرِجُوْهُمَا فَلَمَّا اُخْرِجَا قَالَ لَهُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُكُمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ رَحْمَتِیْ لَكُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَكُمَا حَیْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیَنْطَلِقَانِ فَیُلْقِیْ اَحَدُهُمَا نَفْسَهٗ فَیَجْعَلُهَا عَلَیْهِ بَرْدًا وَّسَلٰمًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَهٗ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا مَنَعَكَ اَنْ تُلْقِیَ نَفْسَكَ كَمَا اَلْقٰى صَاحِبُكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْهَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ فَیَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَكَ رَجَاؤُكَ فَیَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِیْعًا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخصوں کا ان لوگوں میں جو داخل ہو چکے تھے دوزخ میں بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے نکالو ان دونوں کو پھر جب نکالا ان دونوں کو فرمایا ان سے کیوں بلند ہوا چیخنا تمہارا ان دونوں نے عرض کی تا کہ رحم کرے تو ہم پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری رحمت یہی ہے واسطے تمہارے کہ تم دونوں چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانوں کو اسی عذاب میں دوزخ کے جہاں تم تھے سو دونوں جاویں گے اور ڈال دے گا ایک شخص اپنی جان کو آگ میں سو اللہ تعالیٰ کر دیگا اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی اور کھڑا رہے گا دوسرا اور نہ ڈالے گا اپنی جان آگ میں سو فرماوے گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہ کہ کس چیز نے روکا تجھ کو اس سے کہ ڈال دے تو اپنی جان کو آگ میں جیسا کہ ڈالدی تیرے صاحب نے سو وہ عرض کرے گا اے رب میں امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو دوبارہ دوزخ میں اس کے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اس میں سے سو فرماوے گا اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے لیے ہے امید تیری اور داخل ہوں گے دونوں جنت میں برحمت الٰہی یعنی اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنی رجاء کے جو ساتھ اللہ تعالیٰ کے رکھتا تھا۔

ف : اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہیں ابن انعم سے اور وہ افریقی ہیں اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِیْ یُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک نکلے گی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے کہ نام ان کا جہنمی ہوگا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رجا عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ان کو ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسی کو کہ اس سے بھاگنے والا

وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا سو جاوے اور نہ جنت کے برابر کسی کو کہ اس کا طالب سو جاوے یعنی جنت اور دوزخ کے ہوتے سوتا جانا تعجب ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے۔ مترجم: خروج موحدین میں نار سے بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے کہا انہوں نے نہ نکلیں گے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرتی ہیں ان کے قول کی روایات باب اور اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ ان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریات کو، آمین یارب العالمین۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

باب اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نساء ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر اس کی رہنے والی عورتیں ہیں اور جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجاء نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباس سے اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجاء کے۔

مترجم: عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی جنت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں چنانچہ ہر مرد کی دو عورتیں تو ضرور ہونگی[1] اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہونگی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید اولاد آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں، اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔

---

[1] یہ فقط رجماً بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنتی کے واسطے اہل دنیا سے ہونگی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریح فوت ہوا تعجب ہے ایسی دلیری سے اللہ تعالیٰ عفو کرے غرض یہ ہے کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب سے اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

باب دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان میں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِي اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں میں ایک مرد ہوگا کہ اسکے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عباس بن عبدالمطلب اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

مترجم: روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابو طالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔ انتہی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحبت اور رفاقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب ابو طالب کو فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلادے احادیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مؤید ہو آپ کی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچ ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

باب

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ۔

روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے، اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ اگر قسم کھاوے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ بھی کردے قسم اس کی اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر عتل و جواظ و متکبر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ فرمانا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود ہے بیان کرنا ان صفتوں کے نتائج کا۔ ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔ متضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں اور رقیق القلب اور لین دہین نرم دل نرم خو نرم زبان ہو عُتُلّ بفتحتین وتشدید لام سخت مزاج اہل جفا تند خو بدگو۔ جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے اور بعضوں نے کہا کہ کثیر اللحم یعنی خربطہ بلغم اترانے والا متکبر اپنی بڑائی جتانے والا پھر اگر یہ صفات ایک فرد میں جمع ہوں تو کریلا اور نیم چڑھا۔ اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد صفت سے متصف نہ ہو تو بھی ڈرے اور تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ نار دوزخ سے بچاوے۔

(آمین یا رب العالمین)

اَبْوَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں ایمان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ از مترجم:۔ ایمان افعال ہے امن سے اور مومن کو مومن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے۔ عذابِ الٰہی سے یا بچاتا ہے انکار سے اور ایمان اصل لغت میں بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ یوسف میں وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہے برادرانِ یوسف کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے، پھر کبھی وہ متعدی ہوتا ہے ساتھ با کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ میں اس لیے کہ وہ متضمن ہے معنے اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنے وثوق کو اور المومن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے، مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں، یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر و بطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیث اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً[1] یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تاہم بہ برکت ذکرِ الٰہی مامون رہیں وساوس و خطرات سے یا اور ہواجس نفسانیہ سے اور اسی سے ہے حدیث یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول اٰمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے، اور اسی سے ہے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا یعنی جس نے قیام کیا رمضان کا در آنحالیکہ تصدیق کرنے والا ہے اس کی فضیلت کا، اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اس کی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراطِ ساعت اور عذابِ قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سے، اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اس کی طرف جہاں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت انتہی اور تابعین کی تعریفِ ایمان شرعی میں کئی قول ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقادِ قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب یہ تینوں پائے جاویں گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس طرف اکثر آئمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اس کی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگوں نے اجماعًا اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اس کے کے، اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی۔ اور انکار کیا ہے اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اس کے نقصان کا، اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے۔ اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان ہیں اس پر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر درجے اوپر کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا الٰہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا اذی کا طریق سے، اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

---

[1] بلکہ بمعنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزاء ہیں واللہ اعلم ۱۲

(فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حجۃ اللہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواص وعام بلکہ کافہ انام کی طرف، اور منظور الٰہی تھا کہ دین آپ کا غالب ہو جمیع ادیان پر بعز عزیز یا بذل ذلیل اور داخل ہوئے آپ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیر ان کے کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنہوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا ان پر انوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوتی بشاشت ایمان کی ان کے دلوں میں، پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول وہ ایمان کہ دائر ہوں اس پر احکام دنیا کے، یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیت نہ آوے اس میں اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری، چنانچہ فرمایا، اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ اور فرمایا آپ نے مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ اور فرمایا آپ نے ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرُهٗ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجُهٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اَلْحَدِيْثَ اور **ثانی** وہ کہ دائر ہوں اس پر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیرہ ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اس طرح جاری ہے کہ مسمی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان میں سے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہ بلیغ ہو اس پر کہ یہ بھی جزء ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ اَلْحَدِيْثَ اور اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پر ثمر کے مانند ہے کہ اس کے دوحہ (تنہ درخت) اور اغصان (شاخیں) اور ثمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شگوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب اس کی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جاوے گا شجرۂ ناقصہ، غرضکہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہو سکتا ہے اگرچہ مقید بہ نقص ہو، پھر جب اس کا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام ونشان نہ رہا۔ چنانچہ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ یعنی اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باراں کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شاخوں کو دو قسم کیا۔ قسم اول ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزاء ہیں۔ ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور قسم ثانی اور شعبہ ہیں اس کے کہ فرمایا آپ نے اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ

الاذٰی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان۔ اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل ہیں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے۔ اور انقیاد بغلبۂ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکۂ اسفل میں ہیں نار کے۔ اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اس نے فوت کیا ہے۔ مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اس کا فاسق ہے۔ یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سوا تصدیق کے پس وہ منافق بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہو جاوے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جاوے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائر اور اولاد کی الفت میں۔ اور آجاوے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاوے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اس نے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہو گئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں اول تصدیق جنان کی، ان چیزوں کے لیے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرائیل میں جو حضرت نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہے دوسرے سکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث الطھور شطر الایمان میں یہی مراد ہیں اور حدیث اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ فاذا اخرج من ذٰلک العمل رجع الیہ الایمان وہی معنی مقصود ہیں اور اسی طرح قول معاذ ہیں اجلس بنا نؤمن ساعۃ پس ایمان کے یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اس کے محل پہ تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جاوے اور کسی طرح کا شک و شبہ راہ نہ پاوے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہے اسی لیے فرمایا اللہ صاحب نے قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے او مسلماً اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع میں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کی ان میں سے بیان کی جاویں چنانچہ فرمایا آپ نے اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر اور فرمایا ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار۔ وانتھی ما قال سیدنا وشیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ، باقی دلائل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مومنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کی ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب ما جاء امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ

باب مامور ہونے میں آنحضرت کے ساتھ قتال کے یہاں تک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جب وہ اس کے قائل ہوئے بچا لیا انہوں نے اپنی جانوں

وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ

کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

ف اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** پس اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رحمۃ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرما دیا قولہ مگر ساتھ حقوق آہ یعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوا دوں گا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں قولہ اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خلیفہ ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد آپ کے کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے سو کہا عمر بن خطاب نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیوں کر لڑیں گے۔ آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وہ لا الہ الا اللہ، اور جس نے کہہ دیا لا الہ الا اللہ بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اس کے کے، اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ پر ہے۔ سو جواب دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ پھوٹ ڈالے اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے۔ یعنی جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا سینہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کا قتال کے لیے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے، انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمر سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے انس بن مالک سے، انہوں نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے، اور اس سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔

مترجم قولہ کافر ہوگئے جو لوگ کافر ہوگئے۔ واضح ہو کہ اہل ردت دو قسم تھے، ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور نبذ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ یک قلم اختیار کیا۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قول وکفر من کفر من العرب اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک قسم اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے، اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرائع کا انکار کیا تھا اور نماز زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہاں تک ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا

کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عزّ و جل مسجود نہ تھا۔ اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اول مسجد مکہ، دوسری مسجد مدینہ تیسری مسجد عبد القیس۔ بحرین میں ایک قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جواثا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے۔ اور بخوف کفار محصور و مجبور، چنانچہ بنی بکر بن کلاب سے ان کے ایک شاعر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فریاد کرتے ہوئے کہا ؂

الا ابلغ ابابکر رسولا — وفتيان المدينة اجمعينا

فهل لكم الى قوم كرام — قعود في جواثا محصرينا

كان دماءهم في كل فج — دماء البدن تغشي الناظرينا

توكلنا على الرحمن انا — وجدنا النصر للمتوكلينا

اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوٰۃ و زکوٰۃ میں کہ مقر تھے صلوٰۃ کے اور منکر تھے فرضیت زکوٰۃ کے، اور اس کے امام وقت کو ادا کرنے کے، اور یہ حقیقت میں اہل بغی تھے مگر اس وقت میں ان کو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد کا خطاب دیا گیا اس لیے کہ انہوں نے بھی گویا شراکت کی تھی مرتدین کی کیونکہ ارتداد اعظم امر تھا بغی سے اور بعضی مانعین زکوٰۃ میں ایسے تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر ان کے رؤسا اور سرداروں نے انہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہنچا دیں۔ چنانچہ بنی یربوع نے اموال زکوٰۃ مجتمع کیے اور چاہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا ان کو مالک بن نویرہ نے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شبہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور مراجعت و تکرار کی انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اور خیال نہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مامور ہوا ہوں ساتھ مقاتلہ ناس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے، یعنی مراد ہے اس سے قبول کرنا جمیع شرائع اسلام کا، چنانچہ دوسری روایت میں تصریح اس کی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ نے أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوا بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَأَنْ يَّسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَأَنْ يَّأْكُلُوا ذَبِيْحَتَنَا وَأَنْ يُّصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں سے اطلاع نہ ہوئی اس وقت شیخین کو ورنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مراجعت نہ فرماتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ قیاس نہ کرتے، پھر قیاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں، تو قبول کر لیا اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحقیقانہ تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں۔ اور اس قول سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوٰۃ سے قتال کرنا صحابہ رضی اللہ عنہم ضرور جانتے تھے۔ چنانچہ اسی پر قیاس کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مانع زکوٰۃ کو، گویا یوں کہا کہ جب صلوٰۃ و زکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضرور ہے ورنہ لازم آوے گی ترجیح بلا مرجح پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قولہ منعونی عقالاً بعضوں نے عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ کیا ہم نے بعون اللہ و قوتہ، چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقال بھی لیا جاوے ساتھ فریضہ کے اس لیے کہ اس کے صاحب پر تسلیم اس کی ضرور ہے اور وہ کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے باندھنے کا سامان نہ ہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اس کے

ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا۔ اور قرن وہ رسی ہے کہ قرین کرے دو اونٹوں کو آپس میں، یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے۔ اور ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقال اور قرن لیتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اولاً اس میں دلیل ہے کمال شجاعت پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس موطن عظیم میں انہوں نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ وقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس وقت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا اگرچہ بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علماء نے ان کے دلائل رجحان اور ترجیح تقدم میں سائر صحابہ رضی اللہ عنہم پر تصانیف کثیرہ کیے ہیں کہ عمدہ تر اس میں کتاب فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم ہے۔ امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اس میں جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ثالثاً اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گذری۔ رابعاً اس میں وجوب ہے جہاد کا۔ خامساً اس میں صیانت ہے جان و مال کی اس شخص کی کہ کلمۂ توحید زبان پر لاوے اگرچہ عند السیف ہو۔ سادساً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام ظاہر پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے۔ سابعاً اس میں جواز قیاس ہے اور جواز اس پر عمل کرنے کا۔ ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر۔ تاسعاً وجوب قتال اہل بغی۔ عاشراً اجتہاد آئمہ کا نوازل میں اور وہ مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہو اور اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروع میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کی کہ التقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ و فضلہ۔

بَابُ مَا جَاءَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ

باب مقاتلہ مردم میں یہاں تک کہ وہ موحد اور مصلّی ہوں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبْلَتَنَا وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہانتک کہ وہ گواہی دیویں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔ اور یہ کہ منہ کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھاویں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی۔ پھر جب وہ یہ سب کام بجا لاویں، حرام ہوگیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال، مگر ساتھ حق اس کے کے۔ اور ان کا حق ہے ہم پر جو سب مسلمانوں کا حق ہے۔ اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

ف اس باب میں معاذ بن جبلؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے، اور روایت کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَآءَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

باب ارکان اسلام کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر، اوّل گواہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں۔ اور دوسرے قائم کرنا نماز کا تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا چوتھے روزے رمضان کے پانچویں حج بیت اللہ کا۔

ف اس باب میں عبداللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے، انہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور سعیر بن الخمس ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کیا ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا وَصَفَ جِبْرَئِيْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانَ وَالْإِسْلَامَ

باب بیان میں ایمان و اسلام کے

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مَعْبَدُ الْجُهَنِيُّ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيُّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِيْنَا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحْدَثَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَلَقِيْنَاهُ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِيْ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَوْمًا يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُوْنَ أَنْ لَّا قَدَرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ قَالَ فَإِذَا لَقِيْتَ أُولٰٓئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّيْ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّيْ بُرَآءُ وَالَّذِيْ يَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ

روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے کی۔ سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید بن عبدالرحمٰن یہاں تک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں اسو کہا ہم نے کہ خدا کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی مرد کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تاکہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے ان سے یعنی عبداللہ بن عمر سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو میں نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن کچھ لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے۔ اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا تو جواب دیا عبداللہ بن عمرؓ نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو خبر دے ان کو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ عبداللہ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اس میں

شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْزَقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَمَا الْاِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَهٗ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَمَا اَمَارَتُهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّآئِلُ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ۔

سے کچھ مقبول نہ ہوگا یہاں تک کہ ایمان لاوے قدر پر اور اس کے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبیداللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے، سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالوں والا کہ نہ دکھاجاتا تھا اس پر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ آیا وہ قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور ملا دیے اپنے گھٹنے حضرتؐ کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھے میں، پھر کہا اے محمدؐ کیا حقیقت ہے ایمان کی، فرمایا آپؐ نے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اس کی کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر و شر کی، پھر کہا اس نے اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپؐ نے اسلام گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا خدا کے اور محمدؐ بندے اس کے ہیں۔ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا۔ کہا اس نے پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپؐ نے احسان یہ ہے کہ تو پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے۔ پھر اگر یہ تجھ سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے، کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں حضرتؐ کی کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپؐ نے، کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اس سائل نے کب ہے قیامت، تو فرمایا آپؐ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے، یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی، فرمایا آپؐ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے۔ کہا عمرؓ نے سو ملے مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا، البتہ یہ جبرئیلؑ تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلاوے تم کو دین تمہارا۔

ف روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور روایت کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبیداللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسی کے مانند، اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے، انہوں نے روایت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم قولہ۔ پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنی نے یعنی نئی نکالی اس نے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا، حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا، اور قدر بفتح دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفات مخصوصہ پر، پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصہ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الٰہی ساخت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدریہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالہم الباطلۃ علوًا کبیرًا اور موسوم ہوا یہ فرقہ بہ قدریہ بسبب انکار قدر کے، صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدریہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا۔ اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا قائل نہیں اور فی زماننا جو قدریہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں کہ خیر خدا کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے تعالی اللہ عن قولہم امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اور تشبیہ دی آنحضرت ؐ نے ان کو مجوس سے اس لیئے کہ انہوں نے بھی خیر وشر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے خیر یزداں کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے، اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اس کو ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر وشر سب کا، نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیّت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اس کی طرف خلقًا اور ایجادًا جیسے منسوب ہیں فاعلین کی طرف اس کے بندوں سے فعلًا اور اکتسابًا۔ خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہے کہ معنی قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اس کے لیے اور سلب کرنا ہے اس کے اختیار کا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر وشر کو اور قبل پیدا کرنے خیر وشر کے اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اس چیز کا کہ صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جاتا ہے قدرت الشیئ وقدرتہ بہ تخفیف وتثقیل ایک ہی معنے کے لیئے اور قضا کے معنی پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ اَیْ خَلَقَهُنَّ یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دو روز میں، اور ظاہر ادلہ قطعیہ کتاب وسنت کے اور اجماع ہے صحابہ رضہ کا اور اتفاق اہل حل وعقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہہ ابی بکر بیہقی کی ہے، قولہ دیتقفرون العلم تقفر تقدیم قاف علی الفاء بمعنی طلب ہے، یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں یتقفون بہ تقدیم قاف وبحذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے تتبع کے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈھتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو محاورہ ہے تقعر فی کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابو یعلی موصلی کی روایت میں یتفقہون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر ہیں قولہ اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقائع کے

اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہُوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ عن ذلک علوًا کبیرا اور یہ قول ہے ان کے غلاۃ کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے بلاخلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر غلاسفریں۔ تو رجوب دیا عبداللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبداللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفرانِ نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز مکان مغصوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں، باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جماہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مترتب نہیں اجر اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نفطویہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے بسرعۃ ذہابہ یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے کے قولہ لایُرٰی علیہ اثر السفر، اور بعضی روایتوں میں لانری نون سے مروی ہے یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔ قولہ فرمایا آپ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو، اور یہ کلام آپ کا جوامع الکلم سے ہے یعنی تھوڑے لفظوں ہیں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادات طویلہ میں ادا نہ ہوسکے اور یہاں پر جاننا چاہیئے کہ عبادت تین قسم ہے اول اس طرح بجا لانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعا اس کا تارک نہ رہے، یعنی بجا لانا اس کا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجا لانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اس کو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہو گا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع وخضوع وحسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجا لاوے اس کو۔ اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے۔ اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ بجا لاوے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہٗ کو، اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ نے "جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" بسبب حصول استلذاذ کے ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتلاء زوایا قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتھ اس کے اور نتیجہ اس کا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک ان درجات ثلٰثہ سے احسان ہے مگر مقام اوّل ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامین اخریین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخریین کے لیئے اور کمال ایمان کے واسطے، چنانچہ تحقیق اس کی مقدمہ میں گذری اور آخر میں سوال کیا اس کا جبرئیلؑ نے کہ اہل اس کے قلیل ہیں وقلیل ما ہم اللّٰھم اجعلنا من القلیل، اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے، اور صفت اور شرط کا درجہ متأخر ہے موصوف سے اور مشروط کے درجہ سے قولہ فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہُوا کہ مسئول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لا اعلم ولا ادری کہہ دے اور اس میں شرماوے نہیں۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر شان ہو گی بلکہ اس سے اور اس کا ورع وتقوٰی اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہو گا اسی لیئے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیلؑ کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لیئے تھا کہ لوگ اس کا وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت عیسیٰؑ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے

درمیان میں ہو چکا تھا مگر فرق اتنا تھا کہ وہاں جبرئیلؑ مسئول عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبرئیلؑ نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لبیب ذکی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ **قولہ** فما اماراتہا، بعضی روایتوں میں امارات کا لفظ ہے اور بعضی میں اشراط کا امارات جمع ہے امارت کی، امارت باثبات ہا و حذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشراط جمع ہے شرط کی وہ بھی بمعنی علامت ہے مگر یہاں امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اس کے ہیں۔ **قولہ** ان تلد الامۃ ربتہا، بعضی روایتوں میں ربہا آیا ہے بغیر تا کے اور رب کے معنی سید اور ربتہ کے معنی ستیدہ یعنی جنے گی لونڈی اپنی بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میاں اور مالک کو چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی ستید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سراری سے، کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہو گی تو ماں ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لیئے کہ ملک ہے ان کے باپ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی ماں ان کی رعیت ہو گی اور وہ اس کے حاکم اور ستید۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنی اولاد کے ملک میں آجا دے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری ماں ہے تاکہ اس کی تعظیم و تکریم کرے۔ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں۔ اور نووی نے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جواز بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ **قولہ** اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ اور خبیث امیر ہوں گے اور رئیس، چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے شعر اذا التحق الاسافل بالاعالی ؞ فقد طابت منادمۃ المنایا ؞ اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہے انتشار اسلام سے اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہو گی ان کی اولاد **قولہ** سکھلانے گا تم کو دین تمہارا، اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو، جیسا کہ ہم نے تصریح کی ہے مقدمہ میں۔ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبرئیل جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے (ہٰذا آخر ما اردنا ایرادہ فی شرح ہٰذا الحدیث والتقطنا کلہ من النووی والقسطلانی)

بَابُ مَا جَآءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَآئِضِ إِلَى الْإِيْمَانِ

باب اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْا إِلَيْهِ مَنْ وَرَآءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ

روایت ہے ابن عباس رض سے کہا کہ آئے قاصد عبد القیس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹتے

بِاَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ثُمَّ فَسَّرَھَا لَھُمْ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ۔

مارتے نہ تھے۔ سو آپ حکم کر دیجئے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب و تحریص کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا، اول ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے، اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا۔ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ دو تم خمس غنیمت سے، یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفسیر ایمان کی ان عملوں سے کی۔

ف روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوجمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کیا شعبہ نے ابی جمرہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان، گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسولؐ ہوں اللہ کا۔ پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنا میں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبدالوہاب ثقفی کہا قتیبہ نے اور راضی تھے ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کے پاس سے دو ہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی مترجم غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اسبات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے۔ چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے الایمان قول وفعل و یزید وینقص اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول و عمل و یزید وینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللالکائی نے "کتاب السنہ" میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سے بلکہ قائل ہیں اس کے اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبلؓ اور ابوالدرداءؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور عمارؓ اور ابوہریرہؓ اور حذیفہؓ اور عائشہؓ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبدالعزیزؒ وغیرہم اور روایت کیا اللالکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا میں نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کہ کوئی ان پر موافقت خوارج کی تہمت نہ لگا دے اور یہ نہ سمجھے کہ وہ موافق خوارج ہیں۔ اور استدلال کیا ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے، چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورۂ فتح میں لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِھِمْ اور سورۂ کہف میں وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی اور سورۂ مریم میں وَیَزِیْدُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اھْتَدَوْا ھُدًی اور سورۂ مدثر میں وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا اور سورۂ برات میں اَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا اور آل عمران میں فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا اور سورۂ احزاب میں وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا۔ پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا

نام ہے اور تصدیق بالرسول کا، اور تصدیق ایک شئے واحد ہے کہ متجزی نہیں ہوتی۔ پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جاوے گا کہ درصورتیکہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں۔ پس زیادتی اس کی اظہر من الشمس ہے کہ افعال حسنہ جتنے بڑھتے جاویں گے ایمان بڑھتا جاوے گا۔ اور درصورتیکہ قول و فعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اس کی مشاہدہ میں آتی ہے اس لیئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اس کے قلب میں ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور آخرت گویا سامنے نظر آتی ہے۔ چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین و سطوع دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔ اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقوی ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال و اولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے۔ اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے۔ اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا یہ قول کہ نفس تصدیق کم و بیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم و بیش ہوتا ہے بزیادت و کمی ثمرات اس کی کے کہ وہ اعمال ہیں۔ اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق ظواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر، اور اقاویل سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال و تفصیل کی راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے، اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے، اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جاوے تو لازم آتا ہے شک اور کفر، یعنی جب تصدیق کم ہو جاوے تو منجر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آں حضرت ؐ کی زبان مبارک کے ساتھ اس لیئے کہ ہمیشہ فرائض و احکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی ما یجب بہ الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا متصور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لیئے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے۔ غیر زمان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمالی سے، پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص امی ایمان لایا۔ اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار بدیہی ہے (قسطلانی مع شئے زائد)

بَابٌ فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيْمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مومنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ - ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضہ اور مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہ رضہ سے اور روایت کی ہے ابی قلابہ نے عبداللہ بن یزید سے جو کہ رضیع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضہ سے اس روایت کے سوا اور روایتیں اور ابو قلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے، انہوں نے سفیان سے، کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا۔ اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔ مترجم یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر، اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ وَلِمَ ذَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِکَثْرَةِ لَعْنِکُنَّ یَعْنِیْ وَکُفْرِکُنَّ الْعَشِیْرَ قَالَ وَمَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَغْلَبَ لِذَوِی الْاَلْبَابِ وَذَوِی الرَّاْیِ مِنْکُنَّ قَالَتِ امْرَاَةٌ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِیْنِهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَاَتَیْنِ مِنْکُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِیْنِکُنَّ الْحَیْضُ فَتَمْکُثُ اِحْدٰکُنَّ الثَّلٰثَ وَالْاَرْبَعَ لَا تُصَلِّیْ -

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو، پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو، عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یا رسول اللہ، فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ، پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے ایک جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کی تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی۔

ف اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر رضہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ بَابًا اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَاَرْفَعُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ -

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر پر کئی باب ہیں سوا ادنیٰ باب دور کرنا اذیٰ کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الہ الا اللہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے، انہوں نے ابی ہریرہ رضہ سے، اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ رضہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان کے چونسٹھ باب ہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے، انہوں نے بکر بن مضر سے، انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کے ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے

ابی ہریرہ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزاء شئے ہے اور جو ذی اجزاء ہو اس میں باجتماع اجزاء تکمیل اور بہ تنقیص اجزاء نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی وکمی بیشی ثابت ہوئی وذلک المقصود۔ قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح فرائے کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک، سو نہ کہا جاوے گا بضع ومأتہ اور نہ بضعٌ والفٌ۔ اور قاموس میں ہے کہ بضع مابین ثلاث وتسع ہے یا خمس یک یا واحد سے چار تک یا چار سے نو تک، یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہوا عشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں ہا اور مؤنث میں بے ہا کے، سو کہے گا تو بضعۃ وعشرون رجلاً و بضع وعشرون امرأۃ اور اس کا عکس نہیں ہوتا (قسطلانی) اور مسلم میں سہیل بن ابی صالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وسبعون اور بضع وستون بر سبیل شک روایت کیا ہے، اور اصحاب سنن ثلثہ نے ان کے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وستون روایت کیا ہے اور ترجیح اس طرح بھی ہے کہ وہ متیقن ہے اور ما عدا اس کا بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اس میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ نہج پر منہاج کے تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبداللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں شافعیوں کے، قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعۃ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہے لا غیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتے تھے پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے، پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قرأت کی اس کی تدبر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملا میں نے سنتر پر سے ان چیزوں کو کہ گنا ان کو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعت قرآن کے اور گرایا مکرر ان کو پس وہ سنتر پر گئے نہ بڑھے اس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے ان سب کو کتاب وصف الایمان میں (نووی)

بَابُ مَاجَآءَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ

باب اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے

ف کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے الحدیث، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اس حدیث سے اس پر کہ اعمال داخل ایمان ہیں چنانچہ حیا کہ ایک

عمل ہے اس کو آں حضرتؐ نے ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسی طرح اس میں داخل ہوئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلٰوةِ

باب فضیلت میں نماز کے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَتّٰى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ۔

روایت ہے معاذ بن جبل رضؓ سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں سو صبح کو ایک دن میں قریب تھا حضرتؐ کے، اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے سو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھے ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھے وہ جنت میں اور دور کرے مجھے دوزخ سے، فرمایا آپؐ نے تم نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جس پر اللہ آسان کرے عبادت کرے تو اللہ کی۔ اور شریک نہ کرے اس کا کسی کو اور قائم کرے تو نماز کو، اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکھے تو رمضان کے، اور حج کرے تو بیت اللہ کا پھر فرمایا آپؐ نے کیا خبر نہ دوں میں تجھ کو خیر کے دروازوں کی، روزہ سپر ہے صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو، اور نماز مرد کی رات کے بیچ میں یعنی یہ بھی اور خیر ہے۔ پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک، پھر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو راس الامر کی اور اس کی عمود اور ذروہ سنام کی، عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپؐ نے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اس کا نماز اور ذروہ سنام اس کا جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپؐ نے کیا خبر نہ دوں میں ان سب کے جڑ کی، کہا میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے، کہا راوی نے سو پکڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان اور فرمایا روک رکھ اس کو اپنے اوپر، سو عرض کی میں نے اے نبی اللہ کے کیا ہم پکڑے جائیں گے اپنی باتوں پر بھی جو کرتے ہیں، فرمایا آپؐ نے روئے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگوں کو دوزخ میں ان کے مونہوں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل سوا حصائد لسان ان کے کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مترجم قولہ خیر کے دروازوں کی کہ خیر اس راہ سے داخل ہو اور اپنے بجالانے والے کو موفق بخیر کرے یا اس کے فاعل ان کے افعال کی برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو۔ قولہ روزہ سپر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اس لیے کہ اکثر

گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔ پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت و غضب سے اور آخرت میں عذاب رب سے۔ قولہ پھر پڑھی آپ نے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک، پوری آیت یہ ہے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

ف اللہ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر، اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے، ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف و رجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں ۱۲ (موضح القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔

ف اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے۔ چنانچہ انس رضی نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اور انس رضی سے یہ بھی ہے کہ یہ ان صحابہ رضی کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشاء تک نماز پڑھتے رہتے تھے، اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوۃ اوابین ہے۔ اور ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان، اور وہ صلوۃ اوابین ہے۔ عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک کہ عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ ابی درداء اور ابی ذر رضی اور عبادہ بن صامت رضی نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا۔ اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے۔ اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور اوزاعی کا اور ایک جماعت مفسرین کا، اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو، اور پھر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکفر ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے، اور کہا روایت ہے ابن مسعود رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر، ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے نماز کی طرف، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر رغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدار الٰہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے۔ دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے، سو جانا اس نے اور خیال کیا جو عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں، سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے

پاس ہے یعنی ثواب شہادت سے اور خوف کرکے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے، یہاں تک کہ بہا دیا گیا خون اس کا، اور حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے (البغوی رح)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ الْاٰیۃ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لیئے ایمان کی، اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم آیت مبارک اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ۔ سورۂ برأت میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور دیا کیئے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سے، سو یقین ہے کہ وہ ہوویں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہٰی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسٰی اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور متمسک ہیں طاعت الٰہی کے ساتھ تحقیقاً کہ آخر کار اس کا جنت ہے پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام۔ اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان رض نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو، اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہراً مسجد نبوی ہے سو فرمایا آپ نے کہ سُنا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو بناوے اللہ تعالیٰ کے لیئے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیئے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں (انتہٰی ما قال سیدنا و شیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ

باب ترکِ صلوٰۃ کی وعید میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

روایت ہے جابر رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر میں اور ایمان میں ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے یعنی ادا اس کا ایمان ہے اور ترک اس کا قریب الکفر۔

عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَ بَیْنَ الشِّرْکِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔

اور باسنادِ حدیث اوّل مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ نے بندہ کے اور کفر یا شرک کے درمیان ترکِ صلوٰۃ کا فرق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

ترجمہ اوپر کی حدیث کے موافق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہے، پھر جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہوگیا۔

ف اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے تھے سوا نماز کے۔

بَابُ حَلَاوَةِ الْاِيْمَانِ

باب حلاوتِ ایمان کے بیان میں

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔

روایت ہے عبداللہ بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سنا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چکھا مزا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہو اللہ کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جان کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم تفسیر اس کی آگے آتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ اَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَ اَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہوں گی پاوے گا وہ ان کے سبب سے مزہ ایمان کا۔ ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اس کی طرف ماسوا ان کے سے، اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے، اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اس کے کہ نکالا اس کو اور بچایا اس کو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو قتادہ نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شیرینی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضامندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الٰہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت خدا و رسولؐ سے اطاعت اور فرمان برداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حُبّ فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگرچہ ناگوار ہوں نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنتِ رسولؐ کو بدعات جہول پر اور نصرت دینِ اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلق باخلاق رسولؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر وغیر ذلک میں۔

بَابُ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زنا کرتا ہے زانی درآنحالیکہ وہ مومن ہے۔ اور نہیں چوری کرتا ہے چور درآنحالیکہ وہ مومن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرتا ہے بندہ، نکل جاتا ہے اس سے ایمان اور ہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے، پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان، اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہو ان کا اور قائم کی جائے اس پر حد، وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن ہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جاوے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا، اور ابی جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گذری۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ

روایت ہے ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آتی اس پر حد اس کو سزا مل گئی دنیا میں یعنی جلد و قطع وغیرہ سے سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہے

الْعُقُوْبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَہٗ عَلَیْہِ وَعَفٰی عَنْہُ فَاللّٰہُ اَکْرَمُ مِنْ اَنْ یَعُوْدَ فِیْ شَیْءٍ عَفٰی عَنْہُ۔

اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو سزا دلوے آخرت میں اور جس نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اس کا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دلوے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا، نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب زنا اور سرقہ اور شراب پینے والے کو۔

مترجم مرتکب کبائر کے باب میں یہی عقیدہ ہے اہل سُنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہیں جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات واحادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو پس مرجیۂ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے، اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب سے معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مومن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جاوے تو معذب ہوگا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہو گا جنت میں اور مراد مومن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرضیکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور اختلاف اہل بدعت کا قابلِ اعتبار نہیں چنانچہ تفصیل اس کی آگے آوے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (نووی)

بَابُ مَا جَآءَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

باب کف لسان میں مومن کے حق میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اٰمَنَہُ النَّاسُ عَلٰی دِمَآئِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ وَیُرْوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے، اور مومن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اس کو لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا، اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے تو فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

ف روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے، انہوں نے ابو اسامہ سے، انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا بردہ سے، انہوں نے ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کون سا مسلمان افضل ہے، فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابی موسیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپؐ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جس کی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مومن کا لفظ امانت سے ہے، پھر جس میں امانت ہو وہ مومن کامل ہے۔ اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذاء دو قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قولی۔ پس پہلی ہاتھ سے ہے۔ دوسری زبان سے ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا

باب غربت اسلام کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جاوے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا۔ سو مبارک بادی ہے غرباء کو۔

ف اس باب میں سعد رضؓ اور ابن عمر رضؓ اور جابر رضؓ اور انس رضؓ اور عبد اللہ بن عمرو رضؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعود رضؓ کی روایت سے۔ اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور منفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سوا ان کے۔

عَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ لَیَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ فِی الْحِجَازِ مَعْقَلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَیَرْجِعُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف، اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر، بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جاوے گا غریب، سو مبارکبادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیروان سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذاء سہتے ہیں مگر جادۂ مستقیم سنت پر رہتے ہیں، قدم ان کا احکام نبویؐ پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدیؐ سے مربوط، واقع میں وہی عاشقان رسولؐ ہیں اور دشمن ان کے فاسقان بو الفضول۔

بَابُ فِي عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

باب منافق کی علامت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کی تین ہیں، ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جاوے اس کے پاس خیانت کرے۔

یہ حدیث غریب ہے علماء کی روایت سے، اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے، ابی ہریرہ رضہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور انس رضہ اور جابر رضہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی سہل سے، انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابوسہل وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روے عمل کے، اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اس کو۔ ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب وعدہ کرے، خلاف کرے۔

ف، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہے۔ رہا نفاق تکذیب تو وہ رسول خدا ہی کے زبان مبارک میں تھا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِي أَنْ يَفِيَ بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

روایت ہے زید بن ارقم رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا، یعنی کسی عذر سے تو اسپر گناہ نہیں

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں، اور علی بن عبداللہ ثقہ ہیں اور ابوالنعمان مجہول اور ابو وقاص مترجم تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ فلیرجع الیہ۔

بَابُ مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

باب سبّ مسلم کے فسق ہونے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودرضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے اور گالی دینا اس کو فسق ہے۔

ف اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بھی۔

روایت ہے حدیث ابن مسعودرضؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعودرضؓ سے کئی سندوں سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے، انہوں نے زبید سے، انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِيمَنْ رَمَى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

باب مسلمان کی تکفیر کی برائی میں

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں۔ اور لعنت کرنے والا مومن کا گناہ میں اس کے قاتل کے برابر ہے اور جس نے نسبت کی مومن کی طرف کفر کی سو وہ بھی گناہ میں اس کے قاتل کے مانند ہے اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی ہتھیار وغیرہ سے، عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

ف اس باب میں ابی ذررضؓ اور ابن عمررضؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

روایت ہے ابن عمررضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کمالایا ایک ان کا کفر کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوٰۃ میں واضح ہے۔

بَابُ فِي مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

باب اس کے بیان میں جو توحید پر مرے

عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ

روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت سے کہا صنابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے

فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللّٰهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَاحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

پاس اور وہ قریب الموت تھے، سو میں رویا۔ سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی۔ یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے شک میں گواہی دوں گا تمہارے لیئے، اور اگر مجھے اجازت شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کروں گا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس میں تمہارے لیئے خیر ہو مگر بیان کر دی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اس کو اب آج کے دن، اور اب موت نے گھیرا ہے میری جان کو، سنا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دیوے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمدؐ رسول اس کے ہیں حرام کرے گا اللہ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اس کا۔

ف اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور ابن عمرؓ اور زید بن خالدؓ سے بھی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبدالرحمٰن بن عُسیلہ ہے کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ حضرتؐ نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اس کا مطلب کیسا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہ ہوئے تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگرچہ معذب ہوں دوزخ ہوں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں اور مروی ہے ابن مسعودؓ اور ابی ذرؓ اور عمران بن حصینؓ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ اور ابی سعید خدریؓ اور انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہوں گے وہ جنت میں، اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیرؓ اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہی۔ اور کفار کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں، تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔

مترجم مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الٰہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں، دو قول ذکر کیے ہیں اوّل یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرارِ رسالت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ فرض نہ تھا اور رسالت کا ذکر اس لیئے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا، یعنی جب توحید کو اس نبیؐ سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار رسالت بھی کرے گا۔ اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا حضرتؐ کا باعتبارِ حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مرا ہے اور منکرِ رسالت

بھی نہیں وہ اگرچہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہوگا مگر آخر کار نجات پاوے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گزرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہ رض اور تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مرے گا داخل ہوگا جنت میں قطعاً بہر حال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہوگیا جنون اس کا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے بتوبۂ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پھر حادث نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موفق ہے کہ ملوث معصیت نہ ہو بفضل الٰہی اصلاً سو یہ صنف داخل ہو جائے گی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن ورود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر، اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے عفو کرے اور داخل کر دے ان کو جنت میں ایک بارگی اور ملا دے ان کو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جب تک اس کا ارادہ ہو اور اس کے بعد داخل کرے جنت میں غرضیکہ خالد و دائم وابداً نہ رہے گا کوئی شخص نار میں، جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہوگا جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص ان میں سے جو مرے ہوں گے کفر پر اگرچہ اس نے اعمال حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو، یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا، اس باب میں اور متظاہر ہیں اس پر ادلہ کتاب وسنت کے اور منعقد ہوا ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہر اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جاوے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مؤول کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔ ہذا ما ذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرِجُ بِطَاقَةً فِيْهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ أَحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے لاوے گا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جاویں گے اس کے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نظر پہنچے پھر فرماوے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میرے سو فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرماوے گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں ہے تجھ پر کچھ ظلم سو نکالے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا ہوگا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندے اس کے ہیں اور رسول ہیں اس کے، پھر فرماوے گا کہ جا اپنے اعمال تولانے کو، سو

وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ ۔

وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرماوے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔ فرمایا آپ نے پھر رکھ دیئے جاویں گے وہ دفتر ایک پلہ میں میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جاویں گے وہ دفتر اور بھاری ہو جاوے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور بطاقہ پرچہ ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ بچہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گذاری اور چپہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے، شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدو کا بکرا شاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا گنگنہ ان کا دستگیر اور سہرہ گلو گیر رہا اولاد کی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پابزنجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور رالجہ بصری کی کھچڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈیا نہ چھوڑا، نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جاوے قرض لیویں سود سے لاویں مگر طعام بدعت ضرور پکواویں۔ یتامیٰ اور مساکین کو نہ کھلاویں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں حصے خوان بھجوادیں چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللھم جنبنا من کلھا وارزقنا اتباع السنۃ وامتنا علیھا۔

بَابُ افْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

باب افتراق امت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند، اور ہو جاوے گی میری امت تہتر فرقے۔

ف اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوویں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا ان میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت

هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِي ۔ تہتر مذہبوں پر، سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے، عرض کی صحابہؓ نے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب یعنی کتاب و سنت کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسّرہے نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔

مترجم شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب و سُنت پر اور جس پر گذرے ہیں جمہور صحابہؓ و تابعینؒ اگرچہ مختلف ہوں وہ فیما بینہم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہُوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب و سنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ متنحل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے انتہٰی اور یہ قول گویا بعینہٖ تفسیر ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے (یقظۃ اولی الاعتبار مما ورد فی ذکر النار واصحاب النار میں اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہُوا ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ ذٰلِكَ النُّوْرُ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللهِ ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے کہ سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو، یعنی جن و انس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی ۔ اور جس کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم مراد ان سے جن و انس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو معبر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی، اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین و تشرع و عبادت و توحید و احسان و طاعت کا (مرقات)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا

روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر، عرض میں نے کہ اللہ و رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے حق اللہ کا

يُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّهُمْ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو، فرمایا آپؐ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجا لاویں۔ یہ کہا معاذؓ نے کہ اللہ و رسولؐ اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپؐ نے یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبلؓ سے۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مرجاوے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالےٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں، کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اس نے اور چوری کی اس نے۔ فرمایا ہاں یعنی اگرچہ مرتکب زنا و سرقہ ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد مرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی الدرداءؓ سے بھی روایت ہے۔

أَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ ابواب ہیں علم کے جو مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ مترجم:۔ علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھ کہ احاطۂ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا علوم جمع اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ہے وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ ای معلومہ اور علم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناویں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ یعنی ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نشانِ قیامت ہے اور ایام معلومات سے

مراد ہیں عشرۂ ذی الحجہ اور علم بفتحتین کی جمع اعلام آتی ہے اور عَلَم التسعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل
ہے علم بالکسر سے، یعنی جاننے والا۔ اور نود ونہ نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو
ظاہرًا اور باطنًا اور کوئی نقیر و قطمیر اس کے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات و کلیات کو اَعْلَمُ افعل التفضیل وانا تر
اور زیادہ جاننے والا اعلام جمع علم نشان و علامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا یجوز اطلاقہ علی اللہ
سبحانہٗ بالتاء و تشبیہہ بالتانیث مَعْلَم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور عِلم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے
ہے اور جو بمعنی نشان کرنے کے ہے وہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اور ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہے اِعْلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب
افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تَعَلُّم سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث مَنْ تَعَلَّمَ
الْقُرْاٰنَ آہ یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھا دے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو
علم لغت، علم معانی علم بیان کہ آلات ہیں علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قراءت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث
اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اصول اور علم کلام اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قافیہ، علم انشا، علم رسم الخط
علم معما، علم منطق، علم حکمت شامل ہے۔ بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت، علم ہندسہ، علم عدد، علم طب، علم
فلاحت، علم کیمیا، علم نجوم، علم موسیقی، علم مناظرہ اور سرایا علم جراثقال، علم جبر و مقابلہ علم رمل، علم جعفر، علم طلسم
علم قیافہ، علم مساحت، علم اصطرلاب، علم محاضرات اسی میں داخل ہیں اور ان میں سے بعض منہی عنہ ہیں اور بعض جائز اور
بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید بلکہ مضر باعتبار تضیع اوقات کے۔ اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق
میں کہا ہے فن منطق فن مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا، چنانچہ قائل ہونا ہیولے کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے
فلسفہ اور زندقہ کی طرف، اور کچھ اس کا ثمرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تنصیص کی ہے اس پر آئمہ دین اور علماء شریعت
نے سو اول جس نے بیان کیا اس کی حرمت کو امام شافعی رحمہ اللہ ہیں۔ اور بیان کیا ان کے اصحابوں میں سے امام الحرمین
نے اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قشیری نے اور تنصیص کی اس پر مقدسی
اور عماد بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبدالسلام اور ابو اسامہ اور
نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جوبیری اور ابو حیان اور شرف ومیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راسنوی اور
اوزاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے اور فتوی دیا اس کی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور
نص کیا اس پر آئمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالۃ اور قاضی ابو بکر بن عربی اور ابو بکر طوسی اور
ابن الولید الباجی اور ابو طالب المکی صاحب القوت نے اور ابوالحسن بن الحصاری اور ابو عامر بن الربیع اور ابو
الحسن بن الجبیب اور ابو المنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تنصیص کی اس کی حرمت
پر آئمہ حنفیہ میں سے ابو سعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عرفی نے مدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور
تنصیص کی۔ اس کی حرمت پر آئمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الدین الحارثی اور شیخ الاسلام التقی بن

تیمیہ نے اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اس کے ذم میں ایک کتاب ۔ انتہیٰ اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عمر بن خطاب نے کتاب بخانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذا فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور ظاہرا اور علوم دنیا ویہ بھی جو بیکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں ۔ باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے ان شاء اللہ تعالےٰ ۔

بَابٌ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّھَہٗ فِی الدِّیْنِ

باب تفقہ کے فضیلت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے ۔

ف : اس باب میں عمر اور ابی ہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

مترجم : قولہ دین کی سمجھ دیتا ہے یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلحہ کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادت الٰہی پہ اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی چشم دل سے انتہیٰ اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ بالحدیث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اس کے ناسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور متقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے اور حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھاوے گا اللہ تعالےٰ اس کو قیامت کے دن زمرۂ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے ۔

بَابٌ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ ۔

باب طلب علم کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کی آسان کرے گا اللہ تعالےٰ اس کے لیے ایک راہ جنت کی طرف ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ بعضوں نے اور مرفوع نہ کی۔

عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى

روایت ہے سخبرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

ف: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے اور ابوداؤد کا نام نفیع اعمٰی ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبداللہ بن سخبرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔

بَابٌ فِيْ كِتْمَانِ الْعِلْمِ — باب کتمان علم کی مذمت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاوے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر چھپاوے اس کو لجام لگائی جاوے گی اسکو قیامت کے دن آگ سے۔

ف: اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے، حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے

مترجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپانا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ بُرا ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انسؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِيْصَاءِ بِمَنْ يَّطْلُبُ الْعِلْمَ — باب طالب علم کی خیر خواہی کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ اَبَا سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا

روایت ہے ابی ہارون سے کہا کہ ہم آتے تھے ابو سعید کے پاس یعنی علم حدیث کے لیے سو وہ فرماتے تھے مرحبا تم کو موافق وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آویں پس طلب کرو ان کے لیے خیر کو یعنی ان کو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبان سے ان کی دل جوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں۔

ف: علی بن عبداللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہارون عبدی کو اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے لئی ہارون عبدی سے یہاں تلک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

مترجم: عمارہ بن جُوین بجیم مصغر کہ کنیت ان کی ابو ہارون ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے۔ اور بعض محدثین نے ان کے تئیں منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے ۱۳۴ھ میں (تقریب)

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْکُمْ رِجَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَتَعَلَّمُوْنَ فَاِذَا جَآءُوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ خَیْرًا قَالَ فَکَانَ اَبُوْسَعِیْدٍ اِذَا رَاٰنَا قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئیں گے تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنے کو پھر جب وہ تمہارے پاس آویں تو بھلی بات کہو ان کے لیے سو ابو سعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہارون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذَھَابِ الْعِلْمِ۔ باب ذہاب علم کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَتْرُکْ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُھَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لیوے اس کو لوگوں سے بلکہ قبض کرے گا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا بنالیویں گے لوگ جاہلوں کو سردار سو ان سے پوچھیں گے اور وہ فتوای دیں گے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہوں گے اور ان کو بھی گمراہ کریں گے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور زیاد بن لبید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْہُ عَلٰی شَیْءٍ فَقَالَ زِیَادُ بْنُ لَبِیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ کَیْفَ یُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو نظر کی آپ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جا رہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی

قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا زِيَادُ إِنْ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ أَخُوْكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتَ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ يُوْشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَامِعِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا۔

کہ ہم پڑھیں گے اللہ پڑھاویں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو یعنی یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری رہے گا تو فرمایا آپ نے روئے تجھ پر ماں تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھداروں میں گنتا تھا کیا توراۃ وانجیل یہود ونصارٰی کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو کہا جبیر نے سو ملا میں عبادہ بن صامت سے اور کہا میں نے سُنا تم نے کہ کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداء اور خبر دی میں نے ان کو ابوالدرداء کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اُٹھے گی لوگوں کے پاس سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہووے گا تو جامع مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو اس نے ان میں، مگر یحیٰی بن سعید قطان نے اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ نے فرمایا قریب ہے کہ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے اور ویران ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں علماء ان کے بدترین خلائق ہیں نیچے آسمان کے اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے ابا عبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی کہا انہوں نے کہ ہلاک ہونا علماء کا۔ اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تلک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تلک کہ تعلیم پالیویں پچھلے اور اگر ہلاک ہو جاویں اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پالیویں پچھلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا ہم نے کہا نہیں انہوں نے فرمایا ذہاب علماء کا ابوالدرداء سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ کہ اُٹھایا جاوے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد کچھ خیر نہیں اور انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں اور عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے وقت میں تو فرمایا آپ نے اے گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنی بچو تعمیر سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے اور

جماعت نہیں مگر امارت سے اور امارت نہیں مگر اطاعت سے، پھر جو سردار اپنی قوم کا دین کی سمجھ پیدا کرے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی حیاتِ ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھ دین کے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (کذا فی الدارمی)

بَابٌ فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا۔

باب علم سے دنیا طلب کرنے کی مذمت

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔

روایت ہے کعب بن مالک سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہاء سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کریگا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحٰق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک محدثین کے کلام کیا گیا ہے ان میں حافظہ کی طرف سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابن عمر رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکھے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر خدا کا تو ڈھونڈلے جگہ اپنی دوزخ میں۔

مترجم: یہ فرمانا حضرتؐ کا معنی اس کے یا دعا ہے یا خبر ہے۔

بَابٌ فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

باب تبلیغ احادیث کی فضیلت میں

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلٰى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ۔

روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت میں دن کو سو کہا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا ان کو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو کھڑے ہوئے ہم اور پوچھا ہم نے زید بن ثابت سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سنی تھیں ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچا دے اس کو دوسرے تک اسلیے کہ بہت سے اٹھانے والے فقہ کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہیں۔

ف : اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور معاذ بن جبلؓ اور جبیر بن مطعمؓ اور ابی الدرداءؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

مترجم : اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہؓ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہوں گے اور احادیث جمع کرینگے اور حفاظت کریں گے اور ید طولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبر انہیں عنایت ہو گا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمان حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تر و تازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پُر نور۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ آمین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تر و تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پہنچا دے اس کو جیسا کہ سنا ہے اسے اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔

مترجم : اس حدیث میں دعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ و حراست جمع کریں گے اور ان کے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔

بَابٌ فِیْ تَعْظِیْمِ الْکَذِبِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب حضرت پر جھوٹ باندھنے کی مذمت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ یَلِجِ النَّارَ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو مجھ پر اسلیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہوگا دوزخ میں۔

ف اس باب میں ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور سعد بن زیدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور عمرو بن عبسہؓ اور عقبہ بن عامرؓ اور معاویہؓ اور بریدہؓ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہؓ اور عبداللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفیؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قصداً وہ ڈھونڈ لے اپنا گھر دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہنچی ہو تواتر میں اس کے برابر اس لیے کہ ناقلین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے باسٹھ اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے (کذا فی المرقاۃ و الطیبی۔)

بَابُ فِي مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ

باب احادیث موضوعہ کی روایت کے مذمت میں

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹ ہے۔

ف: اس باب میں علی بن ابی طالب اور سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے۔ کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے جن کی کنیت ابو محمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہو گیا وہ وعید میں اس حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کر دیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں اس کی اسناد کو تو وہ بھی داخل ہو گا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کچھ اصل اور روایت کر دیوے آنحضرت ﷺ کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہو گا وہ شخص اس وعید میں۔

مترجم: اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہیں یا ترغیب و ترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں

بتاتے ہیں جیسے انگلیاں چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ باتفاق محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سُوَر میں صاحب کشاف نے ہر ہر سورۃ کے ذیل میں نقل کر دی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب استماع حدیث کے آداب میں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرُهُ رَفَعَهُ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ

روایت ہے محمد بن المنکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبید اللہ سے وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو تکیہ لگائے ہوئے اپنی مسند پر کہ آوے اس کو حکم میرا کہ امر کیا ہو میں نے یا نہی کی ہو اس سے اور وہ کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا جو کچھ اللہ کی کتاب میں پائیں ہم تابع ہوں گے اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن المنکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع مولیٰ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ان کا اسلم ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيثُ عَنِّي وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ فَيَقُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ ـ

روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہوگا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائیں گے اس کو حلال کہیں گے اور جس کو حرام پاویں گے اسی کو حرام کہیں گے اور بیشک جس کو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام فرمایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احاد امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات باردہ سے مزین کر کے قبول فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں معاذ اللہ من ذالک يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۔ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت

کی ہے کہ جب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤ تو ہمارے اقوال کو وَرَاءُ ظُہُر پھینک دو اور بالکل ان سے قطع نظر کرو چنانچہ محی السنۃ نے نقل کی حدیث ابی رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضحہ ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہو گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز پس وہ حجت ہے امت پر بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہوا بلکہ بمجرد سماع اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ معلوم ہو جاوے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں، پھر اللہ کی طرف شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال خام میں یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جاویں قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سو اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سو ان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت نہیں بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے۔ اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحیاءُ لا یأتی الا بخیر تو بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سناتا ہوں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تو مجھے سناتا ہے بات اپنے صحیفہ کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ غصے ہو گئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو درمیان میں لاوے اور بات انتہی۔ اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور برائی اس کی جو کہتا ہے حدیث سن کر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابو حنیفہؒ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو اس خطائے کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پر فتن میں تو یہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبۂ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا، عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اس کی مگر خفا ہوئے اس پر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پر اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبر سے آپ کے کلام نور التیام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلۂ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل ڈال دیتا ہے ان انوار میں کہ جو آنحضرتؐ کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہو رہے تھے اور محروم کرتا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کے حدیث مطہر کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہے تھے۔ پس انہیں وجوہ سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول علیہ السلام کے جو ناطق ہیں وحی الٰہی کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو جنایت بادیہ اور خطا ظاہرہ، یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب وحی کے

مقابلہ میں قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مومن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو مظنہ نفاق کا ہو جاوے کہ جس میں کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی، تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال بسیار است ترا قال ابو حنیفہ در کار است اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے معاذ اللہ من ذالک کلھا وَ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کریں ہم گھی اور پانی گرم سے تو کہا ابو ہریرہؓ نے اے ابن اخی جب تو سنے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بنا یعنی بلا عذر قبول کر اور تقریریں مت چھانٹ رواہ الترمذی اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے جب روایت کیا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سو کر اٹھے تو نہ ڈبووے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھووے اسے تین بار، تو کہا قیس اشجعی نے کہ کیا کریں ہم مہراس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہؓ نے نعوذ باللہ من شرک یعنی خدا کی پناہ تیرے فساد سے اور مہراس ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا، اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہؓ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب حدیث سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لاوے اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نہ کرے اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جاویں تو اس کے لیے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اس کا اس پر پھیر دیا جاوے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگے یا اس کے رسولؐ کے کلام کے آگے۔ اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں طالبان حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جاویں گے۔ اور امام شعراوی نے کہا منہج میں کہا اجماع امت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ انتہی۔ یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اترکوا قولی لقول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے آگے۔ اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب صحیح ہو جاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام میرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔

(ہذا خلاصۃ ما فی الدراسات)

بَابٌ فِی کَرَاهِیَةِ کِتَابَةِ الْعِلْمِ
باب کتابت علم کی کراہت میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَّا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکِتَابَةِ فَلَمْ یَاْذَنْ لَنَا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

ف: اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اس کو ہمام نے زید بن اسلم سے۔

مترجم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں مل جاوے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جاوے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن جاننے لگیں، پھر اخیر میں جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہو گئے اور وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بین جاننے لگے تو آپ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دے دی تب بھی بعض احادیث بر سبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہو گئی۔

بَابٌ فِی الرُّخْصَةِ فِیْهِ
باب کتابت حدیث کی رخصت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یَجْلِسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَسْمَعُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُهٗ وَلَا یَحْفَظُهٗ فَشَکٰی ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِیْثَ فَیُعْجِبُنِیْ وَلَا اَحْفَظُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ وَاَوْمَاَ بِیَدِهٖ الْخَطَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ بیٹھتا تھا مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں سنتا ہوں آپ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتیں مجھ کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے اور اشارہ کیا آپ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَذَکَرَ قِصَّةً فِی الْحَدِیْثِ فَقَالَ اَبُوْ شَاهٍ اُکْتُبُوْا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابو شاہ نے لکھوا دیجیے مجھ کو یا رسول اللہ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ دو ابو شاہ کو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مانند اس کے۔

مترجم: پوری روایت صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا مکہ سے اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسی کے لیے سو نہ بھگایا جاوے شکار اس کا اور نہ توڑا جاوے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو بتاتا پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جاوے وہ دو امر میں مختار ہے یا دیت لے لیوے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے، سو عباسؓ نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپ نے کہ خیر اذخر کے اکھاڑنے کا مضائقہ نہیں سو کھڑے ہوئے ابو شاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھوا دیجئے یا رسول اللہ! تو فرمایا آپ نے لکھ دو ابو شاہ کو، ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ میں پڑھا۔ انتہی پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس یہی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گذشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ۔

روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں ہے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ حدیث جاننے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ
باب بنی اسرائیل سے روایت کرنیکے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو یعنی غائبین کو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصداً وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابی کبشہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہراً آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ مشہور و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی

حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجۂ اولیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہے جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالےٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پُرنور ہے۔ قولہ اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنی حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور تنگ نہ کرو ان سے روایت کرنے میں اس خیال سے کہ حمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرور تھی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابطہ سے لازم ہے اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود نصاریٰ متحیر ہیں چنانچہ جابرؓ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کرو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سے منسوخ ہو چکے ہیں اور اگر ان کی سند متصل انبیاء تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمدیہ کافی ہے۔ (کذا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

باب تعلیم خیر کے اجر میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهٗ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهٗ مَا يَحْمِلُهٗ فَدَلَّهٗ عَلٰى اٰخَرَ فَحَمَلَهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھیجا آپ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپ نے بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنیوالے کے ہے۔

ف: اس باب میں ابی مسعودؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُبْدِعَ بِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْتِ فُلَانًا فَاَتَاهُ فَحَمَلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ اَوْ قَالَ عَامِلِهٖ۔

روایت ہے ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کرے کسی چیز پر اسکو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری رضہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے ابی

مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعلہ کے اور شک نہ کیا اس میں

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِشْفَعُوْا وَتُؤْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَآءَ۔

روایت ہے ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تاکہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹے ہیں ابی موسیٰ اشعری کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ کِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا ذٰلِكَ لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ۔ (ف) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی اور عبدالرزاق نے کہا سَنَّ اور معنی اَسَنَّ اور سَنَّ کے ایک ہی ہیں۔

بَابُ فِیْ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی فَاتُّبِعَ

باب اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی تابعداری کی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی هُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ یَّتَّبِعُہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ یَّتَّبِعُہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اس کو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اس کی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے کاٹ کر اسے دیا جاوے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مترجم جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان و توحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پھیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سے بصرف اموال و بذل سعی لسانًا و جنانًا اس کو اجر ہے قیامت تلک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے اور قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت و متبع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ ہے قولہ جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت

نکال کر سنت مٹائی، ظلم و جور و جفا کی رسم ڈالی۔ افعال شرکیہ امت میں پھیلائے امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جور یہ لوگوں کو سکھائے، فسق و فجور کی ترغیب، کذب و زور کی ترخیص محدثات امور کی تزئین لوگوں نے ذہن نشین کی اس نے اپنے بارگناہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال ذمہ کال گردن پر لیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید میں ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات و خطیئات۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہو گئے اس کے اس طریقہ حسن میں سو اس کے لیے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اس کے تابعین کے مانند بغیر اس کے کہ گھٹایا جاوے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نکالا برا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اس کی ہوگا اس پر بوجھ اس کے عمل کا اور بوجھ ان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اس کے کہ گھٹایا جاوے ان کے بار گناہ سے کچھ۔

ف: اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن عبداللہ سے انھوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبیداللہ بن جریر سے بھی انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: قولہ اچھا طریقہ پھیلا دیا یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات و خیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کروا دیا اور رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور معتاد ہو گئے اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ حضرتؐ نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے شرالامور محدثاتہا پھر طریقہ محدث کو حضرتؐ سنت خیر کیوں فرمائیں گے، قولہ اور جس نے نکالا برا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جہلا صوفیہ کو اور لسطلہ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہیں اور رسوم مشائخین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اکمل جانتے ہیں اور اعراس و اعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔

بَابُ الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

باب سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنے کا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ

روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد

صَلٰوۃَ الْغَدَاۃِ مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا الْعُیُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْھَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ ھٰذِہٖ مَوْعِظَۃُ مُوَدِّعٍ فَمَا ذَا تَعْھَدُ اِلَیْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ فَاِنَّہٗ مَنْ یَّعِشْ مِنْکُمْ یَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا وَاِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّھَا ضَلَالَۃٌ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَعَلَیْہِ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ

بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بہنے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوف خدا سے سو عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونے والے کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپ ہم کو اے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اس لیے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا اختلاف کثیر سو بچو تم نئے نکلے ہوئے سب کاموں سے اس لیے کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے سو جس نے پایا تم میں سے اس وقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدین ہدایت والوں کی سنت کو مضبوط پکڑو دانتوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عرباض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو سلمی سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہوں نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے

عَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اِعْلَمْ قَالَ اَعْلَمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّہٗ مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃَ ضَلَالَۃٍ لَا یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَیْئًا۔

روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض کی انہوں نے کہ جانتا ہوں میں اے رسول اللہ کہ فرمایا آپ نے بیشک جس نے زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مر گئی ہو وہ میرے بعد ہوگا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہوگا اس پہ وبال اور گناہ مثل گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحْیَانِیْ وَمَنْ اَحْیَانِیْ كَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کی کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہو وے تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے جس نے زندہ کیا میری سنت کو اس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ جنت میں ۔

ف ! اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبد اللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ ان کے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہہ دیتے ہیں اس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں سنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہ کہا ابو الولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہم سے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنی موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کی انس سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اس میں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا انہوں نے سعید بن مسیب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس سے اور نہ غیر ان کے اور انتقال کیا انس بن مالک نے ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیب نے ان کے دو برس بعد ۹۵ھ میں ۔

بَابٌ فِی الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب مناہی سے احتراز کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّیْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو تم مجھے اس پر جس پر چھوڑ دوں میں تم کو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھو تم اس کو مجھ سے اور پکڑو اس کو اسلیے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب سے ۔

(ف) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

مترجم: چھوڑ دو مجھے اس پر جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں ، یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو اور جس کو میں حکم کر دوں اس کو بجا لاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس لیے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہوں گے پھر ان کی بجا آوری مشکل ہوگی ، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جس میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جو بلا آئی سورۂ بقرہ میں موجود ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ

باب عالم مدینہ کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رِوَایَةً یُوْشِكُ اَنْ یَضْرِبَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے

النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ۔ لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پاویں گے کسی کو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھکر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی جو ابن عیینہ سے مروی ہے اور ابن عیینہ سے یوں بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے سُنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انس ہیں۔

مترجم: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے پیدا ہوئے سنہ ۹۵ ہجرت میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترھویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس دینے لگے اور پہچانی گئی ان کے لیے امامت، ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں سنہ ۱۷۹ھ میں پس عمر مبارک ان کی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار تھے اور فقیہ تھے اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین تھے ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سُنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہ میں نے ایک منادی کو سُنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دیوے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے۔ اور تیسیر الاصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہی میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ قزاز اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہیب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑھکر۔ یحییٰ بن سعید نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک سے زیادہ، امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لے جاتا۔ اور کہا کہ جہاں کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب ان کی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا اے ابا عبداللہ میں نے تمہارا عجیب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پہ بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ اترنے کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور تعصبی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض

موت میں ان کو روتے دیکھا سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روؤں البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتوی میں نے اپنی رائے اور قیاس سے دیئے ہیں ہر ایک عوض میں ایک ایک کوڑا دنیا میں کھا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاش کہ میں نے کوئی فتوی اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال ورع اور تقوی اور احتیاط پہ اللہ تعالے رحم فرمائے ان پہ اور بلند کرے درجہ ان کا اعلی علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ دے جنت الماوی میں بمعیت ان کے آمین یا رب العالمین۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ۔ باب علم کے افضل ہونے میں عبادت سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ عَلَى اَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ يَا اَخِيْ قَالَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ اِلَّا فِيْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَبْتَغِيْ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًى لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانُ فِي الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔

روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابی الدرداء کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابو درداء نے کیوں آئے تم اے بھائی میرے کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو اس نے کہا نہیں، کہا ابوالدرداء نے نہیں آئے تم تجارت کو کہا نہیں، کہا نہیں آئے تم مگر اس حدیث کے طلب کو پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو چلے کوئی راستہ ڈھونڈتا ہوا اس میں علم کو آسان کر دے گا اسی کے لیے اللہ تعالے بسبب اس کے ایک راستہ طرف جنت کے اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضامندی کے لیے اور عالم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں اور فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علما وارث ہیں پیغمبروں کے اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا دینار و درہم کا بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

ف اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوۃ کی روایت سے اور اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجا بن حیوۃ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے محمود خداش کی روایت سے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسِيَنِي أَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فِيمَا تَعْلَمُ۔

روایت ہے یزید بن سلمہ سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ میں سنتا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر ان کا اول ان کے کو یعنی جب میں پچھلی حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ پہلی بھول جائیں پس فرما دیجیے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ سے ان چیزوں میں کہ جیسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں ان سے محترز رہ بخوف خداوند تعالے۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق اور دوسری سمجھ دین میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن علا کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔

روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنی پر پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالے اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھا دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے سُنا میں نے ابوعمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ فرماتے تھے سُنا میں نے فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سماوات میں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَہَاہُ الْجَنَّۃُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جس کو سنتا ہے یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ اس کی جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْکَلِمَۃُ الْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کی سو جہاں پاوے وہ اس کو مستحق ہے وہ اس کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں۔

ابواب الاستیذان والاداب عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یہ باب ہیں استیذان اور آداب کے کہ مروی ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مقدمہ مترجم: اذن بالکسر دستوری اور جاننا، عرب کہتا ہے فَعَلَہٗ بِاِذْنِیْ یعنی یہ کام اس نے میری اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہے اَذِنَ بِالشَّیْئِ اِذْنًا وَاَذْنًا وَاَذَانًا وَاَذَانَۃً یعنی آگاہ و خبردار ہوا اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا... فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی خبردار ہو اور آگاہ رہو ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنے کو اَذِنَ لَہٗ فِی الشَّیْئِ اِذْنًا وَاَذِیْنًا اجازت اور دستوری دی اس کو فلاں چیز کی اور فلانے کام کی اور اسْتَاْذَنَ لِیْ عَلَی الْاَمِیْرِ یعنی اجازت دے مجھے امیر کے پاس جانے کی اور اس پر داخل ہونے کی اور اسی سے ہے استیذان یعنی دستوری اور اجازت چاہنا، اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم حبیب دروازہ پر آوے بغیر اجازت گھر میں نہ جاوے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے، اور آداب جمع ہے ادب کی اور ادب بالفتح شگفت اور عجیب اور بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں۔ اسی سے اُدبہ کہ تعجب اور شگفت کے معنی میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اسی سے ہے مَاْدُبَۃٌ یعنی طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے وَجَعَلَ فِیْھَا مَاْدُبَۃً یعنی طیار کیا اس میں ایک طعام دعوت کا اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدودِ شرعیہ اور حفاظت سنت سنیہ، نشست و برخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِفْشَاءِ السَّلَامِ　باب افشائے سلام کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوْا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے

اَلْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ۔

کہ نہ داخل ہو گے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہو گے اور مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجا لاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اسے آپس میں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب فضیلت میں سلام کے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے پھر آیا دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس۔ پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اس باب میں ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے۔

باب استیذان کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اِسْتَاْذَنَ اَبُوْ مُوْسٰی عَلٰی عُمَرَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ سَکَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ سَکَتَ سَاعَةً فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَاَدْخُلُ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ مَا صَنَعَ قَالَ رَجَعَ قَالَ عَلَیَّ بِهٖ فَلَمَّا جَاءَهٗ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ صَنَعْتَ قَالَ السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللّٰهِ لَتَاْتِیَنِّیْ عَلٰی هٰذَا بِبُرْهَانٍ وَبَیِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِکَ قَالَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ

روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابو موسیٰ نے حضرت عمر کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں سو کہا عمرؓ نے ابھی تو ایک بار اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے ابو موسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے دوبارہ ہوا ان کا اذن پھر چپ رہے ابو موسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں تو کہا عمر نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابو موسیٰ سو عمرؓ نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابو موسیٰ نے۔ دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمرؓ نے میرے پاس لاؤ ان کو پھر جب لایا وہ ابو موسیٰؓ کو عمرؓ کے پاس کہا حضرت عمر نے کیوں کیا تم نے یہ کام انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے قسم اللہ

فَقَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتُمْ اَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِیْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَکَ فَادْخُلْ وَاِلَّا فَارْجِعْ فَجَعَلَ الْقَوْمُ یُمَازِحُوْنَہٗ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلَیْہِ فَقُلْتُ مَا اَصَابَکَ فِیْ ھٰذَا مِنَ الْعُقُوْبَۃِ فَاَنَا شَرِیْکُکَ قَالَ فَاَتٰی عُمَرَ فَاَخْبَرَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ عُمَرُ مَا کُنْتُ عَلِمْتُ بِھٰذَا۔

کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کی سنت ہونے کی یا گواہ، نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو کہا ابو سعید نے پھر آئے ابو موسیٰ ہمارے پاس اور ہم ایک جماعت کے ساتھ انصار سے بیٹھے ہوئے تھے سو کہا انہوں نے کہ اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو، کیا نہیں فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگنا چاہیے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے، پھر لوگ ابو موسیٰ سے خوش طبعی کرنے لگے یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے کہا ابو سعید نے سو اٹھایا میں نے اپنا سر ان کی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے تم کو پہنچے کہا راوی نے کہ پھر آئے ابو سعید حضرت عمر رض کے پاس اور خبر دی ان کو اس امر کی یعنی کہا کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جاوے تب فرمایا حضرت عمر رض نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا۔

ف: اس باب میں علی اور ام طارق مولاۃ سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابو مسعود اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی انکے سوا ابی نضرہ سے اور ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِیْ۔

روایت ہے عمر بن خطاب رض سے کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا اندر آنے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اعتراض کیا ابو موسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پھر اذن ملا ان کو، اور نہیں معلوم تھی حضرت عمر رض کو یہ بات جو روایت کی ابو موسیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمر رض کو معلوم نہ تھا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابو موسیٰ پر معترض ہوئے۔

بَابُ کَیْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب جواب سلام کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ۔

کے پھر آیا آنحضرت کے پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اسلیے کہ تو نے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے، سوا اس میں یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہے۔

بَابُ فِیْ تَبْلِيْغِ السَّلَامِ

باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہؓ نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔

ف: اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے بھی ابی سلمہؓ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ الَّذِیْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب اسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے فرمایا جو نزدیک تر ہے ان میں سے اللہ کی طرف یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد[1] نے ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔

بَابُ فِیْ كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ فِی السَّلَامِ

باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت

[1] یعنی محمد بن اسماعیل بخاری رح ۱۲

قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمُ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ۔

تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہتھیلیوں کے ساتھ یعنی پس تم السلام کرو۔

ف: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیاء ہے اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب لڑکوں پر سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

روایت ہے سیار سے کہا انہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ سو گذرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس کے ساتھ سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے انس نے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتا تھا سو گزرے آپ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انسؓ سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى النِّسَاءِ

باب عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَوْمٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ۔

روایت ہے اسماء بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے سلام کا اور اشارہ کیا عبدالحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبدالحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لاباس ہے اور کہا محمد نے شہر بن حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے ہلال بن ابی زینب سے انہوں نے شہر بن حوشب سے، روایت کی مجھ سے ابو داؤد نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے کہا نضر نے نزکوہ[1] یعنی طعن کیا ان پر۔

بَابٌ فِي التَّسْلِيْمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ

باب گھر میں آنے کے وقت سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا

---

[1] نزکوہ بنون وزائے معجمہ یعنی طعن نمودند بر آں۔

قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَی أَہْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُونُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلَی أَہْلِ بَیْتِکَ۔

مجھ سے انس نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے جب داخل ہو تو اپنے گھر والوں پہ تو سلام کر ان پر کہ برکت ہوگی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کو ہہی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں، ان کی شرم کو سلام ہے۔

بَابُ السَّلَامِ قَبْلَ الْکَلَامِ
باب قبل کلام سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ وَبِہٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام سے اوّل کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مت بلاؤ کسی کو کھانے کی طرف جب تک وہ سلام نہ کرلے۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاہِیَۃِ التَّسْلِیمِ عَلَی الذِّمِّیِّ
باب ذمی پر سلام کرنے کی کراہت میں

عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْیَہُودَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِیتُمْ أَحَدَہُمْ فِی طَرِیقٍ فَاضْطَرُّوہُ إِلَی أَضْیَقِہِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصارٰی پر سلام کو یعنی ان سے پہل مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو راہ تنگ کی طرف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ابتداء بسلام یہود و نصارٰی سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہے اور جواب دینا ان کے آگے مستور ہے اور لاچار کرو یعنی وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ إِنَّ رَہْطًا مِنَ الْیَہُودِ دَخَلُوا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اَلسَّامُ عَلَیْکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ إِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْأَمْرِ کُلِّہِ قَالَتْ عَائِشَۃُ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے السام علیک یعنی بجائے سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنی تمہیں پر سو کہا حضرت عائشہؓ نے جب سنی ان کی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام اور لعنت، تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست

أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ۔

رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنی اتنا ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی۔

ف: اس باب میں ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالرحمٰن جہنی سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں وعلیکم فقط کہنا چاہیے اور وہ حضرت سے براہ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

باب جس جماعت میں کافر مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپ نے ان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

باب اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادے پر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کہا ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا ہے کہ حسن کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور

الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ۔

اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ التَّسْلِيْمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ

باب مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

باب گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اذن مانگنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اس کے گھر میں قبل اس کے کہ اجازت ملے اس کو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھر والوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اس کو حلال نہ تھا کرنا اس کا اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جھانکا اس نے توپھوڑ دیں اسکی دونوں آنکھیں تو میں بدلا لوں گا اس کے کام کو یعنی پسند کروں گا اس کے پھوڑ دینے کو اور اگر گزرا ایک مرد... دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بھیڑا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور ابو عبدالرحمٰن جعلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب بغیر اذن کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاَهْوٰى

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایک مرد نے آپ کے گھر میں

إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ۔

سو جھکے آپ اس کی طرف تیر کے گانسے لے کر کہ پھوڑ دیں اس کی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جھانکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک سوراخ در سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں پشت خار تھا کہ اس سے کھجا رہے تھے آپ اپنے سر مبارک کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کونچ دیتا بے شک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کے لیے ہے جب آدمی نے جھانکا تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْاِسْتِئْذَانِ

باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ۔

روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ان کو دودھ اور پیوسی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ کہا راوی نے میں داخل ہوا آپ کی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے کہا عمرو نے اور خبر دی مجھ کو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اس کی۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں سو پوچھا آپ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ نے کہ میں میں گویا مکروہ جانا اس لفظ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم آپ نے پوچھا کہ کون ہے جابر نے کہا "میں" اس میں کو حضرت نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے یہ بھی موجب کراہت ہے۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

باب سفر سے آکر رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا۔

روایت ہے جابر رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آویں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

ف: اس باب میں انس رض اور ابن عمر رض اور ابن عباس رض سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر سے کہ انھوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آویں اور فرمایا ابن عباس نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں حضرت کے منع فرمانے کے بعد سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر حضرت کی نافرمانی کے سبب سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَتْرِيبِ الْكِتَابِ۔

باب مکتوب کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ۔

روایت ہے جابر رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید ہے انجاح مرام کی۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر سے کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے ہیں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

بَابُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمُمْلِي۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا، سو سنا میں نے کہ آپ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔

ف: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔

بَابُ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ۔

باب سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا آمَنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہود کی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو حضرت جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تو میں ان کو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کے آگے پڑھ دیتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان سریانی سیکھنے کا۔

مترجم ابتدائے ہجرت میں حضرت کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور حضرت ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔

بَابُ فِي مُكَاتَبَةِ الْمُشْرِكِينَ

باب مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ وَإِلَى النَّجَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت دیتے تھے ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حبش تھے حضرت پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ

باب مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ

روایت ہے ابن عباس سے کہ ابو سفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابو سفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بر سبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ

فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ۔

یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ پڑھا گیا اس کے آگے تو اس میں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ رحمٰن و رحیم کے یہ تحریر ہے محمدؐ کی طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسولؐ ہیں اس کے ، بھیجی گئی ہے ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا ، سلام ہے اس پر جو تابع ہو راہ حق کا ، اما بعد الخ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

مترجم پوری روایت ابتدائے بخاری میں موجود ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ

باب مکتوب پر مُہر کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خط لکھیں عجم کی طرف تو لوگوں نے عرض کی عجم خط نہیں لیتے جب تک اس پر مُہر نہ ہو تو بنوائی آپ نے مہر راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگوٹھی کی جس میں مہر تھی آپ کے ہاتھ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اس کا ہتھیلی کی طرف کرتے۔

بَابُ كَيْفَ السَّلَامُ

باب کیفیت میں سلام کے

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِنَا أَهْلَهُ فَإِذَا ثَلَاثَةُ أَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ وَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ۔

روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنی مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہماری فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفسوں کو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو کوئی ہم کو قبول نہ کرتا تھا۔ سو آئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ہم کو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہو ان کا۔ پس ہم دوہتے تھے دودھ کو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے رات کو اور اس طرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنائی دیتی تھی جاگتے کو ، پھر تشریف لائے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنی تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کی طرف۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ حسن ادب تھا حضرت کا کہ اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا سن لے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يَبُولُ

باب جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کی کراہت میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپؐ نے اس کو سلام کا۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بحر میں کہا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا پائخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لئے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِيًا

باب ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ پا سکا میں ان کو، سو بیٹھ گیا میں، پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپؐ بھی تھے اور میں آپؐ کو نہ پہچانتا تھا اور آپؐ صلح کراتے تھے ان کے بیچ میں، پھر جب فارغ ہوتے آپؐ کھڑے ہوئے۔ آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یا رسول اللہ پھر جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپؐ نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر جواب دیا مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار

ف روایت کی یہ حدیث ابو غفار نے ابو تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی جرمی سے کہ جن کا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک اور ابو تمیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی

نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ابی غفار مثنی سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تاکہ مخاطب خوب سمجھ لیں

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

باب

باب مجالس پر گذرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے ان میں سے دیکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں اور دوسرا بیٹھ گیا اہل مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا۔ پھر جب فارغ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وعظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان تینوں کے حال کی سو ایک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سو جگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی حلقہ میں صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مؤاخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا اور تیسرا سو اس نے منہ پھیرا اس سے اللہ تعالیٰ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا یزید ہے اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِيْ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ جاتا ہر ایک ان میں سے جہاں پہنچا یعنی محفل میں جہاں جگہ پاتا ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہ رضی اللہ عنہم یہی تھی کہ محفل میں جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے طالب مقامات عالیہ

اور راغب مسندات کلیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے ابنائے زمان اور اخوان دوران اس پر مرتے ہیں اور مرتب جلوس میں تکرار کرتے ہیں نعوذ باللہ منہا

بَابُ مَا جَاءَ عَنِ الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ۔

باب راہ پر بیٹھنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں سو فرمایا آپ نے اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا اور اعانت کرو مظلوم کی اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضؓ اور ابی شریح خزاعیؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اس لیئے کہ بازار مساجد ہیں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی، پھر وہاں بضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جانے ورنہ ہر حال اس سے اجتناب اولیٰ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ

باب مصافحہ کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کے لیئے فرمایا آپ نے نہیں، اس نے عرض کی کیا لپٹ جاوے اس سے اور بوسہ دے فرمایا آپ نے کہ نہیں، عرض کی اس نے پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے اس سے فرمایا آپ نے ہاں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے انس رضؓ سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا۔ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کہا انس نے کہ ہاں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ۔

روایت ہے ابن مسعود رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے یعنی مصافحہ کرے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے رات کو باتیں کرنا جائز نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو، کہا محمد نے

اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے یا کسی اور سے سوا ان کے فرمایا تمام تحیہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْ قَالَ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری عیادتِ مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تحیہ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔

ف اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بیٹے عبدالرحمٰن کے ہیں اور کنیت ان کی ابا عبدالرحمٰن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولا ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا۔

روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث کئی سند سے براء رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحۂ ید کو صفحۂ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے چنانچہ قاموس میں ہے اَلْمُصَافَحَۃُ الاخذ بالید اور مجمع البحار میں ہے المصافحۃ مفاعلۃ من الصاق الکف بالکف واقبال الوجہ بالوجہ اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے المصافحۃ الافضاء بصفحۃ الید الی صفحۃ الید۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُعَانَقَۃِ وَالْقُبْلَۃِ۔ باب معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا سو کھڑے ہو گئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن کھلا ہوا قبل اس کے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم زید بن حارثہ متبنی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ جلیل القدر میں قرآن عظیم الشان میں ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں، حضرت ان کو بہت چاہتے تھے۔ یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری

چادر نہ اوڑھی، جلدی دوڑے کہ ان سے ملیں۔ اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

باب ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کے بیان میں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودَ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالَ قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ تَبِعْنَاكَ تَقْتُلُنَا الْيَهُودُ۔

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے۔ غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتے تھے، سو فرمایا آپ نے کہ وہ نو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تاکہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت باندھ کے کسی کا خون ناحق مت کراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو۔ غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیئے ہیں اور خاص تمہارے لیئے اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن، کہا راوی نے کہ بس چوم لیئے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو، تب فرمایا آپ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں۔

ف اس باب میں یزید بن اسودؓ سے اور ابن عمرؓ اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم یہ جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیئے کہ وہ خود حضرت کی رسالت پر گواہی دے چکے پھر عذر ان کا سوائے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جاوے اور شرنبلالی نے رسالہ مصافحہ میں کہا ہے کہ مستفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گذرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر یا سر پر پانچ قول ہیں اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرے لاباس یہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متاخرین نے چوتھے بوسہ دینا اس کے ہاتھ کا کہ اس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کی طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہے

پانچویں اگر ارادہ کیا اس کے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لا باس یہ ہے۔ انتہی، فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب میں دو طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالک کی کہ ابتدائے باب مصافحہ میں گذری اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زید بن حارث کے حال میں، پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آنحضرتؐ کے زمان مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بسبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو بسبیل کرامت ہو۔ دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر غرض عادت اس کی خلاف عادات زمان رسالت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا — باب مرحبا کہنے کے بیان میں

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ فَذَكَرَقِصَّةً فِي الْحَدِيثِ۔

روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا، سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں فرمایا آپؐ نے مرحبا ام ہانی کو اور ذکر کیا راویہ نے ایک قصہ اس حدیث میں

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ۔

روایتؓ ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپؐ نے مرحبا ہے سوار مہاجر کو۔

ف اس باب میں بریدہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سنا میں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے ان کو یعنی بسبب ضعف کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلاوے اس کو تیسرے یہ کہ جواب دیوے اس کی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو

پانچویں یہ کہ چلے اس کے جنازے کے ساتھ جب وہ مرے چھٹے یہ کہ دوست رکھے اس کے لیے جو دوست رکھے اپنے لیے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابی ایوب اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَیَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهٗ وَیُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اس کی تجہیز و تکفین میں جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلا دے اس کو اور سلام کرے اس پر جب وہ ملے اس سے اور جواب میں اس کے یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے اور خیر خواہی کرے اس کی جب اس کا پیٹھ پیچھا ہو یا سامنا ہو۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابی فدیک نے

بَابُ مَا یَقُوْلُ الْعَاطِسُ اِذَا عَطَسَ

باب چھینک کی دعا میں

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَیْسَ هٰکَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے ایک مرد نے چھینکا بازو کی طرف ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سو کہا اس نے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ مگر اس طرح نہیں بتایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد ہم کو چھینک کے بعد بھی بتایا ہے کہ کہیں الحمد للہ علی کل حال۔ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ کَیْفَ یُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

باب تشمیت کی کیفیت میں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ الْیَهُوْدُ یَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْجُوْنَ اَنْ یَقُوْلَ لَهُمْ یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ فَیَقُوْلُ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں امید رکھتے تھے اس کی کہ آپ ان کے لیے یرحمکم اللہ کہیں مگر آپ یہی فرماتے تھے کہ اللہ تم کو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کرے۔

ف اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَیْدٍ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِیْ

روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ

سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللهُ لِي وَلَكُمْ۔

سفر میں سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم میں سے پس کہا اس نے السلام علیکم تو کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر سو وہ شخص غصے ہو گیا اپنے دل میں، تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ میں نے نہیں کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے، پھر بیان کی یہ روایت سالم نے کہ یہ چھینکا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر پھر فرمایا جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور اس کا جواب دینے والا یرحمک اللہ کہے اور وہ کہے یغفر اللہ لی ولکم یعنی بخش دے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تجھ کو۔

ف اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منصور نے اور داخل کیا ہے بعض راویوں نے ہلال بن لیساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو۔

مترجم: قولہ۔ کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تھا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چھینک کے آدمی الحمد للہ کہے اور اس نے الحمد للہ کے عوض میں السلام علیکم کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہے۔ اس میں اشارہ ہوا اس کی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کیے کہ تو چھینک کے جواب میں سلام کہتا ہے۔ ہذا خلاصۃ ما فی اللمعات۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکے کوئی تم میں سے تو کہے الحمد للہ علی کل حال یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اس کو یرحمک اللہ یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور چاہیے کہ وہ چھینکنے والا پھر جواب دے اور کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ یعنی ثابت رکھے تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر اور درست رکھے تمہارا حال۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا روایت ہے ابی ایوب سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی لیلیٰ اضطراب کرتے تھے اس حدیث میں یعنی کبھی کہتے تھے روایت ہے ابی ایوب سے اور وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی رض سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، روایت ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے علی رض سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي إِيجَابِ التَّشْمِيتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ.

باب واجب ہونے میں تشمیت کے بعد حمد عاطس کے

روایت ہے انس بن مالک سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جواب دیا آپ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو پھر جس کو جواب نہ دیا تھا آپ نے اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے جواب دیا اس کو اور مجھے جواب نہ دیا تو فرمایا آپ نے اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالیٰ کی ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَآءَ كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

عَنْ سَلَمَةَ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُومٌ

باب تعداد تشمیت میں

روایت ہے سلمہ سے کہ چھینکا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا۔ سو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پھر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو زکام ہے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی ، مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار حضرت[۱] نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے ۔

عَنْ عُمَرَ وَبْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا ۔

روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور کہ فرمایا آپ نے جواب دو چھینک والے کا تین بار ۔ پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے ۔

ف ؛ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی مجہول ہے ۔

[۱] یعنی جو سند متن میں ہے ۔۱۲

بَابُ مَاجَاءَ فِی خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِیْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰی وَجْهَهٗ بِیَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔

باب چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور منہ چھپا لینے کے بیان میں

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَضَعْ یَدَهٗ عَلٰی فِیْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاءَبَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ۔

باب چھینک کی مدح اور جمائی کے ذم میں!

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیئے کہ رکھ لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب کہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَكُ مِنْهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمدللہ تو لازم ہے کہ جو سنے اس کو کہے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور رہی جمائی، سو جب جمائی آوے تم میں سے کسی کو تو چاہیئے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اس لیئے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اور اثبت ہیں ابن عجلان سے اور سنا میں نے ابی بکر عطاء بصری سے روایت

کرتے تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے کہا یحییٰ نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی روایت کیں سعید نے بعضے ابی ہریرہ رض سے یعنی بلاواسطہ اور بعضے بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ رض سے اور مجھ پر مختلط ہوگئیں وہ روایتیں یعنی یہ یاد نہ رہا کہ بلاواسطہ کون تھیں اور بواسطہ کون کون تھیں۔ سو میں نے سب کو یوں روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرۃ رض۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

باب اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے۔

عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

بسند مذکور مرفوعًا مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ چھینک اور اونگھ اور جماہی نماز میں اور حیض اور قے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی الیقظان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس سند میں عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا میں نے نام عدی کے دادا کا کیا ہے تو فرمایا انہوں نے کہ میں نہیں جانتا اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام ان کا دینار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيْهِ

باب کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ۔

روایت ہے ابن عمر رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھا دے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر بیٹھ جاوے اس کی جگہ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے، انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرے کوئی شخص تم میں سے کہ اٹھا دیوے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں بیٹھ جاوے کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے ابن عمر رض کے لیے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے بسبب اسی نہی مذکور کے۔

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ

باب استحقاق میں مجلس کے جب اس کی طرف لوٹ کر آوے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِهٖ۔

روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر وہ گیا کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔

ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا ۔

باب دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنی بیچ میں بیٹھ جاوے مگر ان کی اجازت سے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَةِ ۔

باب وسط حلقہ میں بیٹھنے کی کراہت میں

عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ ۔

روایت ہے ابی مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے بلسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو بیٹھے حلقہ کے بیچ میں یعنی جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ بموجب سخریت اور تضحیک ہے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

قیام تعظیم کی کراہت میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپ کو دیکھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ حضرتؐ اس کو برا جانتے تھے یعنی کھڑے ہونے کو تعظیم کے لیے ۔

ف اس حدیث سے اور اور بھی احادیث سے تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے اور جو لوگ اپنے بلاد کی رسم و رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے رواج و معمول کی کیا اصل ہے ۔ **شعر**: گفتن بر خورشید کہ من چشمہ نورم ۔ دانند بزرگان کہ سزاوار سہا نیست ۔

عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَقَالَ اِجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۔

روایت ہے ابی مجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر سو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آوے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈھ

لے دوزخ میں۔

ف اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلاف سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب ناخون تراشنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا اور ختنہ اور مونچھیں کترنا۔ اور بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن تراشنا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ۔

روایت ہے عائشہ ام المومنینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا مونچھوں کا دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور توقیر اس کی تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے پشتہائے انگشتان دھونا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا۔ نویں پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

ف اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسیٰ نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ

باب ناخون اور مونچھیں تراشنے کے وقت میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کر دیا لوگوں کے لیے چالیس دن ناخون کاٹنے اور لبیں لینے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہوں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وُقِّتَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لیے مونچھیں کترنے اور ناخون تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنی اس کے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہوں کہ اشد کراہت ہے۔

ف یہ حدیث حدیث اوّل سے زیادہ صحیح ہے اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اوّل کی سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ۔

باب مونچھیں کترنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ وَيَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَكَانَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرٰهِيْمُ يَفْعَلُهٗ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نہ لیئے اپنے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہماری سنت کے مخالف ہے۔

ف اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ

باب داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا۔

بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض و طول کی طرف سے

ف یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاریؒ کو کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ متفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے اور دیکھا میں نے ان کو یعنی بخاری کو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ سے کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے، انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کیے منجنیق اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع

سے کون ہے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب مجانیق کی انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون۔

مترجم روایت مجانیق مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فقط عمر بن ہارون کی توثیق کے لیے یہاں بیان کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ — باب داڑھی بڑھانے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور بڑھاؤ داڑھیوں کو۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنے کا اور داڑھیوں کے بڑھانے کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر بن نافع جو مولی ہیں ابن عمر کے ثقہ ہیں اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبداللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى مُسْتَلْقِيًا — باب ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهٗ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

روایت ہے عباد بن تمیم سے کہ ان کے چچا نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے۔

مترجم بعضے نادان تلے اوپر پیر رکھ کر لیٹنے کو منحوس جانتے ہیں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسے وقت میں کہ آدمی تہبند باندھے ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہوسکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہ ہو تو فعل مسنون ہے جو منحوس جانے وہ خود منحوس ہے۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذٰلِكَ — باب اس کی کراہت میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آجاویں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چت لیٹا ہو زمین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو۔

ف اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے سلیمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں کہ وہ کون ہیں اور روایت کیں ان سے سلیمان تیمی نے کئی حدیثیں روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے

نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رض سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اس طرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر ہو جاویں اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر کو اور وہ لیٹا ہو اپنی پیٹھ پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

باب اوندھا لیٹنے کی کراہت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہیں رکھتا اس کو اللہ تعالیٰ۔

ف اس باب میں طہفہ اور ابن عمر رض سے بھی روایت ہے اور روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے یعیش بن طہفہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کو طخفہ بجائے معجمہ ہے کہتے ہیں اور صحیح طہفہ بہائے ہوز ہے اور بعضوں نے طغفہ بغین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ بخائے معجمہ کو صحیح کہا ہے

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ حِفْظِ الْعَوْرَةِ۔

باب ستر کی حفاظت کے بیان میں

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ ثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ۔

روایت ہے بہز بن حکیم سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ستر اپنے کن سے چھپاویں ہم اور کن کو چھوڑ دیں یعنی ان سے نہ چھپاویں فرمایا آپ نے ڈھانپ اور چھپا تو اپنے ستر کو مگر اپنی بی بی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہوئے تیرے ہاتھ اس کے ساتھ یعنی دو ہی شخص رہتے ہیں زیادہ نہیں تو فرمایا جہاں تک ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے ستر تیرا کوئی پس کر تو کہا میں نے پھر بعضی جگہ ہوتا ہے آدمی خالی یعنی وہاں ستر کی کیا ضرورت ہے تو فرمایا آپ نے بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے اس کا کہ اس سے شرم کی جاوے یعنی وہاں بخوفِ خدا ستر ضرور ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے ابو بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہیں بہز کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِتِّكَاءِ

باب تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ۔

روایت ہے جابر رض سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر رض سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر اور نہیں ذکر کیا انہوں نے بائیں طرف کا روایت کی ہم سے یوسف عیسیٰ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر رض سے

کہا جابر رضہ نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر، یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ

عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔

باب

روایت ہے ابی مسعود رضہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جاوے آدمی اپنی حکومت میں یعنی گھر یا محلہ میں اور نہ بٹھایا جاوے اسکی مسند پر اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهِ۔

عَنْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ وَّمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ۔

باب اس بیان میں کہ مالک صدر سواری کا زیادہ حقدار ہے۔

روایت ہے بریدہ سے کہتے تھے کہ ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے راہ میں کہ ناگہاں آگیا ان کے پاس ایک آدمی کہ اس کے ساتھ ایک گدھا تھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سوار ہو لیجئے آپ اس پر اور وہ پیچھے ہٹ گیا تاکہ حضرت آگے سوار ہوں تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا یعنی آگے کا مگر یہ کہ بخش دے تو مجھے حق اپنا تب اس نے عرض کی کہ میں نے بخش دیا آپ کو حق اپنا، کہا راوی نے پھر سوار ہو لیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِيْ اَخِّرِيْ عَنِّيْ اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا۔

باب انماط کے بیان میں۔

روایت ہے جابر رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا تمہارے پاس انماط ہیں تو میں نے عرض کی کہ کہاں سے آئے ہمارے پاس انماط فرمایا آپ نے قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط، کہا جابر رضہ نے اب میں اپنی بی بی سے کہتا کہ دور رکھ مجھ سے انماط اپنی تو وہ کہتی ہے کیا خبر نہ دی تھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہوں گے تمہارے پاس انماط کہا جابر رضہ نے پھر چھوڑ دیتا ہوں میں یعنی کچھ نہ کہتا اس کو۔

ف یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

مترجم انماط جمع نمط کی ایک قسم ہے قالین کی کہ اس پر روئیں ہوتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیف ہے کہ ہودج پر ڈالتے ہیں اور کبھی اس کا پردہ بناتے ہیں کذا فی المجمع غرض اس حدیث میں بطور پیشین گوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہماری امت کو وسعت ہوگی اور فرشوں اور لباسوں میں لوگ تکلف اور زینت کریں گے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةٍ عَلَى دَابَّةٍ

باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونے کے بیان میں

عَنْ سَلَمَةَ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ۔

روایت ہے سلمہ سے کہا انہوں نے کھینچا میں نے خچر کو آنحضرت کی جس کا نام شہبا تھا اور اس پر آپ سوار تھے اور حسنؓ اور حسینؓ یہاں تک کہ لے گیا میں خچر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنگن میں یہ حضرتؐ کے آگے سوار تھے اور وہ پیچھے یعنی امام حسنؓ آگے اور حسینؓ پیچھے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ

باب ناگہاں نظر پڑ جانے کے بیان میں

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نگاہ کا کہ یکبارگی پڑ جاتی ہے یعنی کسی عورت اجنبیہ پر، سو فرمایا مجھ کو پھیر لے تو نگاہ اپنی

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ۔

روایت ہے بریدہؓ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علیؓ پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیے کہ پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے اور نہیں ہے تیرے لیے دوسری یعنی اس میں مؤاخذہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

باب عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میمونہؓ بھی، سو کہا ام سلمہؓ نے کہ سامنے آئے عبداللہ بن مکتوم اور داخل ہوئے آپؐ پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم دونوں عبداللہ سے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا وَ لَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ... اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ ۔

سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہم کو نہیں دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہم کو، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونوں بھی اندھی ہو اور کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں اس کو یعنی وہ نہیں دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ اِلَّا بِاِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ

باب بغیر اذن شوہروں کے عورتوں کے پاس جانے کی نہی میں۔

عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَهُ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَاْذِنُهُ عَلٰى اَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَاَذِنَ لَهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَاَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ تَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ۔

روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہیں مولیٰ سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اجازت مانگے عمرو بن عاص کے لیئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی، سو اجازت دی علی رضی اللہ عنہ نے اسماء کے پاس جانے کی کہ علیؓ ان کے شوہر تھے پھر جب فارغ ہوئے عمرو اپنے کام سے یعنی جو کچھ کہنا سننا تھا کہہ چکے تو پوچھا مولیٰ نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے کا تو فرمایا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہوں بیبیوں پر بے اجازت ان کے شوہروں کے۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيْرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

باب فتنۂ نساء کے بیان میں

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَّسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ۔

روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانے والا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھ کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے، انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید سے سوا معتمر کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ

باب چٹلہ کی برائی میں

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ اَيْنَ

روایت ہے حمید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے کہا سنا میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ

عُلَمَاءُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ۔

عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنی اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اسے مدینہ والو سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب ڈالیں ان کی عورتوں نے چوٹیاں ۔

مترجم۔ مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال بہت سے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اس لیے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ سے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ۔

باب واصلہ اور واشمہ وغیرہا کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللَّهِ۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گودنا گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودوائیں اور جو دانتوں کو سوہن کرکے باریک کرتی ہیں ڈھونڈتی ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگا دے اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگوا دے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں اور لعنت کرے گودنا گودنے والی عورت کو اور گودوانے والی کو۔ اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ رضؓ اور معقل رضؓ بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس رضؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا۔ اس میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ شائد اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اس لیے نافع نے یہ تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

باب ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہا انہوں نے لعنت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔

کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو مردوں سے تشبہ کرتی ہیں یعنی لباس اور بات چیت وغیرہ میں اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے تشبہ کرتے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔

مترجم عورت مرد کی مشابہت کرے یعنی لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے کھڑی بولی بولے سر پہ پٹی رکھے یا سر منڈا دے وغیر ذلک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً۔

باب عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت میں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا دے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ ہر آنکھ زانیہ ہے یعنی آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہ ہی آنکھ کا زنا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب مرد و زن کی خوشبو کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور چھپا ہو رنگ اس کا۔ اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو بو اس کی۔

ف۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے طفاوی سے انہوں نے ابی ہریرہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی اتم ہے

اور اطول ہے اور اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَنَهَى عَنِ الْمِيثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ۔

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اس کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بو اس کی اور منع فرمایا آپؐ نے زین پوش سرخ یعنی ریشمی سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم۔ مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے۔ اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل حنا وغیرہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ — باب خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

ترجمہ روایت ہے ثمامہ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انسؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسری خوشبو تیسری دودھ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مدائن کے رہنے والے ہیں۔

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ۔

ترجمہ۔ روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دی جاوے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنت سے نکلی ہے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ سنی آپؐ سے کوئی حدیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ۔ — باب مباشرت ممنوعہ کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَصِفَهَا

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے

يَنْعَتُهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا۔ کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے آگے اس طرح کہ گو یا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد[1] ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں یعنی دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہو کر لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم یعنی جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسی طرح عورت سے بھی ضرور ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ — باب ستر عورت کے بیان میں۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرِيَنَّهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ النَّاسُ۔

ترجمہ روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ ستر ہمارے کیا چھپاویں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں فرمایا آپ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا جس کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا اوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ جب کہ لوگ ملے جلے ہوں آپس میں فرمایا آپ نے اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اس کو کسی کو کہا میں نے یا نبی اللہ جب کہ ہووے کوئی ہم میں سے اکیلا یعنی خلوت میں ہو فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کی جاوے اس سے یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

[1] بلکہ مراد اس کی آئندہ دوسری حدیث میں واضح ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ
باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

عَنْ جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ۔

ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہا کہ گزرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے مسجد میں اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپ نے کہ ران بھی ستر میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔

عَنْ جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ۔

ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی۔ سو فرمایا آپ نے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

ترجمہ روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔

ف۔ اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبداللہ بن جحش اور ان کے بیٹے کو صحبت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ
باب پاکیزگی کے بیان میں۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ

ترجمہ روایت ہے صالح سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو۔ کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک وصاف رکھو۔ کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے صاف و پاک رکھو اپنے صحنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے صحنوں میں کوڑا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت

نَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ۔

مہاجر بن مسمار سے کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنی گمان کرتا ہوں کے الفاظ نہیں ذکر کیے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور ان کو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔

مترجم۔ اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال ونقص سے اور نظافت کرو یعنی صاف وپاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر وحسد سے اور عقائد فاسدہ سے اور روح کو ماسوی اللہ تعالیٰ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پائخانے کے وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو تم حیا کرو ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو محیاۃ کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

مترجم وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب حمام میں جانے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ۔

ترجمہ روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہمت کے یعنی برہنہ نہ نہاوے جیسے کہ جہال اور سفہا کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے ان لوگوں کے دسترخوان پر کہ جس پر دور چلتا ہو شراب کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ

ترجمہ روایت ہے عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جاویں۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔

عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ اَنَّ نِسَاءً مِّنْ اَهْلِ حِمْصٍ اَوْ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاؤُكُمُ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپؓ نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مگر یہ کہ پھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَّ... كَلْبٌ

باب جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَ... صُورَةُ تَمَاثِيلَ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابوطلحہؓ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ صُورَةٌ شَكَّ اِسْحٰقُ لَا يَدْرِي اَيُّهُمَا قَالَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحٰق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تماثیل کہا یا صورت۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَكُونَ دَخَلْتُ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا انہوں نے کہ آیا تھا میں آپ کے پاس کل کی رات کو سو نہ روکا مجھے

مَلَكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مُنْتَبَذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ۔

اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ کے گھر میں کہ جس میں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور رہتا گھر میں ایک کتا سو حکم کریں آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں کہ اس کو قطع کر کے دو تکیے بنائے جاویں کہ پڑے رہیں اور روندے جاویں اور حکم کریں کتے کو کہ نکال دیا جاوے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کتے کا امام حسینؓ کا یا امام حسنؓ کا یعنی ان کے کھیلنے کے لیے تھا ان کے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپؐ نے تو وہ نکالا گیا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کی کہ سر اس کا کٹا ہو رکھنا اس کا جائز ہے اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کی تصویریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ

باب ثوب معصفر کے کراہت میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور اس پر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپؐ نے اس کو سلام کا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپؐ نے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا اور تجویز کیا ہے علماء نے کہ جو رنگا جاوے مدر وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہووے۔

مترجم ۔ مدر یعنی گیرو وغیرہ میں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ الْجِعَةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے اور ابو الاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے

الشَّعِیْرِ۔

مصر کی کہ جو سے بناتے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ اَوْحَلْقَۃِ الذَّھَبِ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّیِّ۔

ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے اور مریض کی عیادت کا اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا۔ اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے چھلے پہننے سے یعنی مردوں کو اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ لُبْسِ الْبَیَاضِ

باب سفید کپڑے پہننے کے بیان میں۔

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوا الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی التَّرْخِیْصِ فِیْ لُبْسِ الْحُمْرَۃِ لِلرِّجَالِ

باب سرخ کپڑوں کی اجازت میں مردوں کے لیے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ عِنْدِیْ اَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے یہی روایت اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابی اسحاق کی جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس باب میں براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ — باب سبز کپڑوں کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی رمثہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان پر دو کپڑے سبز تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے۔

بَابٌ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ — باب سیاہ کپڑوں کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو اور ان پر چادر تھی کالے بالوں کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ — باب زرد کپڑوں کے بیان میں۔

عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَعَلَيْهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ

ترجمہ روایت ہے قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ آیا آپ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام وعلیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے تھے پرانے بے سیئے ہوئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور جھڑ گیا تھا۔

كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيِّبُ نَخْلَةٍ۔

ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی۔

ف۔ قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبداللہ بن حسان کی روایت سے۔

مترجم مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

باب تزعفر اور خلوق کی کراہت میں مردوں کے لیے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ و سلم نے تزعفر سے مردوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن علیہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنی مردوں کو۔

ف روایت کی یہ حدیث ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے آدم سے انہوں نے شعبہ سے کہا شعبہ معنی کراہت تزعفر کے مردوں کے لیے یہ ہیں کہ مرد خوشبو کے لیے بجائے عطر کے زعفران لگائے۔

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ

ترجمہ روایت ہے یعلیٰ بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اس کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کہ سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں سو سماع اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں زاذان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انس رضہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ

باب حریر اور دیباج کی کراہت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا اسے آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور اسماء جو بیٹی ابوبکر صدیق رضی کی ہیں ان کے مولی کا نام عبد اللہ اور کنیت ان کی ابو عمر ہے اور روایت کی ہے ان سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے۔

بَابٌ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو ان میں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرتؐ کو میرے لیے سو بلایا میں نے ان کو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اوپر ایک قبا تھی ان ہی قباؤں میں سے سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے کہا راوی نے پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

باب اظہار آثار نعمت کے بیان میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جاوے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر یعنی کپڑے سفید

عَلٰی عَبْدِہٖ۔　ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔

ف اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخُفِّ الْاَسْوَدِ　باب موزہ سیاہ کے بیان میں۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَھْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَھُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَیْھِمَا

ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والئے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ بنے تھے پھر پہنا آپ نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر دُلہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے دُلہم سے کہ نام ہے راوی کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّھْیِ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ　باب بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ وَقَالَ اِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ۔

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمٰن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ　باب صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اس کو امانت داری ضرور ہے یعنی اس کو افشائے راز نہ کرنا چاہیے۔

ف۔ اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کی روایت سے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ.... مُؤْتَمَنٌ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

ف۔ اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے روایت کی ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا سفیان نے کہ کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابی ہریرہؓ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الشُّؤْمِ — باب نحوست کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلٰثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْمَسْكَنِ وَالدَّابَّةِ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت اور گھر اور جانور میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا۔ حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے اور روایت سعید کی صحیح تر ہے۔ اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہ حدیث زہری سے۔ اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے۔ انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔ اور اس باب میں سہل بن سعد اور عائشہؓ اور انسؓ سے روایت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کسی شے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں اور عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن حجر نے انہوں نے اسمعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحییٰ بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَاجَاءَ لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ — باب آداب تناجی کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتُمْ ثَلَاثَۃً فَلَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِھِمَا وَقَالَ سُفْیَانُ فِیْ حَدِیْثِہٖ لَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُحْزِنُہٗ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور سفیان نے اپنی روایت میں لَا یَتَنَاجَی کی بجائے لَا یَتَنَاجَی کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس مومن کو ایذا ہوتی ہے یعنی بسبب اکیلے رہ جانے کے اور اللہ تعالیٰ کو بڑی معلوم ہوتی ہے ایذاء مومن کی اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْعِدَۃِ
باب عہد و اقرار کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْیَضَ قَدْ شَابَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ وَاَمَرَلَنَا بِثَلَاثَۃَ عَشَرَ قُلُوْصًا فَذَھَبْنَا نَقْبِضُھَا فَاَتَانَا مَوْتُہٗ فَلَمْ یُعْطُوْنَا شَیْئًا فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلْیَجِئْ فَقُمْتُ اِلَیْہِ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَمَرَلَنَا بِھَا

ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گورے تھے اور بڑھاپا آچلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپؐ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا جوان کا تو ہم ان اونٹنیوں کے لینے کو گئے سو آگئی ہم کو خبر ان کی وفات کی سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ پھر جب قائم ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ یعنی امور خلافت پہ تو کہا ابوبکرؓ نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وہ ہمارے پاس آوے سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو حضرتؐ کے وعدہ کی سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹنیوں کے دینے کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ابی جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل و صورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے ابی جحیفہؓ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی سے

مشابہ تھے ان کے اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسمٰعیل سے مانند اس کی اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور ابی جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

باب فداک ابی و امّی کہنے کے بیان میں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص کے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ ارْمِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔

ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہیں جمع کیا رسول خدا نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا ان کو جنگ احد کے دن۔ مار تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے اور کہا ان سے مارو تیر اے جوان پہلوان۔

ف اس باب میں زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیٰی بن سعید بن مسیّب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے یعنی فداک ابی وامی فرمایا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَا بُنَيَّ

باب کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا بُنَيَّ

ترجمہ روایت ہے انسؓ سے کہ ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا۔

ف اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انسؓ سے اور ابوعثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

باب تسمیہ مولود میں جلدی کرنا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ

ترجمہ بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن یعنی ولادت

بِتَسْمِيَتِهِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَ وَضْعِ الْأَذٰى عَنْهُ وَالْحَلْقِ۔

سے اور اس کے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنے کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَآءِ

باب اسماء مستحبہ کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَآءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالے کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں یعنی اس لیے کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَآءِ

باب اسمائے مکروہہ کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَأَنْهَيَنَّ أَنْ يُسَمّٰى رَافِعٌ وَ بَرَكَةُ وَ يَسَارٌ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جاوے کسی کا رافع اور برکت اور یسار۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے ایسی ہی روایت کی ابو احمد نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ہیں اس کی سند میں عمر۔

مترجم۔ رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہوا تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيْحَ يُقَالُ أَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنی فائدہ دینے والا اور نہ افلح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح افلح کے مرادف ہے اس لیے کہ کہا جاوے گا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جاوے گا کہ نہیں

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانِ شَاهُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس روایت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپؐ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس نے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنی قبیح تر ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ — باب نام بدلنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحیٰی بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کیا بعضوں نے یہ حدیث عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عمر سے مرسلاً اور اس باب میں عبد الرحمٰن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور خیثمہ بن عبد الرحمٰن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدل دیا کرتے تھے برے نام کو۔

ف کہا ابو بکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

مترجم عاصیہ کے معنی نافرمان گنہگار ہیں اس نام کو حضرت نے پسند نہیں کیا مگر تعجب ہے گمراہ اہل تحریر سے کہ وہ اپنے لیے عاصی کو پسند کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — باب اسمائے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ۔

ترجمہ روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بہت سے نام ہیں، میں محمدؐ ہوں اور میں احمدؐ ہوں اور میں مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جاویں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدانِ حشر میں آؤں گا اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّي مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپ کے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنی اگر محمد نام رکھے تو چاہیئے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِي فَلَا تَكْتَنُوا بِي۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت نہ رکھو میری یعنی ابوالقاسم۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپ کی حیات کے ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابا القاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو کہا اس نے کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ رکھو میری کنیت روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے۔

عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي۔

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ بھلا فرمائیے تو اگر ہوا میرے لیے کوئی لڑکا آپ کے بعد تو نام رکھوں میں اس کا محمد اور کنیت رکھوں اس کی جو آپ کی کنیت ہے یعنی ابوالقاسم تو فرمایا آپ نے کہ ہاں! کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الشِّعْرِ۔

باب شعر کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک بعضے شعر حکمت ہے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابو سعید اشج نے ابن ابی عینیہ کی روایت سے اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عینیہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور بریدہؓ او رکثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

ترجمہ اوپر گزرا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ۔

باب شعر پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ اَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے لیے منبر کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا کہا حضرت عائشہؓ نے ینافح یعنی جواب دیتے تھے اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جبتک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہیں۔ یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

ف۔ روایت کی ہم سے اسمٰعیل اور علی بن حجر نے دونوں نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور براءؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزناد کی۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ۔ اَلْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ۔ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ۔ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ۔ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ

ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں عمرۃ قضا کے سال اور عبداللہ بن رواحہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے۔ یعنی چھوڑ دو اور خالی کر دو اے اولاد کفار کی راستہ اس کا آج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پہ ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ سے اور بھلا دیوے اور غافل کر دیوے دوست کو

رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

دوست سے: سو کہا حضرت عمر نے اے ابن رواحہ آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم یہ شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اس لیے کہ یہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے یعنی ان کو بہت گراں گزرتا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا میں اور کعب بن مالک ان کے آگے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اس لئے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کے دن اور عمرہ قضا اس کے بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں۔

مترجم۔ حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے۔ اور تعجب ہے کہ امام ترمذی سے کیونکر یہ ذہول و غفلت واقع ہوئی اس لیے کہ عمرۂ قضا میں اختصام ہوا ہے جعفر کا اور ان کے بھائی کا بنت حمزہ کے لیے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیوں کر مخفی رہا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپ نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ۔

ف اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پورا شعر ابن رواحہ کا یہ ہے۔

یعنی کھول دیں گے اور ظاہر کر دیں گے تجھ پر دن وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لا دیں گے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جن کے تو نے طیائے رنگے تھے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اس کے ساتھ شعرائے عرب یہ قول ہے لبید کا الا کل سے اخیر تک یعنی آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنی بر سبیل فنا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ

ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ بیٹھا میں رسول

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ۔

خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپؐ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سماک سے بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

باب مذمت میں اشعار مذمومہ کے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ترجمہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھرا جاوے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جاوے شعروں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھرا جاوے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سڑا دیوے اور فاسد کر دیوے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جاوے شعروں سے۔

ف اس باب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

باب فصاحت کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو یعنی بہت کثیر الکلام ہے اور بے فائدہ یاوہ گوئی کرتا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ فِي تَخْمِيرِ الْآنِيَةِ

باب برتنوں کے بند کر دینے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ

أَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ۔

دو منہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اس لیے کہ چوہا اکثر لے جاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب آداب سفر کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ ان کا زمین سے یعنی خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جاویں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزان کے دنوں میں تو جلدی کرو تم اس کی قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پاوے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لیے اترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اس لیے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھیکانا ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

باب عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ایسے کوٹھے پر سوے کہ جس کے گرد منڈیر یا دیوار نہ ہو یعنی خوف ہو لنڈھک کر گر جائے گا نیند کی حالت میں۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبد الجبار بن عمر ایلی ضعیف ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اکتا نہ جاویں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے مانند اس کے۔

باب عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ

ترجمہ روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی

ام سلمۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قالتا ما دیم علیہ وان قل۔

نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کون سا عمل پیارا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی جاوے اگرچہ تھوڑا ہو۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس اسناد سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کی جاوے روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الامثال عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہیں مثالوں کے جو وارد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی مثل اللہ عز وجل لعبادہ

باب مثال میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے۔

عن النواس بن سمعان الکلابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ضرب مثلا صراطا مستقیما علی کنفی الصراط زوراتان لھما ابواب مفتحۃ علی الابواب ستور وداع یدعو علی رأس الصراط وداع یدعو فوقہ واللہ یدعو الی دار السلام ویھدی من یشاء الی صراط مستقیم والابواب التی علی کنفی الصراط حدود اللہ فلا یقع احد فی حدود اللہ حتی یکشف الستر والذی یدعو من فوقہ واعظ ربہ۔

ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اس کے دونوں جانب یعنی داہنے بائیں دو دیواریں ہیں اور ان دیواروں میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانے والا بلا رہا ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اس کے اوپر پھر آپ نے یہ آیت پڑھی واللہ یدعوا الی دار السلام آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ۔ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں۔ وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات ہیں مثل زنا اور شراب خمر وغیرہ کے۔ سو نہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنی پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے۔

نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مومن کے دل میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابواسحاق فزاری نے کہ لو تم روائتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمٰعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرَائِيْلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعَتْ أُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيْهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُوْلَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ مَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيْهَا۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سرہانے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کرو اس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹرطہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دستر خوان چنا یعنی انواع ماکولات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلاوے لوگوں کو اس کے طعام کی طرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا۔ اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے اور وہ کٹرطہ اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تم اے محمد رسول ہو سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور جو داخل ہوا جنت میں کھایا جو کچھ اس میں ہے۔

ف۔ یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبداللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى خَرَجَ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھرے پھر پکڑا ہاتھ عبداللہ بن مسعود کا

بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّكَ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يُكَلِّمُوكَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي خَطِّي إِذْ أَتَانِي رِجَالٌ كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ لَا أَرَى عَوْرَةً وَلَا أَرَى قِشْرًا وَيَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصْدُرُونَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِي وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ أَرَانِي مُنْذُ اللَّيْلَةَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِّي فَتَوَسَّدَ فَخِذِي فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فَخِذِي إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبَهُ يَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا مَثَلُ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَأْدُبَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہاں تک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کی سو بٹھلا دیا ان کو پھر کھینچا ان کے گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنی باہر نہ نکلنا اس سے اس لیے آویں گے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کیجیو تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاں کا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ زط ہیں بال ان کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا تھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپؐ نے دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل پھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میری ران پہ اور سو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سو جاتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکایک آ گئے میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین تھے سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سردار کی کہ اس نے بنایا ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے

وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتَ مَا قَالَ هٰؤُلَاءِ وَهَلْ تَدْرِي مَنْ هُمْ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلٰئِكَةُ فَتَدْرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ الرَّحْمٰنُ بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ ۔

بلاوے کو کھایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی اور جس نے قبول نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اُٹھ گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت اور فرمایا آپ نے سنا تو نے جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے وہ فرشتے تھے اور تم سمجھتے جو مثل انہوں نے بیان کی ہیں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اس کی یہ ہے کہ رحمٰن نے بنائی جنت یعنی سردار سے رحمٰن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندوں کو سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اس کو راوی کو شک ہے۔ کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ہے اور وہ بیٹے ہیں مل کے اور سلیمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخان کے اور وہ اترا کرتے تھے قبیلہ بنی تیم میں اس لیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ۔

مترجم۔ وہ لوگ جو اوّل ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف منسوب ہے جیسے زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرب ہے جٹ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انبیاء کی مثال میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاؤں کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑ دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے اس میں اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی پر اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہو تا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا کہ نفس نفیس آپ کا ہے کہ جس سے قصر

انبیاء پورا ہو گیا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

بَابُ مَاجَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَّعْمَلَ بِهَا وَيَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهٗ كَادَ اَنْ يُّبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِيْسٰى اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ وَاِمَّا اَنَا اٰمُرُهُمْ فَقَالَ يَحْيٰى اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا اَنْ يُّخْسَفَ بِيْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهٖ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَاٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَّعَهٗ صُرَّةٌ

باب نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں۔

ترجمہ روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا یحییٰ علیہ السلام کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں کچھ تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں سو تم بنی اسرائیل کو حکم کردو نہیں تو میں حکم کر دیتا ہوں سو کہا یحییٰ نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دھنس نہ جاؤں میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلندیوں پر سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا تاکہ عمل کروں میں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم بھی عمل کرو ان پر۔ پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بیشک مثال اس شخص کی کہ جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خریدا اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلا شرکت غیرے سونے سے یا چاندی سے اور کہا اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم میں سے کہ اس کا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو

فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجِبُ اَوْ يُعْجِبُهٗ
رِيْحُهَا وَاِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ
اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ
فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ
فَاَوْثَقُوْا يَدَهٗ اِلٰى عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ
لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِيْهِ
مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى
نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاٰمُرُكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا
اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ
الْعَدُوُّ فِيْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اِذَا
اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ
مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ
مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا
اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ
السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ
وَالْجَمَاعَةُ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ
قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ
الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ
وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ
مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ اِنْ
صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى
اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عِبَادَ اللّٰهِ۔

نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو اِدھر اُدھر نہ دیکھو اس لیے کہ
اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز
میں جب تک کہ وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ
کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے
اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو
اچھی لگتی ہے بو اس کی اور اس کو بھی پسند آتی ہے بو اس کی اور
بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ
ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے
والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور
باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو
تا کہ اس کی گردن ماریں سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو
کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دے کر چھڑا لی اس نے
اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الٰہی سے نجات
پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے
کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک
شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اور وہ بھاگا
یہاں تک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط میں اور بچا لی اس نے اپنی
جان اس سے اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان
سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا
ہے مجھ کو ان کا۔ اوّل بات سننا ہے۔ دوسری کہا ماننا حاکم کا یعنی
جو خلاف خدا حکم نہ کرے تیسرے جہاد چوتھے ہجرت پانچویں التزام
جماعت مسلمین کا اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت
کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ
پھر آجاوے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت
کا یعنی لوگوں کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں [illegible] ایک شخص بولے کہ یا رسول اللہ اگرچہ
وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے [illegible] اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار

کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اطاعت الٰہی کے لیے نہ بغی نہ فساد کے واسطے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سوا اس کے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابو داؤد طیالسی نے ان سے ابان بن یزید نے ان سے یحییٰ نے ان سے زید بن سلام نے ان سے ابی سلام نے ان سے حارث اشعری نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب قاری قرآن اور غیر قاری کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ۔

ترجمہ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس مومن کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس کی مومن کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اس کی بد ہے اور مزا اس کا برا ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے۔ شعبہ نے قتادہ سے بھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفِيئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی مانند کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داہنے اور کبھی بائیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہونچتی ہے اس کو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز ہلتا نہیں یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جائے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ يَعْنِي أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ ایام خزاں میں اس کی پتی نہیں جھڑتی اور وہ مومن کی مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح میں سو بیان کرو تم مجھ سے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبداللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اٹھوں یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا کہا عبداللہ نے کہ پھر ذکر کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا یعنی حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ

باب نماز پنجگانہ کی مثال میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ كَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہے گا اس کے بدن پر میل عرض کی صحابہؓ نے کہ نہ باقی رہے گا اس کے بدن پر کچھ میل تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

ف اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔

بَابٌ

باب اس امت کی مثال میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ۔

ترجمہ روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال میری امت کی مانند مینہ کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔

ف اس باب میں عمار اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تھے حماد بن یحییٰ کو اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے

اسنادوں سے ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ مَثَلُ ابْنِ اٰدَمَ وَاَجَلِهٖ وَاَمَلِهٖ

باب آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَامَثَلُ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَاكَ الْاَمَلُ وَهٰذَاكَ الْاَجَلُ۔

ترجمہ روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی اور ان کی اور پھینکی آپؐ نے دو کنکریاں عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسولؐ اس کا خوب جاننے والا ہے فرمایا آپؐ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيْهَا رَاحِلَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سو اونٹ کہ اس میں نہ پاوے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں ملتا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پاوے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَا تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً اَوْ لَا تَجِدُ فِيْهَا اِلَّا رَاحِلَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹوں کے ہیں کہ نہ پاوے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پاوے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل اور یہ بھی حضرت کے زمانہ میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں میں بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الذُّبَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی سو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے سو میں پکڑتا ہوں کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ میں یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخول نار کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْاُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّعْمَلُ لِيْ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلُّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهٗ فَضْلِيْ اُوْتِيْهِ مَنْ اَشَاءُ۔

وسلم نے فرمایا اللہ مدت بقا تمہاری یعنی آپؐ کی امت کی مقابلہ میں ان امتوں کے جو گزر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور اللہ مثال تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایک مرد کے ہے کہ اس نے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا ان سے کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس نے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہ خطاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی طرف سو غضب ناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا انہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی۔ سو کہا اس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تھا تمہارا کچھ حق انہوں نے کہا نہیں سو کہا اس مرد نے کہ پھر یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جزیل ہیں۔

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں فضائل میں قرآن عظیم الشان کے جو وارد ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلّٰى اُبَيٌّ فَخَفَّفَ

باب سورۂ فاتحہ کی فضیلت میں۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ابی بن کعب کے پاس ہو کر سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابی اور وہ نماز پڑھتے تھے سو پھر کر دیکھا ابی نے اور جواب نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنِ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ۔

کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلامتی ہو تم پر اے رسول خدا کے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ کے میں نماز میں تھا تب فرمایا آپ نے کہ نہیں پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن میں اس آیت کو اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ سے آخر آیت تک یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کروں گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائے جواب میں دیر نہ کروں گا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپ نے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کے مثل عرض کی۔ انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرور سکھائیے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں کر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی یعنی سورت فاتحہ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔

مترجم اس سورہ مبارک کے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل و منشا اس کا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثنا و حمد الٰہی کی اور تعبد اور وعد وعید کی اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعدا اور منازل اشقیا کے دوسرے سبع مثانی یعنی سات آیتیں دوبار اتری ہوئی ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک

بار مکہ میں نازل ہوئی ایک بار مدینہ میں جب کہ قبلہ متحول ہوا اور تیسرے قرآن عظیم اور یہ دونوں نام آخر کے سورۂ حج میں مذکور ہیں اور اس کو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماء کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمیٰ کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمٰن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور حضرت نے خود اس کو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہو گا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اس کو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اس کی برکات سے لاتعلق محض ہیں اور غافل بحت۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب سورۂ بقر اور آیۃ الکرسی کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبریں یعنی مثل موتے کے غافل اور تارک الذکر مت بن جاؤ اور تحقیق وہ گھر کہ جس میں سورۂ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورۂ بقر ہے اور اس میں ایک آیت ہے کہ وہ سردار ہے قرآن کی سب آیتوں کی اور وہ آیۃ الکرسی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکیم بن جبیر کی روایت سے اور کلام کیا ہے اس میں شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے ان کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ إِلَى إِلَيْهِ الْمَصِيرُ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی حٰمٓ المومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جاوے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جاوے گا۔ وہاں تک کہ صبح کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْغُولُ فَتَأْخُذُ

ترجمہ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ ان کا ایک کھتا تھا کہ اس میں کھجوریں بھری ہوتیں سو غول آتا تھا اور اس

مِنْهُ تَشَكَّى ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُوْدَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُوْدَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُوْدَ فَأَرْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قَالَ فَحَلَفَتْ أَنْ لَا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰى أَذْهَبَ بِكِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّيْ ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا فِيْ بَيْتِكَ فَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوْبٌ۔

میں سے لے جاتا تھا سو شکایت کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے یعنی تاکہ لے جاویں اسے آپؐ کے پاس سو اس نے قسم کھائی کہ پھر نہ آوے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آوے گا سو آپؐ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی کہا راوی نے کہ پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پوچھا آپؐ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی اس نے کہ اب نہ آوے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پھر پکڑا اس کو ابوایوب نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں سو قریب نہ آوے گا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات سو حاضر ہوئے ابوایوب خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپؐ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپؐ نے کہ سچ کہا اس نے اگرچہ وہ جھوٹا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْ عَدَدٍ... فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْنِيْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپؐ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا قرآن سے۔ سو گزرے آپؐ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ نوسن تھا ان سب میں سو پوچھا آپؐ نے کہ تیرے ساتھ

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْيَةَ اَنْ لَّا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ۔

کیا ہے قرآن سے اسے فلانے سو عرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورۃ اور سورۂ بقر سو فرمایا آپؐ نے یعنی بطریق شاباشی کے کہ تیرے ساتھ سورۂ بقر بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپؐ نے کہ جا تو ان سب لشکریوں کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نے ان کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکا مجھے کسی نے اس سورۃ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس اس کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اس کا اس میں مشک بھر کر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولیٰ ہیں ابی احمد کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اس کی روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اس کی ہم معنی اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابوہریرہؓ کا اور اس باب میں ابی بن کعب سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
باب خاتمۂ سورۂ بقر کی فضیلت میں۔

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہ پڑھیں دو آیتیں سورۂ بقر کے آخر سے ایک رات میں کافی ہو گئیں اس کو یعنی قیام شب سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ ثَلٰثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا

ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اتاریں اس کتاب میں سے دو آیتیں کہ ختم کیا ان کے ساتھ سورہ بقر کو اور نہ پڑھی جاویں گی کسی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں

شَيْطَانٌ

شیطان آدے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آلِ عِمْرَانَ

باب سورۂ آل عمران کی فضیلت میں۔

عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيتُهُنَّ بَعْدُ قَالَ يَأْتِيَانِ كَأَنَّهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا۔

ترجمہ روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آوے گا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورۂ بقر اور آل عمران سو کہا نواس نے کہ بیان کیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا ان کو اس کے بعد فرمایا آپؐ نے وہ دونوں آویں گی۔ گویا کہ وہ چھتریاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرجہ ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہیں۔ پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے صاحب کی طرف سے یعنی شفاعت کرتے ہیں اس کی۔

ف۔ اس باب میں ابی امامہ اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آوے گا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آوے گا ثواب قراءت قرآن کا۔ اور نواس بن سمعان کی روایت میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کی طرف اس لیے کہ حضرت نے فرمایا ہے اس میں کہ آویں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں پس اس میں دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے انتہی سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کیے ہوئے زمین و آسمان سے

مترجم۔ غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَهْفِ

باب سورۂ کہف کی فضیلت میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِ السَّحَابَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ

ترجمہ روایت ہے براء سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا اس نے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِيْنَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْاٰنِ اَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْاٰنِ۔

کی اس نے آسمان کی طرف سو دیکھا ایک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپؐ سے تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں اسید بن حضیر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورۂ کہف کی اوّل سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے۔

ف۔ کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کے ساتھ مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ یٰسٓ — باب سورۂ یٰسٓ کی فضیلت میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسٓ ہے اور جس نے پڑھی سورۂ یٰسٓ لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اس کے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن عبدالرحمٰن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابو بکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے از روئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حٰمٓ الدُّخَانِ — باب سورۂ دخان کی فضیلت میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَيْلَةٍ اَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی حمٓ دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابی خثعم ضعیف ہیں کہا محمد

نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسنے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو بخشے جاویں گے اس پر گناہ اس کے۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جن کی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہیں اور ان کو ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْمُلْكِ — باب سورہ ملک کی فضیلت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِبَآءَهٗ عَلٰی قَبْرٍ وَهُوَ لَا یَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا... فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَآئِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَاَنَا لَا اَحْسِبُ اَنَّهٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْهِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس سورۂ مبارک کو سو آئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مانع ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورۃ قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اس نے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا اور وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ۔

ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورۃ الم تنزیل اور سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اس کے اور روایت کیا ہے اس

کو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے لیث نے ان سے ابی الزبیر نے ان سے جابر نے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے ان سے لیث نے ان سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزیل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

باب اذا زلزلت کی فضیلت میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی سورۃ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اس کا آدھے قرآن کے۔ اور جس نے پڑھی قل یا ایہا الکفرون تو ثواب اس کا چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جس نے پڑھی سورۃ قل ہو اللہ احد ثواب اس کا برابر تہائی قرآن کے ہے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس شیخ یعنی حسن بن سلم کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ مَا اَتَزَوَّجُ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبُعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ نکاح کیا تو نے اے فلانے کہا اس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں میں کہا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے پاس قل ہو اللہ یعنی تجھے یاد نہیں اس نے عرض کی کہ کیوں نہیں آپؐ نے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپؐ نے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل یا ایہا الکفرون عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کی پھر پوچھا آپؐ نے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپؐ نے نکاح کر تو نکاح کر تو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِیْ سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ

باب سورۂ اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی ثواب واجر میں اور قل ھو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یمان بن مغیرہ کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

باب سورۂ اخلاص کی فضیلت میں۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَاَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَاَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص سو اس نے بیشک پڑھا تہائی قرآن۔

ف۔ اس باب میں ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابی مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَاُ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل ھو اللہ احد سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انسؓ کی روایت سے اور ابو عنین وہ عبید بن حنین ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ

ترجمہ روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دو سو بار قل ھو اللہ احد مٹائے جاویں گے اس کے گناہ پچاس سال کے مگر یہ کہ ہو

يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِّائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ

اس پر قرض اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل ہو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرما دے گا پروردگار تبارک وتعالیٰ اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اِنِّيْ لَاُرٰى هٰذَا خَبَرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنَّهَا تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہوگئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھی آپؐ نے سورۃ قل ہو اللہ احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپؐ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے ان کے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپؐ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورۃ برابر ہے تہائی قرآن کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ يَقْرَاُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَاُ سُوْرَةً اُخْرٰى

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبا میں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لیے نماز میں تو شروع کرتا قل ہو اللہ

ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهٰذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى فَإِمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَإِمَّا أَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَؤُمَّكُمْ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هٰذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ پڑھ لیتا یہاں تک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورۃ اس کے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اس سے اس کے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورۃ اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑوں گا میں تم کو یعنی امامت نہ کروں گا اور انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سو اس کے پھر جب آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس خبر دی آپ کو اس صحابی کے حال کی سو فرمایا آپ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۂ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی اس نے اے رسول اللہ تعالیٰ کے میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک محبت اس کی لے جاوے گی تجھ کو جنت میں۔

ف - یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل ہو اللہ احد کو فرمایا آپ نے کہ محبت اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب معوذتین کی فضیلت میں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاریں ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل اعوذ برب الناس ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلوٰةٍ۔

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھا کروں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ

باب قاری قرآن کی فضیلت میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لیے دونا اجر ہے یعنی ایک قرات کا دوسرے مشقت کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ۔

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اس کو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کی دس شخصوں کے حق میں اس کے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لیے ان میں سے دوزخ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

باب قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں۔

عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ أَوَ قَدْ

ترجمہ روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور کہا میں نے اے امیر المومنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے

فعلوها قلت نعم قال اما انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الا انها ستکون فتنة فقلت ما المخرج منها یا رسول الله قال کتاب الله فیه نبأ ما قبلکم وخبر ما بعدکم وحکم ما بینکم وهو الفصل لیس بالهزل من ترکه من جبار قصمه الله ومن ابتغی الهدی فی غیره اضله الله وهو حبل الله المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم هو الذی لا تزیغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا یشبع منه العلماء ولا یخلق عن کثرة الرد ولا تنقضی عجائبه هو الذی لم تنته الجن اذ سمعته حتی قالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فآمنا به من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن حکم به عدل ومن دعا الیه هدی الی صراط مستقیم خذها الیک یا اعور۔

کہ ہاں انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؓ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیمابین ہوں اور وہ دو ٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر ٹکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اس کی غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسّی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا۔ اور وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اس کو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اس کے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اس کو یہاں تک کہ بول اٹھے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو اے اعور۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔

باب ما جاء فی تعلیم القرآن

باب تعلیم قرآن کی فضیلت میں۔

عن عثمان بن عفان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیرکم من تعلم القرآن وعلمه قال ابو عبد الرحمن فذاك الذی اقعدنی مقعدی هذا وعلم

ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اوروں کو کہا ابو عبدالرحمن نے جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ اسی روایت نے مجھے

الْقُرْاٰنَ فِیْ زَمَانِ عُثْمَانَ حَتّٰی بَلَغَ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ۔ بٹھایا اس جگہ اور قرآن سکھلاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ اَوْ اَفْضَلُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ ترجمہ روایت ہے عثمان سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہ کا اور روایت کی یحیی بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحیی بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحیی بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان سے اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابی عبیدہ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت میں اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے کہا ابو عیسٰے نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحیی بن سعید نے کہ میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت میں اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابو عمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا اور اس باب میں علی اور سعد سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔[1]

ف۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمٰن بن اسحاق کی سند سے۔

[1] ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ مَا لَهُ مِنَ الْأَجْرِ۔

باب قرأت قرآن کی فضیلت میں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے یعنی الف لام میم کہتے ہیں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس کے ابن مسعود سے روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود سے اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اور موقوف کیا بعضوں نے ابن مسعود سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ اقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن کہ اے رب میرے اس کو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جاوے گا تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب زیادہ دے اس کو تو پہنایا جاوے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے رب راضی ہو اس سے سو راضی ہو گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہ پھر کہا جاوے گا اسے کہ پڑھ تو اور چڑھ اور زیادہ کی جاوے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی

ف۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن بہدلہ نے ان سے ابی صالح نے ان سے ابوہریرہؓ نے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

بَابٌ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا

ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ ان کو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا

خَرَجَ مِنْهُ قَالَ اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ

کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ شانہ سے کہا ابوالنضر نے مراد لیتے تھے آپ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو یعنی جیسا قرب الٰہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر امر میں یعنی بسبب ضعف کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یاد نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقَالُ يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اِقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُ بِهَا۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا جاوے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور پڑھتا جا یعنی درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

باب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش کیے گئے میرے آگے ثواب اور نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر برائیاں اور گناہ میری امت کے سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جاوے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سوا اس کے اور کوئی چیز دال نہیں اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہوا ان کو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا

نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انسؓ سے ۔

باب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آویں گی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خیثمہ بصری جن سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خیثمہ بن عبدالرحمن نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور خیثمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابو نصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک سے کتنی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خیثمہ سے بھی ۔

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهٗ ۔

ترجمہ روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جس نے حلال جانا یا مرتکب ہوا اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

ف روایت کی محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے یہ حدیث سو زیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہ کہا روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صہیب سے اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابو المبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکیع کا ان کی روایت میں اور محمد نے کہا ابو فروہ یزید بن سنان راوی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ ۔

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لیے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر میں آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَالزُّمَرَ

ترجمہ روایت ہے ابی لبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین رض نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر نہ پڑھ لیتے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسمٰعیل نے کتاب التاریخ میں۔

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَّرْقُدَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ

ترجمہ روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور یسبح سے قبل اس کے کہ سو دیں اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یُّصَلُّوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ مَّاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ مَاتَ شَهِیْدًا وَمَنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورۂ حشر کی اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالے اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام تک اور اگر مر جاوے اس دن میں تو مرا وہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پاوے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہوگا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَیْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت میں۔

عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهٗ وَكَانَ یُصَلِّیْ قَدْرَ مَا یَنَامُ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰی حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

ترجمہ روایت ہے یعلی بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کر سکتے سو پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ

صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قرارت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قرارت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے تھے قرارت اپنی یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوْتِرُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَمْ مِنْ اٰخِرِهٖ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْاَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهٗ اَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ اَوْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا اَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْاَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِى الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ اَمْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْاَمْرِ سَعَةً۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجالاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالی کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قرارت آپ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قرارت کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالے کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سو جاتے قبل نہانے کے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سو جاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالی کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَّحْمِلُنِىْ اِلٰى قَوْمِهٖ فَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُوْنِىْ اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّىْ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنی قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

باب عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَ مَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالٰی جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر۔ ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قرارت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل مآرب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے اور پر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَبْوَابُ الْقِرَاءَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں قراءتوں کے جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَطِّعُ قِرَاءَتَہٗ یَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ یَقِفُ وَکَانَ یَقْرَأُ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنی قرارت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے تھے ابو عبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اس لیے کہ لیث بن سعد

نے روایت کی ابی ملیکہ سے انہوں نے یعلیٰ بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ملک یوم الدین پڑھتے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاُرَاہُ قَالَ وَعُثْمَانَ کَانُوْا یَقْرَءُوْنَ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انسؓ کو کہ انہوں نے عثمانؓ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ قَالَ سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ۔

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اَنَّ النَّفْسَ بالنفس والعینُ بالعین سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہم کو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

ف۔ کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور ابوعلی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں اور اسی طرح پڑھا ابوعبید نے والعینَ بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ ھَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبَّکَ۔

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہل تستطیع ربک یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور نصب لفظ رب کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَءُھَا اِنَّہٗ عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے انہ عمل غیر صالح یعنی عمل کیا اس نے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

ف۔ اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اس کے اور یہ حدیث بنانی کی ہے اور

روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذُرًا مُثَقَّلَةً۔

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذُرًا ثقل کے ساتھ یعنی بضم ذال عُذُرًا کے جو بسکون ذال سے ثقیل ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابو الجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فِیْ عَیْنٍ حَمِئَۃٍ۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے قرات ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اختلاف کیا اس آیت کی قرات میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سو اگر اس بارہ میں روایت ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰى قَوْلِهٖ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰى فَارِسَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الم سے یفرح المومنون تک سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکان فارس موافقت رکھتے تھے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑھا گیا ہے لفظ غَلَبَتْ بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غَلَبَتْ بفتح غین میں خبر ہے ان کے غالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتْ بفتح غین دوبار۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے خلقکم من ضعف یعنی بفتح ضاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضعف پڑھو یعنی بضم ضاد معجمہ۔

ف روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس

کہ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فھل من مدّکر یعنی بدال مہملہ اور قرائت مشہور بھی یہی ہے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَءُ فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ وَّ جَنَّةُ نَعِيْمٍ ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فرُوح وریحان وجنت نعیم یعنی بضم را لفظ روح کو قرائت کرتے تھے اور یہ قرائت شاذ ہے قرائت مشہور بفتح را ہے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے ۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُوالدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَءُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوْا اِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَءُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَؤُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنَنِيْ اَنْ اَقْرَاَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ ۔

ترجمہ روایت ہے علقمہ سے کہا کہ پہنچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابوالدرداء اور کہا انہوں نے کہ ہے تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرائت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبداللہ کی قراءت پہ کہا ابوالدرداء نے کیوں کر سنا تم نے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشیٰ کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا ہے عبداللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے واللیل اذا یغشیٰ والذکر والانثیٰ سو کہا ابوالدرداء نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وما خلق الذکر والانثیٰ پڑھوں سو میں ان کا کہا نہ مانوں گا ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی ہے قراءت عبداللہ بن مسعود کی یعنی واللیل اذا یغشیٰ والنہار اذا تجلّی والذکر والانثیٰ ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انی انا الرزاق ذوالقوۃ المتین اور قرائت مشہور ان اللہ ہوالرزاق ذوالقوۃ المتین ہے ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ

ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى۔

صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا وتری الناس سکاری وماہم بسکاری۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبدالملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ نے یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الایۃ آخر حدیث تک اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَوْ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ فَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلانی آیت کلام اللہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بھلا دیا گیا میں فلانی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چار پاؤں کے اپنے باندھنے کی رسی سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

باب اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرَئِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّينَ مِنْهُمُ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرئیل نے اے محمد بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا ہو جب ثواب ہے اور اس کی قرأتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

ف۔ اس باب میں عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے بھی روایت ہے اور ام ایوب بی بی ہیں ابو ایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔

عن المسور بن مخرمة وعبد الرحمن بن عبد القاري أنهما سمعا عمر بن الخطاب يقول مررت بهشام بن حكيم بن حزام وهو يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت قراءته فإذا هو يقرأ على حروف كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت أساوره في الصلوة فنظرت حتى سلم فلما سلم لببته بردائه فقلت من أقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأها فقال أقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت له كذبت والله إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لهو أقرأني هذه السورة التي تقرأها فانطلقت أقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وأنت أقرأتني سورة الفرقان فقال النبي صلى الله عليه وسلم أرسله يا عمر اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعت فقال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ يا عمر فقرأت التي أقرأني النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا أنزلت ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم إن هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسر منه

ترجمہ روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن عبد القاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سو انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورہ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورہ فرقان سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قرأت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھ تو اے عمر سو پڑھی میں نے اس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی اتری ہے پھر فرمایا نبی صلے علیہ وسلم نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہوا ان میں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ کا۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِیْہِ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِّنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ یَّسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَّسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَّلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِیْ مَسْجِدٍ یَّتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَھُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی اپنے بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک مصیبت روز قیامت کی مصیبتوں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا یعنی اس کا عیب چھپایا پردہ ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر یعنی اپنا قرض وصول کرنے میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا رہے اس میں علم کو یعنی دین کی آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ایک راہ جنت کی اور نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ کتاب اللہ کی یاد رس لیتے ہوں وہ اس کا آپس میں مگر نازل ہوئی ان پر تسکین اور ڈھانپ لیا ان کو رحمت الٰہی نے اور گھیر لیا ان کو فرشتوں نے اور جس کو عمل نے سست کیا نہیں بڑھایا اس کو نسب اس کے نے۔

ف۔ ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ پہنچی مجھ کو روایت ابی صالح سے اور ان کو ابوہریرہؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی تھوڑی حدیث اس میں سے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کَمْ اَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْہُ فِیْ شَھْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْہُ فِیْ عِشْرِیْنَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْہُ فِیْ خَمْسَۃَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْہُ فِیْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اخْتِمْہُ فِیْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّیْ اُطِیْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کتنے دنوں میں ختم کروں میں قرآن شریف کو فرمایا آپؐ نے ختم کر تو اس کو ایک مہینے میں عرض کی میں نے کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپؐ نے ختم کر دتم بیس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے ختم کر دتم اس کو دس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپؐ نے کہ ختم کر دتم اس کو پانچ دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی سوا اجازت نہ دی آپؐ نے مجھے اس

قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِی۔ سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ جو عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے اور روایت کی عبداللہ بن عمرو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم میں اور مروی ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جاویں آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر چلہ میں ختم کرنا بہتر ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت دی بعض سے اہل علم نے اس کی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے کون سا شخص ازروئے عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمایا آپؐ نے کہ اترنے والا اور کوچ کرنے والا یعنی ختم قرآن کرکے شروع کرنے والا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباسؓ کا اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نصر بن علی کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

اَبْوَابُ تَفْسِيْرِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں تفسیر قرآن کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ مَا جَآءَ فِي الَّذِيْ يُفَسِّرُ الْقُرْاٰنَ بِرَأْيِهٖ

باب تفسیر بالرائے کی مذمت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیئے کہ وہ ڈھونڈ لے اپنی جگہ دوزخ میں۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر قصداً سو چاہیئے اس کو جگہ ڈھونڈھ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کے تو چاہیئے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈھ لے دوزخ میں۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔

ترجمہ روایت ہے جندب بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑی اس کی رائے جب بھی اس نے خطا کی یعنی بے جانے کہنے پر کیوں مبادرت کی۔

ف ۔ یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کہہ دی ہو اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے دل سے کچھ نہیں

کہا بغیر علم کے ہم سے حسین بن مہدی نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قراءت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباسؓ سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فاتحہ الکتاب کی تفسیر میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ... فَاقْرَاْهَا فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْمُ الْعَبْدُ فَيَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ فَيَقُوْلُ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذَا لِيْ وَبَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَاٰخِرُ السُّوْرَةِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھا اس میں ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابوہریرہؓ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابوہریرہؓ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ سو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب بندہ کہتا ہے الرحمٰن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے اور میرے بندے کے بیچ میں ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم اور آخر سورت میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والا الضالین۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے اور اسمٰعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے اور روایت کی ابن جریج

اور مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابی السائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام کے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر سورۂ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کی ابن اویس نے ...
... اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيْسَيْنِ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ۔

ترجمہ روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابی السائب نے جو مولیٰ ہیں ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونوں ہم نشین تھے ابوہریرہؓ کے کہا ابوہریرہؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ ہیں۔ وہ ناقص ہے ناتمام ہے۔

ف اسمٰعیل بن ابی اویس کی روایت میں اس سے زیادہ نہیں ہے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کو سو کہا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اور سند پکڑی انہوں نے ابن اویس کی روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ علاء سے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هٰذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِيْ وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ قَالَ فَقَامَ بِيْ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتّٰى قَضٰى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ حَتّٰى أَتٰى بِيْ دَارَهُ فَأَلْقَتْ لَهُ الْوَلِيْدَةُ وِسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفِرُّكَ أَنْ تَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلٰهٍ سِوَى اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُوْلَ اللّٰهُ

ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے سو لوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور آگیا میں آپؐ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپؐ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپؐ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپؐ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپؐ مجھے لے کر سو ملاقات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپؐ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپؐ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہاں تک کہ لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک چھوکری نے بچھونا سو بیٹھے آپؐ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپؐ کے سو تعریف کی آپؐ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بھگاتی ہے تجھ کو اس

أَكْبَرُ فَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَا
قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارٰى
ضُلَّالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي حَنِيفٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَرَأَيْتُ
وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا ثُمَّ أَمَرَنِي فَأُنْزِلْتُ عِنْدَ
رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْتُ أَغْشَاهُ طَرَفَيِ النَّهَارِ
قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي
ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هٰذِهِ النِّمَارِ قَالَ فَصَلّٰى
وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ
صَاعٍ وَلَوْ قَبْضَةٌ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَقِي أَحَدُكُمْ
وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوِ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ
تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَاقِي اللّٰهِ وَقَائِلٌ لَهُ مَا
أَقُولُ لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ
بَلٰى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ
قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ
وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَقِي
بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ أَحَدُكُمْ
وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ
لَمْ يَجِدْهُ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي
لَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ
نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتّٰى تَسِيرَ الظَّعِينَةُ
فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِيرَةِ أَكْثَرَ
مَا يَخَافُ عَلٰى مَطِيَّتِهَا السَّرَقَ
فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ
لُصُوصُ طَيِّئٍ۔

سے کہ تو لا الٰہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ
کے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے کہ پھر باتیں کیں
حضرت نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے
تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شئے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے
کہ کہا میں نے نہیں فرمایا آپؐ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ
کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف
کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے آپؐ کا منہ چمکتا
ہے خوشی سے کہا عدی نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا
انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپؐ کے پاس
دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام کہا عدی نے کہ پھر اس
درمیان میں کہ میں ان کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں
میں صوف کی اپنی چادروں سے جو مخطط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر
نماز پڑھی آپؐ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور رغبت
دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگرچہ ایک
صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک
مٹھی اور اگرچہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچاوے ایک تم میں سے اپنے
منہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگرچہ ایک کھجور دے
کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا
ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے
کہتا ہوں اور فرماوے گا کیا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور
آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کہ ہاں کیوں نہیں پھر فرماوے گا اللہ
تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں
پھر فرماوے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے سو دیکھے گا وہ
اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور نہ پاوے گا کوئی چیز کہ
بچاوے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے چاہیے کہ بچاوے ایک
تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی پناہ دے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس
سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مدد گار ہے اور تم کو دینے والا ہے

یہاں تک کہ چلی جاوے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سواری چھوڑ لے جاوے یعنی عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قائم ہو جاوے گا پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اس وقت میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سماک بن حرب کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے سماک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لمبی روایت کی ہم سے محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔

مترجم۔ عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ توان کے رسم و رواج تو ان سے بھی بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں سے کہ سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک اور ابوہریرہؓ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیتہً پڑھ لے۔ اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسی کو محققین محدثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کی اور یہ سورہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دوبار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قرأت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ۔

ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔

ف کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ادْخُلُوْا

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں

اَبْوَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ اَىْ مُنْحَرِفِيْنَ۔

ادخلوا الباب سجدا کہ داخل ہوئے بنی اسرائیل کھسکتے ہوئے اپنے چوتڑوں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

ف۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر میں فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ کہ فرمایا آپ نے کہ کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حَبَّةٌ فِىْ شَعِيْرَةٍ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فِىْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

ترجمہ روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت فاینما تولوا فثم وجہ اللہ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کی روایت سے کہ وہ عاصم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ وَهُوَ جَاءٍ مِّنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَرَاَ ابْنُ عُمَرَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِىْ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ۔

ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کی طرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیت وللہ المشرق والمغرب یعنی اللہ کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالی کا یعنی خواہ مشرق کی طرف ہو یا مغرب کی طرف اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنی نماز علی الدابہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الٰہی متوجہ ہوگے نماز ادا کروگے قبول ہوگی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اس کی یہ آیت ہے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی پھیر لے تو اپنا منہ طرف مسجد الحرام کی روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے ان سے یزید بن زریع نے ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنی جدھر منہ کرو ادھر قبلہ ہے اللہ تعالی کا یعنی مقبول ہوگی نماز اس طرف روایت کی یہ ہم سے ابوکریب نے ان سے وکیع نے ان سے نضر بن عربی نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم بعض ضلال بے ضلال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اس کی تفسیر پر تنویہ

میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جدھر منہ کرو اُدھر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوی رحمٰن علی العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہ تفسیر ان کی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنے ذات لے لئے جاویں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائے مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیت آیہ استوی سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔

ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے عرض کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیت واتخذوا الآیۃ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کاش کہ مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس ہے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا۔

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وکذلک جعلناکم امۃً وسطاً یعنی اسی طرح ٹھہرایا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل مراد یہ ہے کہ علم و عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ بلکہ عقائد و اعمال میں عین توسط سے پیراستہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعٰى نُوْحٌ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُدْعٰى قَوْمُهٗ فَيُقَالُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا أَتَانَا مِنْ نَّذِيْرٍ وَّمَا أَتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيُقَالُ مَنْ شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ

ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاویں گے حضرت نوح علیہ السلام یعنی قیامت میں سو کہا جاوے گا ان سے کہ آیا تم نے پیغام پہنچایا یعنی اپنی امت کو کہیں گے وہ کہ ہاں پھر بلائی جاوے گی امت ان کی اور کہا جاوے گا ان سے کہ آیا پہنچایا تم کو پیغام نوح نے سو وہ کہیں گے کہ نہیں آیا ہمارے پاس کوئی

وَاُمَّتُهُ قَالَ فَيُؤْتَى بِكُمْ تَشْهَدُوْنَ اَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

ڈرانے والا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جاوے گا حضرت نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنی تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو ضرور ہے سو عرض کریں گے حضرت نوح کہ گواہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے جاؤ گے تم پھر گواہی دو گے تم کہ بیشک حضرت نوحؑ نے پیغام الٰہی پہنچایا ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا سو جعلناکم امۃً وسطاً یعنی فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ کہ اسی طرح بنایا ہم نے تم کو امت بیچ کی تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہووے رسول گواہ تم پر اور وسط سے مراد عدل ہے یعنی امت گواہی دے گی اور آنحضرتؐ اپنی امت کے تعدیل اور تزکیہ کریں گے کہ گواہی ان کی قابل قبول ہے اور یہ... شاہد عدل ہے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن عون سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَّعَهُ الْعَصْرَ قَالَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِىْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ۔

ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پھیر دئیے جاویں کعبہ کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قد نری تقلب وجہک فی السماء یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف جسے تو دوست رکھتا ہے سو پھیرے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف سو متوجہ ہو گئے آپؐ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپؐ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپؐ پھیرے گئے کعبہ کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہی چاہیئے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ و کعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبداللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے

نماز فجر میں اور اس باب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا وُجِّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ الاية۔

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی طرف تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کر دے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوْفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوْفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْجَبَهُ وَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

ترجمہ روایت ہے عروہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا ان کے ترک میں سو جواب دیا حضرت عائشہ رضی نے کہ برا کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناۃ سرکش کے لیے کہ وہ مشلل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فمن حج البیت او اعتمر الآیۃ یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ میں نے ذکر کیا میں نے اس کا ابی بکر بن عبدالرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور

وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ۔

اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا ان دو پتھروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۔

ترجمہ روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا پھر جب اسلام آیا تو باز رہے ہم ان میں طواف کرنے سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جس نے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اس پر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ طواف ان کا تطوع ہے سو جو شخص کہ خوشی سے بجا لاوے تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے جاننے والا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ وَقَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۔

ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہ آئے مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑھی آپ نے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئے حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اس کا یعنی بعد رکعتین طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جس کے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور پڑھی یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ

ترجمہ روایت ہے براء سے کہ تھے اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب ان میں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت

الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَ لَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ اِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَهُ الْاِفْطَارُ اَتَى امْرَاَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ امْرَاَتُهُ فَلَمَّا رَاَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحًا شَدِيْدًا وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ۔

آجاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو پھر نہ کھاتا وہ کچھ ساری رات اور سارا دن یہاں تک کہ شام کرتا یعنی روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزے سے تھے پھر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور ان سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لیے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور یہ ان کی محنت مزدوری کا دن تھا سو غالب ہوگئی آنکھ قیس کی یعنی آنکھ لگ گئی اور آئیں بی بی ان کی پھر جب ان کو سوتا دیکھا کہا کہ ہائے محرومی تیری پھر جب دوپہر دن چڑھا بے ہوش ہوگئے وہ اور ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت احل لکم سے آخر تک یعنی حلال کیا گیا واسطے تمہارے روزوں کی راتوں میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے۔ تو نہایت خوش ہوئے لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کھاؤ اور پیؤ یہاں تک کہ ظاہر ہو جاوے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنی روشنی صبح نمایاں ہو جاوے تاریکی شب سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ اِلٰى قَوْلِهِ دَاخِرِيْنَ۔

ترجمہ روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت وقال ربکم ادعونی استجب لکم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا یہی تو اصل عبادت ہے اور پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورۂ مومن کی وقال ربکم ادعونی استجب لکم سے داخرین تک۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم آیت مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورہ مومن کی ہے اور پوری آیت یوں ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین۔ یعنی فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھ کو اور دعا کرو مجھ کو کہ میں قبول کروں گا تمہاری دعا کو بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر انتہی لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اور اس کی تفسیر کو یہاں اس لیے لائے کہ مناسب تھی اُجیب دعوۃ الداع کی جو سورۂ بقر میں وارد ہے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ثَنَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ

ترجمہ روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی یتبین لکم

مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ۔

الآیۃ یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہو تاریکی شب سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روزہ کا فرمایا آپؐ نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہووے تم پر سفید تاگہ سیاہ تاگے سے کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک ان میں سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں ان کو دیکھ لیا کرتا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد اس سے رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نوران کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ قَالَ كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتّٰى دَخَلَ فِيهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللّٰهِ يُلْقِي بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأَوَّلُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ هٰذَا التَّأْوِيلَ وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا کہ تھے ہم شہر روم میں سو نکلی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبید سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولاتلقوا باایدیکم الی التھلکۃ پس یہ اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابوایوب انصاری اور پکارا اے آدمیوں تم یہ معنی کہتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصار کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سو کہا بعض ہمارے نے بعض سے آہستہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَعَزَّ الْاِسْلَامَ وَکَثُرَ نَاصِرُوْہُ فَلَوْ قُمْنَا فِیْ اَمْوَالِنَا فَاَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْھَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرُدُّ عَلَیْنَا مَا قُلْنَا وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ فَکَانَتِ التَّھْلُکَۃُ الْاِقَامَۃُ عَلَی الْاَمْوَالِ وَاِصْلَاحُھَا وَتَرْکُنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ شَاخِصًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی دُفِنَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضائع ہو گئے یعنی کھیت باڑیاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کی طرف اور درست کریں جو اس میں سے ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی رد میں جو ہم نے کہی تھی وانفقوا فی سبیل اللہ یعنی خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اس کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنی جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابی ایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم ۔ غرض یہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں اور یہ ان کی نافہمی ہے۔ اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون و فساد۔

عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ قَالَ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَفِیَّ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَاِیَّایَ عَنٰی بِھَا فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْ بِہٖ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِکُوْنَ وَکَانَتْ لِیْ وَفْرَۃٌ فَجَعَلَتِ الْھَوَامُّ تَسَاقَطُ عَلٰی وَجْھِیْ فَمَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَاَنَّ ھَوَامَّ رَاْسِکَ تُؤْذِیْکَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قَالَ مُجَاھِدٌ اَلصِّیَامُ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّۃِ مَسَاکِیْنَ وَالنُّسُکُ شَاۃٌ فَصَاعِدًا۔

ترجمہ روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے فمن کان منکم مریضاً الآیۃ یعنی تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو دکھ دیا ہو اس کے سر نے تو بدلا دیوے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا انتہی کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے اور میرے بال تھے کانوں تک سو لگیں جوئیں جھڑنے میرے منہ پر سو گزرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئیں تمہارے سر کی تکلیف دے رہی ہیں اور تم کو کہا کعب نے کہاں فرمایا آپؐ نے بال مونڈ ڈالو اور وہیں اتری یہ آیت مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر رکھے تو تین رکھے یعنی حلق کی جنایت میں اور کھانا چھ مساکین کو دے اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

ف ۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے ابی بشر نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن

بن ابی لیلیٰ نے ان سے کعب بن عجرہ نے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعبی نے ان سے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ سے مانند اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اصبہانی نے بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسمٰعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جوئیں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میرے بھوؤں پر سو فرمایا آپ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو جوئیں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں سو فرمایا آپ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور پھر قربانی دے دو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھ مساکین کو کھانا کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہلے فرمائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ۔

ترجمہ روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منیٰ کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

ف۔ کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثوری[1] نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر بکیر کی سند سے۔

مترجم۔ قولہ حج عرفات ہے یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے مل جانے سے حج مل جاتا ہے اور اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ اَلْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ یعنی بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو خوش لگے بات اس کی دنیا کی زندگی میں اور گواہ ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے انتہی اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد تھے معاذ اللہ من ذلک۔

[1] یہ قول ہے ترمذی کا ۱۲

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا وَ لَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُوَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ يَكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَاخَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا۔

ترجمہ روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو ساتھ کھانا نہ کھلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی رہنے نہ دیتے سو سوال کیا گیا اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتاری اللہ تعالیٰ و تبارک نے یہ آیت مبارک ویسئلونک عن الحیض الآیۃ سو حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوس و کنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر آپؐ کی خدمت میں اور خبر کی آپؐ کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں ہم ان سے حیض میں یعنی تا کہ پوری مخالفت یہود سے ہو جاوے سو متغیر ہو گیا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ غضب ناک ہوئے ان پر آپؐ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اپنے گھر چلے سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ دے کر کسی کو سو پلایا اس نے ان دونوں کو سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپؐ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے ان سے عبد الرحمٰن بن مہدی نے ان سے حماد بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم۔ قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں الخ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرتؐ حیض میں جماع کی بھی اجازت دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپؐ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی کے ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے۔

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ اَتٰى امْرَاَتَهٗ فِيْ قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ

ترجمہ روایت ہے ابن منکدر سے کہ سنا انہوں نے جابرؓ سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگرچہ دخول کرے اس کی قبل میں تو لڑکا بھینگا ہوتا ہے سو اس پر اتری یہ آیت نساؤکم حرث لکم الآیۃ یعنی عورتیں

اَنّٰی شِئْتُمْ۔ تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں۔ کھیتی وہی ہے جہاں تخم ڈالو تو اُگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گر جاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ یَعْنِیْ صِمَامًا وَّاحِدًا۔

ترجمہ روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت نسآئکم حرث لکم الآیۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قبل میں۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خثیم کا نام عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبدالرحمن ہے وہ بیٹے ہیں عبداللہ کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہؓ بیٹی ہیں عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق کی ہے اور بعضی روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَآ اَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِیَ اللَّیْلَۃَ قَالَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَالَ فَاُنْزِلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَۃَ۔

ترجمہ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت عمر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلاک ہوا میں فرمایا آپؐ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ پھر اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نسائکم حرث لکم الآیۃ سامنے سے صحبت کر تو اور پیچھے سے صحبت کر مگر بچ دبر میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبداللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں۔

مترجم قولہ پھیر دی میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھیرنا اس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرضیکہ حضرت عمرؓ ڈرے کہ اس میں شائد معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کر آہ یہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کسی طرف سے ہو۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ زَوَّجَ اُخْتَهُ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتّٰى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لُكَعُ اَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللّٰهِ لَا تَرْجِعُ اِلَيْكَ اَبَدًا اٰخِرَ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللّٰهُ حَاجَتَهُ اِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا اِلٰى بَعْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اِلٰى قَوْلِهِ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمْعٌ لِّرَبِّيْ وَطَاعَةٌ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ اُزَوِّجُكَ وَاُكْرِمُكَ۔

ترجمہ روایت ہے معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر رہیں وہ اس کے نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے ان کو ایک اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس مرد نے ان کی اور خواہش کی انہوں نے اس کی پھر پیغام دیا ان کا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ سو کہا ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سو طلاق دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کرے گی تیری طرف آخر عمر تک کہا راوی نے پھر جانی اللہ تعالےٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سو اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت واذا طلقتم النساء سے وانتم لاتعلمون تک پھر جب سُنا اس کو کہا بات سُننی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہیئے اس کی پھر بلایا ان کے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی اور خطاب کیا اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا کہ فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء کو ہے مع رضامندی عورتوں کی۔

مترجم قولہ سو اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت آہ پوری آیت یوں ہے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ...... یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ

نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جاویں آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے انتہیٰ۔

عَنْ اَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَۃَ قَالَ اَمَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنْ اَکْتُبَ لَھَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَاٰذِنِّیْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی فَلَمَّا بَلَغْتُھَا اٰذَنْتُھَا فَاَمْلَتْ عَلَیَّ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ وَقَالَتْ سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ روایت ہے ابی یونس سے جو مولے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھوں میں ان کے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کر دینا حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ الآیۃ پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کر دی میں نے ان کو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَصَلٰوۃِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالٰے کے لیے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے اور فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اس کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

ف۔ اس باب میں حفصہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ۔

ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نماز عصر ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُبَیْدَۃَ السَّلْمَانِیِّ اَنَّ عَلِیًّا حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰھُمَّ امْلَأْ قُبُوْرَھُمْ وَبُیُوْتَھُمْ نَارًا کَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ۔

ترجمہ روایت ہے عبیدہ سلمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابوحسان اعرج کا نام مسلم ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ۔

کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صلوٰۃ وسطی صلوٰۃ عصر ہے۔

ف۔ اس باب میں زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ صلوٰۃ وسطی یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہؓ اور حسن اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطی سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور معاذؓ اور جابرؓ کا اور اسی کے قائل ہیں عطاء اور عکرمہ اور مجاہد اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی کذا فی شرح الموطا للقاری۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کُنَّا نَتَکَلَّمُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ فَنَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ o فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ۔

ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں سو اتری یہ آیت مبارک وقوموا للّٰہ قانتین یعنی کھڑے رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا۔

ف۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ ونهینا عن الکلام یعنی منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ نَزَلَتْ فِیْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ کُنَّا اَصْحَابَ نَخْلٍ فَکَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْ مِنْ نَخْلِهٖ عَلٰی قَدْرِ کَثْرَتِهٖ وَقِلَّتِهٖ وَکَانَ الرَّجُلُ یَاْتِیْ بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَیْنِ فَیُعَلِّقُهٗ فِی الْمَسْجِدِ وَکَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَکَانَ اَحَدُهُمْ اِذَا جَاءَ اَتَی الْقِنْوَ فَضَرَبَهٗ بِعَصَاهُ فَیَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَیَاْکُلُ وَکَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا یَرْغَبُ فِی الْخَیْرِ یَاْتِی الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِیْهِ الشِّیْصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْکَسَرَ فَیُعَلِّقُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے کہ آیت لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی حضرت کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے گچھا یا دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سو ان میں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گدر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سو ان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گدر ہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعضا گچھا ایسا لاتا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سو لٹکا دیتا اس کو مسجد میں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا

بِآخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُهْدِيَ مِثْلَ مَا أَعْطٰى لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلٰى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ يَأْتِيْ أَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ۔

من طیبات الآیۃ یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لوگے مگر جو آنکھیں موند لو انتہیٰ کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دی جاوے ایسی چیز جو اس نے خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براہ چشم پوشی یا حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک وہ قبیلہ بنی غفار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزوان ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الْآيَةَ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دنیا اس کا اور جھٹلانا حق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ پاوے یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پاوے اثر دوسرا یعنی شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ الْآيَةَ یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا مگر ابی الاحوص کی روایت سے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا إِنِّيْ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو فرمایا یَا أَيُّهَا الرُّسُلُ الآیۃ یعنی اے رسولو کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ قَالَ وَذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَہٗ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُہٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُہٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُہٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ۔

تمہارے عمل جانتا ہوں اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا الآیۃ یعنی اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں تم کو کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کا کہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب اے رب! اور کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور کپڑے اس کے حرام کے ہیں اور خوراک دی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ الاٰیۃ اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا یُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَہٗ فَیُحَاسَبُ بِہٖ لَا نَدْرِیْ مَا یُغْفَرُ مِنْہُ وَمَا لَا یُغْفَرُ مِنْہُ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ بَعْدَھَا فَنَسَخَتْھَا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ۔

ترجمہ روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیت ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ یعنی اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے آخر آیت تک انتہیٰ غمگین کر دیا اس نے ہم کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی کسی گناہ کا سو اس پر بھی حساب ہو گا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا جاوے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جاوے پھر اتری بعد اس کے یہ آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت الآیۃ یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اسی کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں انتہیٰ سو فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔

عَنْ اُمَیَّۃَ اَنَّھَا سَاَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ وَعَنْ قَوْلِہٖ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ فَقَالَتْ مَا سَاَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُہٗ

ترجمہ روایت ہے امیّہ سے کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونوں آیتوں کا۔ ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ اور من یعمل سوءا یجز بہ الآیۃ یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پاوے گا پس فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا

مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيرِ۔

جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی ہیں بخار اور بدبختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہہ میں پھر خیال کرتا ہے کہ کھو گئی اور گھبرایا کرتا ہے اس کے لیے یعنی اس گھبراہٹ سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے بندہ اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سُرخ انگیٹھی سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم۔ غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملے گی تو آپ نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت میں آیت ان تبدوا ما فی انفسکم کو منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں مذکور ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَأَلْقَى اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ الْآيَةَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى

ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ الْآيَة یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے اس کو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ تعالے انتہٰی داخل ہوا اصحاب کے دلوں میں اس سے ایسا خوف و خطر کہ کسی چیز سے نہ ہوا تھا۔ سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کہو تم کو سُنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے سو ڈالا اللہ تعالے نے ایمان ان کے دلوں میں یعنی قبول و تسلیم بھر اتاریں۔

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ الْاٰیَة قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آئتیں اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰیَة یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اس کی طرف اس کے رب سے اور ایمان لائے مومن

لوگ آخر آیت تک لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا الْاٰیَة یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی لیے ہیں جو نیکیاں کمائیں اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں۔ اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جاویں یا چوک جاویں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے قبول کیا یعنی تمہاری اس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا۔ یعنی اے رب ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہیٰ فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ میں نے ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا الْاٰیَة۔ یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ ہو ہم میں اور عفو کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر آخر آیت تک۔ انتہیٰ سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے ایسا ہی کیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔

مترجم۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحابؓ پر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقر کی احادیث میں بہت آئی ہے چنانچہ وارد ہے جبیر بن نفیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت ہوئیں ہیں مجھے اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو سیکھو ان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الٰہی ہیں اور دعا ہیں روایت کیا اس کو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی

سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کون سی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے قل ہو اللہ احد پھر کہا اس نے کونسی آیت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے آیت الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الخ پھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپؐ کہ پہنچے وہ آپؐ کو اور آپؐ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جاوے فرمایا آپؐ نے خاتمہ سورۂ بقر کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزائن رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں۔ عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ چھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یہ روایت کیا اس کو بھی دارمی نے انتہیٰ اب جاننا چاہیئے کہ یہ سورۂ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا۔ اور قصہ ابتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و جالوت اور گزرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتیٰ کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریا کاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریا کاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جاوے اور تمثیل اور تشبیہ سود خواروں کی ساتھ اس شخص کے کہ جس پر شیطان سوار ہوا۔ اور احکام و اوامر میں سے حکم عبادت الٰہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے مصلے ٹھہرانے کا۔ اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈھنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈھونڈھنے کا صبر و تحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا۔ اور امر ادائے شکر کا اور امر قصاص کا۔ مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا اشہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر حفاظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا۔ اور امر صدقہ دینے کا۔ ان لوگوں کو کہ راہ خدا میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو بمجرد نزول حرمت ربوا اس سے باز رہے اور امر تقویٰ کا اور مابقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو مہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہی راعنا کہنے سے اور امتراء یعنی شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے۔ اور شہداء کو موتیٰ کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفث و فسوق و جدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من و اذیٰ کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامیٰ

اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کی اور رذائیم افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الٰہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آباء کی اور مذمت اشراک فی الدعا کی اور مذمت کتمان آیات الٰہی کی اور ثمن قلیل اس پہ لینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لد اور فساد کی اور تعدی کی کہ حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بھی بہت سے عمدہ احکام اس سورۂ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ قلم اس کی تحریر سے عاجز ہے ہم بیان کئے ہم نے بعض اس میں سے سبیکۃ الذہب الابریز ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کا هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ الآیۃ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کو کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات متشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پرہیز کرو ان سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم۔ اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا یعنی مشابہت رکھتی ہے ہر آیت اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عبث اور ہزل نہیں اور صدق و عدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ پس اس میں کئی قول ہیں اکابر دین کے چنانچہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ محکمات تین آیتیں ہیں سورۂ انعام کی قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ، اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ اور انہی کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ میں ہیں یہی

متشابہ ہیں اور مجاہد اور عکرمہ نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال و حرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہے ہر ایک دوسرے کی صدق و حسن میں اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہے۔ کہ جس پر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا۔ اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ محکمات قرآن اس کی ناسخ اور حلال و حرام اور حدود و فرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اس کے اور مقدم و مؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ اس کا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم وہ ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعددہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی۔ اور بعض اکابر دین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لائح مگر کیفیات ان کی مجہول جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس خفا کی وجہ سے ان کو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجہول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعضے جہول بوالفضول اس کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضحہ پر ایمان نہیں لاتے ہداہم اللہ الی الصراط مستقیم۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتِيْهِمْ فَاعْرِفِيْهِمْ وَقَالَ يَزِيْدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ فَاعْرِفُوْهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا کہ پوچھی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کی فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآیۃ یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اس کے متشابہ کے فتنہ اور اس کی تاویل ڈھونڈھنے کو انتہی پس فرمایا آپ نے کہ جب دیکھے تو ان کو تو پہچان رکھ ان کو اور کہا یزید نے اپنی روایت میں کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکھو تم ان کو تو پہچان رکھو اس کو دو بار کہا یا تین بار۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام ان کا عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور ان کو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ وَلِيِّيْ أَبِيْ وَخَلِيْلُ رَبِّيْ ثُمَّ قَرَأَ

روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ۔

ہیں سے اور میرے دوست باپ میرے ہیں اور خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ان اولی الناس بابراہیم الآیۃ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مومنوں کا۔

ف روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابونعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابی الضحیٰ نے ان سے عبداللہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے۔ روایت سے ابی الضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے اور ابوالضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابونعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ اَرْضٌ فَجَحَدَنِيْ فَقَدَّمْتُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا الْاٰيَةَ۔

روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جاوے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے باب میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ میری اور یہودی کی شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہوگیا یعنی میرے حصہ کا بس لے گیا میں اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپؐ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ان الذین سے آخر تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ادفیٰ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

الیم ٭ ۔۔۔۔ جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالےٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک انتہی۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اَوْ مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِیْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِیْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيْكَ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا الاٰیۃ یا مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ ۔۔۔۔۔۔۔ الاٰیۃ کہا ابو طلحہ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کہ جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہوں۔ پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان حج میں کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ اور لہو بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کہ توشہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِیْ۔

روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ الاٰیۃ بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو اور کہا یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصارٰی نجران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔۔۔۔۔۔ یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی علیٰ کے باب میں بعد اس کے کہ آچکا تم کو علم سو کہو آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو، اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر انتہا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ و عزیزہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جوان میں عقیل و ہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا کہ اے عبد المسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمد بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ ان کا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑھا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلوں پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے انتہی خلاصتہ کا فی البغوی۔

عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُءُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ كِلاَبُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ إِلَى آخِرِ الآيَةِ قُلْتُ لأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلاَّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ ۔

روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابو امامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چمڑے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے۔ یعنی خوارج یا بندہ میں یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت یوم تبیض وجوہ آلایتہ کہا ابی غالب نے کہ کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت سے سنا ہے جب تم سے بیان کیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی کُنْتُمْ

قَالَ اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ۔

خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الآیۃ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالٰی کے آگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیمؒ سے مانند اسی کی اور ذکر نہ کیا اس میں آیۃ کنتم خیر امۃ کا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِيْ جَبْهَتِهِ حَتّٰى سَالَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ اِلٰى اٰخِرِهَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپؐ کی پیشانی میں یہاں تک کہ خون بہا آپؐ کے روئے مبارک پر سو فرمایا آپؐ نے کیوں کر نجات پاوے گی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہو ان کو اللہ کی طرف پس اتری یہ آیت لیس لک من الامر الآیۃ یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالٰی توبہ دے ان کو یا عذاب کرے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِيْ وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَرُمِيَ رَمْيَةً عَلٰى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ تُفْلِحُ اُمَّةٌ فَعَلُوْا هٰذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپؐ کی اور مارا گیا ایک پتھر آپؐ کے شانۂ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپؐ کے منہ پر اور آپؐ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیوں کر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بد سلوکی کی اور وہ اللہ تعالٰی کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالٰی نے یہ آیت مبارکہ لیس لک الآیۃ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالٰی توبہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لئے کہ وہ ظالم ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا سُفْيَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ لیس لک من الامر شئی یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالٰی توبہ دے ان کو انتہی پس توبہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے

اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ رضی کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے یہ روایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بد دعا کرتے تھے چار شخصوں کے لیے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لیس لک الآیۃ اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن ایوب رضی نے ابن عجلان سے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجھ کو اللہ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دیوے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق کرتا اس کی اور بیشک بیان کیا مجھ سے ابوبکر رضی نے اور سچ کہا ابوبکر رضی نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجالاوے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء کی مگر یہی حدیث۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ یعنی اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون

ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑے نہ رہیں اپنے کیے پر اور وہ جانتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ رَفَعْتُ رَاْسِیْ یَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ مَا مِنْھُمْ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا یَمِیْدُ تَحْتَ جَحْفَتِہٖ مِنَ النُّعَاسِ فَذَالِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا۔

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں سے اس دن ایسا نہیں ہے جو جھکا نہ جاتا ہو اپنے سر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ثم انزل الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَۃَ قَالَ غُشِیْنَا وَنَحْنُ فِیْ مَصَافِّنَا یَوْمَ اُحُدٍ حَدَّثَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ مَنْ غَشِیَہُ النُّعَاسُ یَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سَیْفِیْ یَسْقُطُ مِنْ یَّدِیْ وَاٰخُذُہٗ وَیَسْقُطُ مِنْ یَّدِیْ وَاٰخُذُہٗ وَالطَّائِفَۃُ الْاُخْرٰی الْمُنَافِقُوْنَ لَیْسَ لَھُمْ ھَمٌّ اِلَّا اَنْفُسُھُمْ اَجْبَنُ قَوْمٍ وَّاَرْعَبُہٗ وَاَخْذَلُہٗ لِلْحَقِّ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابو طلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے والے مدد حق کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیت جس میں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے۔ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَۃٌ قَدْ اَھَمَّتْھُمْ اَنْفُسُھُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ یَقُوْلُوْنَ ھَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّہٗ لِلّٰہِ یُخْفُوْنَ فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰھُنَا قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِھِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰہُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ... یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضوں کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو یہ یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

ف جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پہ ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے حضرت کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تا صادق اور منافق معلوم ہوں۔

عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ فِيْ قَطِيْفَةٍ حَمْرَآءَ افْتُقِدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ما کان لنبی الآیۃ ایک روئیدار چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان لنبی الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی عبد السلام بن حرب نے خصیف سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباسؓ کا اس روایت میں۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ یعنی اور نبیؐ کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپاوے گا لاوے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن پھر پورا پاوے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

ف اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نہ جانیں کہ حضرت نے ہم کو ظاہر میں معاف اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی خفگی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نہ کریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا قَالَ اَفَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَّاَحْيٰى اَبَاكَ فَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا وَّقَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ

روایت ہے جابرؓ بن عبد اللہ سے کہتے تھے ملے مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض فرمایا آپؐ نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپؐ نے کلام

عَلَيَّ أُعْطِيكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ قَالَ وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا الْآيَةَ ۔

نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر قتل کیا جاؤں تیرے راہ میں دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک ولاتحسبن الذین قتلوا الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن عبداللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے۔

مترجم۔ پوری آیات جو اس بارہ میں نازل ہوئیں یہ ہیں وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ یعنی اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔

ف شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور رہنا اور خوشی پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَقَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَأَزِيدَكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا نَسْتَزِيدُ

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی الآیۃ سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتوں میں بیان ہے سبز چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قندیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار تیرے نے ایک بار اور فرمایا ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے

وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنَ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُكَمِّلُهُ لَكُمْ فَاَنْتُمْ لَا تُتْرَكُوْنَ قَالُوْا تُعِيْدُ اَرْوَاحَنَا فِي اَجْسَادِنَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى

ہو کہ ہیں تم کو زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جھانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب تک کہ کچھ فرمائش نہ کریں تب عرض کی پھیری جاویں روحیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہاں تک کہ لوٹیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کیے جاویں تیرے راہ میں دوبارہ یعنی یہی آرزو ہے سوا اس کے کچھ آرزو نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ان آیتوں کا ترجمہ ابھی اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهٗ اَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا۔

روایت ہے ابن مسعودؓ سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنی جو ابھی اوپر گزری مگر زیادہ کیا اس میں راوی نے یہ مضمون کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ بھیجا جاوے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دی جاوے ان کو کہ راضی ہوئے ہم یعنی اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہم سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ۔

روایت ہے عبداللہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنا دیوے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اژدہا یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپ نے ہم پر اس کے مصداق میں یہ آیت اللہ تعالیٰ کی کتاب سے لا تحسبن الذین الآیۃ اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق میں یہ آیت سیطوقون ما بخلوا بہ الآیۃ اور فرمایا آپ نے کہ جو لیوے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر وہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اس پر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اس کے مصداق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنی گنجا کہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔

مترجم۔ بعضی روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلِلّٰہِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ... یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہی اور آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ مع ترجمہ اوپر گزری۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ سے آخر تک یعنی پھر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ قَالَ اذْھَبْ یَا رَافِعُ لِبَوَّابِہٖ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَہٗ لَئِنْ کَانَ کُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَآ اُوْتِیَ وَاَحَبَّ اَنْ یُّحْمَدَ بِمَا لَمْ یَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَکُمْ وَلِھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہٖ فِیْ اَھْلِ الْکِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ فَکَتَمُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِغَیْرِہٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ اَرَوْہُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْہُ بِمَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ وَاسْتُحْمِدُوْا بِذٰلِکَ

روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جا تو ابن عباس رضہ کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اس پر کہ خوش ہو اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جاوے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں سو فرمایا ابن عباس رضہ نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر پڑھی ابن عباس رضہ نے یہ آیت یعنی اوپر سے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ سے بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا تک پھر فرمایا ابن عباس رضہ نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور حضرت سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو حضرت نے پوچھی تھی ان سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور

اِلَیْہِ وَفَرِحُوا بِمَا اٰتَوْا مِنْ کِتَابِھِمْ وَمَا سَاَلَھُمْ عَنْہُ۔ پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ حضرت نے پوچھی تھی

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آئتیں یوں ہیں۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ فَنَبَذُوْہُ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ وَاشْتَرَوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ٥ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّھُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ٥ یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

ف وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں (موضح القرآن) غرض ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں۔ اور جاننا چاہیے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصۂ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصۂ ولادت یحییٰؑ کا اور ولادت حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا مذکور ہے اور اوامر سے مذکور ہے امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اور ایمان لانے کا خداوند تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل خداوند تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَۃِ النِّسَآءِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَسَکَتَ

روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے جابر بن عبد اللہؓ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بے ہوش تھا پھر جب مجھے افاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال

حَتّٰی نَزَلَتْ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ۔ میں سو حضرت چپ ہو رہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک یوصیکم اللہ الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور فضل بن صباح کی روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ٥ یعنی اللہ تعالیٰ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اس کی اولاد نہیں اور وارث اس کے ماں باپ ہیں تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچے ہیں تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ خبردار ہے حکمت والا۔

ف اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیویں اور ماں کا حصہ اور اگر میت کی اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کی اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اس کے دفن اور کفن میں لگائے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیجئے جو کچھ بچے تو اس کی وصیت میں ایک تہائی تک لگائے اس کے بعد میراث کے حصے ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ صاحب نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا تر ہے انتہی موضح القرآن۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اَوْطَاسٍ اَصَبْنَا نِسَآءً لَّهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِّنْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ ان کے شوہر تھے مشرکوں میں سو مکروہ جانا یعنی ان سے صحبت کرنے کو بعض مردوں نے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک والمحصنات الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَصَبْنَا سَبَایَا یَوْمَ اَوْطَاسٍ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِیْ قَوْمِهِنَّ فَذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری رضؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا اس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت والمحصنات الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے اور روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہؓ اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَاُحِلَّ لَکُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ ط فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِیْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ۔ یعنی اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کو مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جو ان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار حکمت والا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَبَآئِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

روایت ہے انس بن مالک رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبد اللہ الرحمٰن بن ابی بکرہ سے مگر یہ صحیح نہیں۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَآئِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا

روایت ہے ابی بکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اکبر کبائر کی صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے ہم کو فرمایا آپ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے قبل اس

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

کے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا آپؐ نے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ چپ رہتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةٌ فِيْ قَلْبِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اس پر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جاوے گا ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ اَوْ قَالَ الْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ شَكَّ شُعْبَةُ۔

روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن العاص سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کا اس میں شعبہ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيْرَاثِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ قَالَ مُجَاهِدٌ وَاُنْزِلَ فِيْهَا اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَوَّلَ ظَعِيْنَةٍ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مُهَاجِرَةً۔

روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم عورتوں کے لیے ہے آدھی میراث یعنی اور مرد کو دوہرا حصہ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط یعنی مت آرزو کرو اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اتری ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں یہ آیت اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اور تھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

ف یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کی بعض راویوں نے ابن نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ایسا کہا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا أَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اس نے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنی ان کو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیۃ یعنی میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے آخر تک۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا غَمَزَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ۔

روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا انہوں نے کہ کہا عبداللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھوں میں آپ کے آگے قرآن اور آپ منبر پر تھے سو پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں اس آیت پر فکیف اذا جئنا الآیۃ اشارہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کرو سو نظر کی میں نے ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف ایسی ہی روایت کی ابو الاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ۔

روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سو عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپ کے آگے اور آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپؐ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبداللہ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا ۔ کہا عبداللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنسو بہاتی تھیں۔

ف یہ روایت صحیح تر ہے ابی الاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا ۔۔۔۔ یعنی پھر کیا حال ہو گا جب بلاویں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلا دیں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال

بتانے والا انتہی اور اس آیت میں خطاب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپؐ کی۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ... فَقَدَّمُوْنِي فَقَرَأْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ۔

روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہا انہوں نے کہ تیار کیا ہمارے لیے عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہم کو اور پلائی ہم کو کچھ شراب سو لی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے مجھے آگے کیا یعنی امام بنایا پس پڑھی میں نے سورۂ قل یا ایہا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون یعنی کہہ دے تو اے نبی کہ کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطی کی حضرت علیؓ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

روایت ہے عروہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر سے کہا عبداللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے لڑا زبیرؓ سے بھیا کے پانی کے لیے جو پتھریلی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیرؓ سے کہ پانی چھوڑ دو چلا جاوے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کھیت اے زبیرؓ اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیرؓ کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اس کے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بات آپؐ نے اس لیے فرمائی کہ زبیر آپؐ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپؐ نے ان کی طرفداری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ کا اور پھر فرمایا آپؐ نے کہ اے زبیرؓ تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک

رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جاوے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیرؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فلا وربک سے آخر تک۔

ف سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے مانند اسی روایت کے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبداللہ بن زبیرؓ کا۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔ یعنی سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیری چکوتی سے اور قبول رکھیں مان کر انتہی اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے جہالت کی حضرت نے زبیرؓ کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اول ظاہر تر ہے (لمعات)

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّهَا طَيْبَةُ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنی جہاد سے سو لوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مارنا نہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۔ یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پاوے اس کے لیے کوئی راہ انتہی اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے

مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جاکر کچھ مال تجارت لادیں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مددگار رہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي هَذَا حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ مَا نُسِخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا بُدِّلَتْ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ ۔

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آوے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہو گا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جاوے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس رضؓ سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں۔ تو پڑھی انہوں نے یہ آیت ومن یقتل مومناً آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی حضرت کا قول نہیں ٹھہرایا۔

مترجم پوری آیت یوں ہے۔ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ؀ یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کرکے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔

ف ابن عباس رضؓ کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علما نے کہا ہے کہ سزا اسی کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے عفو کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضؓ نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شائد اس سے تشدید مراد ہو اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ الآیۃ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاۃ مومنین کا دائم نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں

وَاَخَذُوْا غَنَمَهُ فَاَتَوْا بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔

تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس نے سلام کیا اس لیے تاکہ بچ جاوے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھین لیں بکریاں اس کی اور لائے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو اجب تم چلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مومن نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْاٰيَةَ جَآءَ عَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيْرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَاْمُرُنِىْ اِنِّىْ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِىْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے جبکہ نازل ہوئی یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ الآیۃ آئے عمرو بن ام مکتوم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نابینا تھے سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ یعنی سوا ان لوگوں کے جن کو مرض ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبد اللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبد اللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُوْنَ اِلٰى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اِنَّا اَعْمَيَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً فَهٰؤُلَآءِ الْقَاعِدُوْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِ اُولِى الضَّرَرِ۔

روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا تفسیر میں اس آیت کی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ الآیۃ یعنی برابر نہیں ہیں بیٹھنے والے مومنوں میں سوا بیماری والوں کے انتہی کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبد اللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے کہا کہ ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہ سو ہم کو رخصت ہے کہ جہاد میں نہ جاویں پس اتری یہ آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَۃً۔ یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے

والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور رہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ بیٹھنے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا الخ... یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبد اللہ بن الحارث کے اور بعض نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے اور کنیت مقسم کی ابو القاسم ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ یعنی نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے انتہی اور غرض ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدوں کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لولے معذور مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق و شوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جوان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہی اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَخْبَرَنَا اَنَّ زَيْدَ بْنَ

روایت ہے سہل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس کے بازو میں سو خبر اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن

ثَابِتٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْلٰی عَلَیْہِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَجَآءَہٗ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَھُوَ یُمِلُّھَا عَلَیَّ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ اَسْتَطِیْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَکَانَ رَجُلًا اَعْمٰی فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَفَخِذُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ فَثَقُلَتْ حَتّٰی هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِیْ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ۔

ثابت نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے لیے لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ یعنی برابر نہیں ہونے قاعدین مومنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے راہ میں انتہی کہا راوی نے کہ آگئے ان کے پاس ابن ام مکتومؓ اور آپؐ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن ام مکتومؓ نے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر اور آپ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہو گئی کہ قریب تھی کہ کچلی جاوے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپ کی سو اتارے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپؐ پر غیر اولی الضرر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے اعنی روایت کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔ مترجم۔ قولہ سو بھاری ہو گئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپؐ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری ہو جاتی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپؐ اصحاب کو جو اترا ہوتا بتلا دیتے۔

عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ۔

روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمرؓ نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اس کے صدقے کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَآءِ صَلٰوۃً هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَبْنَآئِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ فَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَۃً وَّاحِدَۃً وَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترے ضجنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو ان پر ایک بارگی اور بتحقیق جبرئیلؑ

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّي بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ۔

آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حکم کیا آپؐ کو کہ دو کر دیں آپؐ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کیے ایک گروہ آپؐ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیویں اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پھر آویں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑھیں آپؐ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیویں یہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابی ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابی عیاشؓ زرقی اور ابن عمرؓ اور حذیفہؓ اور ابی بکرہؓ اور سہل بن ابی حثمہؓ سے بھی روایت ہے اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبُشَيْرٌ وَمُبَشِّرٌ وَكَانَ بُشَيْرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشِّعْرَ يَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضَ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الشِّعْرَ قَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ إِلَّا هٰذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا قَالَ وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ ابْتَاعَ الرَّجُلُ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتَاعَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرُبَةِ سِلَاحٌ وَدِرْعٌ وَسَيْفٌ

روایت ہے قتادہؓ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھر والے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان کو بنو ابیرق کہتے تھے اور وہ تین بھائی تھے بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا ہجو میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر منسوب کر دیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلانے نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اس کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا کھجور اور جو ہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آ جاتا ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس میں سے خرید لیتا کچھ خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی کھجور اور جو تھے سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک جھروکے میں اور اس جھروکے میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی

فَعُدِیَ عَلَیْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَیْتِ فَنُقِبَتِ
الْمَشْرُبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلاَحُ فَلَمَّا أَصْبَحَ
أَتَانِی عَمِّی رِفَاعَةُ فَقَالَ یَا ابْنَ أَخِی إِنَّهُ قَدْ عُدِیَ
عَلَیْنَا فِی لَیْلَتِنَا هٰذِهِ فَنُقِبَتْ مَشْرُبَتُنَا وَذُهِبَ
بِطَعَامِنَا وَسِلاَحِنَا قَالَ فَتَحَسَّسْنَا فِی الدَّارِ وَ
سَأَلْنَا فَقِیلَ لَنَا قَدْ رَأَیْنَا بَنِی أُبَیْرِقٍ اسْتَوْقَدُوا
فِی هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَلاَ نَرٰی فِیمَا نَرٰی إِلاَّ عَلٰی
بَعْضِ طَعَامِکُمْ قَالَ وَکَانَ بَنُو أُبَیْرِقٍ قَالُوا
وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِی الدَّارِ وَاللّٰهِ مَا نُرٰی صَاحِبَکُمْ
إِلاَّ لَبِیدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِنَّا لَهُ صَلاَحٌ وَإِسْلاَمٌ
فَلَمَّا سَمِعَ لَبِیدٌ اخْتَرَطَ سَیْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ
فَوَاللّٰهِ لَیُخَالِطَنَّکُمْ هٰذَا السَّیْفُ أَوْ لَتُبَیِّنُنَّ
هٰذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا إِلَیْکَ عَنَّا أَیُّهَا الرَّجُلُ فَمَا
أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِی الدَّارِ حَتّٰی لَمْ نَشُکَّ
أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِی عَمِّی یَا ابْنَ أَخِی لَوْ
أَتَیْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَذَکَرْتَ ذٰلِکَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَیْتٍ مِنَّا
أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلٰی عَمِّی رِفَاعَةَ بْنِ زَیْدٍ
فَنَقَبُوا مَشْرُبَةً لَهُ وَأَخَذُوا سِلاَحَهُ وَطَعَامَهُ
فَلْیَرُدُّوا عَلَیْنَا سِلاَحَنَا فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلاَ حَاجَةَ
لَنَا فِیهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُ
فِی ذٰلِکَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أُبَیْرِقٍ أَتَوْا رَجُلاً مِنْهُمْ
یُقَالُ لَهُ أُسَیْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَکَلَّمُوهُ فِی ذٰلِکَ
وَاجْتَمَعَ فِی ذٰلِکَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا
یَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ وَعَمَّهُ
عَمَدَا إِلٰی أَهْلِ بَیْتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلاَمٍ وَصَلاَحٍ

کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئی جھروکے میں
اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہو گیا پھر جب صبح
ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی
کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے
جھروکے میں اور ہمارا میدہ اور ہتھیار کوئی لے گیا کہا راوی
نے پھر دریافت کیا ہم نے محلہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے
کہا کہ ہم نے دیکھا بنی ابیرق آگ جلا رہے تھے آج کی رات
اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پہ ہو گی
یعنی جو چوری گیا ہے کہا راوی نے کہ بنی ابیرق کہتے تھے کہ ہم
نے جو پوچھا محلہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں
آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان
تھا ہم میں سے پھر جب سُنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجھے
چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں
سو قسم ہے اللہ کی کہ میں تم کو بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت
کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہ اے
مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پاچھ کی ہم نے محلہ
میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی ابیرق ہی
چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے چچا نے اے میرے بھائی کے
بیٹے اگر تم جاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
ذکر کرتے ان سے یعنی تو شاید ہماری چیز مل جاتی کہا قتادہؓ
نے کہ آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں آئے میرے
چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لے گئے
ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھیر دے ہم کو ہتھیار
ہمارے اور غلہ ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب سنا بنی
ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس

يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا
ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدْتَ إِلَى
أَهْلِ بَيْتٍ ذُكِرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ
بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَلَا بَيِّنَةٍ قَالَ
فَرَجَعْتُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ
مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَأَتَانِي عَمِّي رِفَاعَةُ فَقَالَ
يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّا أَنْزَلْنَا
إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا
أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا بَنِي
أُبَيْرِقٍ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ إِنَّ
اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ
يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ
خَوَّانًا أَثِيمًا يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ
مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ رَحِيمًا أَيْ
لَوِ اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ لَغَفَرَ لَهُمْ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا
فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَإِثْمًا مُبِينًا
قَوْلُهُمْ لِلَبِيدٍ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَ
رَحْمَتُهُ إِلَى قَوْلِهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا
فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ قَتَادَةُ
لَمَّا أَتَيْتُ عَمِّي بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ
عَشِيَ أَوْ عَسِيَ الشَّكُّ مِنْ أَبِي عِيسَى فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أُرَى إِسْلَامَهُ مَدْخُولًا فَلَمَّا

کا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور
جمع ہوئے اس کے سبب بہت سے لوگ محلہ کے اور عرض کی
کہ اے رسول اللہ کے تحقیق قتادہ بن نعمان اور ان کے چچا
ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں
تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا
قتادہ نے پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپؐ نے کہ تو ایک گھر والوں پہ
کہ جن کے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے
بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قتادہ نے کہ پھر میں لوٹا
اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں پھر آئے میرے
چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دی
میں نے ان کو حضرت کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ
مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا
الیک الکتاب الآیۃ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتاری ہم
نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا
دکھلاوے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور
مراد چوروں سے بنی ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واستغفر
اللہ یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قتادہؓ
سے اور فرمایا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ
أَنْفُسَهُمْ سے رحیما تک یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو
بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یکسب اثما فانما یکسبہ
علی نفسہ یعنی جو کماتا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے
اثما مبینا تک اور مراد اس سے بنی ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل
کے لیے یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ولولا فضل اللہ علیک ورحمتہ
سے فسوف نؤتیہ اجرا عظیما تک پھر جب اترا قرآن لے آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار اور دے دیئے آپؐ

أَتَيْتُهُ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي هِيَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لَحِقَ بُشَيْرٌ بِالْمُشْرِكِينَ فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا فَلَمَّا نَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِأَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرٍ فَأَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ بِهِ فِي الْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ أَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَّانَ مَا كُنْتَ تَأْتِينِي بِخَيْرٍ۔

نے وہ رفاعہ کو پھر کہا قتادہؓ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار اور وہ بوڑھے تھے کہ ان کی بینائی میں ضعف تھا اور ابوعیسیٰ کو شک ہے کہ عشا بالشین معجمہ کہا یا بالسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے کچھ خلل ہے پھر جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب اترا قرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ومن یشاقق الرسول سے بعیداً تک یعنی جو نافرمانی کرے رسولؐ کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس پر ہدایت اور چلے مومنوں کے راہ سے الگ پھیر دیں گے ہم اس کو جدھر پھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ بڑا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جاوے اس کے ساتھ اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اس کی حسان بن ثابت نے شعروں میں تب اٹھایا اس نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا شعر یعنی تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خیر نہ پہنچے گی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہؓ سے مرسلاً نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابی سعید خدریؓ کے اور ابوسعیدؓ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں ہے قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ لاية یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا اس کو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابوجہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے اور ابن مہدی ان پر کچھ طعن کرتے تھے

مترجم۔ اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک کے سوا سب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں معاذ اللہ من ذلک۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا فِيْ كُلِّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا اَوِ النَّكْبَةَ يُنْكَبُهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ یعنی جو کوئی برا کرے گا ضرور بدلا پاوے گا گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپؐ نے نزدیک ہونے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مومن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہوں کا یہاں تک کہ کانٹا چبھے یا کوئی بلا آوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے وہ بیٹے ہیں محیصن کے۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا اُقْرِئُكَ اٰيَةً اُنْزِلَتْ عَلَيَّ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَقْرَاَنِيْهَا فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنِّيْ وَجَدْتُ فِيْ ظَهْرِيْ اِقْتِصَامًا فَتَمَطَّاْتُ لَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاَيُّنَا لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا وَاِنَّا لَمَجْزِيُّوْنَ بِمَا عَمِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُوْنَ فَتُجْزَوْنَ بِذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوْبٌ وَاَمَّا الْاٰخَرُوْنَ فَيُجْمَعُ ذٰلِكَ لَهُمْ حَتّٰى يُجْزَوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تب اتری یہ آیت مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ الآیۃ یعنی جو برائی کرے گا بدلہ پاوے گا اور نہ پاوے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار انتہٰی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی بکرؓ آیا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت جو اتری ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابوبکرؓ نے پھر پڑھائی مجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر پایا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی لی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا اے ابی بکرؓ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پاویں گے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اے ابی بکرؓ تجھے اور مومنین کو بدلا مل جاوے گا برائیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہو گا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلا پاویں گے ان کا قیامت کے دن۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولیٰ بن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند

سے ابی بکرؓ سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور دافع عیوب وھوالمطلوب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَشِيَتْ سَوْدَةُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاجْعَلْ يَوْمِيْ لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہؓ کو کہ طلاق دیویں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب بڑھاپے کے سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجئے آپؐ مجھ کو اور اپنی بیبیوں میں رکھیے اور معاف کردیتی ہوں میں باری اپنی حضرت عائشہؓ کو سو حضرت نے ولیا ہی کیا پس اتری یہ آیت فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا الآیۃ یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیویں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کرلی جائز ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الآیۃ۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن محمد ثوری کہا ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ۔

روایت ہے براءؓ سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کی يَسْتَفْتُوْنَكَ الآیۃ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو اس کی تفسیر کے لیے وہ آیت جو گرمی میں نازل ہوئی۔

مترجم بغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرما میں نازل ہوئی اس لیے آیۃ الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یوں ہے۔ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ۔ یعنی تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی مر جاوے اور نہ ہو اس کی اولاد اور اس ایک بہن ہو سو اس کے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اس کی اولاد پھر اگر ہیں اس کی دو بہنیں تو ان دونوں کے لیے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کے لیے برابر حصہ دو عورتوں کے ہے۔ انتہیٰ اور کلالہ کا اطلاق تین

شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پر ہیں ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا علاتی یا اخیافی۔

خاتمہ سورۂ نساء۔ ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے اتارا ہے اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں سے احکام پرورش یتامیٰ کے اور تعداد منکوحات کی اور امر ادائے مہر کا اور امر یتامیٰ کی آزمائش کا وقت تفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کھا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق عصبات کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نہی بجبر عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کی اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہو جانا حد زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زدوکوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے میں اور امر عبادت الٰہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقربا اور یتامیٰ اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غائط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پاوے اور امر ادائے امانات اور عدل کا اور امر اطاعت خدا و رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنے کا وقت تنازع کے خدا اور رسول کی طرف اور امر منافقوں سے اعراض کرنے کا اور خدا پر توکل کرنے کا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم ان لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الٰہی کا قیام و قعود میں اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنان یتامیٰ اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا۔ اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا ادائے شہادات میں اور نہی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسولؐ پر۔ اور نہی دین میں غلو کرنے سے۔ اور نہی تثلیث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اس کا انتہیٰ گویا کہ یہ سورۂ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضائل سے اس میں مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت واجر مؤمنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنے کی اور ذمائم سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خور کی اور مذمت

بخیل کی، اور مذمت افترا کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکان ہجرت کی اور نہی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت غیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لیے اور چھ خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہ السلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور بکار آمد اس میں مذکور ہیں چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اس کے قبول ہونے کی اور ارادہ الٰہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جاویں اور بخشے نہ جانا شرک کا اور رشکایت جبت اور طاغوت کی اور لڑنا کافروں کا طاغوت کے لیے اور مومنوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنے لگے اور پہنچنا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اس کا اور عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسولؐ کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر مشہور کر دیتے ہیں۔ اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جاوے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لیے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہودیوں سے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہ اے امیر المومنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین انتہی تو بیشک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا وَعِنْدَہٗ یَھُوْدِیٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ عَلَیْنَا لَاتَّخَذْنَا یَوْمَھَا عِیْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمِ عَرَفَۃَ۔

روایت ہے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ اٰیۃ اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اترتی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباسؓ نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے۔

مترجم۔ اس آیت مبارک میں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونے کی دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونے کی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمد للہ علی ذالک معالم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں جمع تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس کے قبل ہوا اور نہ بعد ہو گا فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اترا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰی سَحَّاءُ لَا یُغِیْضُھَا اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ قَالَ اَرَاَیْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَمِیْنِہٖ وَعَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ بِیَدِہِ الْاُخْرٰی الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے والا اور بہانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح اور دن میں فرمایا آپ نے کہ خیال تو کرو کتنا خرچ کر چکا ہو گا جب سے پیدا کیے آسمان سو اب تک کچھ کم نہیں ہوا جو اس کے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر تھا یعنی قبل پیدائش سموات کے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جس کے لیے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کے لیے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ یَدُ اللّٰہِ مَغْلُوْلَۃٌ غُلَّتْ اَیْدِیْھِمْ یعنی یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کیے گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ الآیۃ

اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لاوے یعنی صفات الٰہی پر مثل ید و وجہہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ تفسیر کرے اس کی یا وہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور ابن عیینہ رض اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جاویں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جاوے اور نہ بیان کی جاوے کیفیت ان کی یعنی یہ نہ کہا جاوے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ولیسا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللهُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ اتری یہ آیت وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ رض کا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا وَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا۔

عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پڑ گئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سو ملا دیئے اللہ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے کہا راوی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ پھیر نہ رکھو ظالم کو ظلم سے اور نہ لوا دو حق مظلوم کا اس سے۔

ف عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبداللہ بن مسعود رض کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبداللہ بن مسعود رض سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

ابی عبیدہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لَمَّا وَقَعَ فِیْھِمُ النَّقْصُ کَانَ الرَّجُلُ فِیْھِمْ یَرٰی اَخَاہُ یَقَعُ عَلَی الذَّنْبِ فَیَنْھَاہُ عَنْہُ فَاِذَا کَانَ الْغَدُ لَمْ یَمْنَعْہُ مَا رَاٰی مِنْہُ اَنْ یَّکُوْنَ اَکِیْلَہٗ وَشَرِیْبَہٗ وَخَلِیْطَہٗ فَضَرَبَ اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِیْھِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ وَقَرَأَ حَتّٰی بَلَغَ لَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالنَّبِیِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَا اتَّخَذُوْھُمْ اَوْلِیَاءَ وَلٰکِنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ مُتَّکِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰی تَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْہُ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا۔

علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آگیا تو یہ حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا اس کو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اترا ان کے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسٰی بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپؐ نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے لَوْ کَانُوْا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ سے آخر تک یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اس پر تو نہ بناتے گنہگاروں کو دوست ولیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں کہا راوی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے سو اٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الٰہی سے جب تک کہ نہ پکڑو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کرو اسے حق کی طرف بخوبی۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو ابو داؤد نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

مترجم۔ ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت او محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور احتراز نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئے۔ جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب و احتراز پر ضرور ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِیْ شَھْوَتِیْ فَحَرَّمْتُ عَلَیَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کے لیے اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں

رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلاً کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہونے کا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہ سے مرسلاً۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ الْآيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ إِلٰى قَوْلِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا۔

روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف سو اتری وہ آیت جو سورۂ بقرہ میں ہے یَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ آخر آیت تک یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پڑھی گئی ان کے آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اتری وہ آیت جو سورۂ نساء میں ہے یٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ الخ یعنی اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حال میں پھر بلائے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اتری وہ آیت جو سورۂ مائدہ میں ہے إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ الآیۃ یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دیوے تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئے کے سبب سے اور اتری یہ آیت فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے یا اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

ف اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلاً روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لئے حکم شراب کا صاف صاف پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے۔

عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا

روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہوں نے کہ مر گئے چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہو گا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو

إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ ایمان لائے اور عمل کیے نیک اس چیز میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل حرمت کے جب تقویٰ اختیار کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے بھی روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے کہا ابی اسحاق نے کہ کہا براء بن عازبؓ نے انتقال کیا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا آخر آیت تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے تو کہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ۔

روایت ہے عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھتا ہو اس کے راہ کی عرض کی صحابہؓ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپ پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اے ایمان والو مت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جاویں تو تم کو ناگوار ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علیؓ کی روایت سے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پھر اتری یہ آیت یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو امت پوچھو ایسی چیزیں کہ اگر بیان کی جاویں تو تم کو برا لگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ن الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِّنْہُ۔

ابی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی اے ایمان والو فکر کرو تم اپنی جانوں کی تم کو ضرر نہ پہنچاوے گا جو گمراہ رہے گا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اس کے دونوں ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے ان پر عام عذاب آجاوے یعنی اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مانیں تو آمرین ماخوذ نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعًا اور روایت کی بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابی بکر سے قول ابوبکر کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ الشَّعْبَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ فَقُلْتُ لَہٗ کَیْفَ تَصْنَعُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قَالَ اَیَّۃُ اٰیَۃٍ قُلْتُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْھَا خَبِیْرًا سَاَلْتُ عَنْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّھَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُّؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ فَعَلَیْکَ بِخَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَآئِکُمْ اَیَّامًا الصَّبْرُ فِیْھِنَّ مِثْلُ

ابی امیہ شعبانیؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کونسی آیت میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ جس کا کہا مانا جاوے اور ہوائے نفسانی کہ جس کی تابعداری کی جاوے اور دنیا ایسی کہ آخرت پر مقدم رکھی جاوے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنی جان کی اور چھوڑ دو تم عوام کو اس لیے کہ ان کی ہدایت ایسی

الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِي غَيْرُ عُتْبَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ لَا بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ۔

بیماریوں کے سبب سے محال ہے اس لیے کہ بے شک بعد تمہارے ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے کہا عبداللہ بن مبارکؒ نے جو راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کے لوگوں سے فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس مکھی چوس ہو جاویں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جاویں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر شخص اپنی ہی زٹ ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیئے کہ ان سے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دیوے اور آیت مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا۔

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ قَالَ بَرِئَ النَّاسُ مِنْهَا غَيْرِي وَغَيْرُ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَّيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَأَتَيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلًى لِبَنِي سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عُظْمُ تِجَارَتِهِ فَمَرِضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكَ أَهْلَهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذٰلِكَ الْجَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْجَامَ فَسَأَلُونَا عَنْهُ

روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول میں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ یعنی اے ایمان والو گواہی تمہاری درمیان اپنے جب آ جاوے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بداء کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کے لیئے اور ان کے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن ابی مریم کہتے تھے تجارت کے لیئے اس کے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دے اور وہ اس کے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس کو ہزار درہم میں اور تقسیم کر لیا اس کو میں نے اور عدی بن بداء نے

فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هٰذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرَهُ قَالَ تَمِيمٌ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَثَّمْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَأَدَّيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يُعْظَمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَحَلَفَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا فَنُزِعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ۔

پھر جب آئے ہم اس کے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ سوا اس کے کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اس کے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے ان کو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے ان کو کہ میرے رفیق یعنی عدی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑ لائے وہ لوگ عدی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مانگا آپؐ نے ان سے بینہ یعنی گواہ سو نہ پائے انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپؐ نے ان کو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اس کے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کھائی اس نے یعنی جھوٹی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا سے أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ تک پس کھڑے ہوئے عمرو بن العاص اور ایک اور مرد یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لیے پانچ سو درہم عدی بن بدار سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت ان کی ابو النضر ہے اور چھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی کنیت ابو النضر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدینی کی ابی صالح سے جو مولیٰ ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی چیز اس روایت میں سے ابن عباسؓ سے بطور اختصار کے اور سند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کے قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تمیم داری اور عدی اس کا ترکہ لے کر آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا نہ پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ۔

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے کہ ہم نے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے ہی آدمی کا ہے کہا ابن عباس نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الآیۃ

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی۔

مترجم۔ پوری آیت معہ ترجمہ یہ ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ۝ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھاویں اللہ تعالیٰ کی اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ کہ جن کا حق دبا ہے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ۔

عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترا دسترخوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے سو ہو گئی ان کی صورت بندر اور سور کی۔

ف اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہؓ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے روایت کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ

کیا انہوں نے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔

مترجم۔ مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اترا تھا اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ یُلَقّٰی عِیْسٰی حُجَّتَهٗ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یَا عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ اَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللّٰهُ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ الْاٰیَةَ كُلَّهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ سکھلا دے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حجت ان کی اور تعلیم کر دی اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یَا عِیْسٰی الخ یعنی جب فرمائے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہرالو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ تعالیٰ نے جواب اس کا عیسیٰ علیہ السلام کو

آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ اور مریمؑ سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن مو سے خون کی ندیاں بہنے لگیں گی اور مارے خوف کے تھرانے اور کانپنے لگیں گے سبحان اللہ کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہٗ کی کہ جس کے سوال میں دھرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی ولی کی کہ معبودیت میں اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے معاذ اللہ من ذلک اور اللہ تعالیٰ یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل و خوار کرنے کے لیے میدان قیامت میں دکھلا دے گا کہ سب معبودان باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جاویں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذریں نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کی تھیں اور سجدے اور رکوع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے اب حسنات ہماری ہباء منبثا اور خیرات و صدقات ہمارے رماد منثورا ہو گئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ وَالْفَتْحِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورۂ مائدہ اور فتح ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی

مترجم۔ سورۂ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ و قرار بلکہ تمامی علماء و فقہا اس کے زلہ ربا ہیں احکام فقہیہ سے اس میں بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام میں اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں رد کنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس چیزوں کی یعنی میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اھل بہ لغیر اللہ اور منخنقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نطیحہ اور ما اکل السبع اور ما ذبح علی النصب اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور

کھانے کی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کی اور حکم تیمم کا اور امر تقوی کا اور امر عدل کا ادائے شہادت میں اور امر قطع ید سارق و سارقہ اور توبہ ان لوگوں کی اور کفارہ قسم کا ساتھ کھانا کھلانے دس مسکینوں کے یا کپڑا پہنانا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اگر یہ تینوں نہ ہو سکیں تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب و ازلام کی اور جزائے صید جو حالت احرام میں مارا جائے اور حلت صید بحر کی محرم کے لیے اور حکم گواہ کرنے کا وصیت پر اور قسم ان کی بعد نماز عصر اور قصص و اخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جانے کا اور ان کا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل میں اور قصہ ہابیل وقابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزوں کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور رد بکار ہی عیسیٰ علیہ السلام کی امر معبودیت میں جس کی تفصیل اخیر حدیث میں ابھی گزری اسی طرح کے اور بہت فوائد و مضامین عمدہ مذکور ہیں

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ ابوجہل نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ جو تو لایا ہے اسے جھٹلاتے ہیں یعنی قرآن کو پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ سے آخر تک یعنی وہ لوگ تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں ولیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

ف روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ناجیہ سے کہ ابوجہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ذکر کی حدیث مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں حضرت علیؓ کا اور یہ روایت صحیح تر ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ وہ کہتے تھے جب اتری یہ آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے اَرْجُلِكُمْ تک یعنی کہہ اے محمدؐ کہ وہ پروردگار قادر ہے اس پر کہ بھیج دے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے منہ کی پھر جب اتری یہ آیت قُلْ هُوَ الْقَادِرُ سے آخر تک یعنی قادر ہے وہ اس پر کہ کردیوے تم کو فرقہ فرقہ اور چکھادے لڑائی بعض کی بعض کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں باتیں آسان ہیں راوی کو شک ہے کہ اَهْوَنُ فرمایا یا اَيْسَرُ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّھَا کَائِنَۃٌ وَّلَمْ یَاْتِ تَاْوِیْلُھَا بَعْدُ۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ یعنی کہہ دے تو اے محمد کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ بیشک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا لَا یَظْلِمُ نَفْسَہٗ قَالَ لَیْسَ ذَالِکَ اِنَّمَا ھُوَ الشِّرْکُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم، یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپ نے اس کا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہ صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ کُنْتُ مُتَّکِئًا عِنْدَ عَائِشَۃَ فَقَالَتْ یَا اَبَا عَائِشَۃَ ثَلَاثٌ مَنْ تَکَلَّمَ بِوَاحِدَۃٍ مِّنْھُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ عَلَی اللّٰہِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّہٗ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ عَلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ وَکُنْتُ مُتَّکِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْظِرِیْنِیْ وَلَا تُعْجِلِیْنِیْ اَلَیْسَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰہِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ھٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذَالِکَ جِبْرِیْلُ مَا

مسروق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے ابا عائشہ تین باتیں ہیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر جس نے کہا کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شب معراج میں تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنی نہیں پا سکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لے لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سو اٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مومنوں کی ماں مجھے مہلت دیجیے اور جلدی مت کیجیے کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی یعنی بیشک دیکھا اس

رَاَيْتُهٗ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَآءِ سَادًّا عُظْمُ خَلْقِهٖ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَآ اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

کو محمدؐ نے دو بارہ اور فرماتا ہے یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آئتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ مراد ان آئتوں سے دیکھنا ہے جبرئیلؑ کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرئیلؑ کو اس صورت میں کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں مگر انہیں دو مرتبہ میں دیکھا میں نے ان کو آسمان سے اترتے کہ بھر لیا تھا ان کے جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچ کو اور فرمایا حضرت عائشہؓ نے جس نے کہا کہ محمدؐ نے چھپالی کچھ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر پس جھوٹ باندھا اس نے اللہ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول پہنچا دے جو اترا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا کہ محمدؐ کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان و زمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہؓ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝

روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا انہوں نے کہ چند لوگ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کھاویں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنی جانور مذبوح کو اور نہ کھاویں ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی میتہ کو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فَكُلُوْا سے مشرکون تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

مترجم۔ پوری آیت معہ ترجمہ یوں ہے فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کئی آیتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ...... اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی میتہ نہیں

کھاتے اللہ نے اس کا جواب سکھا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ذبیحہ اس کے نام سے کاٹا گیا اس لیے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پھر یہ بھی فرمایا کہ اب بھی اگر تم اس شبہ میں پڑے رہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اس لیے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر خدا کو پوجیے بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال و حرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے۔

عن عبد اللہ قال من سرہ ان ینظر الی الصحیفۃ التی علیہا خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلیقرا ھؤلاء الآیات قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الی قولہ لعلکم تتقون۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا انہوں نے جس کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر مہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چاہیے کہ پڑھے یہ آیتیں قل تعالوا سے تتقون تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذلکم وصکم بہ لعلکم تعقلون ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا الا وسعہا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعھد اللہ اوفوا ذلکم وصکم بہ لعلکم تذکرون وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصکم بہ لعلکم تتقون ۔۔۔۔۔۔

یعنی تو کہہ آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے جو کھلا ہو اس میں سے اور جو چھپا ہوا اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہے جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو وہی کہتے ہیں جو اس کو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم دھیان رکھو یہ راہ ہے سیدھی سو اس پر چلو اور مت چلو کئی راہ پھر تم کو بھٹکا دیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شاید تم بچتے رہو۔

عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قول اللہ تعالی او یاتی بعض آیات ربک قال طلوع الشمس من مغربھا۔

روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا او یاتی بعض آیات ربک یعنی آجاویں بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی سو فرمایا آپ نے کہ مراد ان نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع کیا اس کو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ یَنْفَعْ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَلْاٰیَةَ الدَّجَّالُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُهُ الْحَقُّ اِذَا هَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا فَاِذَا هَمَّ بِسَیِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا فَاِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا فَاِنْ تَرَكَهَا وَرُبَّمَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهٗ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَاَ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکھو اس کے لیے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپ نے یہ آیت مَنْ جَآءَ سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لاوے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ سورۂ انعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کے قدر نہ جانے وہ بد ترین انام بلکہ کہتر ین انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ بغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم و بقر کی یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور کیل و میزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الٰہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتدا سے توراۃ میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا معبود حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رویت کوکب و قمر و شمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور حبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر خدا نخواستہ وہ شرک کرتے اور زنادانیوں سے کفار نابکار کی اعراض ان کا آیات الٰہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مومنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام توراۃ کو اور قسمیں کھانا ان کا اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو فوراً ایمان لا دیں اور نکالنا مشرکوں

کا اپنے معبودوں کے حصے حرث و انعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرک پیروں کے نام کی چنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرانا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیاء کی اپنے جانب سے اور تذکیر بالآء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر بھیجے اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ فلق حب و نوی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس و قمر اور بنائے نجوم اور انشائے انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزوں کا اور حب متراکب اور نخیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات و نخل و زرع مختلف الاکل و زیتون و رمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمکن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں وغیر ذلک من النعماء الکثیرۃ والآلآء الوافرۃ۔ غرض اس سورۂ مبارک میں تذکیر بالآء اللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جابجا بیان کی گئیں ہیں اور صفات الٰہی سے آیات قدرت اس کی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات و نور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سرو جہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سمٰوات و ارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بر و بحر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرعاً و خفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع و ولی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الٰہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم و حکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سمٰوات والارض اور نہ ہونا لڑکے اور جورو کا اس کے لیے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شئے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف و خبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کر کے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد و منافع عمدہ عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور وعاظ کو چاہیے کہ غور و تامل سے اس سورۂ مبارک میں نظر فرماویں اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھاویں تاکہ بعد مردن حسرت و افسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھاویں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَاَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرَفِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو دہایا ہوا کہا حماد نے اس طرح اور سلیمان جو

اِبْهَامِهٖ عَلٰى اَنْمَلَةِ اِصْبَعِهِ الْيُمْنٰى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔

راوی حدیث ہیں انہوں نے رکھی نوک اپنے انگوٹھے کے داہنی انگلی کے پور پر کہا راوی نے کہ بس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے روایت کی ہم سے عبدالوہاب وراق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰٓؤُلَآءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰٓؤُلَآءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ اللّٰهُ النَّارَ۔

مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم علیہ السلام کی پیٹھوں سے اولاد ان کی اور گواہ کیا ان کو ان کی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا سبھوں نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم یہ اس لیے کہ کہیں کہنے لگو تم قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھی آپ سے یہی آیت تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی ان سے اولاد اور فرمایا کہ پیدا کی ہے میں نے یہ جنت کے لیے اور جنت ہی کا کام کریں گے یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی ان سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لیے بنایا میں نے ان کو دوزخ ہی کا کام کریں گے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ یعنی جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہو گئے تو عمل کی کیا حاجت ہے کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ جب پیدا کرتا ہے بندے کو جنت کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندے کو دوزخ کے لیے

کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو وہ دوزخ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمرؓ سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيصًا مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ قَالَ رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ قَالَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضَى عُمْرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ قَالَ فَجَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ آدَمُ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِئَ آدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوئی ان کی پیٹھ اور نکلیں ان کی پیٹھ سے وہ سب روحیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدمؑ نے اے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدمؑ کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر کی امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں کہا آدمؑ نے کہ اے رب کتنی ٹھہرائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدمؑ نے کہ اے رب زیادہ دے اس کو میری عمر سے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدمؑ کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدمؑ نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا حضرتؐ نے کہ پھر مکر گئے آدمؑ اور مکرنے لگی اولاد ان کی اور بھول گئے آدمؑ اور بھول گئی اولاد ان کی اور چوک گئے آدمؑ اور چوک گئی اولاد ان کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ

سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ حاملہ ہوئیں حوا آنے لگا ان کے پاس شیطان اور ان کا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبد الحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور وہ جیتا

تَعَاشَ وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهٖ ۔ رہا اور یہ شیطان کے سکھلانے سے اور اس کے حکم سے تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہؓ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی یہ بعضوں نے عبدالصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم۔ کہتا ہے سورۂ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب و غریب جواہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اور زمین میں جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مومنین کی نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوطؑ اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان و جراد و قمل و ضفادع و دم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری تعالیٰ کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور ناہیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح و نصرت کا ان کے لیے اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا ان کی صورتوں کا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدمؑ سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا۔ اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکوں اور مفتریوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکرات موت کے وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابواب سموات کا منکروں کے لیے اور مہاد و غواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکوں کے لیے اور نکالنا حسد و بغض کا ان کے سینوں سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع و فوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی ایک بحر طویل ہے عاشقان قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور و تامل فرماویں اور حظوظ روحانیہ اٹھاویں

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفٰى صَدْرِيْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا هَبْ لِيْ هٰذَا السَّيْفَ فَقَالَ هٰذَا لَيْسَ لِيْ وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسٰى أَنْ يُّعْطٰى هٰذَا مَنْ لَّا يُبْلِيْ بَلَائِيْ فَجَاءَنِي الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِيْ وَلَيْسَ لِيْ وَإِنَّهٗ قَدْ صَارَ لِيْ وَهُوَ لَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ الْاٰيَةَ

روایت ہے سعد سے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اس کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو بس دے دیجئے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو فرمایا آپ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو مل جاوے گی جس نے میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا آپؐ کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی

اور تب میری نہ تھی اور اب مجھے اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ تب یہ آیت اتری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سماک نے مصعب بن سعد سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے

مترجم پوری آیت یوں ہے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول ؐ کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسول ؐ کے اگر ایمان رکھتے ہو انتہیٰ اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرما دیا ہے کہ فتح وظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوتی ہے غنیمت اسی کا مال ہے تم اپنا نہ جانو پھر آگے وَاعْلَمُوْا میں فرما دیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَظَرَ نَبِیُّ اللّٰهِ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَّاَصْحَابُهٗ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْهِ وَجَعَلَ یَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَّنِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِی الْاَرْضِ فَمَا زَالَ یَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا یَدَیْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ رِدَآؤُهٗ مِنْ مَنْکِبَیْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْبَکْرٍ فَاَخَذَ رِدَآءَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ کَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَیُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مُرْدِفِیْنَ فَاَمَدَّهُمُ اللّٰهُ بِالْمَلٰٓئِکَةِ۔

عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہا نظر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپ ؐ کے تین سو اور چند آدمی سو منہ کیا نبی اللہ نے قبلہ کی طرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگے اللہ کو کہ اے اللہ پورا کر دے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا وعدہ یا اللہ اگر ہلاک کر دے گا تو اس جماعت کو مسلمانوں سے تو نہ عبادت کی جاوے گی تیری زمین میں پھر اسی طرح پکارتے رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے یہاں تک کہ گر گئی چادر مبارک آپ ؐ کے کندھوں سے اور آئے ابوبکر صدیق ؓ اور اٹھائی چادر اور ڈال دیا اس کو آپ ؐ کے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا کہ اے نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بیشک وہ پورا کرے گا جو وعدہ کیا ہے اس نے تم سے سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ یعنی یاد کرو اس وقت کو کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کر لی اس نے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تم کو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ قِیْلَ لَهٗ عَلَیْكَ الْعِیْرُ لَیْسَ دُوْنَهَا شَیْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ وَهُوَ فِیْ وِثَاقِهٖ لَا یَصْلُحُ وَقَالَ لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ وَقَدْ اَعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ قَالَ صَدَقْتَ۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے کسی نے کہا کہ چلئے آپ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپ سے لڑنے والا نہیں کہا اوسی نے کہ آواز دی آپ کو عباس رضؓ نے کہ وہ اپنی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپ کو لائق نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سو دے چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپ نے کہ تم نے سچ کہا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِیْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَكْتُ فِیْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کے چیزیں میری امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ عذاب کرنے والا نہیں ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان کے امان کے لیے قیامت تک۔

ف - یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم - یعنی دو چیزیں عذاب الٰہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَیَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا یَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیت منبر پر وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کر قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اس کو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے محنت کو سو نہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

ف اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہے ابن عمرؓ کو۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّءُوْسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا قَالَ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ یَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کالے سر والے کو یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان

اَبُوْهُرَيْرَةَ اِلَّا اَنَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابوہریرہؓ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جاویں ان پر سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لَوْلَا كِتٰبٌ الآیۃ یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سبب سے بڑا عذاب۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْءَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰٓؤُلَآءِ الْاُسَارٰى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانے کے سو عرض کی عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کہ میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے کہ چپ ہو رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسیں مجھ پر آسمان سے پتھر اس دن سے زیادہ اور مجھے یہی ڈر رہا یہاں تک کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمرؓ کے قول کے موافق مَا كَانَ سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہادیوے خون ان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔

خاتمہ۔ چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لیے فہرست اس کے مضامین کی سورۂ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔

مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے طرف انفال کے اور وہ مثانی میں ہے اور طرف براۃ کے اور وہ میئن میں ہے

مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ گزرتا تھا ان پر زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی ان پر کچھ آیتیں کتنے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ دو ان آیتوں کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور رہے پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت رکھ دو اس آیت کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور رہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں اول اول نازل ہوئی تھی اور تھی سورۂ براۃ کہ قرآن کے آخر میں اتری تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی اور رکھ دیا میں نے ان کو سبع طول میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عوفؒ کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباسؓ سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں ہیں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالکؓ سے۔

مترجم مثانی وہ سورتیں ہیں کہ مئین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی اور مئین سو سو آیتوں والی سورتیں ہیں اور اول قرآن میں سات سورتوں کو سبع طول کہتے ہیں پھر اس کے بعد مئین ہیں یعنی سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد مثانی ہیں پھر اس کے بعد مفصل قولہ اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا یعنی سورۂ انفال میں ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافروں اور مسلمانوں میں تھا اور سورۂ براءت میں اسی عہدوں کو ان کے آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے مذکور تھے اس لیے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لیے نہ لکھی کہ شائد دونوں ایک ہوں اور حضرت نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ اَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ

روایت ہے عمرو بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر حمد کی آپؐ نے

اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ ثُمَّ قَالَ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ اَيُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ وَلَا يَجْنِيْ وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا وَلَدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ اِلَّا مَا اَحَلَّ مِنْ نَفْسِهٖ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ لَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ اَلَا وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ .... فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا وَاِنَّ لَكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَاِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِيْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ ۔

اللہ کی اور ثنا کی اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپؐ نے کونسا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کونسا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کونسا دن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کہا راوی نے کہ لوگوں نے عرض کی کہ دن ہے حج اکبر کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپؐ نے کہ بیشک خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں، آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے پر ہو اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط اصل مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے اور سود عباسؓ بن عبد المطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا جاوے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص نہیں طلب کرتے حارث بن عبد المطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتے تھے بنی اللیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سوا اس کے مگر یہ کہ وہ کریں کھلی ہوئی بےحیائی پھر اگر وہ نافرمانی کریں تمہاری تو الگ رکھو ان سے بستر اور مارو ان کو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہے میں آجاویں تو پھر نہ الزام رکھو ان پر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو اور اجازت

نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر کپڑے اور کھانے میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی یہ ابوالاحوص نے شبیب سے۔

مترجم۔ یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں جمی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم و زیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضرور ہے اور جہاں عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل و نہب و خون ہوتا تھا اس کے عزیز و اقارب کو پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستور کو نامنظور کہا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت میں سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لے لیوے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرض دار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے اور ترمذی کی روایت میں حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا اور صواب وہ ہے جو مشکوٰۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایاس تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا اور یہ ایاس چھوٹا تھا کہ اس کو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تھا عباسؓ سے وفات پائی اس نے خلافت عمرؓ میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حج اکبر کس دن ہے فرمایا آپ نے نحر کے دن یعنی اس لیے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے۔

ف یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لیے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے برارت کو ابوبکرؓ کے ساتھ پھر بلایا ان کو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچا دے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والوں میں سے پھر بلایا علی رضی اللہ عنہ کو اور دی وہ براءت ان کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَبَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوٰى فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَزِعًا فَظَنَّ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا عَلِيٌّ فَدَفَعَ اِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يُّنَادِيَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى ذِمَّةُ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ بَرِيْئَةٌ مِّنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِيْ فَاِذَا عَيِيَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ فَنَادٰى بِهَا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور حکم کیا ان کلمات کو جو سورۂ توبہ کے ابتداء میں مذکور ہیں حج میں پکار دیں پھر پیچھے بھیجا علی رضی اللہ عنہ کو سو ابوبکر رضی اللہ عنہ راہ میں تھے کہ سنی انہوں نے آواز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ قصوئی کے بلبلانے کی اور نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شاید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ ناگہاں وہ علی رضی اللہ عنہ تھے سو دیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس میں حکم تھا کہ پکار دیں ان کلمات علی رضی اللہ عنہ پھر چلے دونوں اور حج کیا اور کھڑے ہوئے ایام تشریق میں علی رضی اللہ عنہ اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنی کسی مشرک کو پناہ نہیں سو پھر لو زمین میں چار مہینے اور حج کو نہ آوے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور علی رضی اللہ عنہ پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑا ہو کر پکارنے لگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّمَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّ عَهْدٌ فَهُوَ اِلٰى مُدَّتِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ عَهْدٌ فَاَجَلُهٗ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَّلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔

زید بن یثیع سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے کہ چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا) اور جس کافر کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک اس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمان نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جمع نہ ہوں مشرک اور مسلمان (حج میں) اس سال کے بعد۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی روایت ابو عیینہ کی ابی اسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابی اسحٰق کے بعض اصحاب سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم ۔ ابتدائے سورہ برارت میں بَرَآءَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ سے غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ تک جب یہ آئتیں نازل ہوئیں حضرت نے ان کی تعمیل کی اور پچھلے سال ہجرت کی حضرت کو مکّے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو اِنَّا فَتَحْنَا ۔ میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکّہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آئتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور آیات حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جاویں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ ٹھہر گیا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی اور پہلے حضرت نے ابوبکر رضؓ کو روانہ کیا تھا پھر اصحابؓ نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنے کا آپؐ کے گھر والوں میں سے ضرور ہے اس لیے آپؐ نے حضرت علیؓ کو روانہ فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۔

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبداللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابی الہیثم سے انہوں نے ابی سعیدؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا یتعاھد المسجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبدالغنواری کے اور سلیمان یتیم تھے ابی سعید کی گود میں پرورش پائی۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِہٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِہٖ اُنْزِلَتْ فِی الذَّھَبِ وَ الْفِضَّۃِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَہٗ فَقَالَ اَفْضَلُہٗ لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَّقَلْبٌ شَاکِرٌ وَّزَوْجَۃٌ مُّؤْمِنَۃٌ تُعِیْنُہٗ عَلٰی اِیْمَانِہٖ ۔

ثوبان سے روایت ہے کہا جبکہ نازل ہوئی یہ آیۃ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ ، ہم ساتھ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی تو مذمت اتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبداللہ اور انسؓ سے اور ذکر کیا انہوں نے کئی شخصوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةٌ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ۔

روایت ہے عدیؓ بن حاتم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا تھی سونے کی تو فرمایا آپؐ نے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورۂ برات میں سے یہ آیت اِتَّخَذُوا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ یعنی ٹھہرا لیا انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپؐ نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے ولیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب وہ حرام ٹھہرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالسلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ ابوبکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے قدموں کی طرف تو بیشک دیکھ لے ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا آپؐ نے اے ابوبکرؓ کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان کا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہمام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان بن ہلال اور کئی لوگوں نے ہمام سے مانند اس کی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلٰوةَ تَحَوَّلْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ عَلٰى عَدُوِّ اللهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا يَعُدُّ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللهِ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے جبکہ مرا عبداللہ بن ابی (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر پھر آپؐ کھڑے ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپؐ اس کے پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پھرا میں یہاں تک کہ آپؐ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا نماز پڑھتے ہیں آپؐ اللہ تعالیٰ کے دشمن پر جس کا نام عبداللہ بن ابی ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ إِنِّي قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفِرَ لَهُ لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فَعَجِبْتُ لِي وَجُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَوَاللهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَتَانِ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللهُ ۔

فلانے فلانے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمرؓ بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے کہا عمرؓ نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے یہاں تک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپؐ سے تو فرمایا آپؐ نے دور رہو مجھ سے اے عمرؓ مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس کے لیے مغفرت مانگنا کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے استغفر لهم او لا تستغفر لهم الآیۃ یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر مغفرت مانگے گا تو ان کے لیے ستر بار تب بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ تعالیٰ انتہیٰ اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جاوے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور چلے اس کے جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپؐ اس کی قبر پر یہاں تک کہ فراغت ہو گئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسولؐ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی کہ دونوں آیتیں اتریں

یعنی مت نماز پڑھ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جاوے کوئی ان میں کا کہا عمرؓ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھا لیا ان کو اللہ نے یعنی وفات پائی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيٍّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبداللہ بن ابی کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہ مرا باپ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجیے مجھ کو اپنا کرتہ کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپؐ اس کے لیے پھر دیا آپؐ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب فارغ ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھ کو پھر جب آپؐ نے چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپؐ کو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپؐ کو نماز پڑھنے سے سو فرمایا

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ۔

آپ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ الخ یعنی نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جاوے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر پھر چھوڑ دی آپ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ عبداللہ بن ابی بڑا منافق تھا اور قرآن میں جا بجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپ نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہو گی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شائد مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتار دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی اور آپ نے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی یہ سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دل جوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مومن تھا پھر جب نہی وارد ہوئی آپ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجۂ اولیٰ احتمال خطا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِیْ هٰذَا۔

ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن سے کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قباء ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو مدینہ میں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابی یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابی سعید سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ اَهْلِ قُبَاءٍ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ قَالَ كَانُوْا یَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْهِمْ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتری ہے یہ آیت قباء کے لوگوں میں رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ الخ الآیۃ یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو اور ان کی عادت تھی کہ استنجا کرتے تھے پانی سے سو اتری یہ آیت انہیں کی شان میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ایوبؓ اور انس بن مالکؓ اور محمد بن عبداللہ

بن سلام سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لیے اور وہ مشرک تھے تو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری اس پر یہ آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الآیۃ یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفائے وعدہ استغفار کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرتؐ نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر جو نہ گیا بدر میں اور حضرتؐ ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا (جو شام سے آتا تھا) سو نکلے قریش فریاد رسی کے لیے اپنے قافلہ کی اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کے اس لیے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر یہاں تک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہے جس میں تشریف لے گئے آپؐ اور خبر کر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں میں کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لمبا کہا کعب نے کہ پھر حاضر

قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَمِنْ عِنْدِ اللهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ قَالَ وَفِينَا أُنْزِلَتْ اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيَ۔

ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (یعنی غزوۂ تبوک سے لوٹنے کے بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور گرد ان کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک رہا تھا (خوشی سے فتح و ظفر کے) جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتے آپؐ تو چہرہ آپؐ کا چمکنے لگتا سو میں آیا اور آپؐ کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپؐ نے کہ اے کعبؓ بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ پر جب سے جنا ہے تجھ کو تیری ماں نے سو عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپؐ نے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیتیں لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ ... سے آخر تک یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پہ اور مہاجرین اور انصار پہ جنہوں نے تابعداری کی نبی کی کٹھن گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جاویں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر رجوع ہوا ان پر اور بیشک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعبؓ نے اور ہمارے ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کہا کعبؓ نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب مال سے وہ سب صدقہ ہے اللہ اور رسولؐ کی راہ میں فرمایا آپؐ نے روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیبر کا کہا کعبؓ نے پھر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ میں نے سچ بولا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے دونوں ساتھیوں نے اور جھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک ہوں ہم جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ آزمایا ہوگا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً

جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے گا باقی عمر میں جھوٹ سے۔

ف مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک سے۔

مترجم۔ قولہ میں کبھی پیچھے نہیں رہا یعنی غزوۂ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوۂ بدر کے جس لڑائی میں حضرتؐ تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سریہ قولہ اور ملے دونوں لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرتؐ اس کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھتا آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں حضرت سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد ان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوہ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرأت اور نصرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لمبا آہ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ تبوک میں آنحضرتؐ کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپؐ کے ساتھ رہتا نہ تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جاویں پھر جو حضرت کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال حضرت کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیاری کر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیاری کا مگر کچھ تیاری نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کر لوں گا۔ یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جا ملوں گا پھر میں اسی تردد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جا ملوں اور کاش میں جا ملتا اور میں جب حضرت کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرتؐ نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپؐ نے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا آپؐ نے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو حضرت کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر حضرتؐ تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچوں گا آپؐ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ کیا میں نے سچ کا اور حضرت کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب حضرت بیٹھے مخالفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسی پر کئی آدمی تھے پھر ان کے اظہار کو حضرت نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپؐ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپؐ کے آگے بیٹھا آپؐ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا کیا تو نے نہیں خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ ؐ اگر میں کسی دنیا دار

کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر کر کے بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا آپؐ سے تو آپؐ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپؐ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں گا تو آپؐ مجھ سے گراں خاطر ہوں گے مگر امید ہو گی مجھے اللہ تعالیٰ سے عفو کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپؐ سے آپؐ نے فرمایا کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس نے سچ کہا جا تو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہو لیے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا اور پیچھے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لیے استغفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں حضرتؐ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں دو شخصوں کا اور ان کو بھی حضرتؐ نے یہی کہا جو تجھے کہا میں نے کہا وہ کون ہیں کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور وہ دونوں نیک تھے حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی تابعداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہو گئی اور گزریں ہم پر پچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا مسلمانوں کے ساتھ اور بازاروں میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور حضرتؐ کے پاس حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپؐ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ حضرت نے ہونٹ ہلائے میرے جواب کے لیے یا نہیں اور آپؐ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپؐ کو دیکھتا پھر جب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپؐ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپؐ کی طرف دیکھتا آپؐ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گزر گئی میں ابی قتادہؓ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھے میرے اور میرے بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابی قتادہؓ اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسولؐ اس کا خوب جانتا ہے پھر میری آنکھیں بھر آئیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتا دو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے بادشاہ غسان کا۔ اس میں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے تمہارے صاحب نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کریں گے پھر جب میں نے اسے پڑھا میں نے کہا یہ اور بلا آئی سو میں نے اسے چولہے میں ڈال دیا پھر جب مجھ پر چالیس راتیں گذریں اسی وقت ایک قاصد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرتؐ نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے میں نے کہا طلاق دوں کہا نہیں بس جدا رکھو اس کو اور پاس نہ جا اس کے اور میرے رفیقوں کو بھی یہی پیغام بھیج دیا تب میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرتؐ کے پاس آئیں اور عرض کی یا رسول اللہؐ ہلال بوڑھا نکما ہے اور کوئی اس کا خادم نہیں پھر آپؐ کو ناگوار ہے کہ میں اس کی خدمت کروں آپؐ نے فرمایا کہ نہیں مگر وہ تجھ سے صحبت نہ کرے اس نے

عرض کی کہ وہ کسی طرف ہلتا بھی نہیں۔ اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کعبؓ نے کہ مجھ سے بھی لوگوں نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ تمہیں بھی اجازت مل جاوے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کرنے کی۔ میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں آپؐ سے اجازت نہ مانگوں گا۔ اور معلوم نہیں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرتؐ کیا فرما دیں۔ اور میں بھی جوان ہوں۔ پھر ٹھہرا میں اسی حال پر دس راتیں اور پوری ہوگئیں پچاس راتیں ہم پر جس دن سے فرمایا تھا حضرت نے ہم سے بات نہ کرنے کا۔ پھر جب میں نے نماز پڑھی فجر کی پچاسویں رات کی۔ اور میں اپنے کوٹھے پر تھا۔ اور میں اسی حال میں تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ زمین مجھ پر تنگ آگئی تھی۔ سنی میں نے آواز ایک پکارنے والے کی کہ جبل سلع پر پکارتا تھا کہ اے کعبؓ خوشخبری ہو تجھ کو۔ اور میں سجدہ میں گر پڑا باری تعالیٰ کے آگے۔ اور جانا میں نے کہ آئی میرے لیے کشادگی اور خبر دی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری توبہ قبول ہونے کی جب نماز فجر پڑھ چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینے کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینے کو اور بنی اسلم میں کا ایک مرد دوڑا مگر آواز پکارنے والے کی مجھے سوار سے پہلے پہنچی۔ پھر جب میرے پاس آیا وہ شخص جس نے مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے۔ اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے پاس وہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے مانگ کر پہنے تھے اور حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور ملے لوگ مجھ سے فوج فوج مبارکباد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہونے کی یہاں تک کہ میں داخل ہوا مسجد میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ کے گرد لوگ جمع تھے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَأَخْشَى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبُ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُوبَكْرٍ إِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ ابوبکر صدیق نے بلا بھیجا ان کو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کی اور عمر بن خطاب بھی ان کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ابوبکر صدیق رضہ نے کہ عمر رضہ میرے پاس آئے اور کہا کہ قتل کی گرم بازاری ہوئی قراء قرآن کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر ہر مقام میں تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنی امت کے ہاتھ سے) اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنے کا۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضہ نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسی طرح وہ مجھ سے تکرار کرتے رہے اس بارہ میں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا عمر رضہ کے سینے پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہوں نے زید نے کہا کہ پھر ابوبکر رضہ نے مجھ سے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تم کو متہم نہیں کرتے کسی بات میں اور تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت

وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُوا فِي نَقْلِ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُورِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ بَرَاءَةٌ مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ٥

میں قرآن لکھتے تھے سو دلپے ہو تم قرآن کے کہا زید نے قسم ہے اللہ کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانے کی پہاڑوں میں سے تو مجھ پر اتنا گراں نہ گزرتا میں یہی کہتا تھا کہ کیونکر کرو گے تم اس کام کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ پر جو کھول دیا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اور درپے ہوا میں قرآن کے جمع کرنے کے اکٹھا کرتا تھا میں پرچوں سے اور کھجور کے پتوں اور لخاف یعنی نرم پتھروں پر سے حضرت کے وقت میں انہیں چیزوں پر لکھا ہوا تھا اور جمع کرتا تھا میں لوگوں کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورۂ برأت کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گراں ہے اس پر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کی مومنوں پر شفقت رکھنے والا ہے مہربان پھر اگر پھر جاویں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَى حُذَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى زَيْدِ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ آئے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے ارمینیہ اور آذربیجان کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المومنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جاویں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کہ نقل کریں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہ رضی اللہ عنہا نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث

بن ثابت وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام وعبد الله بن الزبير أن انسخوا الصحف في المصاحف وقال للرهط القرشيين الثلاثة ما اختلفتم أنتم وزيد بن ثابت فاكتبوه بلسان قريش فإنما نزل بلسانهم حتى نسخوا الصحف في المصاحف بعث عثمان إلى كل أفق بمصحف من تلك المصاحف التي نسخوا قال الزهري وحدثني خارجة بن زيد أن زيد بن ثابت قال فقدت آية من سورة الأحزاب كنت أسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأها من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر فالتمستها فوجدتها مع خزيمة بن ثابت أو أبي خزيمة فألحقتها في سورتها قال الزهري فاختلفوا يومئذ في التابوت والتابوه فقال القرشيون التابوت وقال زيد التابوه فرفع اختلافهم إلى عثمان فقال اكتبوه التابوت فإنه نزل بلسان قريش قال الزهري فأخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن عبد الله بن مسعود كره لزيد بن ثابت نسخ المصاحف وقال يا معشر المسلمين أعزل عن نسخ كتابة المصاحف ويتولاها رجل والله لقد أسلمت وإنه لفي صلب رجل كافر يريد زيد بن ثابت ولذلك قال عبد الله بن مسعود يا أهل العراق اكتموا المصاحف التي عندكم وغلوها فإن الله يقول ومن يغلل يأت بما غل يوم القيامة فالقوا الله بالمصاحف قال الزهري فبلغني أن ذلك كره من مقالة ابن مسعود

بن ہشام اور عبداللہ بن زبیرؓ کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کی اور مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس مصحف کی کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمانؓ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہریؒ نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت نے کہا کہ نہ ملی مجھے ایک آیت سورۂ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوا الآیۃ پھر ڈھونڈھا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اس کی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت میں تو قرشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو حضرت عثمانؓ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے کہ عبداللہ بن مسعود کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہو اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لیے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اے عراق والو! چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لاوے گا اس کو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے۔
خاتمہ۔ سورۂ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورۂ حج میں احکام حج اور سورۂ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لیے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لیے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا۔ اور مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ الٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں۔ اور تائید ملائکہ کی باذن الٰہی اور تذکیر یغشیان نعاس اور انزالِ ماء اور اثباتِ ملائکہ کا قلوب مومنین کے لیے اور رعب ڈالنا اللہ تعالیٰ کا قلوب کفار میں اور ملائکہ کو وحی ہونا کہ کافروں کے سروں پر اور ہر جوڑوں پر ماریں اور نہی کافروں کے مقابلے سے بھاگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کی جانب سے اور تخویف فتنہ عامی سے اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مومنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو دار الندوہ میں ہوا تھا حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دعا ابوجہل کی جنگ بدر میں نکلنے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سے باز رہو ورنہ بدر کی طرح پھر شکست پاؤ گے۔ اور دوستی اللہ تعالیٰ کی اور مددگار ہونا اس کا مسلمانوں کے لیے اور حکم غنیمت کے خمس نکالنے کا رسول اور ذوی القربٰی اور یتامٰی اور مساکین اور مسافر کے واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قلیل دیکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے۔ اور امر خدا کی اطاعت کا۔ اور نہی تنازع سے اور ہونا جبن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقض صلح کا اس شخص سے کہ خوف خیانت ہو اور امر تیاری کا سامان جہاد کے اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار کے اور تمنن اللہ تعالےٰ کا تائید مومنین اور ان کی تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبیؐ کو اور تابعدار مومنوں کو امر مومنوں کی ترغیب و تحریض کا قتال و جہاد پر۔ وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دو صد کافر پر۔ اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دو سو کافر پر۔ انکار فدیہ لینے پر اسارٰی بدر سے تحلیل مالِ غنیمت کی۔ محبت مومنین و مہاجرین و مجاہدین و انصار کی ایک دوسرے سے اور محبت و ولایت کافروں کی آپس میں پیچھے مومن ہونا مہاجرین و مجاہدین اور انصار کا اور الحاق مہاجرین واپسین کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورۂ انفال کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں چنانچہ سات صفتیں مومنوں کی خوف الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لیے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے اور لبیک کہنے کا جب خدا اور رسول کسی کو بلاوے۔ حرمت خیانت کی۔ اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا قرآن کو۔ مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے۔ مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں سیٹی بجانا اور تالیاں تھیں۔ نہی ان کی تشبیہ سے جو بطر اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے۔ اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے۔ ہلاک آلِ فرعون کا اور تبدیل نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت رسولؐ کی عین خیانت خدا کی ہے۔ ہونا وراثت کا اولوالارحام میں انتہی اور سورۂ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے

برات خدا اور رسولؐ کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چار مہینے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے۔ حکم ہاتھ اٹھانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائے نماز و زکوٰۃ کے حکم مستامن کا۔ امر عہد کے پورا کرنے کا ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد و قرابت نہ رکھنا مشرکوں کا۔ حکم اس ذمّی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے۔ تحریض قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرر ہونا مومنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔ برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور مجاہدین کی دوسرے مومنوں پر۔ بشارت رحمت و رضوان و جنات و اجر عظیم کی مجاہدین و مہاجرین کے لیے۔ نہی کافروں سے صحبت رکھنے کی اگرچہ اقرباء ہوں اور عتاب غیر خدا کی محبت پر اباء اور ابناء و اخوان وغیرہ سے اور فسق ان لوگوں کا جو ان کی محبت میں جہاد سے باز رہیں۔ یاد دلانا نصرت الٰہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین میں اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا۔ وعدہ توبہ کا ان کافروں کے لیے جو جنگ حنین میں باقی رہے منع کرنا مشرکوں کا مسجد الحرام سے اور نجس ہونا ان کا۔ تحریض کافروں کے قتل پر یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں۔ وعدہ عذاب اور داغ دینے کا ان لوگوں کی پیشانی اور کروٹوں پر جو جہاد میں مال نہیں خرچتے۔ تعجب ان مسلمانوں کے حال پر جو جہاد میں نکلنے کے لیے سستی کرتے ہیں تخویف ان مسلمانوں کی جو جہاد میں کوچ نہیں کرنے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت ابوبکرؓ کی اور رفاقت ان کی غار میں وقت ہجرت کے۔ حکم کوچ کا جہاد کے لیے ہر حال میں عتاب ان صحابیوں پر جو غزوۂ تبوک میں شریک نہ ہوئے مذمّت عذر کرنے والوں کی جہاد میں۔ کامل الایمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمّت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لیے۔ جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ جھوٹی قسمیں کھانا منافقوں کا کہ ہم مومن ہیں۔ عیب کرنا ذی الخویصرہ تیمی کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسولؐ کو قتل کریں۔ شب عقبہ میں غزوۂ تبوک سے لوٹتے وقت۔ عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پاویں صدقہ دیں اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا منافقوں کا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر۔ خطاب نبیؐ کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمّت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا کہ گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جاویں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات وانہار و خلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لیے۔ مذمّت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترک جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لیے جو سواری نہیں پاتے۔ لزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرت ان کا آنا حضرتؐ کے پاس بعد غزوۂ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اوّلین کے مہاجرین و انصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو عوض میں جنت کے۔ صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔

قبول توبہ مہاجرین و انصار جو غزوۂ تبوک میں مطیع رسولؐ رہے نزول توبہ کعب بن مالکؓ و مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ کا

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبیؐ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے کا اور مال خرچ کرنے کا
فرض کفایہ ہونا جہاد کا۔ امر ان کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لیے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا بہبودی رسولؐ کا ان پر۔ اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسولؐ کے اور مومنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نمازیں اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال و اولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسولؐ کے پاس سے اگر کہیں پناہ پاویں۔ اور اذیت دینا ان کا نبیؐ کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں۔ اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبیؐ اور مومنوں کو راضی کرنے کو اور ڈرنا ان کا نزول قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے اور استہزا کرنا ان کا خدا اور رسولؐ سے۔ اور حیلہ کرنا لہو و لعب کا۔ اور کافر ہو جانا ان کا بری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا۔ وعید نار جہنم کی ان کے لیے۔ اور لعنت خدا کی ان پر اور تشبیہ حضرتؐ کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے توبہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مومنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لیے۔ نہی نماز جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی، اور ان کے مال و اولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور رہنے پر جھوٹی قسمیں کھاویں گے۔ اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق میں اور تاوان جاننا ان کا اس مال کو جو راہ خدا میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسجد ضرار بنانا منافقوں کا۔ اور نہی نبیؐ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے۔ اور کہنا منافقوں کا وقت نزول سورۃ کے کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دوبارہ نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزول سورۃ کے اور سوا اس کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔
چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مومنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیرؑ و عیسیٰؑ فرزند ہیں خدا کے اور معبود ٹھہرا لینا ان کا اپنے احبار و رہبان کو سوا خدا کے اور ارادہ کافروں کا کہ نور خدا اپنے منہ سے بجھاویں اور منت ارسال رسولؐ پر اور وعدہ غلبہ دین کا خطاب مومنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوحؑ اور عاد و ثمود اور قوم ابراہیمؑ اور اصحاب مدین اور مؤتفکات کی ہلاکت کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مومنوں کی مومنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت خدا و رسولؐ کرنا ان کا۔ اور وعدہ محبت کا ان کے لیے۔ حال ثواب مومنین کا۔ اور موجب قربت الٰہی ہونا دعائے رسولؐ کا ان کے لیے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک و بد رکھتے ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کی قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب و رحیم ہونا اس کا۔ فضیلت مسجد قبا کی اور بنا اس کی تقویٰ پر۔ مالکیت اور احیا اور امانت اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول

تو بہ ان اصحاب کی کہ غزوہ تبوک میں رفیق رہے بجز دینار سوائے کے آنے کی اور حریص ہونا اس ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت کی مومنوں پر۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَّيُرِيْدُ اَنْ يُّنْجِزَكُمُوْهُ قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّيْنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِّنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ۔

صہیب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ یعنی جو لوگ نیک ہیں ان کو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپؐ نے کہ جب داخل ہوں گے۔ جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالے کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالے اس کو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کیے گئے ہم جنت میں یعنی اب کون سی نعمت باقی رہی فرمایا آپؐ نے پھر کھول دیا جاوے گا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا) فرمایا آپؐ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی ان کو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اس تعالے کے جمال مبارک پر۔

ف حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعاً اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صہیبؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ مُّنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

ایک مرد مصری سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابو الدرداء سے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنی ان کو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا ابو الدرداءؓ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت جب سے میں نے پوچھ رکھی ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس کی اور جب میں نے پوچھی آپؐ سے تو فرمایا آپؐ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت سوا تیرے جب سے یہ نازل ہوئی مراد اس بشارت

سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے۔

ف روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے ابی صالح سمان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابی الدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس سند میں روایت نہیں ہے عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔

عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰہُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ فَقَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَیْتَنِیْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّہٗ فِیْ فِیْہِ مَخَافَۃَ اَنْ تُدْرِکَہُ الرَّحْمَۃُ۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ڈبویا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بیشک نہیں کوئی معبود مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیلؑ نے کہا کاش اے محمدؐ آپ مجھے دیکھتے اسوقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کیچڑ دریا سے اور ڈالتا تھا اس کے منہ میں اس خوف سے کہ گھیر نہ لے اس کو اللہ کی رحمت۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عن عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ جِبْرِیْلَ جَعَلَ یَدُسُّ فِیْ فِیْ فِرْعَوْنَ الطِّیْنَ خَشْیَۃَ اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَیَرْحَمُہُ اللّٰہُ اَوْ خَشْیَۃَ اَنْ یَّرْحَمَہٗ۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور گھیر لے اس کو اللہ تعالےٰ کی رحمت یا یوں فرمایا اس ڈر سے کہ رحمت کرے اس پر اللہ تعالےٰ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

خاتمہ۔ سورۂ یونس ایک دریائے معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف الٰہیہ اس سے سیراب ہیں۔ اور طالبان عقائد حقہ اس کی طلب میں ماہی بے آب۔ اس میں صفاتِ الٰہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین و آسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر مستوی ہونا۔ تمام کائنات کے امور کی تدابیر کا مالک ہونا۔ اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفیع نہ ہونا تمام مخلوقات کا وہی مرجع وماویٰ ہے جہان کو پیدا کرنا۔ اور پھر جزائے اعمال کے لیے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر مثلاً سورج۔ چاند کو روشن کرنا۔ اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔ دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا زمین و آسمان کا پیدا کرنا۔ ہمارے تمام اقوال و اعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔ کائنات ارض و سما

میں سے کسی ذرّہ کا بھی اس سے مخفی نہ ہونا۔اس کے اختیارات میں کسی ایک کا بھی شریک نہ ہونا۔اور عقائد ضروریہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے رات کو پُرسکون بنایا۔ اور دن کو روشن۔ اور آخرت میں نیکوں کے لیے جنات وانہار اور گوناگوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراماً کاتبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لیے وعدہ حسنیٰ اور زیارت کا بیان۔ اور قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا۔ اور پہلی تمام کتابوں کا مصدق ہونا۔ اور اس سورہ میں دین کے ہر مسئلہ کی تفصیل ہے۔ اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا اس پر اور منکر ہونا بعض کا۔ اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت و ہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودان باطلہ کو شُفَعَآء کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جب کہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور رو بکاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور تمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارے معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے۔ اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا۔ اور نفی شرک سے۔ نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع میں اور انسان کی شکایت سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور غرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارونؑ کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بد دعا موسیٰ علیہ السلام کی واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے۔ اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر سے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا۔ اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا۔ اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محامد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس علیہ السلام کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر۔ اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لیے اور ہونا رسولوں اور مومنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر بنظر فضل و احسان کے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ هُوْدٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِیْ عَمَآءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَآءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَآءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَآءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَآءُ اَیْ لَيْسَ مَعَهٗ شَیْءٌ۔

ابی زرین سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کہاں تھا پروردگار ہمارا اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے۔ فرمایا آپؐ نے عما میں تھا کہ اس کے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اس کے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اس نے عرش اپنا پانی پر احمد نے کہا عماء کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

ف۔ اسی طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیع بن عدس سے اور شعبہ اور ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن عدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی يُمْلِیْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ الظَّالِمَ حَتّٰی اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ۔

ابوموسیٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور کبھی حضرت نے یُملی کی جگہ یُمہل فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپؐ نے یہ آیت وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ سے آخر تک پڑھی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی ابواسامہ نے یزید سے مانند اس کے اور یُملی کا لفظ کہا روایت کی ہم سے ابراہیم نے انہوں نے ابواسامہ نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند اور یُملی کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا۔

مترجم۔ پوری آیت یوں ہے۔ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ۔۔۔۔ یعنی ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا جب کہ وہ پکڑتا ہے کسی گاؤں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں اور پکڑ اسکی سخت دردناک ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِيْدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَعَلٰی مَا نَعْمَلُ عَلٰی شَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْ عَلٰی شَیْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰی شَیْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْاَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُيَسَّرٌ

عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِيْدٌ۔ یعنی آدمیوں میں بدبخت ہیں۔ اور نیک بخت۔ پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے اے اللہ کے نبیؐ کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی

لِمَا خُلِقَ لَهٗ۔ فرمایا آپؐ نے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئے اس پر اے عمرؓ لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک کی روایت سے۔

مترجم۔ غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور ان کی سعادت اور شقاوت پہلے ہی سے لکھ چکا ہے اور اس کے مطابق بندے عمل کرتے ہیں البتہ نیک کو نیک عملی کی اور بُرے کو بُرے عمل کی توفیق دی جاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جس کے لیے وہ بنتا ہے شعر۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند میل او اندر دلش انداختند۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ عَالَجْتُ اِمْرَأَةً فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَاِنِّیْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِیَّ مَاشِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰی نَفْسِكَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَیْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذَّاكِرِیْنَ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَآفَّةً۔

عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اس نے کہ میں نے چھوا ایک عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور میں نے اس سے سب کچھ کیا سوا جماع کے اور میں حاضر ہوں آپؐ جو حکم فرمادیں (سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنے کے لیے حاضر ہے) پھر عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا۔ اگر تو بھی پردہ ڈھانپتا اور حضرت نے اسے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ چلا گیا۔ پھر ایک مرد کو رسول اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے بھیجا اور اسے بلایا اور اس کو یہ آیت پڑھ کر سنائی اَقِمِ الصَّلٰوةَ آخر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے وقت میں بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو۔ یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کو۔ پھر صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی یہ بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نیساپوری نے انہوں نے سفیان ثوری سے۔ انہوں نے اعمش سے اور سماک سے ان دونوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند معنوں میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے۔ انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی

مانند معنوں میں۔ اور نہیں کہا انہوں نے اس سند میں عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ اور سلیمان تیمی نے روایت کی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً حَرَامٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيْ هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ۔

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تھا اور آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے کفارہ اس کا۔ پس اتری یہ آیت اَقِمِ الصَّلٰوةَ آخر تک پھر عرض کی اس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے اے اللہ کے رسول؟ آپؐ نے فرمایا تیرے لئے بھی ہے اور جو عمل کرے اس پر میری امت سے یعنی جو نماز پنجگانہ ادا کرے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَاَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَاْتِي الرَّجُلُ اِلَى امْرَاَتِهٖ شَيْئًا اِلَّا قَدْ اَتٰى هُوَ اِلَيْهَا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً۔

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا۔ کہ اے رسول اللہ کے خبر دیجئے مجھے کہ ایک مرد ملا ایک عورت سے اور دونوں میں جان پہچان نہیں۔ یعنی نکاح وغیرہ نہیں اور نہیں کرتا مرد اپنی عورت سے کوئی کام۔ مگر کیا اس نے اس اجنبیہ کے ساتھ یعنی چھونا۔ بوسہ لینا اور سوا اس کے۔ مگر جماع نہ کیا اس سے کہا معاذؓ نے کہ پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اَقِمِ الصَّلٰوةَ سے آخر تک پھر حکم کیا آپؐ نے اس کو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ معاذؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اسی کو ہے یا سب مومنوں کے لیے عام ہے فرمایا آپؐ نے نہیں سب مومنوں کے لیے عام ہے۔

ف اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو سماع نہیں معاذ بن جبلؓ سے اور معاذ بن جبلؓ نے وفات پائی حضرت عمرؓ کی خلافت میں اور جب حضرت عمرؓ شہید ہوئے ہیں تو اس وقت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے بچے تھے اور روایت کی ہے انہوں نے عمرؓ سے اور دیکھا ہے ان کو اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے۔ انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنْ اَبِی الْیَسَرِ قَالَ اَتَتْنِیْ امْرَاَۃٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ اِنَّ فِی الْبَیْتِ تَمْرًا اَطْیَبُ مِنْہُ فَدَخَلَتْ مَعِیَ فِی الْبَیْتِ فَاَھْوَیْتُ اِلَیْھَا فَقَبَّلْتُھَا فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِکَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَیْتُ عُمَرَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اسْتُرْ عَلٰی نَفْسِکَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ اَحَدًا فَلَمْ اَصْبِرْ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اَخَلَفْتَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فِیْ اَھْلِہٖ بِمِثْلِ ھٰذَا حَتّٰی تَمَنّٰی اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ اَسْلَمَ اِلَّا تِلْکَ السَّاعَۃَ حَتّٰی ظَنَّ اَنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ قَالَ وَاَطْرَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلًا حَتّٰی اُوْحِیَ اِلَیْہِ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ قَالَ اَبُو الْیَسَرِ فَاَتَیْتُہٗ فَقَرَاَھَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِھٰذَا خَاصَّۃً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّۃً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ عَامَّۃً۔

ابی الیسرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میرے پاس آئی ایک عورت کھجور لینے کو سو میں نے کہا کہ اس سے اچھی کھجور گھر میں ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گھر میں سو جھکا میں اس کی طرف اور بوسہ لیا میں نے اس کا۔ پھر آیا میں ابوبکرؓ کے پاس اور ذکر کیا میں نے اس کا۔ تب فرمایا انہوں نے کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر۔ اور کسی کو خبر مت کر۔ پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ اور میں عمرؓ کے پاس آیا اور میں نے ذکر کیا اس کا ان سے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسی کو پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ اور آیا میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپؐ سے تب فرمایا آپؐ نے کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تھا ایسا کام کیا اس کے گھر والوں کے ساتھ۔ یہاں تک کہ آرزو کی اس شخص نے کہ کاش میں اسلام نہ لایا ہوتا۔ مگر اسی وقت اور گمان کیا اس نے کہ وہ دوزخ والوں سے ہے کہا راوی نے کہ سر جھکا لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک یہاں تک کہ وحی بھیجی گئی آپؐ کی طرف اَقِمِ الصَّلٰوۃَ سے آخر تک کہا ابوالیسرؓ نے پھر آیا میں آپؐ کے پاس اور پڑھی میرے سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت۔ پھر عرض کی آپؐ کے اصحاب نے کہ اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اس کے لیے ہے یا سب آدمیوں کے واسطے فرمایا آپؐ نے نہیں سب آدمیوں کے لیے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اس باب میں ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابوالیسر کا نام کعبؓ بن عمرو ہے۔

خاتمہ۔ سورۂ ہود عجیب و غریب سورۃ ہے اس میں قصص ماضیہ سے مذکور رہے قصۂ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور ان کے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصۂ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اور ہلاک قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مومنوں

کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا۔ اور دعوت ان کی اور کونچے کاٹنا ناقہ کی اور ہلاک قوم کا جبرائیل علیہ السلام کی جنگھاڑ سے اور قصہ اضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحاق اور یعقوب کی اور آنا ان کا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا ان کا مکیال اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا ان کا چنگھاڑ سے۔ اور نجات شعیبؑ کی اور مومنوں کی۔ اور اس کے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ سورہ یوسف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَآءَنِى الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَاَ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِىْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ نَبِيًّا اِلَّا فِىْ ذُرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے یوسف بیٹے یعقوبؑ کے اور وہ بیٹے اسحاقؑ کے اور وہ بیٹے ابراہیمؑ کے ہیں (یعنی چار پشت تک جن کی نبوت اور شرافت چلی آتی ہے وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپؐ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنی دیر یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہے بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا) تو بیشک میں قبول کر لیتا اس کے بلانے کو پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ یعنی کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپؐ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوطؑ پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں۔ پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی۔ مگر اسی کے اشراف قوم میں سے یعنی غیر قوم میں کا نبیؑ کسی کی طرف نہ بھیجا۔

ف۔ روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر مذکور ہے مگر اس میں یہ کہا مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهٗ نَبِيًّا اِلَّا فِىْ ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ یعنی ذروہ کی جگہ ثروہ کہا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ محمد بن عمرؓ نے کہا کہ ثروہ کے معنی کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

خاتمہ۔ عکرمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ میں رہے کلبی کہتے ہیں پانچ برس۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپؐ نے چاہا میری براءت بخوبی ثابت ہو جاوے جب نکلوں اور جلدی نہ کی اور یہ کمال

صبر کی بات ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں ان کی دعوت کی اور گوشت کاٹنے کو چھریاں ان کے ہاتھ میں دیں اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان پر نکلیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لیے اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپ کو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اس کی تجلی مبارک کیسی ہو گی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنے جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرماوے آمین یا احسن الخالقین اور آنحضرتؐ نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا اور نہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عطا فرمایا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو ان سے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کے لیے ضروری ہیں اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا کہ اس کی قوم مددگار رہے اگرچہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط ان کے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اس میں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسے فوائد ہیں کہ جن سے دنیا اور دین اصلاح پاوے اور آدمی اگر اس سورۂ مبارک میں غور و تامل فرماوے تو فوز دارین پر فائز ہو جاوے اور اس میں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی۔ اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے علماء کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا۔ اور صبر ہے اذیت اعداء پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے خالد بن سعدان نے فرمایا ہے کہ سورۂ یوسفؑ اور سورہ مریمؑ ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پاویں گے اور عطار نے فرمایا کہ سورۂ یوسف جو محزون و غمگین سنے اور اس میں تامل فرماوے شاد و خرم ہو جاوے اور تسکین و راحت پاوے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ — سورۂ رعد کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهٗ مَخَارِيْقُ مِنْ نَّارٍ يَسُوْقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهٗ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَهٗ حَتّٰى يَنْتَهِيَ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَآئِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النَّسَآءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَآئِمُهٗ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَهَا فَلِذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آئے یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی آپؐ سے کہ اے ابوالقاسم بتاؤ ہم کو رعد کیا چیز ہے آپؐ نے فرمایا ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں کا مقرر ہے بادل کے ہانکنے پر اس کے ساتھ کوڑے ہیں آگ کے ہانکتا ہے اس سے بدلی کو جہاں اللہ چاہتا ہے سو انہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کس کی ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا یہ اس کا جھڑکنا ہے بدلی کو وہ جھڑکتا ہے جب تک نہ پہنچے جہاں حکم ہوا ہو۔ کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپؐ نے پھر عرض کی بتلائیے ہم کو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا آپؐ نے ان کی عرق النساء (ایک رگ کا نام ہے) بیمار ہو گئی تھی اور ان کو تمام چیزوں میں سے اونٹوں کا گوشت ان کا دودھ

زیادہ پسند تھا۔ اسی لیے انہوں نے اپنے اوپر اس کو حرام کیا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِیُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ۔

حضرت ابوہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ... یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت[1] دیتے ہیں آپ نے فرمایا ردی کھجوروں اور عمدہ ہیں اور میٹھی اور کڑوی ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے اور سیف بن محمد جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں وہ عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ ہیں۔ اور یہ امام ثوریؒ کے بھانجے ہیں۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ اِبْرٰهِیْمَ — تفسیر سورۂ ابراہیمؑ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ شُعَیْبِ بْنِ الْحُبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَیْہِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ کَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا قَالَ هِیَ النَّخْلَةُ وَمَثَلُ کَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ نِاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ هِیَ الْحَنْظَلَةُ۔

روایت ہے شعیب بن حبحاب سے وہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپ نے فرمایا کلمہ طیبہ یعنی پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس شاخیں آسمان میں ہیں اپنے رب کی توفیق سے ہر وقت پھل دیتا ہے آپؐ نے فرمایا وہ درخت کھجور ہے اور بری بات کی مثال برے درخت کی طرح ہے اس کی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہے جو کہ بالکل مضبوط نہیں آپؐ نے فرمایا وہ اندرائن[2] ہے۔

قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ اَبَا الْعَالِیَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ۔

شعیب بن حبحاب نے کہا میں نے حضرت انسؓ کی حدیث کو ابوالعالیہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا آپ نے سچ اور صحیح فرمایا۔

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ نَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ الْحُبْحَابِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهٗ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ یَرْفَعْهُ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ اَبِی الْعَالِیَةِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوٰی

---

[1] ایک دوسرے پر پھلوں کی فضیلت یہ ہے کہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہوئے بعض کا مزہ عمدہ اور بعض کا برا بعض میٹھے اور بعض کڑوے اور بدذائقہ ہوتے ہیں۔ اس میں پروردگار کی کمال قدرت ہے۔ (دائرہ)

[2] پنجابی میں اسے "تُمّا" کہتے ہیں۔ (دائرہ)

غَيْرُ وَاحِدٍ مِّثْلَ هٰذَا مَوْقُوْفًا وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا رَّفَعَهٗ غَيْرُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ وَّحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّغَيْرُ وَاحِدٍ وَّلَمْ يَرْفَعُوْهُ۔

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

امام ترمذی کی اس عبارت سے غرض یہ ہے کہ حضرت انس رضؓ کی حدیث میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی بصورت مثال جو تفسیر کی گئی ہے وہ تفسیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ وہ موقوف ہے۔ یعنی خود حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کی ہے۔ کیونکہ حماد بن سلمہ نامی راوی کے علاوہ شعیب بن حبحاب کے جتنے بھی شاگرد ہیں وہ سب موقوف یعنی حضرت انس رضؓ کی خود بیان کی ہوئی تفسیر روایت کرتے ہیں لہٰذا یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

عَنِ الْبَرَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فِي الْقَبْرِ اِذَا قِيْلَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ۔

حضرت براء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں۔ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الخ یعنی اللہ تعالےٰ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں۔ ساتھ بات محکم کے۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں آپؐ نے فرمایا یہ ثابت رکھنا قبر میں ہے جب کہ اسے کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ؟ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔

مسروق سے روایت ہے کہ مائی عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ الخ مائی صاحبہ نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے، آپؐ نے فرمایا۔ پل صراط پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور بھی بہت سی سندوں سے مروی ہے۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ — تفسیر سورہ حجر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ

حضرت ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک

تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِأَنْ لَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ تَحْتَ إِبْطَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ٥

بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تاکہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور بعض پچھلی صف میں رہتے کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی تھی) پیچھے ہٹ جاتے۔ جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے۔ پس اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل کی۔ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ الآیۃ یعنی ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔

وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهٰذَا أَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ نُوحٍ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پہ تلوار اٹھائیں گے یا آپ نے فرمایا امت محمدؐ پر۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ أُمُّ الْقُرْاٰنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الحمد للہ۔ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

ابو ہریرہؓ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نازل کی اللہ تعالٰی نے تورات اور انجیل میں کوئی سورت الحمد کی مثل اور یہ سات آیتیں ہیں کہ دوہرائی جاتی ہیں اور اللہ تعالٰی نے فرمایا یہ میرے اور میرے بندے میں تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو مانگے۔

لہ یعنی یہ سات آیتیں ہر ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اس لیے یہ دوہرائی ہوئی آیتیں کہلاتی ہیں۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى اُبَيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَطْوَلُ وَاَتَمُّ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَهٰكَذَا رَوٰى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ -

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ قَالَ لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ -

ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ان فی ذالک لآیات للمتوسمین یعنی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیئے جو (خداداد صلاحیتوں کی بنا پر) نشان لگانے والے ہیں -

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ط قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ -

حضرت انس بن مالک رضؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں لنسئلنھم اجمعین عما الخ یعنی ہم تمام لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق ضرور سوال کریں گے آپ نے فرمایا اس سے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

ف ہذا حدیث غریب، انما نعرفہ من حدیث لیث بن ابی سلیم وقد رواہ عبداللہ بن ادریس عن لیث بن ابی سلیم عن بشر عن انس بن مالک نحوہ ولم یرفعہ۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ — سورۂ نحل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ الْاٰيَةَ كُلَّهَا -

حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنی تہجد کی چار رکعتوں کے ثواب کے برابر درجہ رکھتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال کے وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی یتفیؤ ظلالہ عن الیمین الخ یعنی پھرتے ہیں سائے ان کے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ نہایت ہی عاجز ہیں الخ۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ رَجُلًا وَّمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِّنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا

حضرت ابی بن کعب رضؓ بیان کرتے ہیں کہ جب جنگ اُحد ہوئی تو انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہو گئے اور مہاجرین کے چھ ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ اِلَّا اَرْبَعَةً۔

کو کفار نے مثلہ کر دیا تھا پس انصار نے کہا اگر ہم بھی کسی دن اس طرح ان سے پہنچے تو ہم اس سے دونے لوگوں کو مثلہ کریں گے۔ ناک کان کاٹیں گے کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَاِنْ عَاقَبْتُمْ سے صابرین تک یعنی اگر بدلہ لو تم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہے گا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ روکے رہو قتل سے قوم کے مگر چار شخص سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابی بن کعب کی روایت سے خاتمہ سورہ نحل میں صفات الٰہی سے مذکور ہے تنزیہہ باری تعالیٰ کی اور قدرتیں اس کی فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل و بغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا لیل و نہار کا اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان ان کا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسی طرح کی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اس کا الوہیت میں اور جھکنا پرچھائیوں کا اس کے سجدے کے لیے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور دو ڑنا ان کا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتیں اس کی انزال ماء اور احیاء ارض اور خلق انعام اور لبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اس کی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اس کے ساتھ اور مالک ہونا اس کا سموات والارض کی چھپی چیزوں کا۔ اور قدرتیں اور انعام اس کے جیسے نکالنا ہماری ماں کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف و اوبار اور اشعار سے ان کے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھاٹیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربیٰ کو دینے کا۔ اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنے کا۔ اور نہی نقض عہد سے اور نہی تشبیہ سے اس عورت سے کہ سوت کات کر کھول لیتی تھی۔ اور نہی جھوٹی قسموں سے اور عہد الٰہی کے بیچنے سے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہہ دینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور امر اکل حلال اور ادائے شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائے خود حرام و حلال ٹھہرا لینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیمؑ کا اور حنیف ہونا ان کا اور امر تبلیغ و دعوت کا۔ حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقہیہ ہیں اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے منکر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو۔ اور مکر یہود بنی قریظہ کا۔ اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب ان کا مومنوں کی روح سے اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنے کا۔ اور تمثیل معبودان باطل کی ساتھ عبد مملوک کے۔ اور معبود حقیقی کے ساتھ حر و مالک و متصرف کے۔ اور تمثیل دوسری معبود باطل کی۔ گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیر ذلک۔

سُورَةُ بَنِیٓ اِسْرَآئِیْلَ — سورۂ بنی اسرائیل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُسْرِیَ بِیْ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ قَالَ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ الرَّجِلُ الرَّاْسِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ وَلَقِیْتُ عِیْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ قَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ کَاَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرٰهِیْمَ قَالَ وَاَنَا اَشْبَهُ وُلْدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِیْتُ بِاِنَائَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ لِلْفِطْرَةِ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّکَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لے گئے مجھ کو شب معراج میں ملا میں موسیٰ علیہ السلام سے کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپؐ نے ان کا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپؐ نے موسیٰ علیہ السلام کے بکھرے ہوئے بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہیں شنوہ کے قبیلہ میں سے اور فرمایا کہ ملا میں عیسیٰ علیہ السلام سے اور صورت بیان کی ان کی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ رنگ گویا ابھی نکلے ہیں دیماس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا کہ میں ان کی اولاد میں بہت مشابہ ہوں ان سے اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی کہا گیا مجھ سے کہ لے تو اس میں سے جو چاہے سو لے لیا میں نے دودھ اور پیا سو کہا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کی یا کہا پہنچا تو فطرت کو اور بیشک اگر لیتا تو شراب کو تو گمراہ ہو جاتی امت تیری۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم۔ حضرت نے دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہے علم اور کمالات دینیہ کی جو آپؐ کی امت مرحومہ کو حاصل ہوئے اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت میں پھیل جاتی۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِالْبُرَاقِ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ جِبْرَئِیْلُ اَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هٰذَا فَمَا رَکِبَکَ اَحَدٌ اَکْرَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا۔

انسؓ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے براق آیا جس شب کہ معراج ہوئی ان کو۔ اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاٹھی ڈالا ہوا اور اس نے شوخی کی تب فرمایا جبرئیلؑ نے کیا تو محمدؐ کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے آج تک کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالے کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر پسینہ ٹپکنے لگا براق کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الرزاق کی روایت سے۔

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَیْنَا اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرَئِیْلُ بِاِصْبَعِهٖ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ

بریدہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچے ہم بیت المقدس میں یعنی شب معراج میں اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی سے اور چیر

بِهِ الْبُرَاقَ۔

دیا پھر اور باندھ دیا اس سے براق۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ۔

جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھٹلایا مجھ کو قریش نے یعنی معراج کے باب میں کھڑا ہوا میں حطیم میں اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالےٰ نے بیت المقدس کو سو میں ان کو خبر دینے لگا اس کی نشانیوں سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباسؓ اور ابی ذرؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ اُرِيَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وما جعلنا الرؤیا یعنی نہیں دکھایا ہم نے تجھ کو جو کچھ خواب دکھایا مگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو کہا ابن عباسؓ نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالےٰ نے والشجرۃ الملعونۃ یعنی ملعون درخت جس کا مذکور ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا تَشْهَدُهُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةُ النَّهَارِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وقرآن الفجر آخر آیت تک یعنی پڑھنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونے کا سبب ہے فرمایا آپؐ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اس پر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے ان دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ قَالَ يُدْعٰى اَحَدُهُمْ وَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَاْلَاُ فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بُعْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٰذَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ لَهُمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا یوم ندعوا کل اناس بامامہم یعنی جس دن بلایا جاوے گا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپؐ نے کہ بلایا جاوے گا ایک آدمی ان میں کا جنتی اور دیگا نامہ اس کا داہنے ہاتھ میں اور بڑھا دیا جاوے گا بدن اس کا ساٹھ گز اور روشن کیا جائے گا چہرہ اس کا اور اس کے سر پہ پہنایا جاوے گا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائے گا اپنے یاروں کی طرف اور وہ اسے دور

اَبْشِرُوْا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ وَيُمَدُّ لَهٗ فِیْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَيُلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا اَللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٰذَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَخْزِهٖ فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَاِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هٰذَا

سے دیکھ کر کہیں گے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہم کو عنایت کر اور اس میں ہمیں برکت دے یہاں تک کہ وہ آدے گا اور ان سے کہے گا کہ تم کو خوش خبری ہو۔ ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے۔ اور کافر کا منہ کالا ہو گا۔ اور اس کا بدن ساٹھ گز بڑھایا جاوے گا جیسے آدم علیہ السلام کا قد و قامت تھا اور پہنایا جاوے گا اس کو تاج سو دیکھیں گے رفیق اس کے اور کہیں گے پناہ ہے اللہ کی اس کی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آوے فرمایا آپ نے کہ پھر وہ ان کے پاس آوے گا اور کہیں گے وہ کہ یا اللہ اسکو ذلیل کر اور وہ کہے گا یا اللہ ان کو مجھ سے دور کر اس لیے کہ ہر ایک کو ان میں سے عذاب ہے مثل اس کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن ہے۔

مترجم۔ اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدان شریعت اور اما مان طریقت کو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کی طرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کی طرف دعوت کی اور عباد صالحین نے ان کی اتباع پر کمر باندھی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے دین میں احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے ان کو بے وقوفی سے پیشوا اور مقتداء قرار دیا اور متبوع ٹھہرایا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِیَ الشَّفَاعَةُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپ سے پوچھا عسی ان یبعثک ربک یعنی قریب ہے کہ اٹھا دے گا تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سو فرمایا آپ نے مراد اس سے شفاعت ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زغافری داؤد اودی ہیں اور وہ چچا ہیں عبد اللہ بن ادریس کے۔

مترجم۔ مقام محمود کے معنی تعریف کی جگہ چونکہ اس مکان والے کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کریں گے لہٰذا اس کا نام مقام محمود ہوا اور اللہ نے اس کا وعدہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپ اس مقام میں باب شفاعت اصحاب توحید پر وا کریں گے

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمِخْصَرَةٍ فِیْ يَدِهٖ وَرُبَمَا قَالَ بِعُوْدٍ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ۔

عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر گڑے تھے کہ ان کی پرستش ہوتی تھی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگے ان پتھروں کو ایک چھڑی سے کہ آپ کے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبد اللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تھے آیا حق اور بھاگ گیا باطل، باطل بڑا بھگوڑا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہو گا اب باطل اور نہ لوٹ کر آوے گا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ سے بھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے پھر حکم ہوا آپؐ کو ہجرت کا اور اتری آپؐ پر یہ آیت وقل رب ادخلنی سے آخر تک یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجھے بزرگی سے اور ٹھہرا دے میرے لیے قوی مددگار۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالُوا أُوتِينَا عِلْمًا كَثِيرًا أُوتِينَا التَّوْرَاةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا فَأُنْزِلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہم کو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے آنحضرتؐ سے پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یسئلونک عن الروح سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی اور تم کو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہم کو بڑا علم ملا ہے ہم کو توراۃ ملی ہے اور جس کو توراۃ ملی اس کو بڑی خیر ملی سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قل لو کان البحر مدادا سے آخر آیت تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم۔ پوری آیت یوں ہے۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ٥ یعنی کہہ تو اگر ہووے دریا ہی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے البتہ تمام ہو جاوے دریا اس سے پہلے کہ تمام ہوں باتیں میرے رب کی اگرچہ لاویں برابر دریا کے اور مدد۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ ثُمَّ قَالَ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ

روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپؐ ایک لکڑی پر ٹیکا دیتے تھے سو گزرے آپؐ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا ان کے بعض نے کاش کہ تم ان سے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اس لیے کہ وہ تم کو جواب سناویں گے کہ تمہیں برا لگے گا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابوالقاسم بیان کرو تم ہم سے حقیقت روح کی سو کھڑے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپؐ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار آپؐ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپؐ نے

الروح من امر ربی یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تم کو نہیں ملا ہے مگر تھوڑا علم ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَلَاثَۃَ اَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاۃً وَّصِنْفًا رُکْبَانًا وَّصِنْفًا عَلٰی وُجُوْھِھِمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَمْشُوْنَ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ اَمْشَاھُمْ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یُّمْشِیَھُمْ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَمَا اِنَّھُمْ یَتَّقُوْنَ بِوُجُوْھِھِمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لائے جاویں گے لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور ایک سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کسی نے کہا یا رسول اللہ منہ پر کیوں کر چلیں گے آپؐ نے فرمایا جس نے پیروں پر چلایا ہے وہ منہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے منہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچ کر چلیں گے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہیب نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں سے کچھ مضمون۔

عَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ مَّحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَّرُکْبَانًا وَّتُجَرُّوْنَ عَلٰی وُجُوْھِکُمْ ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر میں آؤ گے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جاویں گے بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِیِّ اَنَّ یَھُوْدِیَّیْنِ قَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ نَسْاَلُہٗ فَقَالَ لَا تَقُلْ لَہٗ نَبِیٌّ فَاِنَّہٗ اِنْ یَّسْمَعُھَا تَقُوْلُ نَبِیٌّ کَانَتْ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا النَّبِیَّ فَسَاَلَاہُ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی سُلْطَانٍ فَیَقْتُلَہٗ وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَّلَا تَفِرُّوْا مِنَ الزَّحْفِ شَکَّ شُعْبَۃُ وَعَلَیْکُمُ الْیَھُوْدُ خَاصَّۃً اَلَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ قَالَا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تُسْلِمَا قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا اللّٰہَ اَنْ

صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس نے کہا ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سنیں گے کہ تو ان کو نبی کہتا ہے تو ان کی چار آنکھیں ہو جاویں گی یعنی بہت خوش ہوں گے پھر وہ دونوں آپؐ کے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپؐ نے فرمایا کہ شریک نہ کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور نہ قتل کرو اس جان دار کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو۔ اور جادو مت کرو۔ اور نہ لے جاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی لگا کر اور مت کھاؤ سود۔ اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو۔ اور نہ بھاگو جہاد سے۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہی تھی کہ فرمایا آپؐ نے اور تم پر اے یہود خاصۃً منع ہے کہ زیادتی نہ کرو

لَا يَزَالُ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ۔

تم ہفتہ کے دن، سو چومنے لگے وہ دونوں ہاتھ پیر آنحضرتؐ کے اور کہا گواہی دیتے ہیں ہم کہ بیشک تم نبیؐ ہو آپ نے فرمایا کہ پھر کیا چیز مانع ہے تم کو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دُعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود ہمیں مار ڈالیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ فَيَسُبُّ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ بِأَنْ تُسْمِعَهُمْ حَتّٰى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْاٰنَ۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے پڑھ، یہ آیت مکّہ میں اتری ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سے قرآن پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جس نے اسے اتارا اور جو لایا پس اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اس کے اتارنے والے کو گالیاں دیویں اور مت آہستہ پڑھو تاکہ صحابہ نہ سنیں ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہاری زبان سے قرآن کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ وَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا شَتَمُوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا۔

ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت ولا تجہر بصلاتک الآیۃ یعنی پکار کر مت پڑھ نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈلے اسکے بیچ کی راہ، مکّہ میں اتری اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چھپے ہوئے تھے اور جب آپ یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جس نے اتارا اور لایا اس کو (یعنی خدا و جبرئیل کو) تب اللہ تعالےٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ولا تجہر بصلاتک یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنی قرآن کو کہ مشرک سن کر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اس کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ أَنْتَ تَقُولُ ذٰلِكَ

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہ کیا نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بیشک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا

اَصَلَّمُ بِتُّمَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْاٰنِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ اَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ قَدِ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ اَفْلَحَ فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى قَالَ اَفَتُرَاهُ صَلّٰى فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتِ الصَّلٰوةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حُذَيْفَةُ قَدْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيْلَةِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدَةٍ هٰكَذَا خَطْوُهٗ مَدُّ بَصَرِهٖ فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَ عَوْدَهُمَا عَلٰى بَدْئِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهٗ رَبَطَهٗ لِمَ اَيَفِرُّ مِنْهُ وَاِنَّمَا سَخَّرَهٗ لَهٗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ۔

ہی کہا ہے اسے گنجے کیا دلیل ہے تیری جس سے تو یہ دعوٰی کرتا ہے میں نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہؓ نے کہا قرآن سے جس نے دلیل پکڑی تو مراد کو پہنچا سفیان کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے شیخ مصعر نے کہا کہ جس نے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہنچا پھر کہا زر بن حبیش نے کہ پکڑی میں نے یہ آیت سبحان الذی اسرٰی، یعنی پاک ہے وہ پروردگار کہ لے گیا رات ہی رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصٰی تک کہا حذیفہ نے پھر پاتا ہے تو اس آیت میں کہ نماز پڑھی آپ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو تم پر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں فرض ہے، پھر کہا حذیفہ نے لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور (یعنی براق) لمبی پیٹھ والا قدم اس کا وہاں پڑتا جہاں نظر پہنچتی پھر نہ اترے (یعنی جبریلؑ اور آپ) براق کی پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخرت کی وعدہ کی چیزیں سب پھر الٹے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کو باندھ دیا تھا (یعنی بیت المقدس میں) کیا ضرورت تھی اس کے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اس کو تو عالم الغیب والشہادۃ نے آنحضرتؐ کے لیے مسخر کر دیا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم حذیفہ نے انکار کیا ہے بیت المقدس میں حضرت کی نماز پڑھنے کا اور بُراق کے باندھنے کا، بیہقی نے کہا ہے کہ چونکہ اثبات ان دونوں کو اور رواۃ کرتے ہیں اور مثبت کو نافی پر تقدم ہے یعنی جو روایت کرتا ہے کہ حضرت نے وہاں نماز پڑھی اور بُراق باندھا اسکے پاس ایک شئے کا علم زیادہ ہے اور قول اس کا قابل قبول ہے رہا حذیفہ نے جو کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر نماز وہاں کی فرض ہو جاتی، اگر اس سے فرضیت مراد ہے تو یہ تلازم صحیح نہیں اور اگر تشریع مراد ہے تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شد رحال کی اور وہاں نماز کی ادا کی فضیلت میں جو وارد ہوئی ہے اس کے مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سردار ہوں تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اس میں کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور سوا ان کے سوا سب میرے ہی نیزے کے نیچے ہوں گے اور پہلے میرے ہی لیے زمین شق ہوگی

يفزع الناس ثلثة فزعات فيأتون آدم فيقولون أنت أبونا آدم فاشفع لنا إلى ربك فيقول إني أذنبت ذنبا أهبطت منه إلى الأرض ولكن ائتوا نوحا فيأتون نوحا فيقول إني دعوت على أهل الأرض دعوة فأهلكوا ولكن اذهبوا إلى إبراهيم فيأتون إبراهيم فيقول إني كذبت ثلث كذبات ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منها كذبة إلا ما حل بها عن دين الله ولكن ائتوا موسى فيأتون موسى فيقول قد قتلت نفسا ولكن ائتوا عيسى فيأتون عيسى فيقول إني عبدت من دون الله ولكن ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم قال فيأتوني فأنطلق معهم قال ابن جدعان قال أنس فكأني أنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فآخذ بحلقة باب الجنة فأقعقعها فيقال من هذا فيقال محمد فيفتحون لي ويرحبون بي فيقولون مرحبا فأخر ساجدا فيلهمني الله من الثناء والحمد فيقال لي ارفع رأسك وسل تعط واشفع تشفع وقل يسمع لقولك وهو المقام المحمود الذي قال الله عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا قال سفيان ليس عن أنس إلا هذه الكلمة آخذ بحلقة باب الجنة فأقعقعها۔

(یعنی بعث کے وقت) اور اس میں کچھ فخر نہیں، فرمایا آپ نے اور تین بار لوگ بہت گھبرائیں گے تو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں سو سفارش کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس وہ کہیں گے مجھ سے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اتارا گیا میں اسکے سبب سے زمین پر لیکن تم نوح کے پاس جاؤ پھر نوح کے پاس آویں گے وہ کہیں گے میں نے ساری زمین والوں کے لیے بددعا کی اور وہ ہلاک ہو گئے ولیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تھی اس سے تائید دین کی پھر فرمادیں گے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا تھا لیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا آپ نے پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے سو میں ان کے ساتھ جاؤں گا (دربار الٰہی میں) ابن جدعان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ انس نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھ رہا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تھے کہ پکڑے کھڑا ہوں گا میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اس کو سو اندر سے کوئی پوچھے گا کون ہے کہ محمد آئے ہیں، آؤ بھگت کریں گے میری اور مجھے مرحبا کہیں گے پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا (شکر کے لیے) سو سکھاوے گا مجھے اللہ تعالیٰ حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیری بات سنی جاوے گی اور وہ مقام جہاں یہ باتیں ہوں گی مقام محمود ہے۔ کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا عسیٰ ان یبعثک الآیۃ یعنی قریب ہے کہ اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سفیان نے کہا کہ اس روایت میں انس سے یہی روایت ہے کہ فرمایا آپ نے پکڑوں گا میں دروازہ جنت کا اور اسے ٹھونکوں گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی نضرہ سے انہوں نے ابن عباس سے پوری حدیث۔

مترجم: اس حدیث میں بہ تفصیل مذکور ہے کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی کے نہ ہوگی اور جو جہال اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے

ہیں انکارِ شفاعت کا محض غلط ہے تابع حدیث کب اس کا منکر ہو سکتا ہے، خاتمہ سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور رہے دو بار غالب آنا ان کا زمین میں اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سنحاریب کا اہل نینوای سے یا جالوت جزری کا ان پر وعدہ رحمت کا اور وعید تباہی کی بصورت ارتکاب جرائم اور عطا ہونا معجزوں کا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرت ؐ کے اسراء کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رؤیائے رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقولِ مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خباثتیں شیطان کی اور فضائل قرآن کی ہدایت کرنا اس کا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنوں کو اور مذکور ہونا اس کا اور حجاب ہو جانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا ان کے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحید قرآن سن کر اور شفا اور رحمت مومنوں کے لیے اور خسران ظالموں کے لیے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن والنس کا اس کے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن سے اور اترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کر نا قرآن کا آسانی قرأت کے لیے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسے سن کر اور خاشع ہونا ان کا اور اوامر و نواہی سے امر ادائے حقوق ذوی القربیٰ اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نہی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنے کا اقربا ر اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنے اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کھانے سے اور امر وفائے عہد کا اور وفائے کیل و میزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آرار کاسدہ کے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنے کا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرأت قرآن کا وقت فجر کے اور امر نبی ؐ کو اس دعا کے پڑھنے کا ربّ ادخلنی مدخل صدق الایۃ اور امر توسط کا سر و جہر میں وقت قرأت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمالناموں کا اور مذمت طالب دنیا کی اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیوں کا، اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا موتھوں پر اندھے بہرے ہو کر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں چنانچہ عجلت انسان کی اور طلب کرنا اس کا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تک رسول نہ آوے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اس کے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سمٰوٰت و ارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی ؐ کو اور ضلال ان کا اور تفضیل بعض انبیاء کی بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہو جانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت بنی آدم کی اور سوار لیے پھرنا اس کا بحر و بر میں اور فضیلت اس کی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکّہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف کی میں اور پوچھنا لوگوں کا روح کی حقیقت کو اور فرمائش کافروں کی رسول سے نہریں جاری کرنے کی اور باغوں کی وغیر ذالک اور جواب اس کا۔

سُوْرَۃُ الْکَھْفِ　　　سورہ کہف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ　　　سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے کہا ابن عباس ؓ سے

إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ
لَيْسَ بِمُوسَى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ
سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ مُوسَى خَطِيبًا فِي بَنِي
إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ
فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللهُ
إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ
أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ
لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ
فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ
نُونٍ فَجَعَلَ مُوسَى حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ
يَمْشِيَانِ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى وَفَتَاهُ
فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ
فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ فَأَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ
حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ
لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا
وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى
قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا
هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ
الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ
فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ
أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَى
ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ
يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ
الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَاةِ لَا يُصِيبُ مَاؤُهَا مَيِّتًا
إِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوتُ قَدْ أُكِلَ مِنْهُ فَلَمَّا قُطِرَ
عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا

کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن
کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے
دشمن نے میں نے ابی بن کعب سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے سنا ہے میں
نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایک
دن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کسی نے پوچھا ان سے کہ
کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے کہ میں سو عتاب کیا اللہ
تعالیٰ نے ان کی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے جہاں دو
دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ
اے رب میں کیونکر اس تک پہنچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے لو
ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جاوے وہ اسی جگہ ملے گا پھر
موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی چلے اور رکھ
لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں سو چلے جاتے تھے رفیق ان کے اور
وہ، یہاں تک کہ پہنچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی
زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کے چلنے
کی جگہ میں روک دیا بہنے سے یہاں تک کہ ایک طاق سا بن گیا اور اس
کا رستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفیق کے لیے ایک
تعجب کی چیز ہو گئی اور دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے باقی دن اور رات
تک اور بھول گئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دے ان کو مچھلی کے حال سے پھر
جب صبح ہوئی موسیٰ نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر
میں ہمیں بہت تھکن ہوئی کہا راوی نے کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جبکہ آگے
بڑھ گئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھیے آپ جب ٹھہرے تھے ہم
پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں
اس کا ذکر کروں آپ سے اور اس نے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور
سے موسیٰ نے کہا اسی کو تو ہم ڈھونڈتے تھے اپنے قدموں کے نشان کو
(تاکہ اسی جگہ لوٹ کر پہنچیں) سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اسی پتھر
کے پاس ہے نہر آبِ حیات کی جس مردہ کو پہنچتا ہے پانی اس کا
فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اس مچھلی سے کچھ کھا پی چکے تھے پھر جب

الصَّخْرَةِ فَرَاٰى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
مُوسٰى فَقَالَ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوسٰى
فَقَالَ مُوسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوسٰى
اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ
وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ
فَقَالَ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ
رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ
تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا قَالَ لَهُ
الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى
اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ
وَمُوسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا
سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ
فَحَمَلُوْهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِّنْ
اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ
حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَّ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا
لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا
نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ثُمَّ خَرَجَ مِنَ
السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَاِذَا غُلَامٌ
يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهٗ
بِيَدِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ مُوسٰى اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ
مِنَ الْاُوْلٰى قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا
تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى
اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

اس پر پانی ٹپکا وہ زندہ ہو گئی غرض الٹے پاؤں چلے یہاں تک کہ اس
پتھر پر پہنچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا منہ چادر سے ڈھانپے ہوئے ہے
موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے کہا تمہارے اس ملک
میں سلام کہاں ہے تو کہا انہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر نے کہ موسیٰ
بنی اسرائیل کے کہا ہاں، کہا اے موسیٰ تم کو ایک علم ہے اللہ کے علموں
میں سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تم کو اور میں نہیں جانتا اس کو اور مجھے ایک
علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں
جانتے تم اس کو سو موسیٰ نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے
سکھاؤ اس میں سے کہ جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے کام کی بات خضر نے کہا
تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جس کی تم کو خبر
نہیں موسیٰ نے کہا اللہ چاہے گا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری
نافرمانی نہ کروں گا کسی بات میں خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے
ہو تو مجھ سے کوئی خبر نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود بیان نہ کروں موسیٰ نے
کہا اچھا پھر خضر اور موسیٰ چلے دریا کے کنارے پر اور ان کے پاس ایک
کشتی گذری اور دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان
لیا انہوں نے خضر کو اور چڑھا لیا انہوں نے ان دونوں کو بغیر کرایہ کے
سو خضر نے ایک تختہ اس کشتی کا توڑ ڈالا پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے
ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی توڑ ڈالی کہ اس کے
لوگ ڈوب جاویں یہ تو بڑا برا کام کیا تم نے خضرؑ نے کہا میں تم سے پہلے
ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے موسیٰ نے کہا خیر تم مجھ پر
الزام نہ رکھو جس کو میں بھول گیا اور میرے کام میں مشکل مت ڈالو
پھر دونوں کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کے چلے جاتے تھے کہ ایک
لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا سو خضرؑ نے اس کا سر پکڑا اور اکھاڑ لیا
اپنے ہاتھ سے اور وہ مر گیا موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے قصور جان
مار ڈالی بغیر قصاص کے یہ بہت برا کام کیا خضر نے کہا میں تم سے پہلے
ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے راوی نے کہا کہ یہ بات
(یعنی بے قصور خون کرنا) پہلی بات سے بہت زیادہ تعجب کی تھی موسیٰ

يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ يَقُولُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يَقُصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَخْبَارِهِمَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُولٰى كَانَتْ مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِينَةِ ... عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا۔

نے کہا اگر میں اب کچھ پوچھوں اس کے بعد تو تم مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا۔ میرا عذر اب پورا ہوچکا (یعنی اب عذر نہ کروں گا) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے ضیافت طلب کی سو انہوں نے ان کی ضیافت سے انکار کردیا اور کچھ نہ کھلایا اور اس میں ایک دیوار دیکھی کہ وہ گری پڑتی تھی راوی کہتا ہے کہ وہ جھکی ہوئی تھی سو خضر نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ سیدھی ہوگئی موسیٰ نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس اترے اور انہوں نے ہماری ضیافت تک نہ کی اور نہ کھلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر ان سے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضرؑ نے کہا لو اب میری تمہاری جدائی ہے۔ میں تمہیں ان سب باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کرسکے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسیٰ پر۔ ہم چاہتے تھے کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ ان کی عجیب و غریب خبریں ہم سنتے۔ کہا راوی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسیٰؑ نے سہواً کیا۔ اور فرمایا آپؐ نے کہ ایک چڑیا آئی کشتی کے کنارے پر اور اس نے اپنی چونچ ڈبوئی دریا میں سو خضرؑ نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں گھٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گھٹایا ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا اور پڑھتے تھے وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابو اسحٰق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ زہری نے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ابو مزاحم سمرقندی نے کہا کہ میں نے حج کیا فقط اسی نیت سے کہ میں سفیان سے یہ حدیث سنوں کہ وہ اس میں ایک چیز بیان کرتے تھے یہاں تک کہ سنا میں نے ان کو کہ کہتے تھے کہ روایت بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور میں سنا کرتا تھا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے اس چیز کو۔ **مترجم** اس قصہ میں بڑی فضیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ چاہیے۔ اور اس کے لیے سفر اور طے منازل ضرور ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور عصیان اس کا موجب حرمان اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ کی طرح ضرور اس سے دریافت کرلے اور ہرگز نہ شرماوے اور اسے بے مروتی اور بے ادبی نہ جانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اس کا علم بیحد ہے اور معلومات بے عدد۔

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا۔

ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ لِاَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَیْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَہٗ خَضْرَاءَ۔

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضرؑ سے لیے ان کا نام ہوا کہ وہ بیٹھے خشک زمین پر جس پر گھاس نہ تھی پھر وہ انکے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری چیز کو کہتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّدِّ قَالَ یَحْفِرُوْنَہٗ کُلَّ یَوْمٍ حَتّٰی اِذَا کَادُوْا یَخْرِقُوْنَہٗ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَہٗ غَدًا قَالَ فَیُعِیْدُہُ اللّٰہُ کَاَشَدِّ مَا کَانَ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَهُمْ عَلَی النَّاسِ قَالَ الَّذِیْ عَلَیْهِمْ اِرْجِعُوْا فَسَتَخْرِقُوْنَہٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ وَاسْتَثْنٰی قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ فَیَجِدُوْنَہٗ کَهَیْئَتِہٖ حِیْنَ تَرَکُوْہُ فَیَخْرِقُوْنَہٗ وَیَخْرُجُوْنَ عَلَی النَّاسِ فَیَسْتَقُوْنَ الْمِیَاہَ وَیَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَیَرْمُوْنَ بِسِهَامِهِمْ اِلَی السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَیَقُوْلُوْنَ قَهَرْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِی السَّمَاءِ قَسْوَةً وَّعُلُوًّا فَیَبْعَثُ اللّٰہُ عَلَیْهِمْ نَغَفًا فِیْ اَقْفَائِهِمْ فَیَهْلِکُوْنَ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْکَرُ شَکَرًا مِّنْ لُّحُوْمِهِمْ۔

ابی ہریرہؓ سے دیوار سکندر کے باب میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اسے روز کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب پھٹنے کے ہو جاتی ہے پھر کہتا ہے جو ان پر حاکم ہے کہ پھر چلو کہ کل اس کو گرا دیں گے فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ اسے پھر اول روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا وقت آجائے گا اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ ان کو لوگوں پر نکالے کہے گا حاکم ان کا کہ پھر چلو کل اسے توڑ لیں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور انشاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے پھر دوسرے روز لوٹ کر آدیں گے اور اس کو ویسا ہی ناقص پادیں گے جتنا اول روز توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالیں گے اس میں اور نکل پڑیں گے لوگوں پر اور سب دریاؤں کا پانی پی ڈالیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور ان پر گرے گا تیر خون میں ڈوبا ہوا سو بولیں گے کہ دبا لیا ہم نے زمین والوں کو اور چڑھائی کی آسمان والے یعنی خداوند تعالیٰ پر، کہیں گے یہ اپنے دل کی سختی اور غرور سے سو بھیجے گا ان پر اللہ تعالیٰ ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا ان کی گردنوں میں اور وہ سب مر جائیں گے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمدؐ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ زمین کے جانور ان کا گوشت کھا کھا کے موٹے ہو جاویں گے اور مٹکتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی طرح پر ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم: یاجوج ماجوج دونوں اجیج نار سے مشتق ہیں اور اجیج کے معنی ضو اور شرر اس کا بسبب کثرت اور شدت ان کے مسمّی ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہیں ترک میں سے اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج و ماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہاں سد تیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا۔ اور حذیفہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہیں اور ماجوج ایک گروہ ہیں اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے اور نہیں مرتا ان میں سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتھیار باندھنے

کے اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم درخت صنوبر کی مانند ہیں کہ طول ان کا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ عرض و طول ان کا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد ان کا اور کوئی پہاڑ اور لوہا ان کی برابری نہیں کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے، نہیں پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کھا جاتا ہے اور جو ان میں سے مرجاتا ہے اسے بھی کھا جاتے ہیں جب وہ نکلیں گے سر ان کے لشکر کا شام میں ہوگا اور ساقہ ان کا خراسان میں اپی جاویں گے وہ نہریں مشرق کی اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا، غرض خروج ان کا بڑی نشانیوں سے ہے قیامت کے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَکَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَكَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْكِ۔

ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہیں سُنا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جبکہ اللہ تعالے جمع کریگا لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنے والا کہ جس نے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کسی کو کہ کیا ہو اللہ کے واسطے تو چاہیے کہ مانگ لے وہ ثواب اس کا اسی شریک سے کہ اللہ تعالے بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شرکاء کے شرک سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن بکر کی روایت سے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَکَانَ تَحْتَهٗ کَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ۔

ابی الدرداء سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وکان تحتہ کنز لہما یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تھی خزانہ تھا ان یتیموں کا فرمایا آپ نے سونا اور چاندی تھا۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن یوسف صنعانی سے انہوں نے یزید بن یزید بن جابر سے انہوں نے مکحول سے اسی اسناد سے مانند اس کے کہ خاتمہ سورہ کہف میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہ السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر سے حکم انشاء اللہ کہنے کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نبی کو ان کے خدا کے ساتھ رہنے کا اور نواہی سے نہی اطاعت سے غافلوں کے احوال آخرت سے اور وعید نار کی ظالموں کے لیے اور بیان دوزخ کے پردوں کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مومنین صالحین کے لیے اور تسخیر کرنا پہاڑوں کا اور سامنے آنا بندوں کا اور خطاب وعتاب اور تقسیم نامہ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے معبودوں کو پکارو اور جواب نہ دینا ان کا حشر میں اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کی مشرکوں کے لیے اور ان کے لیے جو انبیاء سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صالحین کے لیے اور مضامین توحید سے رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ — سورہ مریم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ اَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ يَا اُخْتَ هٰرُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ اَدْرِ مَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَآئِهِمْ وَالصّٰلِحِيْنَ قَبْلَهُمْ۔

مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ کی طرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم پڑھتے ہو یا اخت ہارون یعنی اے بہن ہارون کی (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان بہت کچھ مدت تھی (مغیرہ) نے کہا میں نے ان کا جواب نہ جانا اور لوٹا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ خبر دی ان کو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین ان سے پیشتر ہوتے (یعنی یہ ہارون مریم کے بھائی ہیں اور موسیٰ کے بھائی اور)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ادریس کی روایت سے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَاَنَّهٗ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰى يُوْقَفَ عَلَى السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰى لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا۔

ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت پڑھی وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ یعنی ڈرا دے تو ان کو اے نبی حسرت کے دن سے) فرمایا آپ نے کہ موت کو لاویں گے ایک چتکبری بھیڑ کی صورت میں اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کی دیوار پر اور کہا جاوے گا اے جنت والو سو وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے اور کہا جاوے گا اے دوزخیو اور وہ بھی سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جاوے گا ان سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے کہ ہاں یہ موت ہے پھر اسے لٹائیں گے اور ذبح کر دیں گے سو اگر اللہ تعالیٰ نے حکم کر چکا ہوتا جنت والوں کے لیے زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مر جاتے اور اگر حکم نہ کر چکا ہوتا دوزخیوں کے لیے اس میں زندہ اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ غم کے مارے مر جاتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِيْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِي السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کرتے

ہیں اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبرئيل ما يمنعك ان تزورنا اكثر مما تزورنا قال فنزلت هذه الاية وما نتنزل الا بامر ربك له ما بين ايدينا وما خلفنا الى اخر الاية۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیوں نہیں آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو راوی نے کہا کہ پھر اس پر یہ آیت اتری وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ۔ یعنی نہیں اترتے ہیں ہم مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے آخر آیت تک (یہ جبرئیل کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور اترتے وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے چڑھتے وقت زمین پیچھے آسمان آگے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عن السدي قال سالت مرة الهمداني عن قول الله تعالى وان منكم الا واردها ... فحدثني ان عبد الله بن مسعود حدثهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون عنها باعمالهم فاولهم كلمع البرق ثم كالريح ثم كحضر الفرس ثم كالراكب في رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه۔

سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سے مطلب اس کا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو تو کہا مجھ سے مرہ نے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر اس سے نکلیں گے اپنے عملوں کے موافق سو پہلا گروہ ایسا جاوے گا جیسے بجلی چمکتی ہے دوسرا جیسے ہوا تیسرا جیسے گھوڑا دوڑے سے چوتھا جیسے سوار اونٹ کا پانچواں جیسے آدمی دوڑتا ہوا چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔

عن عبد الله بن مسعود وان منكم الا واردها قال يردونها ثم يصدرون باعمالهم۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اپنے عملوں کے مطابق۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے اس کی مانند عبدالرحمن نے کہا میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سے انہوں نے عبداللہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے میں نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً ولیکن میں چھوڑتا ہوں اس کو قصداً یعنی رفع نہیں کرتا۔

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الله عبدا نادى جبرئيل اني قد احببت فلانا فاحبه قال فينادي في السماء ثم تنزل له المحبة في اهل الارض

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیلؑ سے فرماتا ہے کہ میں نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بھی اسے دوست رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں پھر اتاری جاتی ہے اس کی محبت

فَذَالِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنِّیْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَیُنَادِیْ فِی السَّمَآءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ۔

زمین والوں میں یہی مطلب ہے اس آیت کا ان الذین آمنوا یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے رحمٰن ان کی محبت ڈال دے گا آخر آیت تک اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو فرماتا ہے جبرئیلؑ سے میں نے فلانے کو دشمن کیا تم بھی اسے دشمن رکھو پھر جبرئیل پکار دیتے ہیں آسمان میں اور اتاری جاتی ہے عداوت اس کی زمین والوں کے دل میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ یَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلِ السَّهْمِیَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِّیْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِیْكَ حَتّٰی تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰی تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّیْ لَمَیِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِیْ هُنَاكَ مَالًا وَّوَلَدًا فَاَقْضِیْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا۔ الآیۃ۔

خباب بن ارت کہتے ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینے کو (وہ کافر تھا) سو اس نے کہا میں تجھے ہرگز نہ دوں گا جب تک کہ تو منکر نہ ہوگا محمدؐ کا میں نے کہا میں ان کا کبھی منکر نہ ہوں گا یہاں تک کہ تو مر کر اٹھے اس نے کہا میں مر کر پھر اٹھوں گا میں نے کہا ہاں کہا وہاں میرا مال ہوگا اور اولاد سو میں وہاں تیرا حق ادا کروں گا اس پر یہ آیت اتری اَفَرَاَیْتَ سے آخر تک یعنی بھلا دیکھ تو اس کو جو منکر ہوا ہماری آیتوں کا اور کہا اس نے کہ ملیگا مجھ کو مال اور اولاد۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خاتمہ سورہ مریم میں مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہا السلام اور پیدا ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کے باپ کے ساتھ اور تذکیر موسیٰ اور اسماعیل اور ادریس علیہم السلام کے حال کی اجمالاً اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ طٰهٰ — سورہ طٰہٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْبَرَ اَسْرٰی حَتّٰی اَدْرَكَهُ الْكَرٰی اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ یَا بِلَالُ اِكْلَاْ لَنَا اللَّیْلَةَ قَالَ فَصَلّٰی بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰی رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَیْنَاهُ فَنَامَ

ابوہریرہؓ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے رات کو چلے جاتے تھے کہ پہنچی آپ کو نیند اور آپ نے اونٹ بٹھائے اور سو رہے اور فرمایا اے بلالؓ تم ہمارے لیے ہوشیار رہو رات کو کہا راوی نے کہ پھر نماز پڑھی بلالؓ نے پھر تکیہ لگایا اپنے کجاوے کا اور منہ کیا مشرق کی طرف پھر آنکھ جھپک گئی اور سو گئے اور کوئی نہ

فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَكَانَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَىْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِىْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِى الَّذِىْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلٰوتِهِ فِى الْوَقْتِ فِىْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

جاگا ان میں سے اور پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور کہا اے بلال (خیر یہ کیا کیا) سو بلال نے عرض کی میرا باپ فدا ہو آپ پر اے رسول اللہ کے کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جس نے آپ کے روح کو پکڑ رکھا تھا سو آپ نے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپ نے آگے جا کر اونٹ بٹھائے اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی جیسے وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے (یعنی جو بھول جائے نماز کو جب یاد آوے پڑھ لے۔)

ف: یہ حدیث غیر محفوظ ہے روایت کیا اس کو کئی حافظانِ حدیث نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیبؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی ہریرہؓ کا اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہیں حدیث میں، ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے اور اور لوگوں نے ان کے حافظہ کی طرف سے خاتمہ سورہ طٰہٰ میں قصصِ ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفاتِ الٰہی سے استواء اللہ تعالیٰ کا عرش پر اور ملکیت اس کی آسمان و زمین پر اور علم اس کا اور توحید الوہیت اور خوبی اس کی اور صفات قرآن سے نازل ہونا اس کا رفع مشقت کے لیے اور نصیحت کے واسطے اور عربی ہونا اس کا اور نہی جلد پڑھنے سے اس کے اور ضال اور شقی نہ ہونا کسی کا اس کے تابعون سے اور وعید تنگی رزق کی اس لیے جو قرآن سے منہ موڑے اور اندھا ہونا اس کا قیامت میں اور مذمت اس پر ایمان نہ لانے کی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخ اور حدیث گنہگاروں کی اور گفتگو ان کی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنی عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھ جانا رحمٰن کے خوف سے اور نہ ہونا شفاعت کا بغیر اذن خدا کے اور ذلیل ہونا موہنوں کا اس کے آگے اور محرومی ظالم کی اور جزا صالح کی اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاۗءِ

تفسیر سورہ انبیاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِىْ وَيَخُوْنُوْنَنِىْ وَيَعْصُوْنَنِىْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرتؐ کے پاس بیٹھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے غلام ہیں کہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے اور میرا کہنا نہیں مانتے اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا ان کا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے شمار کی جاوے گی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ ان کا اور سزا دینا تیرا ان کے لیے سو اگر سزا تیری ان کو موافق ان کی تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق

مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الآيَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ۔

ان پر رہا اور نہ ان کا تجھ پر اور اگر سزا تیری ان کے قصور سے کم پہنچی تو تیرا حق ان پر باقی رہا اور اگر سزا تیری ان کی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں پڑھی تو نے کتاب اللہ کی کہ فرماتا ہے اس میں وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا یعنی رکھیں گے ہم ترازو انصاف کی قیامت کے دن سو ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ سو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ کے میں نہیں پاتا کوئی امر اپنے اور ان کے لیے بہتر اس سے کہ جدا ہوں وہ مجھ سے سو میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن غزوان کی روایت سے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ

ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل ایک نالہ ہے جہنم میں کہ گرتا چلا جاتا ہے کافر اس میں چالیس برس تک اور نہیں پہنچتا اس کے گہراؤ میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے ہم اُسے مرفوع نہیں جانتے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلِهِ إِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَقَوْلِهِ لِسَارَةَ أُخْتِيْ وَقَوْلِهِ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہیں بولے کسی مقام میں مگر تین جگہ ایک تو کہا ان کا فروں سے جو ان کو اپنی عیدگاہ میں لے جانا چاہتے تھے کہ میں بیمار ہوں اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا انہوں نے سارہ کو (کہ بیوی آپ کی تھیں) کہ یہ میری بہن ہیں، تیسرے کہا بُت پرستوں سے جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بُت تم نے توڑے) بلکہ توڑے ہیں انکے بڑے بُت نے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم طیبی نے کہا کہ اصل میں یہ سب معاریض ہیں مگر چونکہ صورت ان کی کذب ہے اس لیے حضرتؐ نے اس کو کذب فرمایا کہ شان انبیاء سے یہ بعید ہے اور ہر ایک امر کی تاویل صحیح ہوسکتی ہے۔ مثلاً آپ نے کہا میں سقیم ہوں یعنی سقیم القلب یعنی رنجیدہ ہوں تمہاری گمراہی دیکھ کر، اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مومنہ تھیں اور آپ مومن اور مومنین دینی بھائی بہن ہیں اور بُت شکنی کی نسبت جو بڑے بُت کی طرف کی اس میں یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہوں تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہیں بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بے وقوف اس تعریض کو نہ سمجھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ

ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو تم حشر میں آؤ گے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ

اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهُ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْاٰيَةَ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جیسے پیدا کیا ہم نے آدمی کو پھر دوبارہ ویسا ہی پیدا کریں گے آخر آیت تک فرمایا آپ نے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جاویں گے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور کچھ اور لوگوں کو لائیں گے میرے اصحاب سے اور ان کو بائیں طرف لے جائیں گے (جدھر دوزخ ہے) میں کہوں گا اے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں مجھ سے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں انہوں نے (دین میں) تمہارے بعد سو میں کہوں گا جیسے اس نیک بندے نے کہا (یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے) وکنت علیہم شہیدًا سے آخر آیت تک یعنی میں واقف تھا ان کے حال سے جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو نگہبان تھا ان کے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو ان کو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے تو ان کو تو تو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جاوے گا مجھ سے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنی حالت اولیٰ پر جب سے تو نے ان کو چھوڑا تھا انہوں نے دین میں بدعتیں نکالیں اور رسوم جاہلیت کے پابند ہوگئے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس حدیث کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس کے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اپنے رسوم آبائی کے پابند ہیں یا دین میں جنہوں نے نئی باتیں نکالیں ہیں جیسے مولود کی مجلسیں، تعزیت کی مجلسیں مُردوں کے عرس قبور کے چلے فاتحہ کے چھلے شادیوں کی دھوم غمی کی رسوم۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو حضرت ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حضرت کو بچشم خود دیکھا جب بسبب احداث فی الدین کے دوزخ میں گئے تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ معاذ اللہ من ذالک

خاتمہ سورہ انبیاء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کا باپ سے اور اپنی قوم سے اور گلزار ہونا آگ کا ان پر اور تذکیر لوط اور نوح کی احوال کے اور قصہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا بکریوں کے باب میں اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اس فیصلہ کو اور تذکیر ایوب اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل اور ذوالنون اور زکریا کے حال کی اور اوصاف مشترکہ انبیاء ممدوحین کے جیسے نیکیوں میں دوڑنا خدا کو خوف و امید سے پکارنا اور اس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم کے اور پھونک دینا روح کا ان کی طرف اور علامات قیامت سے قریب ہونا بندوں کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کی پروردگار سے اور رکھنا ترازوں کا اور تولنا بندوں کے عملوں کا اور وعدہ یاجوج و ماجوج کے خروج کا اور حسرت کافروں کی اپنے حالوں پر اور اترنا معبودانِ باطل کا جہنم میں اور دور رہنا نیکوں کا جہنم سے اور خوش رہنا ان کا اور نہ گھبرانا نفخ صور سے اور ملاقات ملائکہ کی اور بشارت دینا ان کا آسمانوں کو خط کی طرح لپیٹ لینا اور وعدہ نیک بندوں کے وارث کر دینے کا زمین میں اور معلوم نہ ہونا قیامت کے وقت کا نبی ﷺ کو اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں، چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول ﷺ کی ایذا دہی کے باب میں اور تذکیر ارسال رجال کے طرف امتوں کے متضمن انزال کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور رد اشراک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکوں سے اور اجماع تمام پیغمبروں کا توحید

الوہیت پر اور نفی ولد خداوند تعالےٰ سے اور سبقت نہ کرنا بندگان مقبولین کا خداوند تعالےٰ کے آگے کلام میں اور رتق و فتق آسمانوں کا اور پہاڑوں اور راہوں کا ہونا زمین میں اور پیدا کرنا لیل و نہار و شمس و قمر کا اور ٹھٹھا کرنا کافروں کا نبی ﷺ کے ساتھ اور اجماع سب امتوں کا جو آسمانی دین رکھتے ہیں توحید پر اور اختلاف نالائقوں کا اس امر اجماعی میں مشکور ہونا صالحوں کی سعی کا اور دور رہنے محسنین کے جہنم سے اور نہ سننا اس کے آواز کا اور رحمۃ للعالمین ہونا ہمارے نبی کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْحَجِّ — سورۂ حج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يَقُولُ اللّٰهُ لِآدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمِ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوا قَالَ وَلَا أَدْرِي قَالَ الثُّلُثَيْنِ أَمْ لَا۔

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اتری یہ آیت اے آدمیو! ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراؤنی شے ہے ولکن عذاب اللہ شدید تک اور ان دنوں آپؐ سفر میں تھے فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کہ وہ کون دن ہے صحابیوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرماوے گا اللہ تعالےٰ آدم علیہ السلام سے کہ جاؤ تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کریں گے اے پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرماوے گا اللہ تعالےٰ نو سو ننانوے شخص دوزخ میں ہیں اور ایک جنت میں سو مسلمان سب یہ سن کر رونے لگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیکی اللہ تعالےٰ کی اور بیچ کی چال چلو اس لیے کہ کبھی نبوت نہیں ہوئی مگر قبل اس کے زمانہ تھا جاہلیت کا (یعنی کفر کا) فرمایا آپ نے کہ پوری کی جاوے گی گنتی (دوزخیوں کی) جاہلیت کے لوگوں سے پھر اگر پوری ہو گئی گنتی تو خیر، نہیں تو تمام کی جاوے گی منافقوں سے اور تمہاری مثال اگلی امتوں کے آگے ایسی ہے جیسے سفید و سیاہ تل کے بازو میں یا ایک تل اونٹ کی پسلی میں پھر فرمایا آپ نے امید رکھتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت والوں کے سو سب یاروں نے اللہ اکبر کہا (شکر کی راہ سے) پھر فرمایا آپ نے میں امید کرتا ہوں کہ ہو تم تہائی جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپ نے میں امید رکھتا ہوں کہ ہو تم نصف جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا۔ راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ حضرتؐ نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حسن سے انہوں نے روایت کی عمران بن حصین سے انہوں نے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللّٰهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَئِسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْدَوْا بِضَاحِكَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ

عمران بن حصین سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں سو آگے پیچھے ہو گئے اصحاب آپ کے چلنے میں سو آواز بلند کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آیتوں کے ساتھ یا ایہا الناس سے عذاب اللہ شدید تک پھر جب حضرت کے یاروں نے سنا اپنی سواریوں کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت کچھ فرمانے والے ہیں پھر فرمایا آپ نے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وقت ہے کہ پکارے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دیں گے اپنے رب کو پھر فرماوے گا اللہ اے آدم چھانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کریں گے اے رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرماوے گا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نو سو ننا نوے دوزخ والے ہیں اور ایک جنت والا سو قوم کے لوگ مایوس ہو گئے (جنت میں جانے سے) یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ ہنسیں گے پھر جب دیکھی حضرت نے گھبراہٹ اصحاب کی فرمایا آپ نے عمل کرو اور بشارت دو۔ سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمدؐ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی کہ وہ جن کے ساتھ ہوں وہ بیشک بڑھ جاویں اول یاجوج ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنی کفر پس کہا راوی نے دور ہو گیا کچھ تھوڑا سا رنج ان لوگوں کا فرمایا آپ نے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو) سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمدؐ کی جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم اور لوگوں کی بہ نسبت مگر جیسے ایک دھبہ ہو اونٹ کے بازو میں یا ایک داغ ہو جانور کے پیر میں (یعنی تم بہت تھوڑے ہو کفار کی بہ نسبت)

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ

عبداللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اس لیے ہوا کہ غالب نہیں آج تک اس پر کوئی ظالم (عتیق کے معنی آزاد)

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ۔

ابن عباس نے کہا جبکہ نکالے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ابوبکر نے کہا انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا بیشک یہ ہلاک ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اُذِنَ سے آخر آیت تک یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کو کہ جن سے کفار لڑتے ہیں، لڑنے کی، اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے، سو ابوبکر نے کہا کہ جانا میں نے اب لڑائی ہوگی (یعنی کافروں مومنوں میں)

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اس میں ابن عباسؓ سے روایت نہیں، خاتمہ سورۂ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقویٰ کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین و قائمین وغیرہ کے لیے اور امر حج کے لیے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانے کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنے کا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سے بچنے کا اور نہی شرک سے اور نہی کافروں سے نزاع کرنے کی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سے مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کی اور مذمت عابدان خام طمع کی کہ ادنیٰ مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت ان کافروں کی کہ مسجد سے باز رکھتے ہیں اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کی اور فضیلت مہاجروں اور شہیدوں کی اور عقاید سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول ان کا اور اثبات بعث کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعا کا اور نفع نہ دینا مدعوان باطل کا اور وعدہ جنات و انہار کا صالحین کے لیے اور وعید آگ کے کپڑوں کی اور حمیم کی اور لوہے کی موگریوں کی اور عذاب حریق کے کافروں کے لیے اور وعدہ جنات و انہار کا اور سونے کے کنگنوں کا اور موتی اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مومنوں کے لیے اور وعید عذاب مہین کی کافرین و مکذبین کے لیے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجروں اور شہیدوں کے لیے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے بیچ میں قیامت کے دن کے اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسے مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو مدد الٰہی پر یقین نہ کرے اس کے ساتھ جو آسمان کی طرف رسی باندھ کر لٹکے اور پھر اسے توڑ دے اور سجدہ سموات والارض کا اور سجدہ شمس و قمر کا اور نجوم و جبال و شجر و دواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور مخاصمہ مومن و کافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیمؑ کو جگہ دینے کی اور آنا لوگوں کا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لیے اور بہت سے متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالیٰ کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت خدا کی ناصران دین کے لیے اور تسکین نبیؐ کی اگلے کافروں کی تکذیب سُنا کر اور جلدی کافروں کی ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایک دن کا برابر ہزار سال کے اور القاء شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرت الٰہی کا مظلومان مومنین کے لیے اور تذکیر

ایلاج لیل کی نہار میں اور عکس اس کا اور تذکیر انزال مار اور سبزہ زمین کی اور دوسری قدرتوں کے ساتھ اور اعتبار اور مقبولیت خدا کے مومنوں کے لیے اور نہ ہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیمؑ کی اور نام رکھنا انہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبیؐ کا گواہ ہم پر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں پر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور خوبی اس جل جلالہ جلیشانہ کی۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

سورۂ مومنون کی تفسیر

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ۔

عمر بن خطابؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تھی آپ کے منہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تھی شہد کی مکھی کی سی سو ایک دن ان پر وحی اتری اور ٹھہرے ہم ایک گھڑی پھر آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ زیادہ دے ہم کو اور کم مت کر اور عزت دے ہم کو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہم کو (نعمتیں اپنی) اور محروم مت کر اور مقدم کر ہم کو اور عطیہ اور نہ مقدم کر ہم پر کسی کو (فوزداریں ہیں) اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو تو ہم سے پھر فرمایا آپ نے اتری ہیں مجھ پر دس آیتیں کہ جو ان پر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت میں پھر پڑھیں آپ نے یہ آیتیں قد افلح المومنون سے دس آیتوں تک۔

روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحٰق بن ابراہیم نے عبدالرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور جس نے سنا عبدالرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعضوں نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جس نے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے اور عبدالرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں۔ مترجم: پوری آیتیں یہ ہیں: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (ترجمہ) یعنی فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو لوگ بے فائدہ کاموں سے منہ پھیرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرمگاہ کی حفاظت

کرنے والے ہیں مگر اپنی بیبیوں پر یا جنکے مالک ہوئے ان کے ہاتھ سوان پر ملامت نہیں اور جو کوئی اس کے سوا چاہے وہ لوگ ہیں حد سے گزرنے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور جو نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں وارث فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑیں گے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر آئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہو چکا تھا بدر کے دن اس کو ایک تیر غیبی لگا تھا کہ معلوم نہ ہوا کس نے مارا پھر آئیں ربیع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجیے مجھ کو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہنچا ہے تو میں امیدوار ثواب رہوں اور صبر کروں اور اگر نہیں پہنچا وہ خیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں سو حضرتؐ نے فرمایا اے حارثہ کی ماں بیشک جنت میں کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے بیچ اور بہتر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کی روایت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنْ هُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا تُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا والذین یوتون ما اٰتوا و قلوبہم وجلۃ یعنی جو لوگ دیتے ہیں جو دیا ہے اور دل ان کا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں عرض کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے کہ نہیں اے بیٹی صدیق رضی اللہ عنہ کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے ڈرتے ہیں نیکیوں کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

ف: روایت کی یہ حدیث عبدالرحمن بن سعید نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسْطَ رَاْسِهِ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى

ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالحون یعنی اور وہ اس میں تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ نے کہ جھلس دے گی کافروں کے منہ کو آگ پس جل کر سکڑ جاوے گا ان کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک

حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ　کہ پہنچ جاوے گا سر کے بیچ میں اور لٹک جاوے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ خاتمہ سورہ مومنون میں صفات مومنین میں سے مذکور ہے ایمان و صلوٰۃ و خشوع و اعراض لغو سے اور دینا زکوٰۃ کا اور حفاظت فروج کی اور رعایت امانتوں اور عہدوں اور حفاظت صلوٰۃ کی اور وعدہ فردوس کا ان کے لیے اور بدء خلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اس کا اور پہنانا گوشت کا ہڈیوں پر اور اللہ تعالےٰ کی قدرتوں سے پیدا کرنا آسمان کا اور اتارنا پانی کا اور ٹھہرانا پانی کا زمین میں اور پیدا کرنا باغوں کا کھجور و انگور سے اور نکالنا اکثر میووں کا اس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودھ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیوں کی اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور ابن مریم علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کی طرف اور حکم طیبات کے کھانے کا اور عمل صالح اور تقولی اور توحید کا ان کو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا اللہ کی آیتوں پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مال کے اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکروں کا آخرت سے اور انکار اہل مکہ کا اور حشر کے اور حسرت کافروں کی وقت موت کے اور آرزو حیات کی واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹھ جانا نسبوں کا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کے گراں ہونے پر اور جھلس جانا موہنوں کا دوزخ کی آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیوں کا اپنی شقاوت کا اور دعا کرنا ان کا اور خطاب کرنا اللہ تعالےٰ کا بلفظ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ اور یاد دلانا اللہ تعالےٰ کا ان کی مسخری کو جو مومنوں کے ساتھ کی تھی اور عتاب اللہ کا ان پر اور بہت سے فوائد متفرقہ۔

سُوْرَۃُ النُّوْرِ　تفسیر سورۂ نور کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَإِنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أُسَارَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ قَالَ فَجَاءَتْ عَنَاقٌ فَأَبْصَرَتْ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَتْ إِلَيَّ عَرَفَتْ فَقَالَتْ مَرْثَدٌ فَقُلْتُ مَرْثَدٌ فَقَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ فَبِتْ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الزِّنَا

عمرو بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تھی کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لے جاویگا اس کو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کی دیواروں سے چاندنی رات میں اور عناق آگئی اور اس نے دیکھی کالک میرے سائے کی دیوار کے بازو میں پھر جب وہ میرے پاس پہنچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہے میں نے کہا مرثد ہوں اس نے کہا شاباش مبارک ہو آو رات کو رہو ہمارے پاس میں نے کہا اے عناق اللہ نے حرام کی زنا سو وہ پکار اٹھی اے خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھا لے جاتا ہے سو میرے پیچھے دوڑے آٹھ مرد اور میں نے خندمہ کی

قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَاءَكُمْ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلَى رَأْسِي وَعَمَّاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْإِذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ أَكْبُلَهُ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعْيِينِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُ عَنَاقًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَلَا تَنْكِحْهَا۔

راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچ گیا ایک غار یا کہف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اس میں گھس گیا اور وہ بھی گھسے اور میرے سر کے پاس آن کھڑے ہوئے اور انہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب ان کا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے ان کو اندھا کر دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا (جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لے جانے کا) اور میں نے اس کو اٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچ میں) اور توڑیں میں نے زنجیریں اسکی اور اس کو پیٹھ پر لاد لیا اور وہ مجھے تھکائے دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ پہنچا اور آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجیے اور حضرت چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی مگر زانی یا مشرک مرد سے

تب فرمایا حضرتؐ نے اس سے نکاح نہ کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنَ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنے والے مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانۂ امارت میں کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جاوے تو میں نے نہ جانا کہ کیا جواب دوں میں سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمرؓ کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے ان کے گھر میں جانے کی سو مجھ سے ان لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی سو مجھے پکارا کہ کیا ابن جبیر ہیں آؤ تم نہیں آتے ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پھر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے جو کجاوے کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے اے ابو عبدالرحمٰن! عورت اور مرد لعان کرنے والے جدائی ڈالی جاوے ان کے بیچ میں سو کہا سبحان اللہ! ہاں پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلاں بیٹے فلانے کے تھے آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے

أَمْرٍ عَظِيمٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ إِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۔

کہ اے رسول اللہ کے بتائیے مجھ کو کہ ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بے حیائی پر یعنی زنا پر کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہے تو بڑی بات پر چپ رہے سو چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ جواب نہ دیا اس کو پھر اس کے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے کہ میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں اس میں مبتلا ہوا ہوں اور اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر بلایا حضرت نے اس مرد کو اور پڑھیں اس پر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اس کو اور خبر دی اس کو کہ عذاب دنیا کا بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر وہ ہی جھوٹوں میں ہو پھر متوجہ ہوئے عورت کی طرف اور گواہی دی اس نے چار بار کہ اللہ گواہ ہے کہ شوہر اس کا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غضب اللہ کا ہو اس پر اگر شوہر اس کا سچوں میں ہو پھر جدائی کر دی آپ نے ان دونوں میں۔

ف: اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا حَدٌّ

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شریک بن سحماء کے ساتھ سو حضرت نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھرے گا پھر حضرت یہی فرماتے تھے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے

فِی ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّی لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِی أَمْرِی مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِی مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ فَقَرَأَ إِلَى أَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ قَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَسَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِی سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصِرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَأْنٌ۔

قسم ہے اس پروردگار تعالےٰ کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص (یعنی میں) سچا ہے اور بیشک اترے گی میرے حق میں ایسی آیت کہ بچاوے گی پیٹھ میری حد سے پھر اتری یہ آیت والذین یرمون ازواجہم اور پڑھیں آپ نے یہ آیتیں یہاں تک کہ پہنچے آپ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ تک کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوئے ان کے پڑھنے سے آپ نے بلا بھیجا ان دونوں کو اور وہ آئے سو کھڑے ہوئے ہلال اور گواہیاں دیں انہوں نے (جس طرح قرآن میں وارد ہوئی ہیں) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے سو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی پھر جب وہ یہ کہنے لگی پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اس عورت پر اگر وہ مرد (یعنی شوہر میرا) سچوں میں ہو لوگوں نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینے والی ہے اور ابن عباس نے کہا کہ وہ ٹھہر گئی یعنی خوف خدا سے اور پھری یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جاوے گی (یعنی اقرار زنا کرے گی) پھر کہنے لگی میں برادری کو سارا دن ذلیل نہ کروں گی (یعنی اگر اقرار زنا کروں تو برادری کو دھبہ لگے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس کا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو موٹے چوتڑ والا بھری ہوئی رانوں والا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ایسا ہی ہوا۔ سو حضرت نے فرمایا اگر نہ ہو چکتا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اس کا عجیب حال ہوتا (یعنی میں اس کو حد مارتا)

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی طرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہؒ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِی الَّذِی ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیَّ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَیَّ فِی أُنَاسٍ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادتیں پڑھیں اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالےٰ کی جیسے

أَبَنُوا أَهْلِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوا بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ أَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرَتْ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرَتِ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمِّ تَسُبِّينَ ابْنَكِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَسُبُّهُ إِلَّا فِيكِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي قَالَتْ فَبَقَرَتْ لِي الْحَدِيثَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَأَنَّ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوُعِكْتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِي الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ فِي السُّفْلِ وَأَبُو بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ مَا جَاءَ بِكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ خَفِّفِي عَلَيْكِ الشَّأْنَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا

اس کی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپؐ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے باب میں جنہوں نے میری بی بی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اپنی بی بی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اس میں کوئی برائی کبھی اور کبھی داخل نہ ہوا وہ میرے گھر میں مگر جبکہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا، سو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجیے مجھے اے رسول اللہ کے کہ ماریں ہم گردنیں ان کی (یعنی جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کی ماں اس شخص کی قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر وہ ہوتا (یعنی تہمت لگانے والا) اوس میں سے تو کبھی دوست نہ رکھتے تم کہ اس کی گردن مارو (یعنی اپنی قوم کی رعایت سے (غرض یہاں تک نوبت پہنچی کہ فساد عظیم ہو جاوے اوس اور خزرج کے درمیان (دونوں قبیلے تھے انصار کے) اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المومنینؓ کا) پھر جب اس دن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنی پاخانے کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اس نے ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے سو میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھہر گئی پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اس نے مسطح مرے اور پھر میں نے کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھہر گئی پھر ٹھوکر کھائی اس نے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اس کو جھڑکا اور کہا اے ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لیے تو اسے کوستی ہے کہا عائشہؓ نے پھر کھولی اس نے ساری حقیقت اس بات کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو چکا اس نے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کی لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جس کے لیے نکلی تھی اس کے لیے نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اس کی تھوڑی نہ بہت یعنی پاخانے کی اور بخار آ گیا مجھے اور میں نے

عند امرأة احسن منها وقيل فيها فاذا هي لم يبلغ
منها ما بلغ مني قالت قلت وقد علم به ابي
قالت نعم قلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت نعم واستعبرت وبكيت فسمع ابو بكر صوتي
وهو فوق البيت يقرأ فنزل فقال لامي ما شأنها
قالت بلغها الذي ذكر من شأنها ففاضت عيناه
فقال اقسمت عليك يا بنية الا رجعت الى بيتك
فرجعت ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى بيتي وسأل عني خادمتي فقالت لا والله ما
علمت عليها عيبا الا انها كانت ترقد حتى تدخل
الشاة فتأكل خميرتها او عجينتها وانتهرها
بعض اصحابه فقال اصدقي رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى اسقطوا لها به فقالت سبحان الله
والله ما علمت عليها الا ما يعلم الصائغ على تبر
الذهب الاحمر فبلغ الامر ذلك الرجل الذي
قيل له فقال سبحان الله والله ما كشفت كنف انثى
قط قالت عائشة فقتل شهيدا في سبيل الله قالت
واصبح ابواي عندي فلم يزالا عندي حتى دخل
علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد صلى العصر
ثم دخل وقد اكتنفني ابواي عن يميني وشمالي
فتشهد النبي صلى الله عليه وسلم وحمد الله واثنى
عليه بما هو اهله ثم قال اما بعد يا عائشة ان
كنت قارفت سوءا او ظلمت فتوبي الى الله فان
الله يقبل التوبة عن عباده قالت وقد جاءت
امرأة من الانصار وهي جالسة بالباب فقلت
الا تستحيي من هذه المرأة ان تذكر شيئا و
وعظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فالتفت الى

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجیے پھر میرے ساتھ حضرت نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہنچی اور پایا میں نے امِ رومان کو (یہ ماں ہیں حضرت عائشہ ؓ کی) نیچے کے گھر میں اور ابوبکر ؓ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے سو میری ماں نے کہا کیوں آئی تم اے میری بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی میں نے ان کو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور ان کو اس قصہ سے اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی سو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنی گھبراؤ نہیں) اس لیے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کم ہوتا ہے کہ کبھی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اس کے سوتنیں بھی ہوں کہ حسد نہ کریں اس پر اور باتیں نہ بنا دیں اس کے لیے غرض ان کو اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی کہا ام المومنین نے کہ جانتے ہیں یہ بات باپ میرے جواب دیا ان کی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہ ﷺ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابوبکر ؓ نے میری آواز سنی اور کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اترے اور کہنے لگے اس کا کیا حال ہے ان کی ماں نے کہا خبر ہو گئی اس کو اپنے حال کی جس کا چرچا ہو رہا ہے سو بھر آئیں اس کی آنکھیں تب کہا ابوبکر نے میں تجھے قسم دیتا ہوں اے بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں سو میں پھر گئی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میری خادمہ سے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اس میں کوئی عیب مگر اتنا ہے کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آکر آٹا کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیرتہا کہا یا عجینتہا معنی دونوں کے ایک ہیں اور گھرکا اس کو بعض یاروں نے آپ کے اور کہا کہ سچ کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ سخت سست کہا اس کو اس بات کے لیے اس نے کہا پاک ہے اللہ قسم ہے اللہ کی میں ان کا کچھ حال نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کو اور اس مرد کو بھی خبر پہنچی جس کے اوپر تہمت لگائی گئی تھی اس نے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی حضرت عائشہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ

أَبَوَيَّ فَقُلْتُ أَجِيبَهُ قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَالْتَفَتُّ إِلَى أُمِّي
فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ قَالَتْ أَقُولُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَا
تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ
أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ
أَفْعَلْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي
عِنْدَكُمْ لِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأُشْرِبَتْ قُلُوبُكُمْ وَلَئِنْ
قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ
لَتَقُولُنَّ إِنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهِ عَلَى نَفْسِهَا وَاللَّهِ إِنِّي
مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالْتَمَسْتُ اسْمَ
يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا يُوسُفَ حِينَ قَالَ
فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ
وَأُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
سَاعَتِهِ فَسَكَتْنَا فَرُفِعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَتَبَيَّنُ السُّرُورَ
فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ أَبْشِرِي يَا
عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَشَدَّ
مَا كُنْتُ غَضَبًا فَقَالَ لِي أَبَوَايَ قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ
لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمَا
وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ
فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ
أَمَّا زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ
تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ
هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ
ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ وَكَانَ يَسْتَوْشِيهِ
وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ
قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعَ مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ
أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتَلِ
أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ أَنْ

کی راہ میں کہا ام المومنینؓ نے کہ صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس
آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
آئے اور نماز عصر پڑھ کر وہ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ
داہنے بائیں بیٹھے تھے پس تشہد پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
حمد و ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد و ثنا
کے اے عائشہ رضؓ اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کی یا ظلم کیا ہو تو نے
(یعنی اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کی طرف اور اللہ توبہ قبول کرتا
ہے اپنے بندوں کی کہا ام المومنینؓ نے کہ آئی ایک عورت انصار
میں سے اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپ شرماتے نہیں اس
عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اسکے سامنے غرض نصیحت کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے
کہا حضرت کو جواب دو انہوں نے کہا میں حضرتؐ سے کیا کہہ سکتا ہوں
(یہ کمال ادب تھا حضرت ابوبکرؓ کا اور مومن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب
ضرور ہے خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپ کی حدیث کے آگے بات نہ
نکلے اور جواب نہ آوے) پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں
نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپ کے آگے
کیا عرض کروں، کہا ام المومنینؓ نے کہ پھر جب کچھ جواب نہ دیا ان
دونوں نے تشہد پڑھا میں نے اور حمد و ثنا کی اللہ کی جیسے اسکی ذات
مقدس کے لائق ہے پھر میں نے کہا اللہ کی قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں
نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھے
فائدہ نہ دے گی تمہارے آگے اسلیے کہ تم بول چکے اور تمہارے دل
اس سے رنگ گئے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب
جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا اس نے اپنے
قصور کا اور اللہ کی قسم ہے میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنے لیے
کوئی کہاوت۔ کہا ام المومنین نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر
اس وقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کے باپ کی
(یعنی ان کی کہاوت برابر ہے) جب کہا انہوں نے فصبر جمیل واللہ المستعان

يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ۔

علی ما تصفون یعنی صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اس پر جیسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المومنینؓ نے اور وحی نازل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہے پھر جاتے رہے آثار وحی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپ کے منہ پر اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھ کو اے عائشہؓ کہ اللہ نے اتاری پاکیزگی تیری۔ کہا ام المومنین نے (رضی اللہ عنہا) کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھ سے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرتؐ کے آگے (یعنی شکریہ حضرت کا ادا کر) میں نے کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں ان کا شکر ادا کرنے کبھی کھڑی نہ ہوں گی اور نہ تعریف کروں گی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کروں گی، پر تعریف کروں گی اللہ تعالٰے کی جس نے میری پاکیزگی آثاری تم لوگوں نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نہ کیا اور نہ اس کو روکا اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بنت جحش کی بیٹی کو اللہ تعالٰے نے بچا لیا اس کی دینداری کے سبب سے اور نہ کہی اس نے اس مقدمہ میں مگر اچھی بات، پر بہن اس کی حمنہ وہ ہلاک ہو گئی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ یعنی شریک بہتان ہو گئی اور جو اس کا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اس کا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پھیلاتا تھا اور اسی نے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا اور حمنہ نے کہا ام المومنین نے کہ قسم کھائی ابوبکرؓ نے کہ اب نفع نہ دیں گے کسی طرح کا مسطح کو کبھی سو آثاری اللہ تعالٰے نے اس پر یہ آیت ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة یعنی قسم نہ کھاویں بزرگی اور کشائش والے تم میں سے اور مراد اس سے ابوبکرؓ ہیں کہ نہ دیں گے قرابت والوں کو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالٰے نے الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم یعنی کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ اللہ تعالٰے بخش دیوے تم کو اللہ بخشنے والا مہربان ہے کہا ابوبکرؓ نے بیشک قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشے ہم کو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث۔ روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میری کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اس کا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ ان کو مار پڑی حد قذف کی (ف) یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔ **مترجم** اس روایت میں قصہ افک مذکور ہے کیفیت بمفصلہ اس کی یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوہ مریسیع پیش آیا قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ حضرتؐ کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اٹھا لیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے آثار لیتے پھر جب حضرتؐ غزوہ سے لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے حکم دیا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے رات کو چلنے کا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں لشکر کے باہر قضائے حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹ کر اپنے فرودگاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اس کو نہ پایا اور میں اسے ڈھونڈنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھالیتے تھے وہ آئے اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اور اس وقت عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض انہوں نے ہودج لاد دیا اور لشکر ملا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈنے آئیں گے اور میں سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہ پہنچے اور انہوں نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کی آواز سے میں جاگی اور سوا اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھ سے نہ کیا اور میں ان کے اونٹ پر سوار ہو گئی انہوں نے اونٹ لشکر میں پہنچا دیا اور منافق لوگ اپنا منہ کالا کرنے لگے، باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے انہی اسی کوڑے حد ماری اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں اتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا۔ اور مروی ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کئی باتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا ان کے پہلے یہ کہ جبرئیل ان کی تصویر ایک پارہ حریر پر آنحضرت کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر ان کی ہتھیلی میں منقش ہوتی تھی دوسرے یہ کہ حضرت نے کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا ان کے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سر آپ کا ان کی گود میں تھا چوتھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ حضرت پر وحی اترتی تھی اور آپ ان کے لحاف میں ہوتی تھیں، چھٹی یہ کہ اتری برأت ان کی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ بیٹی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول کی آٹھویں یہ کہ اللہ نے ان کو طیبہ فرمایا، نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم کا۔ اور مسروق جب روایت کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی بیٹی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ہیں جن کی برأت اللہ نے فلک سے اتاری، ہذا اخلاصۃ ما فی البغوی، ابی سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی (الحدیث) روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں نے تین بار تم کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارہ حریر پہ لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اس کا ظہور ہوگا روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ ہم قصور واروں کا حشر یوم النشور میں ان کے ساتھ کرے اور ہمارے خطیئات اور سیئات کو بخشے آمین یارب العالمین یا احب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحا سام المومنین کو اللہ تعالیٰ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا۔ کہ ابوموسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں پر جو حدیث مشکل ہوتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور ان کے پاس اس کا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا فصیح تر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَھَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاَکْرِمْ نُزُلَھَا یَوْمَ الدِّیْنِ وَاَنْزِلْھَا مُنْزَلًا مُبٰرَکًا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔ خاتمہ سورۂ نور جیتم بد دور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے اس کی آیات گویا خال چہرۂ حور ہیں اور معانی و مطالب شارع بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اس میں بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ سے اکثر مسطور منجملہ اس کے حد ہے زانیہ اور زانی کی اور حکم ان کے نکاح کا اور اسی کو رہے ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانے کے سلام و استیذان سے اور نہی خالی گھروں میں جانے سے بغیر اذن مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانے کا کہ جس میں اپنا سامان رکھا ہو اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کو اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گھونگٹ لٹکانے کا اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادے یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتوں کو کہ آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینے کا لونڈی غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانے کی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنے کے لیے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشا کے اور اس کے سوا اور وقتوں میں جواز آمدورفت کا اہل بیت کے لیے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جاویں گھر میں آتے وقت اور جواز قناعت کرنے کا تھوڑے کپڑوں پر بڑھیوں کے لیے اور جواز کھانا کھانے کا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز مل کر کھانے کا اور جدا جدا کھانے کا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنے کے اور جائز نہ ہونا ایمانداروں کو بغیر اذن کے چلے جانا آپ کی محفل سے اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برأت ام المومنین کا اور صفات الٰہیہ سے مذکور ہے تمثیل اس کے نور مبارک کی ساتھ ایک طاق کے کہ جس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اس کے نور کا ان گھروں میں جہاں صبح و شام اس کی پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ و تسبیح اہل سموات و ارض کی اور مالکیت اس تعالےٰ کی سب پر اور قدرتیں اس کی جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا ان سے برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل و نہار کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اس کا ساتھ اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے اترنا آیات بینات کا اس صورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا نور الٰہی کا ان لوگوں میں جن کو تجارت اور بیع ذکر الٰہی سے غافل نہیں رکھتی اور تمثیل اعمال کفار کی سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جانا مدعیان ایمان کا خدا اور رسول کی اطاعت سے اور فضیلت ان لوگوں کی جو خدا اور رسول کے حکم پر سمعنا واطعنا کہتے ہیں اور قسم کھانا منافقوں کا رسول کے آگے کہ اگر آپ جہاد کا حکم فرماویں تو ہم بھی چلیں اور وعدہ خلیفہ کرنے کا اس زمین پر صالحوں کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کی کافروں کے لیے اور جمعہ اور حج و جہاد واجب نہ ہونا اعمیٰ اور اعرج پر۔

وَمِنْ سُوْرَۃِ الْفُرْقَانِ — تفسیر سورۂ فرقان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْیَۃَ اَنْ

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے کونسا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرا دے تو اللہ کا شریک اور اسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو (یعنی بلا شرکت غیرے) میں نے کہا

يُطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

پھر کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ قتل کرے بیٹے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا میں نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ اَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَاَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا۔

عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہراوے تو اللہ کا شریک اور اس نے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھاوے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے اور یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی عورت سے، کہا راوی نے کہ پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت والذین لایدعون مع اللہ الٰہا سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے کو معبود جان کر اور نہیں قتل کرتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کیا پہنچے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کو دونا ہوگا اس پر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

حدیث سفیان کی منصور و اعمش سے صحیح زیادہ ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کی ہے اس لیے کہ واصل کی اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور ذکر کیا اس میں عمر بن شرحبیل کا، **خاتمہ سورۂ فرقان** میں صفات قرآن سے مذکور ہے اترنا اس کا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو اور افک اور مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافروں کا اس کو اور کہنا کافروں کا کہ قرآن سارا ایک بارگی کیوں نازل نہ ہوا۔ اور ہونا کافروں کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھیر پھیر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سے مذکور ہے اعتراض کافروں کا نبی ﷺ کے کھانے اور بازاروں میں پھرنے پر اور نہ ہونا خزانہ اور باغ کا ان کے لیے اور جواب اس کا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکرانِ قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیوں نہ نازل ہوئے اور استہزاء کافروں کا رسول کے ساتھ اور کہنا ان کا کہ یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول ﷺ کا اور کوئی اجر نہ چاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکیر موسیٰ اور ہارون کے حال کی اور قوم نوح اور ان کے ہلاک ہونے کی اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریوں کی اور صفات الٰہی سے مالکیت اس تعالیٰ کی اور نفی ولد اور شریک کی اس سے اور مخلوق ہونا معبودانِ باطل کا اور قادر نہ ہونا ان کا نفع و ضرر اور اماتت و احیاء پر اور

پیدا کرنا آسمانوں کا چھ روز میں اور استوا عرش پر اور بنانا برجوں کا آسمانوں میں اور رکھنا سراج اور قمر منیر کا ان میں اور پھیر و بدل کرنا لیل و نہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جھٹلانا کافروں کا قیامت کو اور وعید سعیر کی ان کے واسطے اور عفتہ اور غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے اور روبکاری معبودان باطل کی حشر میں اور انکار کرنا ان کا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقاموں کی اور فرشتوں کا اترنا اور کافروں کا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھانا اور تمنا کرنا اطاعت رسولؐ کی اور حسرت کھانا غیر رسول کی اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبیؐ ہونا ایسے مجرموں کا اور محشور ہونا کافروں کا منہ کے بل اور قدرتوں سے اس تعالےٰ کے بیان مدظل کا اور پھیر نارات اور دن کا اور لباس کر دینا رات کو اور نشور کر دینا دن کو اور بھیجنا ہواؤں کا مینہ کی خوشخبری کے لیے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں۔ اور صفات صالحین سے بارہ خصائل حمیدہ عباد الرحمٰن کی جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں سے اعراض کرنا وغیرہ ذلک اور یہ مقام نہایت قابل وعظ ہے اور اسی طرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ — تفسیر سورہ شعراء

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَّالِيْ مَا شِئْتُمْ ۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈرا دے تو اے نبیؐ اپنے قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ (یہ حضرت کی پھوپھی ہیں) بیٹی عبدالمطلب کی اے فاطمہ بیٹی محمدؐ کی اے بیٹو عبدالمطلب کے بیشک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں سے جو چاہو۔ یعنی آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے شفاعت بھی بغیر اس کے حکم کے نہیں ہو سکتی)

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی وکیع اور کئی لوگوں نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی کی روایت کے مانند اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور اس باب میں علیؓ اور عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈرا تو اے نبیؐ اپنی قرابت والوں کو جمع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَکُمْ مِنَ اللّٰهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ قُصَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَامَعْشَرَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَّسَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا

اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبدمناف کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں نہیں اختیار رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی عبدالمطلب کے چھڑاؤ اپنی جان آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لیے ضرر کا نہ نفع کا، اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ کی چھوڑوا تو اپنی جان آگ سے اسلیے کہ میں نہیں اختیار رکھتا تیرے لیے ضرر کا نہ نفع کا تیری قرابت کا مجھ پر حق ہے سو میں اس کو ادا کردوں گا (یعنی دنیا میں، باقی رہی آخرت اس میں مجھے کچھ اختیار نہیں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنوں کے موافق۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ یَا صَبَاحَاهُ۔

اشعری سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت وانذر یعنی ڈرا دے تو اے نبی اپنی قرابت والوں کو، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کانوں میں رکھی (جیسے مؤذن رکھتا ہے آواز بلند ہو جائے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبدمناف کی ڈرو تم لشکر آن پہنچا۔

یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ بعضوں نے عوف سے انہوں نے قسامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ روایت صحیح تر ہے اور اس میں ابی موسیٰ کا ذکر نہیں، مترجم: عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص ان میں کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کو اکثر صبح کو پہنچتا ہے اسلیے مطلق لشکر کے لیے یہ کلمہ کہتے ہیں خاتمہ، سورہ شعرا میں اقصص امنیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کی طرف جانے کا اور گفتگو ان کی اور ہارون کی فرعون سے ربوبیت الہٰی کے باب میں اور مقابلہ سحر کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اصنام کے باب میں اور توصیف باری تعالیٰ کی خلق اور ہدی اور اطعام اور سقی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب باپ کی مغفرت کی اس اللہ تعالیٰ سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت ان کی اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہ السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبیؐ کو کہ لوگوں کے ایمان لانے کے لیے اپنی جان مار دو گے اور اعراض کافروں کا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال اور اولاد کا اس دن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہاں گئے اور کوئی شفیع و حمیم نہ ہونا مشرکوں کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپ کا موجود ہونا کتب سالقہ میں اور پہنچانا بنی اسرائیل کا آپ کو اور ہونا نذیر کا ہر قریہ میں اور خطاب نبیؐ کو اور نہی اشراک فی الالوہیت اور حکم اقرباء کے ڈرانے

کا اور بازو جھکانے کا مومنوں کے لیے اور امر ساتھ توکل کے خدا پر اور دکھنا اس کا نبی کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا افاک واثیم پر اور غاوی ہونا تبعان شعراء کا اور سرگردانی ان کی ہر جنگل میں اور مذمت ان کی باستثنائے مومنین صالحین کے اور ڈرانا شاعران ظالمین کو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ النَّمْلِ — تفسیر سورہ نمل

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰى فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَيَجْتَمِعُوْنَ فَيَقُوْلُ هٰذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُوْلُ هٰذَا يَا كَافِرُ۔

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسٰی کا عصا اور لکیر کھینچ دے گا وہ مومن کے منہ پر کہ وہ چمک جاوے گا (یعنی عصائے موسٰی سے) اور مہر کر دے گا کافر کے ناک پر مہر سلیمانؑ سے یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے اور یہ پکارے گا اے مومن اور وہ پکارے گا اے کافر (یعنی کافر اور مومن ممتاز ہو جاویں گے)

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث ابی ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سند سے دابۃ الارض کے بیان میں اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے، خاتمہ سورہ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسٰی علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گزرنا ان کا چیونٹوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمانؑ کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدرتیں اس کی اور رد اشراک فی الوہیت کا ان کے استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا باغوں کا اور قرار دینا زمین کا اور بہانا نہروں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اس کے، اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا لبعث پر اور متی ہٰذا الوعد کہنا ان کا اور توزیع امم کی حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سموٰت وارض وغیرہ ذٰلک اور خطاب نبیؐ کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر مکہ کے مالک کی اور سوائے اس کے بہت سے فوائد مذکور ہیں۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ — تفسیر سورہ قصص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَيِّرَنِیْ قُرَيْشٌ اِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِیْ

ابی ہریرہؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چچا (ابی طالب) سے کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اس کے سبب سے قیامت کے دن ابوطالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہیں گے کہ اس کلمہ کو کہلا دیا اس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کر دیتا یہ کہہ کر تمہاری

مَن یَّشَاءُ ۔ آنکھوں کو سو اتاری اللہ تعالٰی نے یہ آیت انک لاتہدی من احببت سے آخر تک یعنی اے نبی تو ہدایت نہیں کر سکتا جس کو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے۔ خاتمہ سورۂ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلاً اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے رو بکاری مشرکوں کی دو جگہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اس کے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرۂ ذٰلک

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت — تفسیر سورہ عنکبوت

عَنْ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِیَّ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ قِصَّۃً وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَیْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰہُ بِالْبِرِّ وَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَّلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَمُوْتَ اَوْ تَکْفُرَ قَالَ فَکَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْھَا شَجَرُوْا فَاھَا فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا وَاِنْ جَاھَدَاکَ لِتُشْرِکَ بِیْ الْاٰیَۃَ۔

سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں نازل ہوئیں پھر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے ذکر نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں، یا تو پھر کافر ہو جاوے (یعنی جیسے پہلے تھا) کہا راوی نے کہ جب اس کو کھلانا چاہتے اس کا منہ چیرتے (یعنی لکڑی وغیرہ ڈال کر) پھر یہ آیت اتری ووصینا الانسان یعنی حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنے کا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ اس چیز کو کہ جس کی تجھے کچھ خبر نہیں سو کہنا نہ مان ان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: حضرت سعد سابقین اوّلین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے ماں نے ان سے کہا کہ تو نے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ بُرا کہا کریں گے کہ اس نے اپنی ماں کو مار ڈالا غرض دو دن کچھ نہ کھایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا اے ماں اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکل جاویں جب بھی میں دین محمدی سے نہ پھروں گا، واہ واہ کیا محبت دین کی تھی پھر جب وہ مایوس ہوئیں کھانے پینے لگیں اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کر کے۔

عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ قَالَ کَانُوْا یَخْذِفُوْنَ اَھْلَ الْاَرْضِ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْھُمْ۔

ام ہانی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وتاتون فی نادیکم المنکر یعنی کرتے ہو تم اپنی محفلوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) سو فرمایا حضرت نے کہ وہ کنکریاں پھینکتے تھے زمین والوں پر اور ٹھٹھا کرتے ان سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

ف: سورۂ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا ان پر اور ہلاک ہونا قوم لوط کا اور نجات ان کی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حال کی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون و فرعون و ہامان کے ہلاک ہونے کی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو برس دعوت کرنے کی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کی اور معبودان باطل کی مذمت کی

اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور لقائے الٰہی کا اور مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لیے اور وصیت الٰہی واسطے احسان والدین کے اور نہ ماننا ان کی بات کا شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب الٰہی سمجھیں کافروں کا مومنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہم پر ہے اور جواب اس کا تسلی ہمارے نبیؐ کی تکذیب امم سابقہ سُنا کر آسان ہونا خلق اوّل و ثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں سیر کرنے کا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافروں کا رحمت حق سے، تمثیل شرک کی اور معبودان باطل کی مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قائم کرنے کا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر الٰہی کی اور امر اہل کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنے کا، احسان رحمت اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکریٰ ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کی اور فضیلت مہاجرین کی مشرکوں کا کشتی میں موحدین جانا حرم کے امن کا بیان، ظالم ہونا اس کا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لیے۔

سُورَةُ الرُّوْمِ

تفسیر سورۂ رُوم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ۔

ابی سعید سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مومنوں کو یہ امر پسند آیا (اس لیے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اتری الم غلبت الروم سے یفرح المومنون بنصر اللہ تک سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسی طرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتِ الرُّوْمُ یعنی غین اور لام کی زبر سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ قَالَ غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِیَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ یَّظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ کِتَابٍ فَذَکَرُوْهُ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَذَکَرَهٗ اَبُوْبَکْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَیَغْلِبُوْنَ فَذَکَرَهٗ اَبُوْبَکْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَكَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا کَانَ لَنَا کَذَا وَکَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ کَانَ لَکُمْ کَذَا وَکَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسِ سِنِیْنَ فَلَمْ یَظْهَرُوْا فَذَکَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا الم غلبت الروم کہا انہوں نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اس لیے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے سو ذکر کیا اس کا ابوبکرؓ سے اور ابوبکرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ پھر وہ غالب ہو جاویں گے (یعنی روم) پھر ذکر کیا ابوبکرؓ نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ سو اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنی فارس) تو ہم کو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم اتنا اتنا کچھ دیں گے سو پانچ برس مدت ٹھہری اور اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے سو اس کا ذکر آپ سے کیا آپ

فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَہٗ اِلٰی دُوْنَ قَالَ اَرَاہُ الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِیْدٌ وَالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَھَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِہٖ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ قَالَ سُفْیٰنُ سَمِعْتُ اَنَّھُمْ ظَھَرُوْا عَلَیْھِمْ یَوْمَ بَدْرٍ۔

نے ابوبکر سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہوگئے روم اور اس کے بعد (یعنی دس دن کے اندر) کہا ابن عباس نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا الٓم غلبت الروم سے یفرح المؤمنون بنصر اللہ تک سفیان نے کہا میں نے سُنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فِیْ مُنَاحَبَۃِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلَا اَحْتَطْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَا بَیْنَ ثَلٰثٍ اِلٰی تِسْعٍ۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم نے شرط لگانے میں الٓم غلبت الروم کی احتیاط کیوں نہ کی اے ابی بکر اس لیے کہ بضع تین سے نو تک ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں،

عَنْ نِیَارِ بْنِ مُکْرَمٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ فَکَانَتْ فَارِسُ یَوْمَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ قَاھِرِیْنَ لِلرُّوْمِ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُحِبُّوْنَ ظُھُوْرَ الرُّوْمِ عَلَیْھِمْ لِاَنَّھُمْ وَاِیَّاھُمْ اَھْلُ کِتَابٍ وَفِیْ ذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ وَکَانَتْ قُرَیْشٌ تُحِبُّ ظُھُوْرَ فَارِسَ لِاَنَّھُمْ وَاِیَّاھُمْ لَیْسُوْا بِاَھْلِ کِتَابٍ وَلَا اِیْمَانٍ بِبَعْثٍ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ خَرَجَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ یَصِیْحُ فِیْ نَوَاحِیْ مَکَّۃَ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَذٰلِکَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ زَعَمَ صَاحِبُکَ اَنَّ الرُّوْمَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا

نیار بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب نازل ہوئی الم غلبت الروم یعنی مغلوب ہوگئے روم تھوڑی زمین میں (یعنی تھوڑا ملک ان کا فارس نے دبالیا) اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر اس لیے کہ روم اور مسلمان دونوں کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی باب میں اتری یہ آیت ویومئذ یفرح المومنون سے رحیم تک یعنی اس دن خوش ہوں گے مومن اللہ کی مدد پر، مدد کرتا ہے وہ جس کی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اس لیے کہ وہ اور فارس دونوں اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے قیامت پر پھر جب اللہ نے یہ آیت اتاری ابوبکر صدیقؓ پکارتے تھے مکہ کے گرد الم غلبت الروم یعنی مغلوب ہوگئے روم تھوڑی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں سو کچھ لوگوں نے قریش میں سے کہا ابوبکر صدیقؓ سے کہ ہمارے تمہارے

فِي بِضْعِ سِنِينَ أَفَلَا نُرَاهِنُكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ بَلَى وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى تِسْعِ سِنِينَ فَسَمِّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهِي إِلَيْهِ قَالَ فَسَمَّوْا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتِ السِّتُّ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَأَخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِينَ قَالَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي بِضْعِ سِنِينَ قَالَ وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ۔

درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہیں (یعنی نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سال میں سو کیا ہم شرط نہ کریں تم سے اس بات پر انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہونے کے قبل کی بات ہے سو شرط باندھی ابو بکرؓ نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے اپنی شرط کا مال کہیں رکھوا دیا اور ابو بکرؓ سے کہا مشرکوں نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دے لو بیچ کی کہا راوی نے کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنے درمیان چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اس کے کہ غالب ہو روم سو مشرکوں نے ابی بکرؓ کا مال شرط لے لیا پھر جب ساتواں سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانوں نے ابی بکر پر الزام رکھا کہ تم نے چھ برس کیوں قرار دیئے کہا راوی نے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہ پیش گوئی دیکھ کر بہت لوگ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت سے۔

مترجم: خلاصہ یہ ہے کہ غلبت میں دو قرأتیں ہیں، جنہوں نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑھا انہوں نے کہا جب روم مغلوب ہوئے، یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بصیغہ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اس میں روم کے غالب ہونے کی اور قرأت مشہور بھی یہی ہے اور بغوی نے بھی اسی کو اصح کہا ہے اور بعضوں نے بفتح غین پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بضم بالصیغہ مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ کہے کہ روم ابھی غالب ہو گئے مگر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے یعنی مسلمانوں کے ہاتھ سے۔ اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابو بکرؓ اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قمار دس اونٹوں پر اور سات برس کی مدت پر پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونوں زیادہ کرو پھر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابو بکرؓ نے سو اونٹ ابی کے وارثوں سے لیے کہ وہ مر چکا تھا۔ انتہی، مترجم سورہ روم میں خداوند تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے انیس قدرتیں ایک جگہ مذکور ہیں جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا ان کا زمین میں اور پیدا کرنا ان کے جوڑوں کا اور مودت اور رحمت ان میں ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا وغیر ذالک اور چار قدرتیں اس کی اور مقام میں یعنی خلق اور رزق اور اماتت اور قدرتیں اس کی جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اٹھانا اور تہ بر تہ کرنا بدلیوں کا اور نکالنا مینہ کا ان کے بیچ سے اور زندہ کرنا مردہ زمین کا اس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریفات سے تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توجیہ سے تشفیع نہ ہونا مشرکوں کے لیے اور تنزیہ باری تعالیٰ کی اور تحریض اس کی تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کی غلاموں

اور کنیز ان دنیا کے ساتھ اور حکم نبی ؐ کو کہ دین حنیف اور فطرتِ الٰہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکوں کا اس کی جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفران کا رحمت کے بعد اور سوا اسکے اور بہت سے فوائد مذکور ہیں کہ حافظ و تالی اور متفکر پر غیر مستور ہیں،

سُوْرَةُ لُقْمَانَ

تفسیر سورۂ لقمان

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

ابی امامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو گانے والی لونڈیوں کو اور مت خریدو ان کو اور مت سکھاؤ ان کو گانا اور ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت ومن الناس آخر آیت تک یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کھیل کی بات کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے انہوں نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں حدیث میں، کہی ہے یہ بات محمد بن اسماعیل بخاری نے، **مترجم**: کلبی اور مقاتل نے کہا کہ یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لاتا تھا اور عرب کو سنا کر کہتا تھا کہ محمد ؐ تم کو عاد و ثمود کی کہانیاں سناتا ہے اور میں تم کو رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور سفہاء اور حمقاء اس کی باتوں پر فریفتہ ہو کر استماعِ قرآن سے محروم رہتے، سو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اتاری، اور حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی اپنی آواز کو بلند کرتا ہے گانے کے ساتھ اللہ تعالےٰ اس پر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اس شانہ پر پھر وہ اس کو اپنی لاتوں سے مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ چپ نہ رہے اور ابی ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کتے کے اور گانے والی عورت کے کسب سے، مکحول نے کہا جس نے گاتے بجانے والی لونڈی خریدی کہ وہ اس کے آگے گاوے بجاوے اور وہ اسی حال میں مر گیا میں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھوں گا اس لیے کہ باری تعالےٰ فرماتا ہے ومن الناس من یشتری لھو الحدیث الآیۃ، اور عبداللہ بن مسعود ؓ اور ابن عباس ؓ اور حسن اور عکرمہ ؒ اور سعید بن جبیر ؓ سب کا یہی قول ہے کہ لھو الحدیث سے گانا مراد ہے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دل میں نفاق اگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا زنا کا منتر ہے، تعجب ہے ان مشائخوں سے کہ دعوای تقوای کا رکھتے ہیں اور پھر غنا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہیں، وما ہٰذا الا ضلال بعید، **خاتمہ**: سورہ لقمان میں بڑی بڑی حکمتیں اور نصیحتیں بھری ہیں، چنانچہ صفاتِ الٰہی اور اس کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانوں کا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین میں میخوں یعنی پہاڑوں کا اور پھیلانا دواب کا اور اتارنا مینہ کا اور اگانا نباتات کا اور پیدا نہ کر سکنا معبودانِ باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکوں کا اور تسخیر آسمان و زمین کی چیزوں پر اور آیاتِ قدرت سے داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار میں اور اوقات نہار کا لیل میں اور تسخیر شمس و قمر کی اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتوں سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزوں کا علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یعنی وقت قیامت اور وقت نزول باراں اور کیفیت ارحام کے اندر کی اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہو گی اور حال لقمان کی عطائے حکمت کا اور نصیحت ان کی یعنی منع کرنا شرک سے اور وصیت ماں باپ سے احسان کرنے کی اور حکم اس کی تابعداری کا

جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوٰۃ کا اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور نہی منہ پھیلانے اور مکڑ کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آواز کے نیچے رکھنے کا اور انکار سچ نہ بولنے پر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں، جیسے بے علم اور کتاب اور ہدی کے مجادلہ کرنا اور مذمت باپ دادوں کی تقلید کی اور تمام نہ ہونا کلمات الٰہی کا اگرچہ اشجار قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی اور توحید مشرکوں کی کشتی میں اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد وولد کا اس دن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیر ذالک من الفوائد۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ — تفسیر سورہ سجدہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِي انْتِظَارِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت تتجافی جنوبہم یعنی جدا رہتی ہیں ان کی کروٹیں خوابگاہوں سے اتری ہے اس نماز کے انتظار کی فضیلت میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں یعنی عشا کی نماز۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ مترجم پوری آیت یہ ہے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ یعنی جدا رہتی ہیں کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضیلت ان کی اس آیت میں فرمائی جو آگے کی حدیث میں آتی ہے اور اس آیت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گذار ہیں جو رات کو اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اللہ کو پکارتے ہیں اور انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی فضیلت میں اتری ہے جو مغرب سے عشاء تک نوافل پڑھتے تھے اور ابی حازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشا کے بیچ میں پڑھی جاتی ہے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو ڈھانپ لیتے ہیں جو مغرب اور عشا کے بیچ میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطاء نے کہا مراد ان سے وہ لوگ ہیں جو بغیر عشا پڑھے سوتے نہیں ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ خلاصۃ ما فی البغوی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

ابو ہریرہؓ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کیا میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے فلا تعلم سے آخر تک یعنی کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ہم نے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا ہے ان کے عملوں کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰى سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اَيُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَاْتِيْ بَعْدَ مَا يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهٗ اُدْخُلْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخْذَاتِهِمْ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰى اَنْ يَكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوْكِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَيْ رَبِّ رَضِيْتُ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ اَيْ رَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ فَيَقُوْلُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ يَا رَبِّ فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ۔

شعبی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا کہ وہ منبر پر کھڑے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اپنے رب سے کہ اے رب میرے کون جنت والا درجہ میں سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایک مرد ہوگا کہ جنت میں آوے گا بعد اس کے کہ جنت والے جنت میں داخل ہو جاویں گے سو اس سے کہا جاوے گا کہ داخل ہو تو جنت میں وہ کہے گا کیونکر داخل ہوں میں جنت میں اور لوگوں نے لے لیے اپنے اپنے گھر اور لے لیں اپنی اپنی لینے کی چیزیں فرمایا آپ نے کہ پھر کہا جاوے گا اس سے کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ تجھ کو اتنی دولت ملے کہ جتنی تھی ایک بادشاہ کو بادشاہانِ دنیا میں سے وہ کہے گا ہاں اے رب میرے میں راضی ہو گیا سو کہا جاوے گا کہ تیرے لیے ہے اتنا اور مثل اس کی اور مثل اس کی اور مثل اس کی وہ کہے گا میں راضی ہوا اے رب میرے کہا جاوے گا کہ تیرے لیے یہ بھی ہے اور اس کا دس گنا سو وہ کہے گا کہ راضی ہوں میں اے رب میرے پھر کہا جاوے گا کہ تیرے لیے اس کے ساتھ وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھیں جس سے مزہ پاویں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے مغیرہ سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع صحیح تر ہے۔ خاتمہ سورہ سجدہ میں اللہ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان اور زمین کا چھ دن میں اور مستوی ہونا اس تعالیٰ کا عرش عظیم الشان پر اور نہ ہونا شفیع اور ولی کا سوا اس کے اور تدبیر کرنا ہر ایک امر کے انسان کے زمین پر اور چڑھ جانا اس کا ایک دن میں کہ مدت اس کی ہزار سال ہے اور علم ہونا اس کو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سے اور نسل اس کی منی سے اور برابر کرنا اس کے اعضاء کا اور روح پھونکنا اور کان اور آنکھیں اور دل عنایت فرمانا اور بہت تھوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوا اس کے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافروں کا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مومنین سے سجدہ اور تسبیح اور تحمید ان کی جب آیات الٰہی سے انہیں سمجھائے اور فضیلت تہجد گزاروں کی اور برابر نہ ہونا مومن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کھیتوں کے اور متیٰ ہٰذا الوعد کہنا کافروں کا اور نفع نہ دینا کافروں کے ایمان کا قیامت کے دن۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

تفسیر سورۂ احزاب

عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ مَا عَنٰى بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ

ابو ظبیان نے کہا ابن عباسؓ سے کہ بھلا خبر دیجیے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ما جعل اللہ یعنی نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دل کیا مطلب ہے اس کا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّي فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ يُصَلُّونَ مَعَهُ اَلَا تَرَى اَنَّ لَهٗ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهٖ۔

دن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے سو آپ سے کچھ سہو ہوا نماز میں اور منافق کہنے لگے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ایک دوسرے سے دیکھو تو ان کے دو دل ہیں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیے اللہ نے کسی کے سینہ میں دو دل۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابی معمر کے حق میں نازل ہوئیں وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تھا اور جو سنتا یاد رکھتا اور کہتا میرے دو دل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمد سے اچھا پھر جب اللہ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ اُلو ایسا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابو سفیان ملا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں تب اس بے ہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اس دن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اس کا بھی ایک ہی دل ہے اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالے نے ایک مثال بیان فرمائی متبنی اور مظاہر کے لیے کہ جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسی کو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عَمِّيْ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ بِهٖ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ اَرَانِي اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مِّنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهٗ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهَا دُوْنَ اُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَّثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ

انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہ امر ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے حاضر ہونے کی جگہ کہ جس میں حضرت تشریف لے گئے میں اس سے غائب رہا، آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اگر اللہ مجھ کو دکھا دے کوئی حاضر ہونے کی جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں کہا راوی نے کہ ڈرے وہ اس کے سوا اور کچھ کہیں، پھر حاضر ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُحد کے دن ایک سال کے بعد سو ملے ان کو راہ میں سعد بن معاذؓ اور انہوں نے کہا اے ابو عمرو کہاں چلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کی خوشبوئیں کوہ احد کی طرف پا رہا ہوں پھر لڑے وہ یہاں تک قتل ہوئے، سو اُن کے بدن میں اسّی پر کئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے نعش نہ پہچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب اس کے پوروں کے اور یہ آیت اتری رجالٌ صدقوا یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے

يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔

جو اقرار کیا اللہ تعالیٰ سے سو ان میں سے بعضا وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور ان میں سے بعضا وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنے اقرار کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَمَّهٗ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ اَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ لَئِنْ اللّٰهُ اَشْهَدَنِيْ قِتَالًا لِلْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ اَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِيْنَ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِيْ اَصْحَابَهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ يَا اَخِيْ مَا فَعَلْتَ اَنَا مَعَكَ فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنْ اَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيْهِ بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَّطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَّرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ وَكُنَّا نَقُوْلُ فِيْهِ وَفِيْ اَصْحَابِهٖ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ قَالَ يَزِيْدُ يَعْنِي الْاٰيَةَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہ افسوس کے کہ حاضر نہ ہوا میں پہلی لڑائی میں کہ لڑے اس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے بے جا دے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب احد کا دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں یعنی مشرک لوگ اور میں تیری طرف عذر کرتا ہوں اس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگوں سے یعنی اصحاب سے پھر وہ آگے بڑھے اور ملے ان سے سعد اور کہا اے بھائی کیا کیا تم نے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھ سے نہ ہو سکا جو انہوں نے کیا اور ان کی لاش ملی کہ اس میں اسی پر کئی زخم تھے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بھونکنے کے اور تیر کے لگنے کے اور ہم لوگ کہتے تھے کہ انہیں کے اور ان کے یاروں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ان میں سے بعضے ایسے ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعضے منتظر ہیں، یزید نے کہا مراد اس سے آیت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا کا نام بھی انس ہے اور وہ بیٹے ہیں نضر کے۔

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں گیا معاویہ کے پاس انہوں نے کہا میں تمہیں ایک بشارت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان لوگوں میں ہے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے

عَنْ طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلْهُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ مَنْ هُوَ وَكَانُوْا لَا يَجْتَرِءُوْنَ عَلٰى مَسْئَلَتِهٖ

طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپ سے پوچھیے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے حق میں فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہیں اور

يُوَقِّرُوْنَهُ وَيَهَابُوْنَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ ثِيَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ۔

حضرتؐ کے یاروں کو جرأت نہ ہوتی تھی سوال کرنے کی وہ آپ کی توقیر کرتے تھے اور ڈرتے تھے سو اس گنوار نے پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے التفات نہ کیا پھر میں دروازہ سے مسجد کے نکلا یعنی اندر آیا اور میرے بدن پر سبز کپڑے تھے پھر جب مجھ کو آپ نے دیکھا فرمایا کہاں ہے وہ سائل جو پوچھتا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام تمام پورا کر چکے گنوار نے کہا میں ہوں یارسول اللہ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، مگر یونس بن بکیر کی روایت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِيْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيْمًا فَقُلْتُ أَفِيْ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیوں کے اختیار دینے کا (کہ چاہیں دنیا اختیار کریں اور رفاقت رسولؐ چھوڑ دیں اور چاہیں دولت عقبیٰ لیں اور خدمت رسولؐ) سو شروع کیا آپ نے میرے ساتھ اور فرمایا اے عائشہؓ میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں سو تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ مشورہ لے لینا اپنے ماں باپ سے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے حضرتؐ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلے آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا النبی سے اجراً عظیماً تک یعنی اے نبی کہہ دے تو اپنی بیبیوں کو کہ اگر تم ارادہ رکھتی ہو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا تو آؤ میں تم کو کچھ دیدوں (یعنی طلاق کا جوڑا) اور رخصت کردوں میں تم کو اچھی طرح اور اگر ارادہ کرتے ہو تم اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا اور آخرت کے گھر کا تو تیار رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لیے بہت بڑا اجر، انتہی اب میں نے کہا کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو اللہ اور رسولؐ اور آخرت کے گھر ہی کو چاہتی ہوں اور پھر اور بیبیوں نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا (یعنی میرے دیکھا دیکھی)

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بھی انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے ام المومنین رضی اللہ عنہا سے۔ مترجم ان آیتوں کو آیات تخییر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا حضرتؐ کی عورتوں کو اور شان نزول اس کا بغوی وغیرہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بیبیوں نے آپس کی رشک سے حضرتؐ سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا، حضرتؐ نے ان سے خفا ہو کر ایک ماہ تک بات نہ کی اور قسم کھائی کہ ان کے پاس نہ جائیں گے پھر یہ آیت اتری اور اس دن آپؐ کے پاس نو عورتیں تھیں پانچ قریش میں سے عائشہ صدیقہؓ حضرت ابوبکرؓ کی صاحبزادی، حفصہؓ حضرت عمرؓ کی بیٹی، ام حبیبہؓ ابی سفیان کی بیٹی، ام سلمہؓ امیہ کی بیٹی، سودہؓ زمعہ کی بیٹی اور غیر قرشیات

چار تھیں زینب بنت جحش بنی اسد کے قبیلہ کی میمونہ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ حی بن اخطب کی بیٹی خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کی رضی اللہ عنہن اور حکم تخییر میں علماء کا اختلاف ہے۔ مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے جدا ہو جا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقع نہ ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہو گی اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور ابن ابی لیلیٰ اور سفیان اور شافعیؒ اور اصحاب رائے کا لیکن اصحاب رائے یعنی حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہے اور دوسروں کے نزدیک رجعی۔ اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑی۔ اور حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر قول اوّل صحیح تر ہے۔ کل ذالک فی البغوی۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَّعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ۔

عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انما یرید اللہ لیذھب سے تطہیرا تک یعنی ارادہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دور کر دے تم سے نجاست گناہ کی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو بخوبی پاک کرنا ام سلمہ کے گھر میں بلایا آپ نے فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور آپ کے پیچھے حضرت علی تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی پھر عرض کی آپ نے کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں سو ان کی نجاست گناہ کی دور کر دے اور ان کو پاک کر دے بخوبی پاک کرنا ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے نبی اللہ کے (یعنی ارادہ کیا چادر میں آنے کا) فرمایا آپ نے کہ تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو (یعنی تمہارے تئیں چادر میں آنے کی بھی کچھ ضرورت نہیں گھر والوں کا لفظ خود تم کو شامل ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی عطاء کی روایت سے کہ وہ عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ یَقُوْلُ یَا اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ مہینے تک یہی عادت تھی کہ جب آپ صبح کو نماز فجر کے لیے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہؓ کے گزرتے فرماتے نماز کو چلو اے گھر والو اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دے اور پاک کر دے تم کو بخوبی پاک کرنا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور اس باب میں ابی الحمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِّنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ يَعْنِيْ عَلَيْهِ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ يَعْنِيْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهٗ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِيْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِيْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهٗ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ يَعْنِيْ اَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت چھپاتے وَاِذْ تقول سے آخر آیت تک یعنی جب تو کہتا تھا اس سے کہ انعام کیا اس پر اللہ نے یعنی اسلام کے ساتھ اور انعام کیا تو نے بھی آزاد کرنے کے ساتھ کہ تو نے اس کو آزاد کر دیا، روک رکھ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تھا تو اے نبی اپنے دل میں جس کو اللہ تعالٰی کھول دینے والا تھا اور ڈرتا تھا تو لوگوں سے اور اللہ تعالٰی بہت مستحق ہے کہ تو اس سے ڈرے وکان امر اللہ مفعولاً تک اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ سو اتاری اللہ تعالٰی نے یہ آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم الآیۃ یعنی محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ولیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیوں پر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو متبنٰی یعنی منہ بولا بیٹا کہا تھا جب وہ چھوٹے تھے پھر حضرتؐ پاس رہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے اور ان کو زید بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالٰی نے یہ آیت ادعوہم یعنی منہ بولے بیٹوں کو پکارو ان کے باپ کی طرف منسوب کر کے یعنی جن کے وہ نطفہ ہیں یہی انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو معلوم نہ ہوں ان کے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنی یوں پکارو کہ فلانا رفیق ہے فلانے کا یہی قسط کی بات ہے اللہ کے نزدیک یعنی عدل کی۔

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بیشک یہ آیت چھپاتے وَاِذْ تقول للذی انعم اللہ سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا روایت کی ہم سے حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہؓ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیت مبارکہ کو چھپاتے وَاِذْ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے

یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيْشَ لَهٗ فِيْكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ۔

عامر بن شعبی نے ماکان محمد ابا احد کی تفسیر میں کہا کہ حضرتؐ کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا ان کا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنی تاکہ مضمون اس آیت کا صادق آجاوے کہ محمدؐ کسی کے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔

عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يُذْكَرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْآيَةَ۔

عمارہ انصاریہ کی ماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں کہ سب چیزیں مردوں کے لیے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں اس پر یہ آیت اتری ان المسلمین سے آخر تک

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا قَالَ فَكَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ أَهْلُوْكُنَّ وَزَوَّجَنِيَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ۔

انس نے کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحش کی شان میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما قضٰی زید یعنی جب زید اپنی خواہش اس سے پوری کر چکا یعنی زینب سے بیاہ دیا ہم نے اس کو تیرے ساتھ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں ازراہ شکر کے حضرتؐ کی سب بیبیوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم: اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور حضرت کی بیبیوں کا جو امہات المومنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اس بات کو سن کر پسند کرتی تھیں اب جو اس خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللّٰتِيْ اٰتَيْتَ أُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ اللّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ الْآيَةَ قَالَتْ فَلَمْ أَكُنْ أَحِلُّ لَهٗ لِأَنِّيْ لَمْ

ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی (یعنی حضرتؐ کی چچیری بہن) انہوں نے کہا کہ حضرتؐ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹے چھوٹے لڑکے ہیں روتے پیٹتے شاید آپ کو ناگوار ہو) آپ نے میرا عذر قبول فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری انا احللنا لک سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ پھر میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اس سبب سے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی، میں ان لوگوں میں تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام

اُهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ۔

لائے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سدی کی روایت سے اسی سند سے۔

مترجم پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیبیاں تیری جن کا مہر تو نے دے دیا۔ اور وہ جن کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی لونڈیاں جو غنیمت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تجھ کو اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں ان میں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ یعنی جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں، آخر آیت تک

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَ تُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ فِي شَانِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُو فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ

انس نے کہا جب یہ آیت اتری وتخفی فی نفسک یعنی چھپاتا تھا تو اے نبی اس چیز کو کہ اس کا کھولنے والا تھا اور یہ آیت زینب بنت جحش کی شان میں اتری اور زید ان کے شوہر تھے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنے پاس یعنی طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم یعنی حضرت کے دل میں تھا اگر زید ان کو طلاق دے گا تو میں ان کی دلجوئی کے لیے ان سے نکاح کر لوں مگر لوگوں سے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نہ کرتے تھے اللہ نے اس کو ظاہر کر دیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ نُهِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ اِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَاَحَلَّ اللّٰهُ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَامْرَاَةً مُؤْمِنَةً اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِي اٰتَيْتَ اُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اِلٰى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ اَصْنَافِ النِّسَاءِ۔

ابن عباس نے کہا منع کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی اقسام سے مگر جو مومنہ ہوں ہجرت کرنے والیاں فرمایا اللہ تعالٰے نے لا یحل لک النساء من بعد یعنی حلال نہیں تجھے اس کے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدل دے ان عورتوں میں سے یعنی جو اب تیرے نکاح میں ہیں اگرچہ تجھ کو پسند آوے خوبصورتی ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالٰے نے جوان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخش دے اپنی جان نبی کو اور حرام کیا اللہ تعالٰے نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمان کا ضائع ہو گئے اس کے عمل نیک اور آخرت میں وہ خسارہ والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیبیاں تیری کہ جن کا مہر تو نے دے دیا اور جو تیرے ہاتھ کے ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھ کو یہاں تک کہ فرمایا خالصۃ لک یعنی یہ امر کہ جو عورت مومنہ بخش دے

اپنی جان اور ارادہ کرے نبیؐ اسکے نکاح کا وہ حلال ہے نبیؐ کو یہ حکم خاص تیرے لیے ہے نہ اور مومنوں کے لیے (یعنی اوروں کا نکاح بغیر مہر نہیں ہوسکتا) اور حرام کیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور قسمیں عورتوں کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو عبدالحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں، سُنا میں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبل نے کہا کہ عبدالحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوشب سے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اُحِلَّ لَہُ النِّسَآءُ۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا وفات نہیں ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ حلال ہوگئیں آپ کے لیے سب عورتیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: صحابہ کرام کا اختلاف تھا آنحضرتؐ پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہؓ کا مذہب اس حدیث میں گزرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود بیبیوں کے سوا اور سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے لایحل لک النساء من بعد یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں، عکرمہؓ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہے کہ سوائے ان عورتوں کے جن کا آیہ احللنا لک ازواجک میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں بھی کہ یہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً عورت کہے کہ میں نے اپنی جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اس طرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہ ہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جاوے۔ اور سعید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنی احناف کا اور جن کے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرتؐ کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جائز ہو جاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالصۃ لک من دون المومنین، اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اراد النبی ان یستنکحہا یعنی نبیؐ کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرتؐ کے ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنی بغیر مہر کے آپؐ کا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اس میں آپ اور امت دونوں کا ایک حال ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایسی بھی کوئی بیوی تھی آپ کی جنہوں نے اپنی جان ہبہ کردی ہو یا نہیں عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی، اور جو بیبیاں آپ کے پاس تھیں وہ منکوحہ تھیں یا مملوکہ اور ان وہبت نفسہا جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہیں اور دوسروں نے کہا ہے کہ آپ کے پاس موہوبہ بھی تھیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھیں، علی بن حسین اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھیں عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھیں بنی سلیم کے قبیلہ سے ہذا خلاصۃ ما فی البغوی بنوع تقدیم و تاخیر۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَۃٍ مِنْ نِسَآئِہٖ فَاَرْسَلَنِیْ فَدَعَوْتُ قَوْمًا اِلَی الطَّعَامِ فَلَمَّا اَكَلُوْا وَخَرَجُوْا قَامَ

انس بن مالک سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ زفاف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں میں سے ایک عورت سے اور مجھے بلا بھیجا اور میں نے ایک گروہ کو بلایا کھانے کی طرف پھر جب

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قِبَلَ بَیْتِ عَائِشَۃَ فَرَاٰی رَجُلَیْنِ جَالِسَیْنِ فَانْصَرَفَ رَاجِعًا فَقَامَ الرَّجُلَیْنِ فَخَرَجَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنَاہُ۔

وہ کھا چکے اور باہر نکلے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے حضرت عائشہؓ کے گھر کی طرف سو دیکھا آپ نے کہ دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ لوٹ گئے سو کھڑے ہوئے وہ دونوں اور باہر چلے گئے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یاایھا الذین اٰمنوا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں نبیؐ کے مگر جب وہ اجازت دیویں اور بلا دیں کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کی ثابت نے انس سے یہ حدیث اپنے طول کے ساتھ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بَابَ امْرَاَۃٍ عَرَّسَ بِھَا فَاِذَا عِنْدَھَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ فَاحْتُبِسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَھَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوْا قَالَ فَدَخَلَ وَاَرْخٰی بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سِتْرًا قَالَ فَذَکَرْتُہٗ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ فَقَالَ لَئِنْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَیَنْزِلَنَّ فِیْ ھٰذَا شَیْءٌ قَالَ فَنَزَلَتْ اٰیَۃُ الْحِجَابِ۔

انس بن مالکؓ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور آپ ایک بی بی کے دروازے پر تشریف لائے کہ آپ نے ان کو بیوی بنایا تھا سو ان کے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ چلے گئے اور اپنا کچھ کام کیا اور پھر آئے اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے، انس نے کہا کہ پھر آپ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا کہا انس نے کہ پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابی طلحہ سے انہوں نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے، تو بے شک اس بارہ میں کچھ اترے گا کہا راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتری۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔ مترجم: جن بی بی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھیں اور حضرت کئی بار آئے گئے کہ یہ لوگ جو اس گھر میں بیٹھے ہیں چلے جائیں اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے کھانا پکنے کے پھر جب پک جاتا قبل بلانے کے جا بیٹھتے اور کھا کر باہر نہ جاتے، حضرت کو تکلیف ہوتی آپ کا کوئی آرام کرنے کا مقام سوا اس کے نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَھْلِہٖ فَصَنَعَتْ اُمِّیْ حَیْسًا فَجَعَلَتْہُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَا اَنَسُ اذْھَبْ بِھٰذَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَہٗ بَعَثَتْ بِھٰذَا اِلَیْکَ اُمِّیْ وَھِیَ تُقْرِئُکَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ ھٰذَا لَکَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

انس بن مالکؓ نے کہا نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی سے (یعنی زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے (یعنی بی بی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے کچھ حیس پکایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن میں رکھ کے مجھ سے کہا اے انس لے جا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اس کو میری ماں نے اور وہ آپ کو سلام کہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کو نہایت قلیل ہے اے رسول اللہ کے انس نے کہا پھر میں

كذهبت به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقلت إن أمي تقرئك السلام وتقول إن هذا
منا لك قليل قال ضعه ثم قال اذهب فادع
لي فلانا وفلانا وفلانا ومن لقيت فسمى رجالا
قال فدعوت من سمى ومن لقيت قال قلت
لأنس عدد كم كانوا قال زهاء ثلاث مائة
قال فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا أنس هات بالتور قال فدخلوا حتى امتلأت
الصفة والحجرة فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ليتحلق عشرة عشرة وليأكل كل إنسان
مما يليه قال فأكلوا حتى شبعوا قال فخرجت
طائفة ودخلت طائفة حتى أكلوا كلهم
قال فقال لي يا أنس ارفع قال فرفعت
فما أدري حين وضعت كان أكثر أم حين
رفعت قال وجلس طوائف منهم يتحدثون
في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس
وزوجته مولية وجهها إلى الحائط فثقلوا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسلم على نسائه ثم رجع
فلما رأوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد
رجع ظنوا أنهم قد ثقلوا عليه فابتدروا الباب
فخرجوا كلهم وجاء رسول الله صلى الله عليه و
سلم حتى أرخى الستر ودخل وأنا جالس في الحجرة
فلم يلبث إلا يسيرا حتى خرج علي وأنزلت
هذه الآيات فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقرأهن على الناس يا أيها الذين آمنوا
لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم إلى طعام

اسے لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری
ماں آپ کو سلام کہتی ہے یہ آپ کو ہماری طرف سے بہت قلیل ہے
آپ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے فلانے شخصوں
کو اور جو تم کو ملے ان کو بلا لاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انس رض
نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کے نام آپ نے لیے تھے اور
جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انس رض سے پوچھا کہ کتنے لوگ
ہوں گے انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب، انس نے کہا پھر مجھ
سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے انس وہ برتن لاؤ
انس رض نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ دالان اور
کوٹھڑی سب بھر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس
دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھاوے انس
نے کہا پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ نکلتا
تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب کھا چکے پھر آپ نے
مجھ سے فرمایا کہ اے انس اٹھاؤ (یعنی یہ برتن) انس نے کہا پھر میں
نے اٹھایا سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ
تھا یا جب میں نے اٹھایا کہا راوی نے اور بیٹھے رہے کئی آنے والے ان
میں سے باتیں کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور
رسول خدا بھی بیٹھے تھے اور آپ کی بی بی دیوار کی طرف منہ پھیرے
بیٹھی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور
آپ نکلے اور سلام کیا آپ نے عورتوں پر یعنی ہر بی بی کے حجرے پر
تشریف لے گئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ حضرت کو ہمارا بیٹھنا گراں
گزرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آن کر پردہ ڈال دیا اور اندر آئے حجرہ کے اور میں بیٹھا ہوا
تھا سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتیں اتریں سو
آپ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے
ایمان والو نہ داخل ہو نبی کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو

غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنٰهُ وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ إِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسٌ أَنَا أَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ وَحُجِبْنَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اسکے پکنے کا ولیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھاچکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانے کو اس سے ایذا ہوتی ہے نبیؐ کو اور وہ تم سے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو کوئی چیز تو مانگو پردہ کے باہر سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بیبیوں کے دلوں کو اور تم کو لائق نہیں کہ اذیت دو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اس کی بیبیوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہی، جعد نے کہا انسؓ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کرنے لگیں بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہیں عثمان کے اور ان کو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت ان کی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ۔

ابی مسعود انصاری نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے سو عرض کی آپ سے بشیر بن سعد نے حکم دیا ہے ہم کو اللہ تعالےٰ نے کہ درود بھیجیں آپ پر سو کیونکر درود بھیجیں آپ پر کہا راوی نے کہ آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ آرزو کی ہم نے کہ اس نے نہ پوچھا ہوتا (یعنی گمان ہوا کہ شاید حضرت خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا کہ کہو تم اللّٰھم سے مجید تک یعنی یا اللہ رحمت کر محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسے رحمت کی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمدؐ کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے ابراہیم کی آل کو جہانوں میں تو بڑی خوبیوں والا ہے بزرگی رکھتا اور فرمایا سلام تو جیسا تم پہلے جان چکے ہو (یعنی التحیات میں)۔

ف: اس باب میں علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بھی روایت ہے اور ان کو ابن جاریہ بھی کہتے ہیں اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم** حضرت پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں ہوا ہے إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ یعنی اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبیؐ پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اس پر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا، اور اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں کمال تحریض اور ترغیب کی درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اس کے پس معلوم ہوا کہ اقتدا ان کی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی یصلون کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی پر دلالت کرے یعنی عادت الٰہی اور عادت ملائکہ ہے

کہ درود نبی پر بھیجتے ہیں نہ یہ کہ علی سبیل الشذوذ یہ امر ان سے صادر ہو، چوتھے خطاب کیا لوگوں کو بتوصیف ایمان، معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفات مومنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا پانچویں صیغہ امر کا فرمایا یعنی صلّوا کہ مثبت وجوب کا ہے چھٹے منضم کیا اس کے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتویں تسلیما سے اس کی تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لیے نہ فرمایا ہوگا، پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات ہے وذالک المقصود۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سَتِیْرًا مَا یُرٰی مِنْ جِلْدِهٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا اٰفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰی خَلَا یَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِیَابَهٗ عَلٰی حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلٰی ثِیَابِهٖ لِیَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَرَاَوْهُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَهٗ مِمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا۔

ابی ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے سو ان کو ایذا دی جس نے ایذا دی بنی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لیے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے، برص ہو یا خصیے بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی تہمت سے بری کر دے سو موسیٰ ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھ کر نہا رہے تھے (یعنی برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے تو پتھر بھاگا آپ کے کپڑے لے کر سو موسیٰ نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچ گیا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے آپ کو ننگا دیکھ لیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور اللہ نے ان کو بری کر دیا ان کی تہمت سے آپ نے فرمایا کہ وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لیے اور پتھر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پتھر میں بر تیں پڑ گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یعنی اے ایمان والو مت ہو مثل ان لوگوں کے جنہوں نے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے ان کو اس تہمت سے کہ انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابوہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

خاتمہ: سورۂ احزاب میں بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی کو اور امر تقویٰ کا اور نہی منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہ ہونا دو دل کا کسی کے سینہ میں اور حکم زنان مظاہر کا، اولیٰ اور مقدم ہونا نبی کا مومنوں کی جان سے اور مومنوں کی ماں ہونا آپ کی بیبیوں کا، اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازل میں قصہ جنگ احزاب کا اور آجانا کفار کی فوجوں کا ہر طرف سے اور ابتلاء مومنین کی اور مداہنت اور گھبرانا منافقین کا آیت تخییر ازواج مطہرات سے بات کرنے کی آیۃ تطہیر اور

وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزوں پر یعنی اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر الٰہی سے اختیار ہو جانا مومنوں کا جب خدا اور رسول کا حکم آجاوے اور باطل ہو جانا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ کا اور ملائکہ کا مومنوں پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا، قبل مس جس کو طلاق دیں اس کی عدت کا نہ ہونا، تحلیل ازواج مطہرات اور لونڈیوں کی نبی کے لیے اور تحلیل مہاجرات کی جو آپ کی قرابت رکھتی ہوں اور تفصیل ان کی اور تحلیل اس کی جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی م کے واسطے اور آداب گھر میں آنے جانے کے اور حکم چلے جانے کا بعد کھانا کھانے کے اور حکم ازواج مطہرات کے لیے اور بیان ان لوگوں کا جن سے پردہ نہیں ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت ان پر جو نبی کو ستاویں اور امر بڑی چادریں اوڑھنے کا عورتوں کو نکلنے کے وقت، ڈرانا منافقوں کا کہ مدینہ سے نکال دیے جاؤ گے، قیامت کا علم خدا ہی کو ہے وعید سعیر کی کافروں کے لیے اور حسرت کھانا ان کا اطاعت رسول کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کی ان آیتوں میں بیان موسیٰ علیہ السلام کی برارت کا امر تقویٰ کا بیان عرض امانت کا سموات وارض پر وعید عذاب کی منافقوں کے لیے اور وعدہ مغفرت کا مومنوں کے واسطے۔

سورۃ السبا

عَنْ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أُقَاتِلُ مَنْ أَدْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِمَنْ أَقْبَلَ مِنْهُمْ فَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَّرَنِي فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّي مَا فَعَلَ الْغُطَيْفِيُّ فَأُخْبِرَ أَنِّي قَدْ سِرْتُ قَالَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَرِي فَرَدَّنِي فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَاقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُسْلِمْ فَلَا تَعْجَلْ حَتّٰى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأُنْزِلَ فِي سَبَإٍ مَا أُنْزِلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سَبَأٌ أَرْضٌ أَوِ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلٰكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ تَشَاءَمُوْا فَلَخْمٌ وَجُذَامُ وَغَسَّانُ وَعَامِلَةُ وَأَمَّا الَّذِيْنَ تَيَامَنُوْا فَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّوْنَ وَحِمْيَرُ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَأَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِيْنَ

تفسیر سورہ سبا

فروہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا نہ لڑوں میں اس شخص سے جو اسلام سے منہ موڑے میری قوم میں سے ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو ان میں قبول کر چکے تو آپ نے اجازت دی مجھے اور امیر کیا اپنی قوم کا پھر جب میں آپ کے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا کہ غطیفی کہاں گیا اور خبر ملی آپ کو کہ میں چلا گیا کہا راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسی کو کہ وہ مجھے لوٹا لایا اور میں حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے پھر آپ نے فرمایا بلاؤ قوم کو پھر جو اسلام لائے قبول کر اور جو اسلام نہ لائے جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں تازہ حکم بھیجوں تجھ کو کہا راوی نے اور اتر چکے تھے کیفیت سبا کی سو ایک شخص نے پوچھا اے رسول اللہ کے سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے آپ نے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اس کے دس لڑکے تھے چھ کو ان میں سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جن کو منحوس جانا وہ لخم ہیں اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جن کو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں اور اشعری اور حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے انمار کونسا

مِنْهُمْ خَثْعَمُ وَبَجِيْلَةُ۔ قبیلہ ہے آپ نے فرمایا جن میں خثعم اور بجیلہ ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم سبا بیٹا ہے یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور مساکن ان کے یمن میں تھے اللہ نے ان کی طرف تیرہ نبی بھیجے اور ان کے شہر نہایت کثیر الفواکہ تھے اور پاکیزہ ان میں مکھی اور مچھر اور کھٹملے اور سانپ اور بچھو نہ تھا پھر ان کے پیغمبروں نے اللہ کی طرف بلایا اور اس کی نعمتیں بیان فرمائیں ان نالائقوں نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہم کو نہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے ان کا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اس میں تاثیر زہر کی دیدی کہ وہ پانی جس زمین پر گزر گیا وہ بنجر ہو گئی۔ کذا ذکرہ البغوی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ فِى السَّمَآءِ اَمْرًا ضَرَبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِّقَوْلِهٖ كَاَنَّهَا سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ قَالَ وَالشَّيٰطِيْنُ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ۔

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہیں عاجزی کی راہ سے اللہ کے قول کے لیے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانے کی پتھر پر پھر جب فرشتوں کو جوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا اور فرمایا آپ نے کہ شیطان آسمان و زمین کے بیچ میں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں تا کہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی میں سے کچھ چرا لیں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِىْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَالُوْا كُنَّا نَقُوْلُ يَمُوْتُ عَظِيْمٌ اَوْ يُوْلَدُ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَا يُرْمٰى بِهٖ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالٰى اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اِلٰى هٰذِهِ السَّمَآءِ ثُمَّ سَاَلَ اَهْلُ السَّمَآءِ السَّادِسَةِ اَهْلَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ اَهْلُ سَمَآءٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ اِلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ

عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہو گئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب دیکھتے تھے انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت و حیات کے سبب سے نہیں ٹوٹتا ولیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اس کا اور بلند ہے ذات اس کی جب وہ حکم کرتا ہے کسی کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملان عرش پھر تسبیح کرتے ہیں اس آسمان والے فرشتے جو عرش کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یہاں تک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار نے پھر ان کو وہ خبر دیتے ہیں پھر اسی طرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دنیا

الْمُنَادِيَ تَخْتَطِفُ الشَّيٰطِيْنُ السَّمْعَ فَيَرْمُوْنَ فَيَقْذِفُوْنَهٗ اِلٰى اَوْلِيَآءِهِمْ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يُحَرِّفُوْنَ وَ يَزِيْدُوْنَ۔

کے آسمان تک خبر پہنچتی ہے اور جن اچک کر سننا چاہتے ہیں سو ان پر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لا کر ڈال دیتے ہیں اپنے یاروں کی طرف یعنی جو کاہن ہیں پھر جس کو وہ جیسے کے ویسے پہنچاتے ہیں وہ خبر تو صحیح ہوتی ہے مگر وہ اس کو بدلتے ہیں اور بڑھا گھٹا دیتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں سے کہ ان انصاریوں نے کہا کہ ایک دن حاضر تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر حدیث تک، خاتمہ سورہ سبا میں عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی بعد اس کے انکار کرنا کافروں کا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق کا مومنین صالحین کے لیے جاننا عالموں کا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی طرف تعجب کافروں کا اوپر خبر بعث کے ڈرانا کافروں کو زمین پھٹنے سے اور آسمان گرنے سے، قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کی ان کے ساتھ اور قصہ سلیمانؑ کے صبح وشام کی سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہانا ان کے لیے اور بنانا جنوں کا محاریب اور تماثیل اور جفان اور قدور راسیات وغیرہ ذالک اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت ان کے باغوں کی مالک نہ ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین کے سے اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن خدا کے، کیفیت اللہ تعالیٰ کے حکم اترنے کی عرش سے قائل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکوں اور موحدوں کا قیامت میں، عام ہونا حضرتؐ کی رسالت کا کافہ ناس کے لیے اور بشیر ونذیر ہونا ان کا اور جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے انکار کافروں کا قرآن اور کتب سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہ ہونا ماسوائے ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کی منکر آیات کے لیے پوچھنا اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کہ لوگ تم کو پوجتے تھے اور جواب ان کا، کافروں کا قرآن سننے کے وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودان سے روکتا ہے عطا نہ ہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے، ہلاک ہونا اگلے جھٹلانے والوں کا باوجود کثرت اموال واولاد کے خطاب کافروں کو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کریں امر رسول میں اور جانیں کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا آسمان سے حق آتے ہی باطل کا بھاگ جانا، کہنا نبیؐ کا کہ اگر میں گمراہ ہوں وبال مجھ پر ہے میری اطاعت میں تمہارا کیا نقصان ہے کافروں کا گھبرانا آخرت میں۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ

تفسیر سورۂ فاطر

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ هٰؤُلَآءِ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ۔

ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ثم اورثنا الکتٰب الذین اصطفینا سے باذن اللہ تک یعنی پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کو پسند کیا ہم نے اپنے بندوں سے سو ان میں سے بعضے ظالم ہیں اپنی جان کے لیے اور ان میں سے بعضے متوسط ہیں اور ان میں سے بعضے آگے بڑھنے والے ہیں نیکیوں کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپ نے یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے (مترجم) اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت
سے ہیں اس آیت سے بڑی فضیلت قرآن پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور عمر بن خطابؓ نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں نے حضرتؐ
سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آگے بڑھنے والا ہم میں سے وہ تو آگے بڑھنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانے والا اور ظالم بخشا ہوا ہے۔ ابی
ثابت سے روایت ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور اس نے دعا کی کہ اے اللہ رحم کر میری غربت پر اور انس دے میری وحشت میں
اور عنایت کر مجھ کو ایک ہم نشین نیک، سو ابو درداء جو صحابی تھے انہوں نے فرمایا اگر تو نے سچے دل سے یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم
زیادہ سعادت پائیں گے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابو درداء نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے پڑھی یہ آیت ثم اورثنا اور
فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ روکا جاوے گا قیامت کے
میدان میں اور فکر میں پڑ جاوے گا پھر داخل ہوگا جنت میں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ
اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ وہ بعد فکر کے جنت میں جا کر یہ کہے گا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے فکر کو میرا رب بخشنے والا
ہے قدردان اور عقبہ بن صہبان نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ آیت پوچھی ثم اورثنا تو انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ تینوں
جنت میں ہیں اور سابقؓ بالخیرات وہ لوگ ہیں کہ حضرتؐ کے زمانہ میں گزر گئے اور حضرتؐ نے ان کو جنت کی بشارت دی اور متوسط
وہ لوگ ہیں کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہاں تک کہ ان سے مل گئے اور رہے ظالمؑ لنفسہ سو جیسے میں اور تم پس حضرت عائشہ نے اپنے
نفس نفیس کو ہمارے ساتھ شمار کیا زہے نصیب ہمارے انتہیٰ۔ فقیر کہتا ہے کہ کمال کسر نفس تھا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ
سابقین بالخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت اور برأت قرآن میں اتاری الروایات کلہا من المعالم خاتمہ سورہ فاطر کہ
اسے سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالیٰ کی اور قدرت اس کی سموات کے پیدا کرنے سے اور رسول
کرنے سے ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کی اگلی قوموں کی تکذیب سنا کر حق ہونا وعدہ
الٰہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کی عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے، وعدہ مغفرت اور اجر کبیر
کا مومنوں کے لیے، ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کی مشیت سے، بیان ہواؤں کے چلانے اور بدلیوں کے اٹھانے کا ہونا پوری عزت
کا اللہ کے لیے اور چڑھنا پاک کلموں کا اس کی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسان کا مٹی سے اور نطفہ سے بیان اس کی قدرتوں کا جیسے
پیدا کرنا میٹھے اور کھاری دریاؤں کا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنی مچھلی کا اس سے اور نکالنا زیور کا اور چلانا کشتی کا اس میں۔ منکر ہونا
مشرکوں کا حشر کے دن اپنے شرک سے، محتاج ہونا انسان کا اور غنی ہونا رحمٰن کا، بیان اس کا کہ کوئی کسی کا گناہ نہ اٹھاوے گا قیامت
کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اس کا کہ ڈرانا نفع نہیں دیتا مگر انہیں کو جنہیں خدا کا خوف ہے برابر نہ ہونا اندھے اور انکھیاری کا، بیان
موتی کے نہ سننے کا بیان اگلی قوموں کے جھٹلانے کا، تذکیر آلاء الٰہی کی جیسے مینہ کا برسانا پھلوں کا نکالنا جبال و دواب و انعام کا پیدا
کرنا ڈرتے رہنا عالموں کا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی تصدیق قرآن کی، بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد
اور سابقؒ بالخیرات شکر جنتیوں کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافروں کے لیے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ اور نقصان کافروں
پر رد اشراک فی اللہ کا بیان آسمان کے تھامنے کا جھوٹی قسمیں کھانا کافروں کا کہ اگر ہمارے پاس نبی آویں تو ہم اوروں سے زیادہ
ہدایت پاویں، تحویل و تبدیل نہ ہونا عادت الٰہی میں تحریض اور ترغیب زمین میں سیر کرنے کی۔ اللہ اگر مؤاخذہ کرے تو کوئی

رینگنے والا زمین پر نہ چھوڑے۔

سورۃ یٰسٓ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَتْ بَنُوْسَلَمَۃَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَرَادُوا النُّقْلَۃَ اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَکُمْ تُکْتَبُ فَلَا تَنْتَقِلُوْا۔

تفسیر سورہ یٰسٓ

ابی سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے کنارے سے مسجد کے قریب اٹھ آنا چاہتے تھے تو یہ آیت اتری انا نحن نحیی الموتٰی، ہم زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور دیکھتے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور قدم ان کے اور فرمایا حضرتؐ نے قدم تمہارے لکھے جاتے ہیں سو تم اپنے گھر نہ بدلو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے اور ابوسفیان وہ طریف سعدی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَاذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَکَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ لَهَا اُطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَءَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

ابی ذر سے روایت ہے انہوں نے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب آفتاب غروب ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے سو آپ نے فرمایا کہ اے ابی ذر تو جانتا ہے کہ آفتاب کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ جا کر اجازت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے سجدہ کی اور اس کو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہیں سے جہاں سے آیا ہے یعنی جہاں غروب ہوا ہے سو وہ نکلے گا مغرب سے یعنی قیامت کے قریب، کہا راوی نے کہ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔۔۔ وذلک مستقر لہا اور وہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے کہا راوی نے کہ قرأت عبداللہ کی یہی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، خاتمہ، یہ سورۃ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور پسندیدہ مضامین پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت ہمارے نبیؐ کے لیے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل مکہ کے اور منحصر ہونا فوائد انذار تابعون کے لیے بیان مُردوں کے زندہ کرنے کا اور لکھنا اعمال و آثار عباد کو قصہ اصحاب قریہ انطاکیہ اور گفتگو حبیب نجار کی توحید کے باب میں اور قدرتیں اس تعالیٰ کی زمین کے زندہ کرنے سے اور حبوب کے نکالنے سے اور کھجور اور انگور کے باغ پیدا کرنے سے اور اسی طرح جیسے نہروں کا جاری کرنا اور دن کا رات سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی میں انسان کا چڑھانا اور اعراض کافروں کا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے کافروں کا عاجز ہونا کا وصیتؐ سے اور پھونکنا سور کا نکلنا لوگوں کا قبروں سے اور تکیہ لگانا جنتیوں کا ارائک پر اور میوہ خوری ان کی اور سلام ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور خطاب اللہ تعالیٰ کا مشرکوں سے کہ ہم نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا اور مہر ہو جانا ان کے مونہوں پر اور کلام کرنا ان کے ہاتھوں کا اور گواہی ان کے پیروں کی اور تعلیم نہ ہونا شعر کی ہمارے نبیؐ کو، بیان چارپایوں کا قادر نہ ہونا معبودان باطل کا اپنے عابدوں کی نصرت

پر پیدائش انسان کا بیان، سبز درخت سے آگ نکلنے کا بیان بعث کا اثبات کن سے ہو جاتا ہر چیز کا۔

سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ

سورہ والصافات کی تفسیر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لَهُ لَا يُفَارِقُهُ وَاِنْ دَعَا رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ۔

انسؓ بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی بلانے والا کسی چیز کی طرف ایسا نہیں جو روکا نہ جاوے قیامت کے دن اور لازم نہ ہو اس کو وبال اس کی دعوت کا ایسا نہ چھوڑے اس کو اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو معاصی کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وقفوھم سے آخر تک، یعنی کھڑا کر دان کو یہ پوچھے جائیں گے اور کہا جاوے گا ان سے کیا ہوا ہے تم کو جو تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنَاهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا۔

ابی بن کعبؓ نے حضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی وارسلنا یعنی اللہ فرماتا ہے بھیجا ہم نے اس کو (یعنی یونس علیہ السلام کو) ایک لاکھ آدمیوں بلکہ زیادہ کی طرف آپ نے ایک لاکھ سے بیس ہزار زیادہ تھے۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ۔

سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپ نے کہ وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہ یافت اور یافث تے اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا جاتا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید بن بشیر کی روایت سے۔

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ۔

سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافت روم کا۔

ف: خاتمہ جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہو گئے مگر آپ کے تین بیٹے اور ان کی بیبیاں اب ساری دنیا انہیں کی اولاد ہے، انتہیٰ سورہ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کی توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کی تزئین کا کواکب سے اور حفاظت اس کی شیاطین سے، پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے، بیان قیامت کا اور روبکاری ظالموں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں

جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوحؑ کی نجات کا اور قوم کے ہلاک کا، گفتگو ابراہیم علیہ السلام کی باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسماعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا قصہ الیاس کا قصہ لوطؑ کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد ان مشرکوں کا جو خدا کی بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح ان کے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کی ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالیٰ کی۔

سُوْرَةُ صٓ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً فَقَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔

سورہ صٓ کی تفسیر

ابن عباس نے کہا ابو طالب بیمار ہوئے اور قریش آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی آئے اور ابو طالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی سو ابوجہل اٹھا کہ آپ کو منع کرے (یعنی وہاں بیٹھنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو طالب سے انہوں نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ اگر اس کو قبول کریں تو عرب پر حاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیویں، ابو طالب نے کہا ایک ہی کلمہ آپ نے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپ نے فرمایا اے چچا کہو تم لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کہا انہوں نے کیا پوجیں ہم اکیلے ایک اللہ کو ہم نے تو یہ اگلے لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا پھر اترا ان کے حق میں قرآن، صٓ والقرآن ذی الذکر۔ بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم پوری آیتیں یوں ہیں صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ٥ وَعَجِبُوْا اَنْ جَاءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ یعنی قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتے تھے اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا انہوں نے کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا ان میں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا، کر دیا انہوں نے سب معبودوں کو ایک معبود بے شک یہ ایک چیز ہے تعجب کی اور چلے سردار ان میں کے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر تحقیق اس بات میں کچھ غرض معلوم ہوتی ہے، نہیں سنی ہم نے یہ بات پچھلے دین میں نہیں ہے یہ مگر دل کی بنائی ہوئی بات۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا خواب میں اور فرمایا کہ اے محمد جانتا ہے تو کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا کہ نہیں پھر اپنا ہاتھ اللہ نے میرے شانوں کے بیچ میں رکھا کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں یا فرمایا اپنی ہنسلی میں سو معلوم کر لیا میں نے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اے محمد تو جانتا ہے کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹھہرنا ہے اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ہے اور تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جس نے یہ کام کیا یعنی ہمیشہ زندہ رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اسی دن ماں نے جنا، پھر فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑھ چکے تو کہہ اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو بہکانے کا تو موت دے مجھے بغیر بہکائے فرمایا آپ نے اور درجات سلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

ف: ذکر کیا ہے یعنی بعض رواۃ نے ابی قلابہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے بیچ میں ایک امر کا اس سند میں اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابی قلابہ سے روایت کی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اے محمد میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے، میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا سو رکھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے بیچ میں کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہے سو فرمایا اے محمد میں نے عرض کی حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں میں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتوں کی طرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرتے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنے میں اور جو اس کی حفاظت کرے خیریت سے زندہ رہے اور خیر پر مرے اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک رہے گو یا اسی دن جنا اس کی ماں نے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتھ اور فرمایا آپ نے اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا یعنی رب کو اچھی صورت میں اور فرمایا

اس تعالے نے کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے آخر حدیث تک، خاتمہ سورۂ ص میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور ضد کا کافروں کی اور تشدد ان کا شرک میں اور بیان قوم نوحؑ اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر جبال اور طیور کا داؤد علیہ السلام کے لیے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحوں کا اور مفسدوں کا، مبارک ہونا قرآن کا، تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل علیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی کا دعوت پر کوئی اجر۔

سُوْرَۃُ زُمَر　　تفسیر سورۂ زمر

عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَیْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُكَرَّرُ عَلَیْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِیْ كَانَ بَیْنَنَا فِی الدُّنْیَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِیْدٌ۔

زبیر نے کہا جب اتری یہ آیت ثم انکم یوم القیامۃ یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے زبیر نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا دوبارہ ہوگی ہم میں خصومت بعد اس کے کہ ہمارے بیچ میں دنیا میں ہو چکی تھی آپ نے فرمایا ہاں زبیر نے کہا پھر تو کام بہت مشکل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا وَّلَا یُبَالِیْ۔

اسماء یزید کی بیٹی نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یا عبادی الذین یعنی اے میرے بندو جنہوں نے زیادتی کی اپنی جانوں پر یعنی گناہ کیے ناامید مت ہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ تعالےٰ سب گناہ بخشتا ہے اور پرواہ نہیں رکھتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثابت کی روایت سے کہ وہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ یَهُوْدِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِیْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔

عبداللہ نے کہا ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد اللہ تعالےٰ اٹھاتا ہے آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ ایک انگلی پر اور زمین ایک انگلی پر پھر کہتا ہے میں بادشاہ ہوں کہا راوی نے کہ پھر ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی قدر نہ پہچانی جیسے اس کی قدر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہؓ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نے کہ حضرتؐ ہنسے تعجب اور تصدیق کی راہ سے یعنی اس یہودی کی بات سن کر، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللهُ السَّمٰوٰتِ عَلَى ذِهِ وَالْأَرَضِينَ عَلَى ذِهِ وَالْمَاءَ عَلَى ذِهِ وَالْجِبَالَ عَلَى ذِهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِهِ وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهِ أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتَّى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی کچھ بات کر ہم سے اس نے کہا کیا کہتے ہو تم اے ابوالقاسم حبیب اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے آسمان کو اوپر اس کے اور زمین کو اوپر اس کے اور پانی کو اوپر اس کے اور پہاڑوں کو اوپر اس کے اور ساری مخلوق کو اوپر اس کے اور اشارہ کیا محمد بن ابی صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلیا سے پہلے پھر لگاتار اشارہ کیا یہاں تک کہ پہنچا انگوٹھے تک سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت وما قدروا یعنی نہ پہچانی اللہ کی قدر جیسی اس کی قدر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوکدینہ کا نام یحییٰ بن مہلب ہے اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ روایت کی انھوں نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انھوں نے محمد بن صلت سے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللهِ رَبِّنَا وَرُبَّمَا قَالَ عَلَى اللهِ تَوَكَّلْنَا۔

ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر آرام کروں میں حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا منہ میں لیے ہوئے ہے (یعنی صور) اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور کان لگائے ہوئے منتظر ہے پھونکنے کے حکم کا کہ فوراً پھونک دے مسلمانوں نے کہا کیا کہیں ہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے توکل کیا ہم نے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپ نے فرمایا اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہم نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ۔

عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے کہ اس میں پھونکا جاوے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هٰذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

ابوہریرہ نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس اللہ کی جس نے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا جب صور پھونکیں گے آسمان و زمین کے لوگ گھبرا جاویں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر

الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ رَّفَعَ رَأْسَهٗ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَرَفَعَ رَأْسَهٗ قَبْلِيْ أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى فَقَدْ كَذَبَ۔

دوبارہ پھونکا جاوے گا سو اسی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے سو سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (یعنی قبر سے) اور موسیٰؑ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے سو میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا ان میں داخل تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کر دیا (یعنی بے ہوش نہ ہوئے نفخ صور سے) اور جس نے کہا میں یونس بن متّٰی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس نفخہ سے مراد نفخۂ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا۔ بے ہوش ہو جاویں گے اس کے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے اس لیے کہ وہ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اور اس میں ایک فضیلت خاصۂ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا ان کا حضرت سے لازم نہیں آتا اس لیے کہ فضائل خاصہ آنحضرتؐ کے اس سے زیادہ ہیں انتہیٰ مختصراً بنوع تغیر قولہٗ اور جس نے کہا کہ میں یونس بن متّٰی سے الخ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آنحضرتؐ کو یونس بن متّٰی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب نبی برابر ہیں۔ دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے افضل کہے اور یہ ظاہر ہے کہ غیر نبی نبیؑ سے افضل نہیں ہو سکتا۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَّأَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ أَنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا أَبَدًا وَّإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا أَبَدًا وَّإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا أَبَدًا وَّإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ تمہارے لیے زندگی ہے کہ کبھی نہ مروگے اور تم تندرست رہوگے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم جوان رہوگے کہ کبھی بڈھے نہ ہوگے اور تم ہمیشہ آرام میں رہوگے کہ کبھی تکلیف نہ پاؤگے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کی وتلک الجنۃ التی الخ یعنی یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے اپنے عملوں کے بدلے۔

ف: ابن مبارکؒ وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ أَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ۔

ابن عباسؓ نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنی بڑی ہے مجاہد نے کہا میں نہیں جانتا ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم میں بھی نہیں جانتا مگر بیان کیا مجھ سے عائشہ ام المومنینؓ نے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا والارض جمیعاً قبضتہ یعنی ساری زمین ایک مٹھی میں ہے اس پروردگار کے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے سیدھے ہاتھ میں سو ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ لوگ اس دن کہاں ہوں گے

اسے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا جہنم کے پل پر۔

ف: اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ مترجم وہ قصہ بروایت عبداللہ عنقریب اوپر گزرا کہ ایک یہودی حضرتؐ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ آسمان کو ایک انگلی پہ اٹھاتا ہے الخ۔ خاتمہ سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور لپیٹنا رات کا دن پہ اور دن کا رات پہ اور کام میں لگانا شمس و قمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا کرنا انسان کا رحم مادر سے اور اثبات توحید ربوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اتارنا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور نکالنا کھیت کا اور چورا کر دینا اس کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہونا ان کا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور بصورت موتیٰ کے ہونا دین میں سستی کرنے سے اور تین قول ان کے قیامت کے دن اور منہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کی متقیوں کو اور مضامین توحید سے امر اخلاص عبادت کا اور رد ان مشرکوں کا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الٰہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کا جو خدا کے لیے بیٹا ٹھہراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کی مشرکوں کو اور مثال شرک کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو۔ دعا کرنا مشرکوں کا غیر خدا سے، رد ان مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جان کر پوجتے ہیں، تنگدل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے، رد اشراک فی العبادت کا نہ جاننا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامہ اعمال کا اور روبکاری انبیاء اور شہداء کی اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے غنا اس تعالیٰ کی اور رضا اس کی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا ان کا مصیبتوں میں اور بھول جانا اور شرک کرنا اس کا آرام میں، تحریض اور ترغیب رات کے جاگنے پر اور قیام و سجود پر تحریض ہجرت پر اور وعدہ جنت کی غرفتوں کا واسطے متقیوں کے۔ رونگٹیں کھڑے ہو جانا قرآن سے اور ہر مثل ہونا قرآن میں خبر آنحضرتؐ کی وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اس کے تصدیق کرنے والے کی، کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اس تعالیٰ کی اختیار میں ہے تحریض توکل پر پھیر لینا روحوں کا سوتے وقت قبول نہ ہونا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب ان بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کریں اور نہی اللہ کی رحمت سے نا امید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کی مغفرت کا وغیر ذلک من الفوائد۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ

تفسیر سورہ مومن

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ۔

نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دعا ہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں گا دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنی میری دعا سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ اس سورت میں صفات الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب

اور ذی الطول ہونا اس تعالٰے کا اور رفیع الدرجات اور ذی العرش اور مالک ہونا اس کا اور جاننا اس کا آنکھوں کی چوری کو اور عادتِ الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مومنین کی اور احیار اور امانت اور تعبیر اس کے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور ہامان اور قارون کا اور قصہ مومن آلِ فرعون کا اور نصیحت اس کی فرعون کو اور قوم کو اور احوالِ آخرت سے ندا کرنا کافروں کو قیامت میں کہ غصہ خدا کا اور دشمن رکھنا اس کا بڑھ کر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب ان کا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایک دن عذاب سے ہم پر تخفیف کرے، قبول نہ ہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان فی الآیات کی جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملانِ عرش کا تائبیں اور متبعین قرآن کے لیے اور قدرتوں سے اس تعالٰے کے لیے رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بناء سماء کی اور صورت بنانی آدم کی اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چھ مرتبے انسان کی پیدائش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اس کا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونے کی ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے تکذیب کی اور حملہ کرنا ہر امت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکیر عطار تورات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح و تحمید کا صبح اور شام اور برابر نہ ہونا اعمیٰ اور بصیر اور صالح اور مسئی کا اور امر دعا کا اور وعدہ اس کے قبول کا اور امر نبی کو کہ منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر خدا کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنے کی۔ وغیر ذٰلک۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

تفسیر سورۂ سجدہ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ فَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قرشی تھے اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قرشی دل میں ان کے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر ان کے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں تیسرے نے کہا اگر ہماری پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالٰے نے اتارا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ سے یعنی نہ تھے تم پرواہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دیں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ

عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ ان کے پیٹ پر

كَثِيرٌ شُحُومُ بُطُونِهِمْ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتُرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا فَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْ أَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْآخَرُ إِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔

چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دوا سکے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد اس کے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہے دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہے اور جب بلند نہ کریں نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہے تو سب سن سکتا ہے عبداللہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ سے خاسرین تک ۔
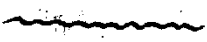
ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند اس کے۔

مترجم پوری آیت یہ ہے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ یعنی تم پرواہ نہ کرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری ولیکن یقین کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت سے عملوں کو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اس نے تم کو سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ

انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان الذین قالوا یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اس پر قائم رہے، فرمایا آپ نے بہت لوگوں نے یہ کہا پھر منکر ہو گئے سو جو اسی پر مرا وہ قائم رہا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہے، خاتمہ سورہ سجدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا، اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے، بشیر ہونا نبی کا اور توحید خدا کی اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون کا مومنین صالحین کے لیے قدرتیں اس کی جیسے دو روز میں زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا وقتوں کا چار روز میں اور استواء الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طوعاً، و رغبت سے ایک دوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کا دو روز میں اور اتارنا حکم کا ہر آسمان میں اور زینت آسمان کی ستاروں سے، عاد و ثمود

کے صاعقہ کا بیان۔ اللہ کے دشمنوں کا حشر اور سمع اور بصر اور جلود کی گواہیاں، غل مچانا کافروں کا قرآن پڑھتے وقت، مشرکوں کا حشر میں آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پاویں پیر کے نیچے روند ڈالیں، بشارت جنت کی اور اترنا فرشتوں کا موحدین کے لیے۔ فضیلت داعی الی اللہ کی، امر بدی کو دفع کرنے کا نیکی کے ساتھ، امر شیطان سے استعاذہ کرنے کا، حرمت غیر خدا کو سجدہ کرنے کا، زمین کا تازہ کرنا اور ثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کی نہ آنا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے سے، ہُدٰی اور شفا ہونا قرآن کا، شک و اختلاف یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کی خدا کی ذات سے گم ہونا معبودانِ باطل کا حشر میں ناامیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکارِ قرآن کا جواب آیاتِ قدرت دکھانا انفس و آفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کی ہر شے پر۔

سُورَۃُ الشُّورٰی

تفسیر سورۂ شوریٰ

عَنْ طَاؤسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِّنَ الْقَرَابَةِ۔

طاؤس نے کہا کہ ابن عباسؓ سے کسی نے آیت کا مطلب پوچھا قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا یعنی کہہ تو اے نبی میں تم سے دعوت اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا، سعید بن جبیر نے کہا کہ قرابت آل محمدؐ کی ابن عباس نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانہ نہ تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں قرابت نہ ہو سو فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہہ تو میں نہیں چاہتا تم سے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے بیچ میں ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباسؓ سے۔

عَنْ شَيْخٍ مِّنْ بَنِيْ مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ بَنٰى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَ فِيْ قُشَاشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَاَيْتُكَ وَاَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمْسِكُ بِاَنْفِكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَاَنْتَ فِيْ حَالِكَ هٰذِهِ الْيَوْمَ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهٖ قُلْتُ هَاتِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ بُرْدَةُ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِيْبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اَوْ دُوْنَهَا اِلَّا بِذَنْبٍ

بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں کوفے میں آیا اور مجھے خبر ہوئی بلال بن ابی بردہ کے حال کی سو میں نے کہا ان کے حال میں عبرت ہے اور میں ان کے پاس آیا وہ قید تھے اپنے اسی گھر میں جو بنوایا تھا اور سب چیزان کی شکل و صورت کی بدل گئی تھی مار پیٹ سے اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھڑا تھا، میں نے کہا الحمد للہ یا بلال میں نے تم کو دیکھا تھا کہ جب تم ہمارے اوپر سے گزرتے تھے ناک بھوں چڑھاتے تھے بغیر دھول کے اور آج تم اس حال میں ہو، انہوں نے کہا تو کس قبیلہ کا ہے میں نے کہا بنو مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اس سے فائدہ دے میں نے کہا لاؤ کہا روایت کی مجھ سے ابی بردہ نے انہوں نے اپنے باپ سے جو ابو موسیٰ ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنچتی ہے کسی کو کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ

مَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَكْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے (یعنی اس سے جس کا بدلہ ملا) کہا راوی نے پھر پڑھی انہوں نے ما اصابکم یعنی پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملوں سے اور معاف کر دیتا ہے بہت گناہوں کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ خاتمہ: سورہ شوریٰ میں عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں۔ تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیوں سے مالک ہونا اللہ کا آسمان و زمین پر قریب ہونا آسمان کے پھٹ جانے کا کثرت سے ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری، ہدایت اور رحمت اس کی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر میں خاص اللہ ہی کا حکم ہے اور ردّ تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چار پایوں کے پیدا کرنے سے اور مقالید سملوات و ارض اس کے ہاتھ میں ہونا، ناگوار ہونا مشرکوں پر توحید اور اتباع سنت، مختلف ہونا علم آنے کے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہ ہونا علم قیامت کا نبیؐ کو لطف اور رزاقیت اور قوت و عزت خداوند تعالیٰ کی، دنیا و آخرت کی کھیتی کا حال، ظالموں کا ڈرنا حشر میں جزا نیکی کی زیادت کے ساتھ خدا کی رحمت کا بیان اور توبہ قبول کرنا اور گناہ بخشنا۔ وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے، اگر رزق میں وسعت ہو تو بندے بغاوت کریں مینہ اترنے کا بیان آسمان و زمین اور دواب کا پیدا کرنا کشتی کا بیان وعید مجادلہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل و اعتماد کی اللہ تعالیٰ پر صفات مومنوں کی فضیلت صبر و عفو کی حال ظالموں کا حشر میں انسان کی شکایت نبیؐ پر احسان رکھنا فرشتوں کے بھیجنے کا اور وحی اتارنے کا اور راہ سیدھی بتانا ان کا۔

سُورَةُ الزُّخْرُفِ

تفسیر سورۂ زخرف

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أُوتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ۔

ابی امامہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی راہ پانے کے بعد جس پر وہ تھی مگر جب کہ ان کو جھگڑنا ملا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ماضربوہ لک یعنی وہ تجھ پر نام نہیں رکھتے مگر جھگڑنے کو اور وہ لوگ جھگڑالو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کی روایت سے اور حجاج ثقہ ہیں مقارب الحدیث ہیں اور ابو غالب کا نام حزور ہے، خاتمہ سورۂ زخرف میں فوائد عمدہ ہیں چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اس کا لوح محفوظ میں موقوف نہ ہونا نزول وحی کا مسرفوں کے اسراف کے سبب سے بیان ارسال انبیاء کا قدرتیں اس تعالیٰ کی آسمان کے پیدا کرنے سے اور زمین کے بچھانے سے اور اسی طرح راہیں بنانا اور پانی اتارنا وغیرہ ذٰلک، ردّ ان مشرکوں کا جو خدا کے ولد ٹھہراتے ہیں تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آباء کے ساتھ ابراہیمؑ کی بیزاری تقلید آباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافروں کا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیوں نہ اترا، جو قرآن سے غافل ہو ایک شیطان اس کے پیچھے لگا، نبیؐ کو طاقت نہیں کہ بہرے کو سنا دے امر قرآن کے ساتھ

چنگل مارنے کا، توحید انبیاء کی قصۂ موسیٰ علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کا حال سُن کر مشرکین قریش کا رکنا نشانِ قیامت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف وحزن نہ ہونا عباد مخلصین کو اور سونے کا بیان اور مراحیوں کا وعدہ نیکوں کے لیے جنت وعذاب جہنم کا مجرموں کے لیے اور پکارنا ان کا مالک کو اور جواب ان کا، کراماً کاتبین کا بیان کہنا نبیؐ کا کہ خدا کا بیٹا ہوتا تو میں اول پوجتا معبود ہونا اس تعالیٰ کا آسمان وزمین میں لیطلان معبودان باطل کی شفاعت کا قائل ہونا کافروں کا خدا کی خالقیت پر نبیؐ کو حکم معاف کا اور سلام کا۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ الدُّخَانُ فَيَاْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ اِذَا سُئِلَ اَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهٖ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَلْيُخْبِرْ بِهٖ وَاِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ اِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَاَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ اَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهٖ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ مَنْصُوْرٌ هٰذَا لِقَوْلِهٖ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ

تفسیر سورۂ دُخان

مسروق نے کہا ایک شخص آیا عبداللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا تھا کہ نکلے گا زمین میں سے ایک دھواں یعنی قیامت کے قریب اور کافروں کے کان بند کرلے گا اور مومنوں کو زکام سا ہو جاوے گا، مسروق نے کہا کہ غصہ ہوگئے عبداللہ اور تکیہ لگائے ہوئے تھے اُٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھا جاوے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو تو کہدے اللہ خوب جانتا ہے اس لیے کہ یہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہووے اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہدے اللہ خوب جاننے والا ہے اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبیؐ سے کہا کہدے تو نہیں مانگتا میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنے دل سے بات بنانے والا، اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دُعا کی یا اللہ مدد کر میری ان پر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند سو ان پر قحط پڑا اور سب چیزیں ختم ہوگئیں یہاں تک کہ کھالیں اور مردے کھانے لگے اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانے لگے اور کہا عبداللہ نے زمین سے دھواں سا بھی نکلنے لگا راوی نے کہا پھر آیا آنحضرتؐ کے پاس ابوسفیان اور عرض کی کہ آپ کے لوگ ہلاک ہوگئے اللہ سے دُعا کرو ان کے لیے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے یوم تاتی السماء بدخان مبین یعنی جس دن لاوے گا آسمان کھلا دھواں کہ ڈھانپ لیوے گا لوگوں کو یہ دُکھ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے ربنا اکشف عنا العذاب یعنی کھولدے ہم سے عذاب

وَقَالَ اٰخَرُھُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ الرُّوْمُ　سو کیا کھولا جاوے گا عذاب آخرت کا یعنی وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبداللہ نے کہا گزر گیا بطشہ اور لزام اور دخان اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گزر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا، کہا ابو عیسیٰ نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم دخان یعنی دھواں جس کا ذکر یوم تاتی السماء بدخان مبین میں ہے اس میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس روایت کے آخر میں مذکور ہوا، دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے مومنوں کو زکام اور کافروں کو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی یعنی جس دن پکڑیں گے ہم ان کو سخت پکڑ تمام اداس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف فسوف یکون لزاما یعنی اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے بھی مراد معاملہ بدر ہے اور روم میں اشارہ ہے الم غلبت الروم کی طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب ہونے کی۔ اور یہ بھی حضرتؐ کے وقت میں ہو چکا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهٗ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهٗ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهٗ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ۔

انسؓ بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں کہ اس کے لیے نہ ہوں دو دروازے یعنی آسمان میں ایک دروازے سے اسکے نیک عمل چڑھتے ہیں دوسرے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اس پر روتے ہیں یہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئے ان پر یعنی کفار پر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانے والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں خاتمہ سورہ دخان میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیا اور اماتت اس تعالیٰ کی بطش کبریٰ کا بیان، بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قوم منکران بعث کا پیدا نہ ہونا آسمان و زمین کا کھیل کے لیے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرۂ زقوم کا بشارت مقام امین اور جنات اور عیون اور سندس اور استبرق کے لباس کی اور حور عین کے تزویج کی اور فواکہ کی متقیوں کے لیے آسان ہونا قرآن کا نبیؐ کی زبان پر۔ سورۂ جاثیہ کو اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں لکھا مگر اس کا خلاصہ مضامین یہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتیں اس کی جیسے آسمان و زمین کا بنانا اور انسان اور چارپایوں کا پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا خرابی جھوٹے گنہگاروں کی، قدرتیں اس کی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مومنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلہ ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عطا ہونا، قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت پیدا کرنا زمین آسمان کا اس لیے کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پاوے، مذمت ہوا پر چلنے والے کی، فرقہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کر دو مالک ہونا اس تعالیٰ کا آسمان و زمین پر روبکاری ہر امت کی اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اس تعالیٰ شانہ کی۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

تفسیر سورہ احقاف

عَنِ ابْنِ اَخِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِيْ نُصْرَتِكَ قَالَ اخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِّيْ مِنْكَ دَاخِلٌ قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ كَانَ اسْمِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ فِيَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ نَزَلَتْ فِيَّ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَتْ فِيَّ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِيْ نَزَلَ فِيْهِ نَبِيُّكُمْ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ اِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِيَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ۔

عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے امیرالمومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبداللہ بن سلام آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا کہ جاؤ لوگوں کے پاس اور ان کو مجھ سے دور رکھو اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لیے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ عبداللہ بن سلام نکلے لوگوں کی طرف اور کہا اے آدمیو میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنی حصین) پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ نام رکھا اور میرے بارہ میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب سے، میرے ہی بارہ میں اتری وشہد شاہد من بنی اسرائیل یعنی گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس کے مثل پر یعنی اس پر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکبر کیا تم نے اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں یہ آیت اتری وکفیٰ باللہ شہیدا یعنی نبی ؐ کو کہہ دو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں) اور اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ رہے ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اترے تمہارے نبی یہاں سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو مار ڈالا دور ہو جاویں گے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آوے گی تم پر تلوار اللہ کی جو چھپی ہوئی تھی تم پھر میان میں نہ جاوے گی قیامت تک سو لوگوں نے عبداللہ کی بات سن کر کہا مارو اس یہودی کو (اور عبداللہ پہلے یہودی تھے پھر مشرف باسلام ہوئے) اور مارو عثمان رضی اللہ عنہ کو

ف: یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اس کو شعیب بن صفوان نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ فَاِذَا اَمْطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ وَمَا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب مینہ برسنے لگتا خوش ہو جاتے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میں نے عرض کی

اَوْدِیْ لَعَلَّہٗ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَمَّا رَاَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِھِمْ قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا۔

کہ اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھ کو شاید ویسا ہی نہ ہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابر سامنے اپنے نالوں یا کھیتوں کے کہنے لگے کہ ابر ہے ہم پر برسنے والا اور اس میں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا آپ کو خوف ہوتا کہ ویسا ہی عذاب نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلْقَمَۃَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ ھَلْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ مِنْکُمْ اَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَہٗ مِنَّا اَحَدٌ وَّلٰکِنْ قَدِ افْتَقَدْنَاہُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ وَّھُوَ بِمَکَّۃَ فَقُلْنَا اغْتِیْلَ اُسْتُطِیْرَ مَا فُعِلَ بِہٖ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَیْلَۃٍ بَاتَ بِھَا قَوْمٌ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحْنَا وَکَانَ فِیْ وَجْہِ الصُّبْحِ اِذَا نَحْنُ بِہٖ یَجِیْءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءٍ قَالَ فَذَکَرُوْا لَہُ الَّذِیْ کَانُوْا فِیْہِ قَالَ فَقَالَ اَتَانِیْ دَاعِی الْجِنِّ فَاَتَیْتُھُمْ فَقَرَاْتُ عَلَیْھِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَاَرَانَا اٰثَارَھُمْ وَاٰثَارَ نِیْرَانِھِمْ قَالَ الشَّعْبِیُّ وَسَاَلُوْہُ الزَّادَ وَکَانُوْا مِنْ جِنِّ الْجَزِیْرَۃِ فَقَالَ کُلُّ عَظْمٍ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یَقَعُ فِیْ اَیْدِیْکُمْ اَوْفَرَ مَا کَانَ لَحْمًا وَکُلُّ بَعْرَۃٍ اَوْ رَوْثَۃٍ عَلَفٌ لِّدَوَابِّکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِھِمَا فَاِنَّھُمَا زَادُ اِخْوَانِکُمْ مِّنَ الْجِنِّ۔

علقمہ نے ابن مسعودؓ سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ایک رات حضرتؐ گم ہو گئے مکہ میں ہم نے کہا کسی نے آپ کو پکڑ لیا یا کوئی اڑا لے گیا ہے، ہم سب لوگوں کی رات بہت بری کٹی یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتے تھے حرا کی طرف سے سو لوگوں نے اپنا گھبرانا رات کا آپ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس بلا وا آیا جنوں کا سو میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان پر قرآن پڑھا پھر آپ ہم کو لے گئے اور ان کی نشانیاں دکھائیں اور نشان دکھائے ان کی آگ کے شعبی نے کہا کہ پھر جنوں نے آپ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ نے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہیں لیتے وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے گی خوب گوشت سے بھری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہارے جانوروں کا، پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم استنجا مت کرو ان دونوں سے یعنی ہڈی سے وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم لیلۃ الجن میں حاضر ہونے کے باب میں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایتیں متعارض آئی ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا مطلب یہ ہے کہ عبداللہ حضرت کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کے جمع ہونے کی جگہ سے دور بیٹھے رہے اس لیے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے کے اور نہ ہونا ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونے کے مجمع جن میں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دو بار ہوا ہو ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں، **خاتمہ** سورۂ احقاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اترنا شرک کا ابطال گمراہی اس کی جو غیر خدا سے دعا کرے جواب اس کا جو قرآن کو جھٹلاوے علم غیب نہ ہونا نبیؐ کو شہادت ایک خبیر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبداللہ بن سلام ہیں، کافروں کا مومنوں سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہم کو ملتا، امام و رحمت ہونا توراۃ کا موحدوں کو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے

میں عمل و فضال لڑکے کا حال خلف کا جو موحد ہے اور نا خلف بے ایمان کا، کافروں کی نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جانا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا خدا کا آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافروں کا۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تفسیر سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہوں کے لیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے آپ نے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ سے ہر دن میں سو بار روایت کیا اس کو محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہؓ سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهُ هٰذَا وَقَوْمُهُ۔

ابی ہریرہؓ نے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ایک دن وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یعنی اگر تم پھر جاؤ گے اے عرب کے لوگو ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لا دے گا دوسری قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آویں گے ہمارے بدلے آپ نے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرحمٰن بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَاَصْحَابُهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ۔

ابی ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض یاروں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جاویں تو ہمارے بدلے ان کو لاوے گا اور وہ ہمارے مانند نہ ہوں گے کہا راوی نے کہ سلمانؓ آپ کے بازو میں تھے سو ہاتھ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے یار قسم ہے اس کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا میں (چند ستارے ہیں بلند) تو بھی لے آتے اس کو چند فارس کے لوگ۔

ف: عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد ہیں علی بن مدینی کے اور روایت کیا علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہم سے علیؓ نے یہ حدیث اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے۔ مترجم عجیب لطف ہے کہ عرب کے

لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علما جن سے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترکی ہوں یا رومی، چنانچہ امام بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علما اکابر فارسی گزرے اس حدیث سے ان کی بزرگی اور بڑی فضیلت ثابت ہوئی، خاتمہ سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں باطل ہونا کافروں کے عملوں کا وہ تکفیر سیئات اور اصلاح احوال کا مومنوں کے لیے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدۂ نصرت ناصران دین کے لیے حبط ہونا کافروں کے عملوں کا، ولی ہونا اللہ کا مومنوں کے لیے اور وعدہ جنت کا ان کے لیے چارپایوں کی طرح کھانا کافروں کا، تفصیل جنت کی نہروں کی وعید خلود فی النار کی کافروں کے لیے مذمت احادیث کے بھول جانے کی۔ استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہیت، نبی کو حکم استغفار کا اپنے اور مومنوں کے لیے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جس میں لڑائی کا حکم ہو، مذمت زمین میں فساد کرنے والے کی، قرآن میں غور و فکر کرنے کی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مومنوں کے آزمانے کا جہاد و صبر سے حبط اعمال کافروں کا، امر خدا اور رسول کی اطاعت کا، مغفرت نہ ہونا کافروں کی، مومنوں سے غلبہ کا وعدہ، مذمت بخل کا بیان اللہ کی غنا اور ہمارے فقر کا، ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نہ کرو گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آویں گے کہ وہ تمہارے مانند شکست نہ ہوں گے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ فَكَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهٗ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِيْ فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يَّنْزِلَ فِيْكَ الْقُرْاٰنُ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَّصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ سُوْرَةٌ مَّا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔

تفسیر سورہ فتح

عمر بن خطاب رضی نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں سو میں نے کچھ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پہ روئے اے خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے جواب نہ دیا تجھ کو بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے سو میں کچھ ٹھہرا نہ تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپ کے پاس اور فرمایا آپ نے اے خطاب کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے، کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

انس رض نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہ آیت لیغفر لک یعنی تا کہ بخشدے اللہ تعالے تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد نزلت علی آیۃ احب الی مما علی الارض ثم قرأها النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہم فقالوا ھنیئا مریئا یا رسول اللہ لقد بین لک اللہ ماذا یفعل بنا فنزلت علیہ لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار حتی بلغ فوزا عظیما۔

پہ ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک مبارک اور خوش وقتی ہو آپ کو اے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے ساتھ کریگا (یعنی گناہ بخشے گا) مگر معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کرے گا سو اتری یہ آیت لیدخل سے عظیما تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے۔ مترجم پوری آیت یوں ہے لیدخل المؤمنین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ویکفر عنهم سیئاتهم وکان ذلک عند اللہ فوزا عظیما۔ یعنی تا کہ پہنچاوے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں گے ان میں اور اتاریں ان سے ان کی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنی۔

عن انس ان ثمانین هبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ من جبل التنعیم عند صلوۃ الصبح وهم یریدون ان یقتلوہ فاخذوا اخذا فاعتقهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ وهو الذی کف ایدیهم عنکم وایدیکم عنهم الآیۃ۔

انسؓ نے کہا اسی کافر اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کی طرف تنعیم کے پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں آپ کو سو سب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وہو الذی یعنی وہ ایسا ہے کہ روک دیئے اس نے ہاتھ ان کے تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے، آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والزمهم کلمۃ التقوی قال لا الہ الا اللہ

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ تقوی سے مراد لا الہ الا اللہ ہے

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر حسن بن قزعہ کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابوزرعہ سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے۔ خاتمہ سورہ انا فتحنا میں فوائد ذیل مذکور ہیں بشارت صلح حدیبیہ کی، مغفرت حضرتؐ کی نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وہ غنیات کا مومنوں کے لیے وعید عذاب کی منافقوں کے لیے، شاہد و مبشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا، اقوال منافقوں کے بالعیان حدیبیہ کی فضیلت وعدہ فتح کا مومنوں سے، پھیر دینا اور روکنا کفار کا مسجد الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبیؐ کے خواب کا بیان فضیلت اصحاب کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہؓ کے لیے۔

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورۂ حجرات

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَعْمِلْہُ عَلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَتَکَلَّمَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُہُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لِعُمَرَ مَا اَرَدْتَ اِلَّا خِلَافِیْ فَقَالَ مَا اَرَدْتُّ خِلَافَکَ قَالَ فَنَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ قَالَ وَکَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ اِذَا تَکَلَّمَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُسْمَعْ کَلَامُہٗ حَتّٰی یَسْتَفْہِمَہٗ۔

عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابوبکرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اس کو عامل کر دیجیے اس کی قوم پر عمرؓ نے کہا نہ عامل کیجیے اے رسول اللہ کے سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں کی آوازیں سو ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ سے تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سو اتری یہ آیت اے ایمان والو مت بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر راوی نے کہا اس کے بعد عمرؓ کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتے حضرت سے تو سنائی نہ دیتی بات ان کی جب تک کہ سمجھا کر نہ بولتے۔

(ف) کہا ابوعیسیٰ نے ذکر نہ کیا ابن زبیر نے اپنے دادا یعنی ابی بکر کا یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عبداللہ بن زبیر کا۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرَاتِ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ حَمْدِیْ زَیْنٌ وَّاِنَّ ذَمِّیْ شَیْنٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ

براء بن عازب نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبیؐ اپنے حجروں کے باہر سے اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنی آپ کے دروازہ پر اور اس نے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شان اللہ ہی کی ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ جُبَیْرَۃَ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ مِنَّا یَکُوْنُ لَہُ الْاِسْمَانِ وَالثَّلَاثَۃُ فَیُدْعٰی بِبَعْضِہَا فَعَسٰی اَنْ یَّکْرَہَ قَالَ فَنَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ۔

ابی جبیرہ بن ضحاک نے کہا ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض سے پکارنا ان کو برا لگتا تھا اس پر یہ آیت اتری وَلَا تَنَابَزُوْا اور چڑھاؤ نہیں لوگوں کو ناموں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابوسلمہ نے انہوں نے بشیر بن مفضل سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی شعبی سے انہوں نے ابی جبیرہ بن ضحاک سے مانند اس کے اور ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن الضحاک الضلعی کے۔

عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ قَرَاَ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْکُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ

ابی نضرہ نے کہا ابی سعید خدریؓ نے یہ آیت پڑھی وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْکُمْ الخ یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے اگر تمہارا کہا مانے

مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ قَالَ هٰذَا نَبِيُّكُمْ يُوحٰى اِلَيْهِ وَخِيَارُ اَئِمَّتِكُمْ لَوْ اَطَاعَهُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّوْا فَكَيْفَ بِكُمُ الْيَوْمَ۔

تو بے شک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی تمہارے ہیں کہ ان پر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنی صحابہؓ اس کے تو اگر اطاعت کرتا نبیؐ ان صحابہ کے بہت کاموں میں تو تکلیف میں پڑتے پھر اب تم لوگوں کا کہنا مانتے تو کیسی خرابی ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں، مترجم غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبیؐ تمہارا کہا مانتے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جاوے تو خدا جانے کیا کیا خرابی ہو۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی واجب التسلیم نہیں ہیں اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظُمَهَا بِاٰبَآئِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللّٰهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَى اللّٰهِ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَخَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللّٰهُ يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ لے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیک متقی بزرگ اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدمی اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اس نے اے لوگو ہم نے پیدا کیا تم کو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے لیے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بے شک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بے شک اللہ جاننے والا ہے خبردار۔ یعنی اللہ کے یہاں بزرگی تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سوا ان کے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ سے بھی روایت ہے مترجم اس جگہ ایک بزرگ کی نقل یاد آئی کہ ان کے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیک ذات دوسری بدذات۔

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى۔

سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی چیز تقویٰ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کی روایت سے خاتمہ، سورہ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہیں نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسولؐ پر اور امر تقویٰ کا، نہی آواز بلند کرنے سے نبیؐ کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے لیے جو آواز پست کرتے ہیں نبیؐ کے آگے بیوقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر

سے آپ کو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول ان کی اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائے کی کتاب وسنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی، حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جو لڑتے ہوں، ظلم تارکان توبہ کا نہی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان اعراب کا مطیعون کے اعمال کا حبط نہ ہونا، صفات مومنوں کی اعراب کے احسان رکھنے کا ذکر نبی پر ایمان کے ساتھ

سُورَةُ قٓ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ۔

تفسیر سورہ ق

انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہاں تک کہ رکھدے گا رب العزت اپنا قدم اس میں تو وہ کہنے لگے گی بس قسم ہے تیری ذات کی اور دب جائے گی ایک قسم اس کی دوسری میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے خاتمہ سورہ قاف میں مضامین ذیل مذکور ہیں چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب، قوم نوح و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون اور اخوان لوط و اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو، خدا تھکتا نہیں انسان کی پیدائش پر حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کافر عنید کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں ہل من مزید کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات ان کی قرآن کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنے کا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو اور سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت، مارنا جلانا اس تعالیٰ کا آسان ہونا حشر کا اس تعالیٰ پر قرآن سے ڈرانے کا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهٗ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهٗ وَلَا

تفسیر سورۃ الذاریات

ابی وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قاصد عاد کی مانند ہوں تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیسا تھا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ خبردار سے ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا (اور گھر اس کا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے) پھر بکر نے اس کو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اس کے آگے گاتی رہیں پھر قیل نکلا

لِتَسْقِيَهُ فَأْتِيهِ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّتِي سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهُ سَحَابَاتٌ فَقِيلَ لَهُ اخْتَرْ إِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا وَذُكِرَ أَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا قَدْرُ هَذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِي حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَأَ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ الْآيَةَ

اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اس نے کہا یا اللہ میں کسی بیماری کے لیے نہیں آیا ہوں کہ دوا کروں اس کی اور نہ کسی قیدی کے لیے آیا ہوں کہ فدیہ دوں اسکا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلاتا ہو اور پلا اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکریہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اس کو پلائی گئی تھی سو اس کے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ تو پسند کر لے اس میں سے ایک کو سو پسند کر لی اس نے کالی سو ہاتف نے آواز دی کہ لے تو راکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑے گی عاد کی قوم سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چھوڑی گئی مگر اس حلقہ کے برابر یعنی حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپ نے اذ ارسلنا یعنی یاد کر وجب بھیجی ہم نے ان پر بانجھ ہوا یعنی جس میں کچھ خیر نہ تھی نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر کر دیتی تھی اس کو چورا سا۔

ف: روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام ابی المنذر سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور ان کو حارث بن یزید بھی کہتے ہیں،

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ غَاصٌّ بِالنَّاسِ وَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ تَخْفِقُ وَإِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدٌ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوا يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ۔

حارث بن یزید بکری نے کہا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا کہ لوگ اس میں بھرے ہوئے تھے اور کالے پھریرے اڑ رہے تھے اور بلال تلوار پر تلے میں لٹکائے ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے حضرت کا کہ بھیجیں عمرو بن عاص کو کسی طرف پھر ذکر کی حدیث اپنے طول کے ساتھ سفیان کی روایت کی مانند اسی کے ہم معنی اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

ف: خاتمہ سورہ والذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافروں کا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے آیات قدرت اس کی زمین اور جان میں، رزق آسمان میں ہے، تمثیل کلام الٰہی کی ہمارے کلام کے ساتھ، قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسیٰ کے حال کی تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکیر آسمان خانے دار کی اور امر اللہ کی طرف بھاگنے کا، ساحر و مجنون کہنا انبیاء کو، پیدا کرنا جن وانس کا عبادت کے لیے رزاقیت اور قوت اور متانت اس تعالیٰ کی، بیان عذاب کا۔

سُوْرَۃُ الطُّوْرِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاَدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔

تفسیر سورۂ طور

ابن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اس سے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل یعنی سنتیں اور سجدوں کے بعد سے مراد ہیں دو رکعتیں مغرب کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضیل کی روایت سے کہ وہ رشدین بن کریب سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین بن کریب کے بیٹوں کا حال کہ کون ان میں زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے حال ان دونوں کا تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں، خاتمہ سورہ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین وخائضین کی خرابی فائدہ نہ دینا صبر کا دوزخ میں جنات ونعیم کا وعدہ متقیوں کے لیے وعدہ ذریت کے الحاق کا ان کے آباء کے ساتھ امداد جنتیوں کی فاکہہ اور لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنوں کی نبی سے شاعر ومفتری کہنا کافروں کا نبی کو پیدرپے امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب ان کا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کافر ایمان نہ لاویں کام نہ آنا کافروں کے مکر کا قیامت میں صبر اور تسبیح وتحمید کا حکم۔

سُوْرَۃُ النَّجْمِ

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِدْرَۃَ الْمُنْتَہٰی قَالَ انْتَہٰی اِلَیْہَا مَا یَعْرُجُ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ فَاَعْطَاہُ اللّٰہُ عِنْدَہَا ثَلَاثًا لَمْ یُعْطِہِنَّ نَبِیًّا کَانَ قَبْلَہٗ فُرِضَتْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ خَمْسًا وَاُعْطِیَ خَوَاتِیْمَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَغُفِرَ لِاُمَّتِہِ الْمُقْحِمَاتُ مَا لَمْ یُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی قَالَ السِّدْرَۃُ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَۃِ قَالَ سُفْیَانُ فَرَاشٌ مِنْ ذَہَبٍ وَاَشَارَ سُفْیَانُ بِیَدِہٖ فَاَرْعَدَہَا وَقَالَ غَیْرُ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ اِلَیْہَا یَنْتَہِیْ عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَہُمْ بِمَا فَوْقَ ذٰلِکَ۔

تفسیر سورۂ نجم

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی تک پہنچے (شب معراج میں) کہا عبداللہ نے کہ منتہی ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو چیز اترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دی وہ کسی نبی کو ان سے پہلے فرض ہوئیں ان پر پانچ نمازیں اور عنایت ہوا ان کو خاتمہ سورۂ بقرہ کا بخشے گئے ان کی امت کے کبیرہ گناہ جب تک شریک نہ کریں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعود نے پڑھا اذ یغشی السدرۃ یعنی جب ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اس کو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا ان کو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہیں علم رکھتی کوئی مخلوق اس کے اوپر کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے کہ اس کو طوبیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ بیری کا درخت ہے

بیر اس کے مٹکوں کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان برطراس کی حضرتؐ کے گھر میں ہے ایک ایک شاخ اس کی ہر جنتی کے گھر میں شب معراج میں اس پر سنہری پٹلے اڑتے تھے اور بخشے گئے ان کی امت کے گناہ کبیرہ یعنی ان کے سبب سے خلود فی النار نہ ہوگا اگرچہ دوزخ میں کچھ دن عذاب ہو۔

عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَقَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى جِبْرَائِيْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ۔

شیبانی نے کہا میں نے زر بن حبیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی فکان قاب قوسین یعنی پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہت نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسعودؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل کو اور ان کے چھ سو پر تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس آیت میں دو مذہب ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا یہ ملاقات ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خداوند تعالےٰ شانہ سے اور بعضوں نے کہا جبرئیلؑ سے یہ حدیث موید قول ثانی ہے اور آگے رویت الٰہی کی اور تفصیل مذکور ہے مطولات میں۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى وَكَلَّمَ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ يُذْهَبُ بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَائِيْلُ مَنْ اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اُمِرَ بِهٖ اَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهٗ رَاٰى جِبْرَائِيْلَ لَمْ يَرَهٗ فِيْ صُوْرَتِهٖ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِيْ جِيَادٍ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ۔

شعبیؒ نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباسؓ نے کعبؓ سے عرفات میں اور پوچھی ان سے کوئی بات سو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہاں تک کہ پہاڑوں نے ان کو جواب دیا (یعنی گونجنے لگے) سو ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالےٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمدؐ اور موسیٰ علیہما السلام پر سو کلام کیا موسیٰ علیہ السلام سے دوبارہ اور دیکھا اس تعالےٰ شانہ کو محمدؐ نے دوبار مسروق نے کہا میں گیا حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور میں نے کہا محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کی کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے میں نے کہا آپ تامل فرمادیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ یعنی دیکھا حضرتؐ نے اللہ تعالےٰ کی بڑی قدرتوں کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جن کو دیکھا ہے تو وہ جبرئیلؑ ہیں جس نے خبر دی تجھ کو کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یا چھپائی کوئی چیز جس کا حکم فرمایا اللہ نے یا جانتے ہیں وہ پانچ چیزیں جن کی خبر دی اللہ نے اس آیت میں ان اللہ عندہ علم الساعۃ پس اس نے جھوٹ باندھا ولیکن انہوں نے جبرئیلؑ کو دیکھا ہے اور ان کو اصلی صورت میں نہیں دیکھا ہے مگر دوبار سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اور ایک بار جیادؔ[1] میں کہ ان کے چھ سو پر ہیں کہ ڈھانپ لیا ہے انہوں نے آسمان کے کناروں کو۔

[1] جیاد ایک محلہ ہے مکے کے محلوں میں سے وہاں میدان تھا اب اس میں آبادی ہے

ف اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داؤد کی مجالد کی حدیث سے چھوٹی ہے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھ نہیں پاسکتی اور وہ آنکھوں کو لے لیتا ہے ابن عباس نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرماوے اور محمد نے اس کو دو بار دیکھا ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ولقد راٰہ یعنی دیکھا اس کو دو بار سدرۃ المنتہٰی کے نزدیک اور وحی کی اس نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباس نے کہا کہ دیکھا ہے اللہ تعالٰی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَآهُ بِقَلْبِهِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے پڑھا ما کذب الفؤاد یعنی نہیں جھوٹ بولا دل نے اس میں کہ دیکھا اس نے کہا انہوں نے کہ دیکھا نبی نے دل کی آنکھ سے یعنی رب کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُهُ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ۔

عبداللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابی ذر نے کہا اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابوذر نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم نورٌ انّٰی اراہ میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اَرَاہ بفتح ہمزہ اور اس کے معنی وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی یہ وہ اس کا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں دوسرے بفتح رائے نور وکسر نون ثانی وتشدید یا یعنی میں اس کو نورانی دیکھتا ہوں اور اس میں اثبات رؤیت ہے جیسے معنی اول میں استبعاد اس کا یا معنی اس کے یوں ہیں کہ وہ خالق ہے ایسے نور کا جو مانع ہے اس کی رؤیت سے کذا فی مجمع البحار بادنیٰ زیادت اور رویتِ الٰہی میں ابن عباس اور ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رویت قلب سے ہے اس طرح پر کہ بصر کو اللہ تعالٰی نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپ نے دیکھا ایسا جیسے آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی

اس طرف گئی ہے کہ آپ نے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہے انس اور عکرمہ اور ربیع کا گنتا ذکرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور حضرت عائشہؓ اس پر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم وعلمہ احکم۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَّفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

عبداللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى یعنی جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بھر لیا تھا انہوں نے آسمان و زمین میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا۔

ابن عباسؓ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بخشتا ہے تو اے پروردگار تو بخشش دے سب گناہ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زکریا بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم پوری آیت یوں ہے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ الاٰيۃ۔ یعنی اللہ ہی کا ہے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں تا وہ بدلہ دیوے برائی والوں کو ان کے کیے کا اور بدلہ دیوے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے جب بنایا کالانعم کو زمین سے انتہی اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں سے اور فواحش سے بچتا رہا اس کے صغائر معاف ہیں اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِيْهِمْ، خاتمہ سورہ والنجم میں قسم ہے نجم کی اور تعریف ہے جبریلؑ کی اور ملاقات ان کی نبیؐ کے ساتھ اور نفی کذب کی نبیؐ سے اور ذکر لات وعزیٰ کا اور منات کا اور آخرت اور دنیا خدا کے ہاتھ میں ہونا اور شفاعت نہ ہونا بغیر اذن کے اور انثیٰ کہنا کافروں کا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے روبرو امر دنیا سے اعراض کرنے کا وعدہ مغفرت صغائر کا علم خدا کا بیان مذمت اس کی جو حق سے منہ موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسانا رونا موت و زندگی اس تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان عاد اولیٰ کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوحؑ اور مؤتفکات کا بیان، نذیر ہونا ہمارے نبیؐ کا قرب قیامت، امر سجدہ کا

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

تفسیر سورۂ قمر

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فَلْقَتَيْنِ فَلْقَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلْقَةٌ دُوْنَهُ

ابن مسعودؓ نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شق ہو گیا (یعنی آپ کے معجزہ سے) اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول خدا صلی اللہ

فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا یَعْنِیْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔

علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا گواہ رہو، مراد لیتے تھے آپ اس کو کہ قریب آ گئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰیَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَیْنِ فَنَزَلَتْ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ اِلٰی قَوْلِهٖ سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔

انس نے کہا سوال کیا اہل مکّہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کا پس شق ہوگیا چاند مکّہ میں دوبار پس اتری آیت اقتربت الساعۃ وانشق القمر سحر مستمر تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا

ابن مسعودؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے گواہ رہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِشْهَدُوْا۔

ترجمہ مثل حدیث سابق کے ہے،

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی صَارَ فِرْقَتَیْنِ عَلٰی هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰی هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ سَحَرَنَا فَمَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ۔

جبیر بن مطعم نے کہا چاند آنحضرت ؐ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہم پر محمدؐ نے اور بعضوں نے کہا ہم پر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر سکے گا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی۔

ف: یہ حدیث روایت کی ہے بعضوں نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی جبیر بن مطعم سے مانند اس کے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ مُشْرِكُوْا قُرَیْشٍ یُخَاصِمُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ۔

ابی ہریرہؓ نے کہا مکّے کے مشرک قریش حضرتؐ کے پاس تقدیر کے باب میں لڑتے آئے اور یہ آیت اتری جس دن کھینچے جاویں گے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہم نے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم سورہ قمر ایک بدر منور ہے ہر ہر آیت اس کی نورانی اختر مضامین منورہ ا سکے

یہ ہیں قربِ قیامت کا اور انشقاقِ قمر کا بیان، حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ایک آیت سے چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کی اور ہلاکت ان کی، بیان قوم لوطؑ کا بیان آل فرعون کا، تلخی روز قیامت کی لوح محفوظ کا ذکر جنات و نہر کا ذکر۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَرَأَ عَلَیْھِمْ سُوْرَۃَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی اٰخِرِھَا فَسَکَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُھَا عَلَی الْجِنِّ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَکَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْکُمْ کُنْتُ کُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰی قَوْلِہٖ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ قَالُوْا لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ۔

تفسیر سورۂ الرحمٰن

جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور ان کے آگے سورۂ رحمٰن اول سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ رہے تب آپ نے فرمایا میں نے یہ سورۃ جنوں کے آگے پڑھی تو وہ مجھے اچھا جواب دینے والے تھے تم سے جب میں پہنچتا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر فبای آلاء ربکما یعنی کس کس نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وہ کہتے تھے نہیں جھٹلاتے تھے ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو اے رب ہمارے اور سب تعریف تجھی کو ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں، احمد بن زہیر نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں جن سے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا اس لیے کہ وہ لوگ ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے زہیر بن محمد سے منکر روایتیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں حدیثیں قریب بصحت، خاتمہ سورۂ رحمٰن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکیر بالآلاء سے بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب یہاں مسطور ہیں، تعلیم قرآن کی انسان کی پیدائش، شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان، میزان و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتوں کو جھٹلانے کی اکتیس ۳۱ مقام میں ایک آیت سے پیدائش جن و انس و ربوبیت اللہ کی بہنا دریاؤں کا موتی و مرجان کا نکلنا کشتیوں کا چلنا زمین کے فنا کی خبر تعالیٰ ذات الٰہی، وعدہ قیامت قادر نہ ہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکل جائیں آسمان کا پھٹنا، قیامت میں سوال نہ ہونا جن و انس سے حال مجرموں کا وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے اور بیان اس کی نعمتوں کا جیسے نہریں اور میوے اور فراش اور حوریں اور نخل اور رمان اور رفرف اور عبقری سے اور برکت اللہ کے نام کی۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ

سورہ واقعہ کی تفسیر

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز کہ نہ کسی نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے

سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو فلا تعلم نفس یعنی نہیں جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا اس کے عملوں کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جاوے اور اس کو طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے پڑھ لو وظل ممدود یعنی جنتیوں کے لیے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو فمن زحزح عن النار جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت میں وہ اپنی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ۔

انس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس چلا جاوے اور اسے طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو وظل ممدود وماء مسکوب یعنی اور ان کے لیے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ اِرْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ۔

ابی سعید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا وفرش مرفوعۃ یعنی بچھونے اونچے (یعنی جنتیوں کے) فرمایا آپ نے بلندی ان کی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور ان دونوں کے بیچ میں فاصلہ ہے پانچسو برس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین کی روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنی یوں کہے ہیں کہ بلندی ان بچھونوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجوں میں ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ شُكْرَكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا بِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا۔

علیؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتجعلون رزقکم یعنی ٹھہراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنی ٹھہراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہ کہتے ہو مینہ برسا ہم پر فلانے ستارے کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب اور ایسا ویسا

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی سفیان نے عبدالاعلی سے یہ حدیث اسی سند سے اور مرفوع نہ کیا اسکو

مترجم یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پانی دیتا ہے لوگ اس کے فضل سے منکر ہو کر نچھتروں اور تاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی ان کا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَاٰتِ اللَّاتِیْ کُنَّ فِی الدُّنْیَا عَجَائِزُ عُمْشًا رُمْصًا۔

انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّآ اَنْشَاْنٰھُنَّ اِنْشَآءً کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اٹھان والی عورتوں میں سے ہیں وہ عورتیں بھی جو دنیا میں بڑھیاں چندھی دھندھی تھیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں، **مترجم** انا انشانا ہن انشاء یعنی اٹھایا ہم نے ان کو نئی اٹھان، اور اس آیت میں بیان ہے جنت کی عورتوں کا حضرت نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو دوبارہ ایک عمدہ صورت میں پیدا کیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَّالْوَاقِعَۃُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ وَ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ بوڑھے ہو گئے فرمایا آپ نے بوڑھا کر دیا مجھ کو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں ہیں اور عذاب کی آیتیں ان سے میں بوڑھا ہو گیا

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی علی بن صالح نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابی جحیفہ سے مانند اس کے اور روایت کی کسی نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی میسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اس میں سے مرسلاً، سورہ واقعہ میں احوال قیامت سے مذکور ہے خافضہ اور رافعہ ہونا اس کا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کی طرف اور حال تینوں گروہ کا اور جنت کی چیزوں سے بیان تختوں کا اور غلمان اور کوزوں اور صراحیوں اور پیالوں اور میووں اور پرندوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور فواکہ وغیرہ کا ان کے لیے اور احوال نار سے بیان سموم و حمیم اور ظل کا اور زقوم اور شراب حمیم کا اور بیان انسان کی پیدائش کا منی سے اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان درخت سے آگ نکلنے کا حکم تسبیع کا تذکیر موت کے ساتھ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کی، امر تسبیح کا۔

سُوْرَۃُ الْحَدِیْدِ — تفسیر سورہ حدید

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَّاَصْحَابُہٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْھِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپ کے بیٹھے تھے کہ ان پر ایک بدلی آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ عنان ہے اور پنہار اونٹ ہیں زمین کے اللہ تعالیٰ

هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ
اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَّمَوْجٌ
مَّكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا
فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ
فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ
عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ
مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ
فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ
السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ
قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الْاَرْضُ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَ ذٰلِكَ
قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَهَا
اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ
حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ
خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى
لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

ان کو ہانکتا ہے ایسے لوگوں کی طرف جو اس کا شکر نہیں بجا لاتے
اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے
تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کی اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا
ہے فرمایا آپ نے یہ رقیع ہے اونچی چھت جنوں سے حفاظت
کی گئی ہے اور موج ہے روکی گئی ہے بغیر ستون کے ٹھہرے ہوئے
ہے پھر فرمایا آپؐ نے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہارے
اور اس کے درمیان لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے
فرمایا آپؐ نے تمہارے اور اس کے درمیان پانچسو برس کی راہ ہے
پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے اس کے اوپر بولے اللہ اور رسولؐ اسکا
خوب جانتا ہے فرمایا اس پر دو آسمان ہیں جن کے بیچ میں پانچ سو
برس کا فاصلہ ہے یہاں تک کہ گنے آپ نے سات آسمان ہر دو آسمان
کے بیچ میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان و زمین کے بیچ میں پھر فرمایا آپ
نے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اس کے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول
اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے اوپر اس کے عرش ہے کہ عرش
اور آسمان کے بیچ میں اتنی دوری ہے جتنی دو آسمانوں کے بیچ میں
پھر فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہے لوگوں
نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے یہ زمین
ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اس کے نیچے لوگوں نے عرض کی
اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپؐ نے اس کے نیچے دوسری
زمین ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں پانچ سو برس کا رستہ ہے یہاں
تک کہ گنی آپ نے ساتھ زمین ہر دو زمین میں پانچ سو برس کی راہ
ہے پھر فرمایا آپؐ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمدؐ کی اس
کے ہاتھ میں ہے اگر ڈالو تم ایک سی زمین کے نیچے کی طرف تو اترے
وہ اللہ پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ھُوَ الاَوّل سے علیمٌ تک یعنی وہی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور باطن ہے
اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے کہ انہوں نے کہا
حسن کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے اور تفسیر کی اس کی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اترتی وہ رسی اللہ کے علم پر

اور اس کی قدرت اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے وصف کیا اپنی ذات کا کتاب میں
خاتمہ اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماورائے عالم سے احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہیں استواء علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اس لیے کہ اس کی ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستولین کا اور اس صورت میں تاویل کی بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کی جاوے تو وہی تاویل صحیح ہے جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اس میں بھی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپ کو عموم علم بیان کرنا ہے اس تعالیٰ شانہٗ کا نہ ہر جگہ اس کی ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ اور سورہ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں، تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی چھ صفتیں اس تعالیٰ کی احیا اور اماتت اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور چار نام اس تعالیٰ کے اوّل و آخر و ظاہر و باطن، بیان رات اور دن کا برابر نہ ہونا ان مجاہدین کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا ان مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنے کی جہاد میں، پلصراط پر سے مومنوں کے گزرنے کا بیان، قبول نہ ہونا کافروں اور منافقوں کے فدیہ کا خشوع کا وقت آجانا مومنوں کے لیے، قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کی، صدیق اور شہدار کا بیان، وعید جہنم کی کافروں کے لیے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مومنوں کے لیے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں جمیع مصائب کا مکتوب ہونا، مختال و فخور و بخیل کی مذمت رسولوں کا بھیجنا بندوں کی ہدایت کے لیے لوہے کا بیان، نوح و ابراہیم کا مختصر بیان، متبعان انجیل کی نرم دلی رہبانیت کا بیان اس تعالیٰ کے فضل کا بیان۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ حَتّٰى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ اَنْ اُصِيْبَ مِنْهَا فِيْ لَيْلَتِيْ فَاَتَتَابَعَ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا مَعِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرُهُ بِاَمْرِيْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا

تفسیر سورہ مجادلہ

سلمہ بن صخر انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میری ایسی حالت ہوتی تھی کہ کسی کی نہ ہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنی کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ) یہاں تک کہ گزرے رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کروں میں اس سے جماع رات کو تو تار بندھا رہے گا اس کا میری طرف سے یہاں تک کہ آجاوے مجھ پر دن اور نہ ہو سکے گا مجھ سے کہ میں اس کو چھوڑ دوں تو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اس کی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی پازیب اس کی) اور میں اس پر کودا (یعنی جماع کیا اس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور ان کو اپنے حال کی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ میں اپنے حال سے ان کو خبر دوں تو میری قوم نے کہا ہم

وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِي فَقَالَ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ قَالَ أَنْتَ بِذَاكَ قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ وَهَا أَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَإِنِّي صَابِرٌ لِذٰلِكَ قَالَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِي بِيَدِي فَقُلْتُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصِّيَامِ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ وَحْشَى مَا لَنَا عَشَاءٌ قَالَ اذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ ـ

نہ جاویں گے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اترے ہمارے حق میں قرآن یا فرماویں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اس کی عار باقی رہے ہم پر ولیکن تو جا اور جو مناسب ہو کر کہا راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپ کے پاس اور خبر دی میں نے ان کو اپنے حال کی آپ نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ہی ایسا کیا اور تین بار فرمایا میں حاضر ہوں جاری کیجئے مجھ پر اللہ کا حکم، میں اس پر ثابت رہنے والا ہوں آپ نے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چنبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں سوا اس کے کسی دوسرے کا فرمایا آپ نے کہ پھر روزہ رکھ دو مہینے کا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ! مصیبت جو مجھے پہنچی ہے یہ روزے ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپ نے کہ پھر کھلا دے ساٹھ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آج کی رات بھوکے رہے، کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جا اس کے پاس جو بنی زریق کی زکوٰۃ تحصیلتا ہے اور کہہ اس کو کہ دے وہ تجھ کو سو کھلا دے تو اس میں سے اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو اور باقی اس میں سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ پھر گیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پائی میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور برکت، حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دو سو دی انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے سلیمان بن یسار نے نہیں سُنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا انہوں نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں اور اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتوں میں سلمہ بن صخر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہی کہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے یوں بیان کیا الی آخر الحدیث، پس جمہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونوں بار ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بھی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی اور وسق

ایک ٹوکرا ہے کہ ساتھ صاع کھجور اس میں آتی ہے ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتٰى عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا قَالَ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرَدُّوْهُ فَقَالَ قُلْتَ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۔

انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے یاروں کے پاس آیا اور اس نے کہا السام علیکم (یعنی مری پڑے تم پر) اور جواب دیا لوگوں نے اس کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے ، سلام کیا ہے اس نے اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے آپ کو جواب دیا (یعنی نیت کی آپ کو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا) پھر آپ نے اس یہودی سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا ہے اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبیؐ نے اسی وقت سے کہ جب سلام کرے تم پر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اس کے جواب میں علیک ماقلت یعنی تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپ نے یہ آیت وَاِذَا جَآءُوْكَ یعنی جب آتے ہیں تیرے پاس یعنی اہل کتاب دعا دیتے ہیں تجھ کو ایسی جو نہیں دی تجھ کو اللہ نے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى دِيْنَارًا قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيْقُوْنَهٗ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيْرَةٌ قَالَ اِنَّكَ لَزَهِيْدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَاتٍ الْاٰيَة قَالَ فَبِيْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ۔

علی رضؓ بن ابی طالب نے کہا جب یہ آیت اتری یاایہا الذین امنوا اذا ناجیتم یعنی اے ایمان والو جب کان میں بات کرو رسولؐ کے تو آگے بھیجو اس سے پہلے صدقہ مجھ سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا رائے ہے تیری (یعنی کیا صدقہ مقرر کیا جاوے) ایک دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی فرمایا آدھا دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی آپ نے فرمایا پھر کتنا میں نے کہا ایک جو ، فرمایا آپ نے تو بہت کمی کرنے والا ہے پس یہ آیت اتری ءاشفقتم کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھو آگے مناجات اپنی کے صدقہ آخر آیت تک کہا حضرت علیؓ نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ تعالےٰ نے اس حکم کو (یعنی منسوخ ہو گیا)

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے

خاتمہ سورہ مجادلہ میں یہ مضامین ہیں ، حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور حکم ظہار کا وعید عذاب مہین کی خدا اور رسول کی مخالفت کے لیے حشر کا حال ، علم اللہ تعالےٰ کا اور معیت اس کی ہر صاحب نجوی کے ساتھ شکایت منافقان اہل نجوی کی ، تحذیر ان کے حال کی

جو بجائے سلام کے سام کہتے ہیں، جواز نجوٰی برو تقویٰ کے لیے امر مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کا نسخ اس صدقہ کا جو نجوٰی کے لیے مامور ہوا تھا، تعریض ان لوگوں کے حال پر جو یہود سے دوستی رکھتے تھے اور بڑی مذمت کافروں سے محبت رکھنے کی وعدہ غلبہ کا رسولوں کیلیے مومنوں کی شان سے نہیں کہ کافروں سے دوستی رکھیں اگرچہ ان کے اقارب ہوں اور فضیلت ایسے مومنوں کی۔

سُورَةُ الْحَشْرِ

تفسیر سورہ حشر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ۔

عبداللہ بن عمر نے کہا جلا دیا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو اور کاٹ ڈالے اور اس مقام کا نام بویرہ تھا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ماقطعتم من لینۃ سے آخر تک یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قائم اپنی جڑوں پر مگر اللہ کے حکم سے اور تاکہ ذلیل کرے وہ فاسقوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا قَالَ اللِّيْنَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ قَالَ اسْتَنْزَلُوْهُمْ مِنْ حُصُوْنِهِمْ قَالَ وَاُمِرُوْا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْاَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيْمَا قَطَعْنَا مِنْ اَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيْمَا تَرَكْنَا مِنْ وِّزْرٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا۔ الْاٰيَةَ۔

ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ماقطعتم یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اس کو قائم اپنی جڑوں پر کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لینہ کھجور کا درخت ہے ولیخزی الفاسقین یعنی تاکہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو کہا ابن عباسؓ نے اتار دیا ان کو مسلمانوں نے ان کے قلعوں سے کہا ابن عباسؓ نے اور جب حکم ہوا ان کو کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا تو ان کے دل میں خیال آیا اور مسلمانوں نے کہا کہ کاٹے ہم نے بعضے درخت اور چھوڑ دیئے بعضے تو پوچھیں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو درخت ہم نے کاٹے ہیں اس میں کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دیتے ہیں اس میں کچھ عذاب ہے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ماقطعتم سے آخر تک۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابن عباس کا، روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ہارون بن معاویہ سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے مجھ سے سنی۔ مترجم ترمذی علیہ الرحمۃ اس سند کی رو سے شیخ ہوئے بخاری کے فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا قُوْتُهٗ وَقُوْتُ

ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اس کے پاس کھانا نہ تھا مگر اس کا اور اس کے لڑکوں کا سو اس نے

صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور مہمان کے آگے رکھ دے جو تیرے پاس ہو اس پر یہ آیت اتری ویؤثرون یعنی مقدم رکھتے ہیں وہ اپنی جانوں پر اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورہ حشر میں یہ مضامین ہیں حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی، قصہ یہود بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا ان کے درختوں کا تقسیم فئے کی، حکم راضی رہنے کا رسول کے عطا پر صفات مہاجرین اور انصار کے، اور حسن نصرت انصار کی صفات ان مومنوں کی کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے۔ منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں، امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نہی اللہ سے غافل ہونے سے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اس پر قرآن اترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنی ملک و قدوس اور سلام و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر وغیرہ تسبیح سموات و ارض کی۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

سورہ ممتحنہ کی تفسیر

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَأْتُونِي بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ

علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہاں تک کہ پہنچو روضہ خاخ میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اس کے پاس ایک خط ہے سو لو اس سے اور میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے ہمیں لیے ہوئے یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہم کو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اتار کہا راوی نے پھر نکالا اس نے اپنی چوٹی میں سے، کہا لائے ہم وہ خط آپ کے پاس اور وہ حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکین مکہ کے نام خبر دیتے تھے وہ اس کے ذریعے سے آنحضرتؐ کے کسی بھید کی تب آپ نے فرمایا کیا ہے یہ اے حاطب انہوں نے عرض کی کہ جلدی نہ کریں آپ مجھ پر اے اللہ کے رسول میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں ان کی قوم کا اور اور لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین سے ان کے قرابت والے مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں ان کے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب ان میں نہیں

ذٰلِكَ كُفْرًا وَّ ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَ لَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ۔

ہے تو میں نے چاہا کہ ان پر احسان کروں کہ اس کی مروت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت کریں اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا، عمرؓ نے عرض کی کہ اجازت دیجیے مجھ کو اے رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جھانکا ہے بدر والوں پہ اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تم کو بخش چکا، کہا راوی نے اور اسی باب میں یہ آیت اتری یا ایہا الذین آمنوا یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے آخر سورہ تک، عمرو جو راوی ہیں حدیث کے کہتے ہیں دیکھا میں نے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اس کے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہی لفظ کہ علیؓ اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اتار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کیا بعضوں نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو نہ آزماتے تھے مگر اس آیت سے اذا جاءک المومنات معمر نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے اور کہا انکے باپ نے نہیں چھوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپ کے ملک ہوا یعنی اشترا یا نکاح سے، مراد یہ ہے کہ بیعت آپ زبانی لیتے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَتْ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَّعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبٰى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ

ام سلمہ انصاریہ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کیا مراد ہے جس میں ہم کو آپ کی نافرمانی جائز نہیں آپ نے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم، میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے فلانے قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میرے شریک ہوئیں جب میں نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اس کا بدلہ کرنا ضرور ہے حضرت نے میری

لِيْ فِيْ تَصَائِبِهِنَّ فَلَمَّا أَنْحُ بَعْدَ تَصَائِهِنَّ وَ لَا غَيْرَهُ حَتَّى السَّاعَةَ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِيْ۔

بات نہ مانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اس کا بدلہ کرنے کی اجازت دی پھر نہ روئی میں ان کے بدلہ کے بعد ان پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت ان عورتوں سے جنہوں نے بیعت کی تھی مگر اس نے نوحہ کیا سوا میرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے، عبداللہ بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹی ہیں یزید کی جو بیٹے ہیں سکن کے۔

مترجم: پوری آیت جس پر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے، يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی اے نبی جب آئیں تیرے پاس مسلمان عورتیں قرار کرنے کو اس پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لاویں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھ کر (یعنی بے اصل جو از خود باندھ لیا ہو) اور نافرمانی نہ کریں وہ تیری کسی معروف میں (ام سلمہ کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا ہے) کہ ان سے قرار لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان، انتہی اور اس حدیث سے نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروّج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جزو اعظم تھا اس لیے اس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلانے قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہوں گی کہ وہ میرے شریک ہوئی تھیں اور آپ نے اس کے عجز و الحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اتارنے کے پھر کبھی نہ روئے، شارع کو اختیار ہے کہ کسی کو براہ مصلحت اجازت دے مگر یہ سفہائے ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پٹہ کہاں سے آیا کہ ہر سال بارہ سو برس سے محرم میں روتے پیٹتے چلے آتے ہیں ان کا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب ان کے رونے پر ہمیں رونا آتا ہے، معاذ اللہ من ذالک۔

سورۂ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں جیسے دشمنان خدا کی دوستی سے اور موانع ان سے محبت کرنے کے نفع نہ دینا کسی کی اولاد و قرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہم پر اور بیزار ہو جانا ان کا اپنی برادری کا بسبب ان کے شرک کے، لازم ہونا مومنوں پر انبیاء کی پیروی کا اس امر میں کہ انہوں نے عداوت کفار سے کی۔ رخصت حسن سلوک کی ان کافروں سے جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا نہ دی، مومنات کا امتحان، حکم مومنوں کی بیبیوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑ جائیں ربیعت عورتوں کی نہی ان لوگوں کی محبت سے جو خدا کے غضب میں گرفتار ہیں، مایوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے۔

لطیفہ: گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ ان کو اہل قبور سے امید ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ

سورۂ الصف کی تفسیر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيَّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى

عبداللہ بن سلام نے کہا ہم چند یار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے ہوئے تھے اور چرچا کیا ہم نے اس کا کہ اگر ہم جانتے کہ کونسا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بے شک اس کو بجا لاتے پس اللہ تعالے

اللّٰہِ نَعْمَلْنَاہُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ فَقَرَأَھَا عَلَیْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ یَحْیٰی فَقَرَأَھَا عَلَیْنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ ابْنُ کَثِیْرٍ فَقَرَأَھَا عَلَیْنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَرَأَھَا عَلَیْنَا ابْنُ کَثِیْرٍ۔

نے اتاری یہ آیت سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے آخر تک یعنی تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمان و زمین میں اور وہ زبردست ہے حکمت والا اے ایمان والو کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں ، عبداللہ بن سلام نے کہا ہم پر پڑھی یہ سورۃ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو سلمہ نے کہ ہم پر پڑھی یہ سورت عبداللہ بن سلام نے کہا یحییٰ نے ہم پر پڑھی ابو سلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہم پر پڑھی اوزاعی نے کہا عبداللہ نے کہ ہم پر پڑھی ابن کثیر نے ۔

ف : اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے انھوں نے یحییٰ بن کثیر سے انھوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انھوں نے عطاء سے انھوں نے عبداللہ سے جو بیٹے سلام کے ہیں یا روایت ہے ابو سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سلام سے اور روایت کی ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی مانند ۔

مترجم : یہ حدیث مسلسل بالقرأۃ ہے کہ ہر شاگرد نے اپنے استاذ سے سورۂ صف سنی ہے ۔

سورۂ صف میں فوائد پسندیدہ کا ایک پرا بندھا ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اس کے وصف میں عاجز اور مدح کی لسان اس کی تبیان اوصاف سے قاصر ، یہ سورہ مجاہد فی سبیل اللہ کی فتح و ظفر کا پروانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اس کا دیوانہ ہے ، اس میں اول تسبیح سموٰت و ارض کی مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب ہے اور ان کی اذیت دینے کا سوال و جواب پھر بشارت ہمارے نبی کی عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اور ظلم مفتریوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور فضیلت جہاد کی ، جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح و ظفر کا مجاہدوں کے لیے اور خطاب مومنوں کو کہ انصار اللہ ہو جاؤ

سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ

تفسیر سورۃ الجمعۃ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ فَتَلَاھَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ یُکَلِّمْہُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِیْنَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ

ابو ہریرہؓ نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب سورہ جمعہ اتری اور پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے اس لفظ پر وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی بھیجا اللہ نے نبی کو پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ابھی ان سے نہیں ملے پوچھا ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے پھر حضرت نے اس سے کچھ نہ فرمایا اور سلمان ہمارے

لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ

درمیان تھے پھر آپ نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو البتہ لاتے چند مردان خدا ان لوگوں میں سے یعنی اہل فارس سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید مدینہ کے ہیں اور ثور بن یزید شام کے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا۔

جابرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر ایک بنجارہ آیا مدینہ میں (اور پہلے سے گرانی بہت تھی) سو دوڑ پڑے اس پر یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں ابوبکرؓ و عمرؓ بھی تھے پس اتری یہ آیت وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً یعنی جب دیکھتے ہیں کوئی سوداگری یا کھیل کود کی چیز دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورہ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور اسمائے حسنیٰ میں سے ملک و قدوس و عزیز و حکیم مذکور ہے اور ثمن بعث رسول پر اور تمثیل علمائے بے عمل کی گدھے کے ساتھ، یہود کو خطاب کہ اگر خدا کے دوست ہو موت کی آرزو کرو ملاقاتِ موت ضرور ہے۔ نماز جمعہ کی طرف چلنے کا حکم اذان کے وقت، بعد نماز کے منتشر ہو جانے کا حکم ذکر الٰہی کا حکم شکایت ان لوگوں کی جو لہو و تجارت کی طرف رسولؐ کو چھوڑ کر چلے گئے۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ

تفسیر سورۂ منافقون

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

زید بن ارقم نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا مت خرچ دو ان لوگوں کو جو رسولؐ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ چلے جائیں اور اگر ہم پھر کر جائیں گے مدینہ میں تو نکال دیں گے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو (اصحاب اور مہاجرین کو اس نے ذلیل کہا) پس ذکر کیا میں نے اس کا اپنے چچا سے اور انہوں نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر مجھ کو بلایا آپؐ نے اور میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے ایک شخص کو عبداللہ اور اس کے رفیقوں کے پاس

أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِي شَيْءٌ قَطُّ مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ۔

بھیجا اور انہوں نے آکر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھٹلایا اور اس کو سچا جانا سو مجھے ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہ ہوا تھا اور میں اپنے گھر بیٹھ رہا سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ تجھے جھٹلادیں اور تجھ پر خفا ہوں سو اتاری اللہ نے یہ سورت اذا جاءک المنافقون سے آخر تک سو بلایا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑھی آپ نے یہ سورت فرمایا آپ نے اللہ نے تجھے سچا کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِ فَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النِّطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابُهُ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخَى زِمَامَ نَاقَتِهِ لِتَشْرَبَ فَأَبَى أَنْ يَدَعَهُ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشَبَتَهُ فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ رَأْسَ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ثُمَّ قَالَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَكَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأْتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيُخْرِجِ الْأَعَزُّ مِنْكُمُ الْأَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا

زید بن ارقم نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی غزوہ بنی مصطلق میں) اور ہمارے ساتھ کچھ گاؤں کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہنچے سو ایک گنوار اپنے اصحاب سے آگے پہنچا پس آگے بڑھتا ایک اعرابی اور حوض بھرتا اور گرد اس کے پتھر لگاتا اور اس پر ایک چمڑا ڈال دیتا اس لیے کہ آجاویں یار اس کے (اور تاکہ اور شخص پانی نہ لے سکے) پھر ایک انصاری اس گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی مہار لٹکادی کہ وہ پانی پی لے سو اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنی پتھر وغیرہ دور کردیئے کہ پانی بہ جاوے) سو اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پہ ماری اور اس کا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس جو سردار تھا منافقوں کا اور خبر کی اس کو اور وہ انصاری اس کے یاروں میں تھا سو غصہ میں آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جاویں وہ اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تھے اعراب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کے وقت سو کہا عبداللہ بن ابی نے جب اعراب چلے جاویں محمد ﷺ کے پاس سے تب تم کھانا لے کر جاؤ محمد ﷺ کے پاس کہ وہ اور جو ان کے پاس

رِادُفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَمِّىْ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِىْ قَالَ فَجَآءَ عَمِّىْ اِلَىَّ فَقَالَ مَا اَرَدْتَّ اِلٰى اَنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَىَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِىْ مِنَ الْهَمِّ اِذْ اَتَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَمَا كَانَ يَسُرُّنِىْ اَنَّ لِىْ بِهَا الْخُلْدَ فِى الدُّنْيَا ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِىْ فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِىْ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهٗ عَرَكَ اُذُنِىْ وَضَحِكَ فِىْ وَجْهِىْ فَقَالَ اَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِىْ عُمَرُ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِىْ لِاَبِىْ بَكْرٍ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقِيْنَ۔

ہیں کھاویں پھر کہا اس نے اپنے یاروں سے کہ اگر ہم لوٹ کر جاویں مدینہ کی طرف تو چاہیے کہ نکال دیویں عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو یعنی اعراب کو زید نے کہا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا اور میں نے عبداللہ کی بات سن کر اپنے چچا کو خبر دی اور انہوں نے جا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کی طرف کسی کو بھیجا اور اس نے آن کر قسم کھائی اور انکار کیا، کہا زید نے پھر سچا جانا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جھٹلا دیا مجھ کو کہا زید نے کہ پھر میرے چچا میرے پاس آن کر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر غصے ہوں اور تجھے جھٹلا دیں وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پھر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسی کو نہ ہوا ہوگا راوی نے کہا کہ پھر میں حضرتؐ کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکائے ہوئے کہ آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا کان اومیٹھا اور میرے سامنے ہنسے سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (ایک نسخہ میں ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی)، جب بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا، پھر مجھے ابوبکر ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا میں نے کہا کچھ کہا تو نہیں مگر میرا کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکرؓ نے کہ تجھے بشارت ہو پھر ملے عمرؓ ان سے بھی میں نے وہی کہا جو ابوبکرؓ سے کہا پھر جب صبح ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ منافقین پڑھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِىَّ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَىٍّ قَالَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَحَلَفَ

حکم بن عتیبہ نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جاویں گے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دیں گے یعنی غربائے اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے ان سے ذکر کیا اور عبداللہ قسم کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں

مَا قَالَ لَهُ فَلَامَنِي قَوْمِي فَقَالُوْا مَا أَرَدْتَ إِلَى
هٰذَا فَأَتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَئِيْبًا حَزِيْنًا
فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَتَيْتُهُ
فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ
الْآيَةُ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا

اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنی اس جھوٹ بولنے سے، میں گھر آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور آئے مجھ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا میں آپ کے پاس گیا اور فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اتری یہ آیت هُمُ الَّذِيْنَ سے آخر تک یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسولؐ کے پاس ہیں یہاں تک کہ منتشر ہوجاویں، آخر آیت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِي
غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرَوْنَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ
فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
يَا لَلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوْا رَجُلٌ
مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ
فَسَمِعَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ فَقَالَ
أَوَقَدْ فَعَلُوْهَا وَاللهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ
لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا
رَسُوْلَ اللهِ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ
النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ
عَمْرٍو فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ
وَاللهِ لَا تَنْقَلِبُ حَتّٰى تُقِرَّ أَنَّكَ الذَّلِيْلُ وَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْعَزِيْزُ فَفَعَلَ۔

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجری پکارا اے مہاجرو اور انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو! حضرتؐ نے یہ پکار سن کر فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں ہونے لگی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپؐ نے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاویں گے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دیں گے عمرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے چھوڑ دیجئے کہ گردن ماروں اس منافق کی آپؐ نے فرمایا جانے دو لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے یاروں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے کہا ہم ہرگز یہاں سے نہ جاویں گے جب تک تو اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرتؐ عزت والے اس نے اقرار کیا۔

(سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مومن)

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبَلِّغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ فَقَالَ سَأَتْلُو عَلَيْكَ قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ إِلَى قَوْلِهِ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ قَالَ فَمَا يُوجِبُ الزَّكَاةَ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتَيْنِ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيرُ۔

ابن عباسؓ نے کہا جس کو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اس پر زکوٰۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوٰۃ تو موت کے وقت آرزو کرے گا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباسؓ اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کریں گے تو کہا ابن عباسؓ نے میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں یا ایہا الذین آمنوا سے بما تعملون تک اے ایمان والو! غافل نہ کرے تم کو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جس نے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے اور خرچ کرو جو دیا ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آوے تم کو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کہا ابن عباسؓ نے جب دو سو درہم ہو جاویں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو۔

روایت کی ہم سے عبد حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے ایسی ہی روایت کی ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خباب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ عبدالرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں۔

خاتمہ سورہ منافقون میں جھوٹی گواہی منافقوں کی نبیؐ کی رسالت پر شکایت ان کے ایمان کی اور ارتداد ان کا، شکایت ان کی فریبی کی، شکایت ان کے جبن کی، منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے، خطاب مومنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل نہ کریں، حکم انفاق مال کا، تاخیر نہ ہونا اجل میں۔

سُورَةُ التَّغَابُنِ

تفسیر سورۂ تغابن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هَؤُلَاءِ رِجَالٌ أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى

ابن عباسؓ سے کسی نے یہ آیت پوچھی اے ایمان والو تمہاری بیبیوں اور اولاد سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچو کہ یہ کس کے حق میں اتری انہوں نے کہا وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائے تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرت کے پاس حاضر ہوں اور ان کی عورتوں اور اولاد نے روکا

أَزْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدَعُوهُمْ أَنْ
يَأْتُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوا فِي الدِّينِ هَمُّوا أَنْ
يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ
فَاحْذَرُوهُمْ الْآيَةَ ۔

پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لوگوں
کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں
نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالے نے یہ آیت آتاری
یعنی فرمایا کہ ان کا قصور معاف کرو سو اللہ تعالے نے یہی
آیت آتاری

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ تغابن میں مذکور ہے، تسبیح اور ملک اور حمد باری تعالے کی، پیدا ہونا کافر اور مومن کا، کافران سابق کے عذاب کا ذکر۔ انکار بعث کرنا کافروں کا، حکم ایمان لانے کا، یوم التغابن یعنی قیامت کا بیان، مصیبت بے حکم اس کے نہیں آتی، اطاعت خدا اور رسول کا حکم، توحید الوہیت، عدو ہونا بعض اموال و اولاد کا، امر خدا سے ڈرنے کا جہاں تک ہو سکے وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا، علم اس تعالے کا غیب و شہادت پر۔

وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

تفسیر سورۂ تحریم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا
أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ إِنْ
تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى حَجَّ عُمَرُ
وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ
فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ
مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ
قَالَ اللّٰهُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا
فَقَالَ لِي وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ
وَكَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ
لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنِي
الْحَدِيثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ
فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ
نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ
فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمرؓ سے
کہ وہ کون عورتیں ہیں حضرت کی بیبیوں میں سے جن کے حق میں
اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے
دل یہاں تک کہ حج کیا عمرؓ نے اور میں نے ان کے ساتھ سو میں
نے پانی ڈالا ان پر ڈولچی سے اور وضو کیا انہوں نے میں نے کہا اے
امیر المومنین وہ عورتیں حضرت کی بیبیوں میں سے کون ہیں جن کو
اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے
دل سو مجھ سے کہا حضرت عمرؓ نے تعجب ہے اے ابن عباسؓ یعنی
تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہا زہری نے بُرا لگا ان کو، ابن عباسؓ کا
پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہؓ ہیں اور حفصہؓ
پھر مجھ سے قصہ شروع کیا اس کا اور کہنے لگے ہم قریش لوگ عورتوں
کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ
عورتیں ان کو دباتی ہیں سو ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے
لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب
دینے لگی مجھے اس کا جواب دینا بُرا لگا اس نے کہا تم کیوں بُرا

فلا تنكرون أن تراجعني فقلت ما تنكر من ذلك فوالله إن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ليراجعنه وتهجره إحداهن اليوم إلى الليل قال فقلت في نفسي قد خابت من فعل ذلك منهن وخسرت قال وكان منزلي بالعوالي في بني أمية وكان لي جار من الأنصار كنا نتناوب النزول إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فينزل يوما ويأتيني بخبر الوحي وغيره وأنزل يوما فآتيه بمثل ذلك قال كنا نحدث أن غسان تنعل الخيل لتغزونا قال فجاءني يوما عشاء فضرب على الباب فخرجت إليه فقال حدث أمر عظيم قلت أجاءت غسان قال أعظم من ذلك طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه قال قلت في نفسي قد خابت حفصة وخسرت وكنت أظن هذا كائنا قال فلما صليت الصبح شددت علي ثيابي ثم انطلقت حتى دخلت على حفصة فإذا هي تبكي فقلت أطلقكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت لا أدري هو ذا معتزل في هذه المشربة قال فانطلقت فأتيت غلاما أسود فقلت استأذن لعمر قال فدخل ثم خرج إلي قال قد ذكرتك له فلم يقل شيئا قال فانطلقت إلى المسجد فإذا حول المنبر نفر يبكون فجلست إليهم ثم غلبني ما أجد فأتيت الغلام فقلت استأذن لعمر فدخل ثم خرج إلي قال قد ذكرتك له فلم يقل شيئا قال فانطلقت إلى المسجد أيضا فجلست ثم

مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک ان کو چھوڑ دیتی ہیں کہا عمرؓ نے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس نے ایسا کیا محروم ہو گئی اور نقصان پایا اور میں بنی امیہ کے محلہ میں مدینہ کی بلندی پر تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ایک دن وہ آتا تھا اور اس کو خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے کہ ہم سے لڑے کہا عمر نے کہ ایک دن رات کو آن کر اس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اس نے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بڑی، طلاق دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حفصہؓ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں پڑی میں پہلے ہی سے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہو گا، کہا عمرؓ نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لیے اور چلا اور حفصہؓ کے پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا انہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس حجرے میں بیٹھے ہیں، کہا حضرت عمرؓ نے کہ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لیے پھر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر حضرت کچھ نہ بولے کہا انہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تھے میں ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر وہی فکر غالب ہوئی اور میں لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمرؓ کے لیے وہ پھر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت کچھ نہ بولے پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں اس لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ عمرؓ کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے حضرتؐ سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولے پھر میں نے پیٹھ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت

قَلْبِي مَا أَجِدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ
لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ فَلَمْ
يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي
فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ أَذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ
أَثَرَهُ فِي جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ
قَالَ لَا قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتَنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَكُنَّا
مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا
يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي
فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ
فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيُرَاجِعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ
قَالَ قُلْتُ لِحَفْصَةَ أَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى
اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ
وَخَسِرَتْ أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَلَيْهَا
لِغَضَبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ
قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ لَا تُرَاجِعِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا
يَغُرَّنَّكِ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكِ أَوْسَمَ مِنْكِ وَأَحَبَّ
إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَبَسَّمَ
أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَسْتَأْنِسُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ
إِلَّا أَهَبَةً ثَلَاثَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
ادْعُ اللهَ أَنْ يُوَسِّعَ عَلَى أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ

عمر نے کہا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ ایک بوریے
پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اس کا نشان دیکھا آپ کے دونوں بازوؤں
میں اور میں نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپ نے
اپنی بیبیوں کو آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے ۔
یا رسول اللہ آپ دیکھیے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب
مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے جن کو عورتیں دباتی تھیں اور
ہماری عورتیں بھی ان کی عادت سیکھنے لگیں سو میں ایک دن اپنی
عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے بہت بُرا لگا اس
نے کہا تم کو کیوں بُرا لگا اللہ کی قسم حضرت کی بیبیاں تو حضرت کو
جواب دیتی ہیں اور ان میں کی ایک ایک حضرت سے خفا رہتی
ہے دن سے رات تک ، حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے حفصہؓ سے
کہا تو کیا جواب دیتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے کہا
ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی ایک ایک دن سے رات تک
میں نے کہا بیشک جس نے ایسا کیا تم میں سے وہ تو خراب ہو گئی اور
نقصان پایا ، کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے نہیں ڈرتی کہ
اللہ اس پر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک
ہو جائے پس حضرتؐ مسکرائے اور میں نے کہا حفصہؓ سے مت
جواب دے تو کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مت مانگ
ان سے کوئی چیز اور مجھ سے مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس
خیال میں مت رہ کہ تیری سوت تجھ سے خوبصورت اور چہیتی
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تو اس کی برابری نہ کر
حضرتؐ پھر مسکرائے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ
کا دل بہلاؤں آپ نے فرمایا ہاں میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو
گھر میں کچھ نظر نہ آیا سوا تین چمڑوں کے میں نے عرض کی اسے
رسول اللہ کے دعا کیجیے اللہ سے کہ وہ کشادگی دے آپ کی
امت کو اس نے کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ
وہ عبادت نہیں کرتے اس کی پھر آپ اٹھ بیٹھے اور کہا

عَلٰی فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَہٗ فَاسْتَوٰی جَالِسًا قَالَ اَفِیْ شَکٍّ اَنْتَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِکَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَھُمْ طَیِّبَاتُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا قَالَ وَکَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا یَدْخُلَ عَلٰی نِسَآئِہٖ شَھْرًا فَعَاتَبَہُ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ فَجَعَلَ لَہٗ کَفَّارَۃَ الْیَمِیْنِ قَالَ الزُّھْرِیُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِیْ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَّکِ شَیْئًا فَلَا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَامِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَتْ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ الْاٰیَۃَ قَالَتْ عَلِمَ وَاللّٰہِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا یَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِہٖ قَالَتْ فَقُلْتُ اَفِیْ ھٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تُخْبِرْ اَزْوَاجَکَ اَنِّیْ اخْتَرْتُکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ مُبَلِّغًا وَّلَمْ یَبْعَثْنِیْ مُتَعَنِّتًا۔

تم ابھی تک شک میں ہو اے ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں مل گیا، کہا حضرت عمرؓ نے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں پاس نہ جائیں گے مہینے تک سو عتاب کیا ان پر اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا ان کو کفارہ کا زہری نے کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ عائشہؓ نے کہا جب انتیس دن گزرے آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور شروع کیا مجھ ہی سے اور فرمایا اے عائشہؓ میں تم سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں تم اس کا جواب بغیر ماں باپ کے مشورے کے نہ دینا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اے نبی کہہ دو اپنی بیبیوں سے آخر آیت تک حضرت عائشہؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے ان کے چھوڑنے کا حکم نہ کریں گے تو میں نے کہا اس میں ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے میں اللہ اور رسولؐ اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ عائشہؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اپنی بیبیوں کو آپ خبر نہ دیجیے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے نہ مشقت میں ڈالنے کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباسؓ سے۔

خاتمہ: سورہ تحریم میں یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں، خطاب نبیؐ کو کہ حلال کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسی قسم کہ جس کے سبب سے ایک حلال کو حرام کریں اس کے کھیتے کا حکم حضرتؐ نے جو خفیہ بات کہی اپنی بیبیوں سے اس کا بیان، توبہ کی ترغیب عائشہؓ اور حفصہؓ رضی اللہ عنہما کو دوستی اور حمایت خدا اور جبرئیل اور صالحین مومنین کی نبیؐ کے ساتھ، نبیؐ اگر طلاق دے تو اس سے بہتر بیبیاں ملیں، دوزخ کا بیان، کافروں کا عذر قبول نہ ہونا، توبہ نصوح کا حکم عزت نبیؐ کی، قیامت میں پلصراط پہ نور کا بیان، کافروں اور منافقوں سے جہاد اور سختی کا حکم، نوحؑ اور لوطؑ کی بیبیوں کا حال، فرعون کی بی بی اور مریم علیہما السلام کا حال۔

سورہ ملک کی تفسیر

سورۃ الملک کی تفسیر اگرچہ مؤلف نے بیان نہ فرمائی مگر مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل ہیں۔

برکت اور ہاتھ اور قدرت الٰہی کا بیان موت اور حیات کا بیان، خلق سمٰوٰت کا بیان، جہنم کے عذاب کا بیان، وعدہ مغفرت اور اجر کا خدا سے ڈرنے والوں کے لیے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانوں پر ہونا، مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان، چڑیوں کے ہوا میں اڑنے کا بیان، ناصر و رازق نہ ہونا کسی کا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان، سمع و ابصار و افئدہ کا بیان، جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے قادر ہونا اس تعالےٰ کا ہلاک پر انبیاء کے، ایمان اور توکل کا حکم، پانی سکھا دینے کا بیان۔

وَمِنْ سُوْرَةِ نُوْنٍ وَالْقَلَمِ

سورہ نون والقلم کی تفسیر

عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

عبدالواحد بن سلیم نے کہا میں مکّہ میں آیا اور عطا ابن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اے ابا محمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں، عطا نے کہا میں ولید بن عبادہ سے ملا انھوں نے کہا میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکھ جو ہونے والا ہے ابد تک، اس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی سند سے۔

خاتمہ سورہ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہیں قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبیؐ سے جاننا اس تعالیٰ کا نیکوں اور بدوں کو، نہی جھوٹے اور سست لوگوں کی اطاعت سے دس برائیاں منکران آیات اور نافرمان رسولؐ کی، قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا اس کا، وعدہ جنت کا، متقیوں کے لیے۔ کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکا دبچا سکتے ہیں اللہ تعالےٰ کی ساق مبارک کھلنے کا وعدہ کافروں کو مہلت دینے کا بیان، نبیؐ کو صبر کا حکم، نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کے لیے۔

مِنْ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

سورہ حاقہ کی تفسیر

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَزَعَّمَ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ اِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُوْلُ

عباسؓ بن عبدالمطلب نے کہا میں بطحا میں ایک صحابہؓ کی جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسے دیکھنے لگے حضرتؐ نے فرمایا تم جانتے ہو اس کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپ نے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ نے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا عنان ہے پھر آپ نے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل تدرون كم بعد ما بين السماء والارض قالوا لا والله ما ندري قال فان بعد ما بينهما اما واحدة واما اثنتان او ثلث وسبعون سنة والسماء التي فوقها كذلك حتى عدد هن سبع سموت كذلك ثم قال فوق السماء السابعة بحر بين اعلاه واسفله كما بين السماء الى السماء وفوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهن وركبهن مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ظهورهن العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين السماء الى السماء والله فوق ذلك

کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان دونوں میں اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان کے اوپر ہے وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہاں تک کہ سات آسمان گن دیئے، پھر فرمایا ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اس کے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکرون کی صورت کہ ان کے کھر سے ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر ان کی پیٹھ پر عرش ہے کہ اس کا نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر اللہ ہے۔

ف: عبد بن حمید نے کہا میں نے یحیٰی بن معین سے سنا ہے کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن سعد کیوں نہیں جاتے حج کو کہ لوگ اس سے یہ حدیث سن لیں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سے اس کی مانند اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اس کو اور نہیں مرفوع کیا اس کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں، روایت کی ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد رازی سے کہ ان کے باپ عبداللہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے۔

مترجم: شاید مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے یحیٰی بن موسیٰ کی روایت اس لیے ذکر کی کہ معلوم ہو جائے کہ عبداللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اسکی کہ وہ تعالیٰ بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا۔

خاتمہ سورہ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک ثمود وعاد وفرعون اور مؤتفکات اور ہلاک قوم نوح اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین وشمال کی کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لیے مذکور ہے۔

ومن سورة سال سائل

سورہ معارج کی تفسیر

عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله كالمهل قال كعكر الزيت

ابوسعید رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی یوم تکون السماء كالمهل

فَاِذَا قَرَّبَہٗ اِلٰی وَجْھِہٖ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْھِہٖ فِیْہِ۔ یعنی جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جائے گا آپ نے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جائے پھر جب کافر کے منہ پاس لائیں اس کے منہ کی کھال گر جائے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا یہ مسامحہ ہے اس سورت میں مہل کا لفظ آسمان کی صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور حضرت نے اس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافروں کو پلایا جائے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے کالمھل یشوی الوجوہ

خاتمہ: سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ نے ذی المعارج ہونے کا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسی کی طرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم، قیامت کے آثار، کافروں کی خرابی، دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا بلوغ ہونا انسان کا، آٹھ صفتیں جنتیوں کی، ادائے نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف خدا اور فرجوں کی حفاظت اور امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں کا نبی پر اژدحام کرنا، قادر ہونا اللہ کا اس پر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے، محشر کی کیفیت۔

تفسیر سورۂ نوح

سورۂ نوح کی تفسیر میں اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی رات اور دن اور چھپی اور کھلی پانچ فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برسنا مال کا بڑھنا، بیٹوں کی کثرت باغوں کا سرسبز ہونا، ندیوں کا بھرپور بہنا، بیان آسمان اور چاند اور سورج کا بیان انسان کی پیدائش کا بیان زمین کے بچھانے کا، قوم نوح کے بت ود وسواع ویغوث ویعوق ونسر کا بیان، بددعا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لیے اور استغفار مومنوں کے لیے۔

وَمِنْ سُوْرَۃِ الْجِنِّ

تفسیر سورہ جن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْجِنِّ وَلَا رَاٰھُمْ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیَاطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْھِمُ الشُّھُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِلٰی قَوْمِھِمْ فَقَالُوْا مَا لَکُمْ قَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ

ابن عباسؓ نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں پر نہ ان کو دیکھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں لگتا تھا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رک رہی تھی اور ان پر شعلے چھوٹتے تھے (یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہے جنوں نے کہا کہ آسمان کی خبر ہم سے رک گئی ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں، ان شوریٰ والوں نے کہا یہ خبر کا رکنا کسی نئے امر کے

وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُونَ مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ النَّفَرُ الَّذِي تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدًا إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ قَالَ فَهُنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ وَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهِ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهِ قَالَ تَعَجَّبُوْا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔

سبب سے ہے سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پھرو اور دیکھو کہ کیوں رُکی ہے ہم سے خبر آسمان کی سو وہ چلے مشرق اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوئے کہ کون چیز مانع ہوئی ہے ان کو خبر سے پھر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا حضرت پاس پہنچا آپ مقام نخلہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ نماز پڑھتے تھے اپنے یاروں کے ساتھ فجر کی پھر جنوں نے قرآن سُنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے کہ اللہ کی قسم ہے یہی حائل ہوئی تمہارے اور آسمان کی خبر میں پھر اسی جگہ سے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم اِنَّا سَمِعْنَا الآیۃ یعنی ہم نے سُنا ایک قرآن عجیب کہ اچھی راہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو سو اللہ تعالٰے نے اتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی پر قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا یعنی جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اس کو پکارنے لوگ اس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں، جب انہوں نے حضرت کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کی اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۵

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُوْنَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوْا فِيْهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُوْنُ حَقًّا وَ أَمَّا

ابن عباسؓ نے کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کی خبر سننے کو پھر جب وہ ایک بات سنتے تو نو باتیں اس میں بڑھا دیتے تو وہ ایک سچ ہو جاتی اور جو انہوں نے بڑھائی تھیں

مَا نَرَاهُ إِلَّا حَدَثَ فِي الْأَرْضِ ... مَا زَادُوهُ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بُعِثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعُوا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمٰى بِهَا فَقَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هٰذَا إِلَّا مِنْ أَمْرٍ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ أُرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هٰذَا الْحَدَثُ الَّذِي حَدَثَ فِي الْأَرْضِ۔

جھوٹ ہوتیں پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ان کی بیٹھکی چھن گئی انہوں نے ابلیس پر تلبیس سے اس کا ذکر کیا اور اس کے قبل تارے نہ ٹوٹے تھے ابلیس نے ان سے کہا یہ نہیں ہوا ہے مگر کسی نئے حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اس نے اپنا لشکر سب طرف بھیجا، اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں راوی کہتا ہے کہ شاید مکہ میں سو ملے وہ آپ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورہ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کی شرک سے اور جورو لڑکا نہ ہونا خداوند تعالےٰ کا اور سرکشی ان کی زیادہ ہونے کا بیان بسبب اس کے کہ آدمی ان کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں، آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بیٹھکی متور کرنا جنوں کی خبر آسمان سننے کے لیے، نیک و بد جنوں کا ہونا، ایمان لانا ان کا قرآن پر، مسلمان اور کافر ہونا ان کا، وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لیے جو دین پر ثابت رہیں، جو قرآن سے کنارہ کرے اس کا عذاب، سجدہ اللہ کے لیے، اژدحام انس و جن کا نبیؐ پر وقت نماز کے اشراک فی الدعا اور اشراک فی التصرف کا رد، وعید دوزخ کی عاصیوں کے لیے، نہ جاننا نبیؐ کا قیامت کے وقت کو، اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالےٰ کے لیے، احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اس تعالےٰ کا ہر چیز کو۔

سورۂ مزّمل کی تفسیر

اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں اس کے لب نہ کھولا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں، خطاب نبیؐ کو لفظ مزمل سے اور حکم قیام شب کا یعنی تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف لوٹ کر آجانے کا حکم ربوبیت الٰہی و توحید الوہیت، صبر کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن، مثل موسیٰ کے ہونا ہمارے نبیؐ کا، ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جوانوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا قرأت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم۔

وَمِنْ سُورَةِ الْمُدَّثِّرِ

سورہ مدثر کی تفسیر

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ

جابر بن عبداللہؓ نے کہا میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے تھے وہ حال بیچ میں وحی موقوف ہو جانے کا فرمایا آپ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ

الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَخِفْتُ مِنْهُ رُعْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ۔

جو مجھے غار حرا میں ملا تھا آسمان وزمین کے بیچ میں کرسی پر بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمبل میں لپیٹ دو پھر مجھے کمل اڑھا دیا اور یہ آیت اتری یا ایھا المدثر سے فاھجر تک اور یہ معاملہ نماز فرض ہونے کے قبل تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے بھی۔

مترجم پوری آیتیں یوں ہیں یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ، اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور پلیدی چھوڑ دے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ یُتَصَعَّدُ فِیْهِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا ثُمَّ یُهْوٰی بِهٖ كَذٰلِكَ اَبَدًا۔

ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جائے گا ستر برس میں اور پھر دھکیل دیا جائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا اس پر ہمیشہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اس کا کچھ مضمون عطیہ نے ابوسعید سے روایت کیا ہے، موقوفاً۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ لِاُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ یَعْلَمُ نَبِیُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ حَتّٰی نَسْاَلَ نَبِیَّنَا فَجَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ غُلِبَ اَصْحَابُكَ الْیَوْمَ قَالَ وَبِمَا غُلِبُوْا قَالَ سَاَلَهُمْ یَهُوْدُ هَلْ یَعْلَمُ نَبِیُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوْا قَالَ قَالُوْا لَا نَدْرِیْ حَتّٰی نَسْاَلَ نَبِیَّنَا قَالَ اَفَغُلِبَ قَوْمٌ سُئِلُوْا عَمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَعْلَمُ حَتّٰی نَسْاَلَ نَبِیَّنَا لٰكِنَّهُمْ قَدْ سَاَلُوْا نَبِیَّهُمْ فَقَالُوْا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً عَلَیَّ بِاَعْدَآءِ اللّٰهِ اِنِّیْ سَآئِلُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِیَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَآءُوْا قَالُوْا یَا اَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ

جابرؓ نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبیؐ کو معلوم ہے کہ خزانچی جہنم کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر ہم پوچھیں گے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا محمدؐ تمہارے یار ہار گئے آج، آپ نے فرمایا کیوں اس نے کہا یہود نے پوچھا ان سے کہ نبی تمہارا جانتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنے نبیؐ سے نہ پوچھ لیں آپ نے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جن سے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک کہ پوچھ لیں اپنے پیغمبر سے (یعنی اس میں ہارنے کی کوئی بات نہیں) یہود نے تو اس سے بڑھ کر بے ادبی کی بات اپنے نبی سے پوچھی کہ دکھلا دو ہم کو اللہ کو کھلے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کاہے کی ہے اور وہ میدہ ہے پھر جب یہود آئے آپ کے

خَزَنَۃُ جَھَنَّمَ قَالَ ھٰکَذَا فِیْ مَرَّۃٍ عَشْرَۃٌ وَفِیْ مَرَّۃٍ تِسْعٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَ فَسَکَتُوْا ھُنَیْھَۃً ثُمَّ قَالُوْا خُبْزَۃٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخُبْزُ مِنَ الدَّرْمَکِ

پاس آپ سے پوچھا اے ابوالقاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہیں آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار ایک بار دسوں انگلیوں سے اور ایک بار نو سے (یعنی انیس ہوئے) انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کاہے کی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے اے ابا القاسم حضرت نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کی روایت سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اَھْلُ اَنْ اُتَّقٰی فَمَنِ اتَّقَانِیْ فَلَمْ یَجْعَلْ مَعِیَ اِلٰھًا فَاَنَا اَھْلُ اَنْ اَغْفِرَ لَہٗ۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ھو اھل التقوی یعنی وہ اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور لائق ہے بخشنے کے، فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں اور جو مجھ سے ڈرا اور میرے سوا کسی کو معبود نہ ٹھہرایا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے۔

خاتمہ: سورۂ مدثر میں ہے ڈرانے کا حکم اور تکبیر اللہ طہارت اور ترکِ شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے، نفخ صور اور تکلیف قیامت کی مذمت ایک کافر کی جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا، انیس خزانچی دوزخ کے قیامت کا بیان چار چیزیں دخولِ جہنم کی، جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا۔

وَمِنْ سُوْرَۃِ الْقِیَامَۃِ — سورۂ قیامت کی تفسیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ۔۔۔ یُحَرِّکُ بِہٖ لِسَانَہٗ یُرِیْدُ اَنْ یَّحْفَظَہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ قَالَ فَکَانَ یُحَرِّکُ بِہٖ شَفَتَیْہِ وَحَرَّکَ سُفْیَانُ شَفَتَیْہِ۔

ابن عباسؓ نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد کر لیں سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کے ساتھ موسیٰ جو راوی ہیں ہلاتے تھے اپنے دونوں ہونٹ اور سفیان نے ہلائے اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح حضرت ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے)۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ رحمۃ اللہ علیہ کو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جِنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

ابن عمرؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں میں ادنیٰ درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیبیوں اور خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے اور ان میں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے منہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہٌ سے آخر تک یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے اسرائیل سے مثل اس کے مرفوعًا اور روایت کی عبدالملک ابن الجبر نے ثویر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے انہوں نے ثویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام نہیں لیا سوائے ثوری کے۔

خاتمہ: سورہ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلدی پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے تیم کے لیے شکایت دنیا کی محبت کی، دیدار الٰہی کا بیان، سکرات موت کا بیان، شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوٰۃ اور تکذیب اور منہ موڑنے کی، پیدائش انسان منی سے اور اثبات بعث کا۔

سورۂ دھر کی تفسیر

سورۂ دہر کا خلاصۂ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا، وعید سلاسل واغلال کی کافروں کے لیے، صفات ابرار کے جزائے نیکاں نجات اور سرور و نضرت و جنت و حریر وغیرہ بیس چیزیں، نزول قرآن کا بیان، امر بصبر و ذکر و سجدہ و تسبیح، مذمت محبت دنیا کی اور غفلت کرنے کی آخرت سے، خلق انسان کا بیان، موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ایزدی پر، وعید عذاب الیم کی ظالموں کے لیے، غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہے۔

سورۂ مرسلات کی تفسیر

سورہ والمرسلات میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار ہیں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانے والوں کو دس جگہ اور ہلاک مجرماں اولین و آخرین، انسان کی پیدائش کا بیان، سما جانا احیاء اور موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا، قبول نہ ہونا عذر کافروں کا قیامت میں اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اس دن ظلال اور عیون اور فواکہ کا وعدہ متقیوں کے لیے بدخوداری مجرموں کی اور انکار ان کا رکوع سے۔

سورۂ نبا کی تفسیر

سورہ نبا میں پوچھ پاچھ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے باب میں اس تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا جوڑوں کا اور سونا رات کا اور معاش کمانا دن کا اور پیدا کرنا سات آسمانوں کا اور سورج کا اور

پانی کا اتارنا بدلیوں سے اور نکالنا حب و نبات کا اور باغوں کا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مُردوں کا اور کھلنا آسمان کے دروازوں کا اور چلنا پہاڑوں کا، وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے اور حمیم و غساق کی، مکتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ میں، حدائق اعناب اور کواعب اتراب و کأس دہاق متقیوں کے لیے کھڑا ہونا روح و ملائکہ کا حشر میں اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن خداوند تعالےٰ کے، آرزو کرنا کافر کا کہ کاش میں خاک ہو جاتا قیامت کے دن۔

سُورَۃ وَالنّازِعات کی تفسیر

سورۂ والنازعات میں ہے قسم فرشتوں کی چند جماعتوں کی، بیان نفخۂ اولیٰ کا تعجب کرنا کافروں کا مُردوں کے جینے پر قصۂ موسیٰ علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالےٰ کا ان کو وادی مقدس طویٰ میں اور حکم فرعون کی طرف جانے کا، بیان آسمان کے بلند کرنے کا اور رات کا اور زمین کا بیان قیامت کا۔ وعید جہنم کی سرکشوں کے لیے، وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے، نہ ہونا علم قیامت کا نبیؐ کو قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو۔

وَمِنْ سُوْرَۃِ عَبَسَ

سورۂ عبس کی تفسیر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمٰى أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُوْلُ أَتَرٰى بِمَا أَقُوْلُ بَأْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِيْ هٰذَا أُنْزِلَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عَبَسَ وَتَوَلّٰى نازل ہوئی عبداللہ ابن مکتومؓ کے واسطے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے دین کی راہ بتلائیے اور آپ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ اسے سمجھا رہے تھے اور عبداللہ سے کنارہ کرتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبداللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات میں کچھ برائی ہے آپ فرماتے تھے نہیں پھر آپ پر یہ سورۃ اتری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اتری عَبَسَ وَتَوَلّٰى عبداللہ بن ام مکتومؓ کے لیے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں حضرت عائشہؓ کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيُبْصِرُ أَوْ يَرٰى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُّغْنِيْهِ۔

ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ حشر میں آئیں گے ننگے سر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اس دن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کر دے گا اسے غیر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے ابن عباسؓ سے

خاتمہ سورہ عبس میں تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا اس کا قرآن کا اور تحریر اس کی صحف مکرمہ میں اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور ذکر انسان کے کھانے کا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے

کا اور روشن ہونا بعض چہروں کا اور سیاہ ہونا بعض کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

سورۃ کورت کی تفسیر

ابن عمرؓ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ پڑھے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

خاتمہ: سورہ تکویر میں آثار قیامت سے مذکور ہے لپیٹنا شمس کا کدورت تاروں کی سیر پہاڑوں کی کھلے پھرنا گابھن اونٹنی کا۔ اکٹھا ہو جانا چرند کا جھونکے جانا دریاؤں کا، جوڑے لگانا آدمیوں کا، روبکاری موؤدہ کی پھیلنا نامہ اعمالوں کا، سرخ ہو جانا آسمانوں کا، جھونکے جانا جحیم کا، قریب ہونا جہنم کا، علم ہر ایک کا اپنے عملوں پر صفت قرآن اور جبرئیل کی اور قوت اور قرب حق ان کا اور مطاع اور امین ہونا، نفی جنون کی نبی سے اور دیکھنا ان کا جبرئیل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر۔

سُورۃ انفطار کی تفسیر

سورۂ انفطار میں آثار قیامت سے مذکور ہے، پھٹنا آسمان کا جھڑ پڑنا تاروں کا مل جانا دریاؤں کا اٹھنا مردوں کا خطاب انسان کو اور حال اس کی پیدائش کا، شکایت قیامت کی تکذیب کی، بیان کراماً کاتبین کا، وعدہ نعیم ابرار کے لیے اور وعید جحیم فجار کے لیے، کل مختار ہونا اللہ تعالےٰ کا قیامت کے دن۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ o

سُورۂ مطففین کی تفسیر

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اس کے دل میں پڑ جاتا ہے پھر جہاں وہ اس نے چھوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اس کے دل کی صیقل ہو گئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی یہاں تک کہ سارے دل پر چھا گئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس آیت میں کہ چھا گئی ان کے دلوں پر جو وہ کرتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ اِلٰى اَنْصَافِ اٰذَانِهِمْ۔

ابن عمرؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہوں گے لوگ پسینے میں آدھے کانوں تک۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ابن عوان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں یوم یقوم جس دن کھڑے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے آدھے کانوں تک پسینے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورہ تطفیف بیں خرابی کیل ووزن میں کمی کرنے کی اور بیان سجین اور علیین کا، خرابی مکذبان قیامت کی اور معتد و اثیم ہونا ان کا اور اساطیر اولین کہنا کافروں کا قرآن کو اور محجوب ہونا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور ارائک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کے لیے جواز غبطہ کا امور آخرت میں ہنسنا اور اشارے کرنا مجرموں کا مومنوں سے اور ہنسنا مومنوں کا کافروں پر قیامت کے دن

وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ — اذا السماء انشقت کی تفسیر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس سے پوچھ کچھ کی گئی حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو داہنے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ نے فرمایا وہ حساب نہیں ہے وہ تو فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوبؒ سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ۔

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا حساب ہوا عذاب میں پڑا۔

یہ حدیث غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو قتادہؓ کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے۔

سورۂ انشقاق: سورۂ انشقاق میں قیامت کے احوال کا مذکور ہے آسمانوں کا پھٹنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب انسان کو اور بیان اس کی سعی اور کوشش کا، اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگوں کے اور انکار کرنا ان کا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کافروں کا اور ثواب صالحوں کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ — سورہ بروج کی تفسیر

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوا اللهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ۔

یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دن میں جو افضل ہو جمعہ سے اس میں ایک گھڑی ہے کہ مومن جو اچھی دعا کرے اللہ سے قبول کرتا ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اس سے پناہ دیتا ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں، یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں فران بن تمام اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور موسیٰ بن عبیدہ زبدی کی کنیت ابو عبدالرزاق ہے اور کلام کیا ہے اس میں یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِيْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَاَنَّهٗ يَتَكَلَّمُ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اُعْجِبَ بِاُمَّتِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ اَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ اَنْ اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِيْ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قَالَ وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَّكْهَنُ لَهٗ فَقَالَ الْكَاهِنُ اُنْظُرُوْا لِيْ غُلَامًا فَهِمًا اَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَاُعَلِّمَهٗ عِلْمِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَمُوْتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُوْنُ فِيْكُمْ مَّنْ يَّعْلَمُهٗ قَالَ فَنَظَرُوْا لَهٗ عَلٰى مَا وَصَفَ فَاَمَرُوْهُ اَنْ يَّحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَاَنْ يَّخْتَلِفَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ اِلَيْهِ وَكَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِيْ صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ اَحْسِبُ اَنَّ اَصْحَابَ

روایت ہے صہیبؓ سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعضوں نے کہا ہمس کے معنی ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہؐ کے جب آپ عصر پڑھ چکتے ہیں آہستہ ہونٹ ہلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کی کثرت کا اور اپنے دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ میں ان کو ہلاک کردوں یا ان پر کوئی دشمن مسلط کردوں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیجی تو ان میں سے ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ حدیث بیان کرتے تو اس کے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو راوی کو شک ہے کہ فہماً کہا یا فطناً لقناً، تو میں اس کو اپنا یہ علم سکھادوں اس لیے کہ اگر میں مر جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جائے اور تم میں کوئی اس کا معلم نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایسا لڑکا تجویز کیا اور اس کو کہا کہ ہر روز اس کے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اس کی راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادت خانہ میں، معمر جو

الصوامع كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام
يسأل ذلك الراهب كلما مر به فلم يزل به
حتى أخبره فقال إنما أعبد الله قال فجعل الغلام
يمكث عند الراهب ويبطئ على الكاهن فأرسل
الكاهن إلى أهل الغلام إنه لا يكاد يحضرني
فأخبر الغلام الراهب بذلك فقال له الراهب
إذا قال لك الكاهن أين كنت فقل عند أهلي
وإذا قال لك أهلك أين كنت فأخبرهم أنك كنت
عند الكاهن قال فبينما الغلام على ذلك إذ مر
بجماعة من الناس كثير قد حبستهم دابة فقال
بعضهم إن تلك الدابة أسد قال فأخذ الغلام
حجرا فقال اللهم إن كان ما يقول الراهب حقا
فأسألك أن أقتله ثم رمى فقتل الدابة فقال
الناس من قتلها قالوا الغلام ففزع الناس وقالوا
قد علم هذا الغلام علما لم يعلمه أحد قال
فسمع به أعمى فقال له إن أنت رددت بصري
فلك كذا وكذا قال لا أريد منك هذا ولكن
أرأيت إن رجع إليك بصرك أتؤمن بالذي
رده عليك قال نعم قال فدعا الله فرد عليه
بصره فآمن الأعمى فبلغ الملك أمرهم فبعث
إليهم فأتي بهم فقال لأقتلن كل واحد منكم
قتلة لا أقتل بها صاحبه فأمر بالراهب والرجل
الذي كان أعمى فوضع المنشار على مفرق أحدهما
فقتله وقتل الآخر بقتلة أخرى ثم أمر
بالغلام فقال انطلقوا به إلى جبل كذا وكذا
فألقوه من رأسه فانطلقوا به إلى ذلك
الجبل فلما انتهوا إلى ذلك المكان الذي

حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادت خانوں کے لوگ
ان دنوں مسلمان تھے سو وہ لڑکا جب ادھر سے جاتا اس
راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں
اللہ کو پوجتا ہوں سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا
اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اس کے گھر والوں کو
کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئے گا
سو لڑکے نے راہب کو خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے
تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن کے پاس تھا
غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایک دن ایک جماعت پر گزرا کہ ان
کو کسی جانور نے روک رکھا تھا بعضوں نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے
نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے
تو میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ اس کو قتل کروں یہ کہہ کر پتھر مارا اور
وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کس نے مارا جنہوں نے دیکھا تھا کہا
اس لڑکے نے لوگ گھبرا گئے اور کہنے لگے اس نے ایسا علم سیکھا کہ
کسی کو نہیں، یہ بات ایک اندھے نے سنی اور اس نے کہا اگر مجھے
آنکھیں مل جائیں تو بہت کچھ دوں اس نے کہا میں تجھ سے کچھ نہیں لیتا
مگر جب تجھے آنکھیں ہو جائیں تو اس پر ایمان لا جس نے آنکھیں دیں
اس نے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا
اور اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی اس نے ان تمام کو بلایا اور کہا میں
تم سب کو ایک نئی نئی طرح سے ماروں گا پھر راہب کو آرے سے
چروا ڈالا اور اندھے کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کے لیے
حکم کیا اس کو فلانے پہاڑ پر لے جاؤ اور اس کی چوٹی پر سے
پھینک دو سو اس کو اس پہاڑ پر لے گئے اور
جب وہاں پہنچے جہاں سے گرانا چاہتے تھے وہ
خود گرنے لگے یہاں تک کہ کوئی ان میں کا نہ رہا
سوا لڑکے کے اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے
پاس آیا اور اس نے حکم دیا کہ اس کو دریا میں

اما ادعاه ان يلقوه منه فجعلوا يتهافتون من
ذلك الجبل ويتردّدون حتى لم يبق
منهم الا الغلام قال ثم رجع فامر به الملك
ان ينطلقوا به الى البحر فيلقونه فيه فانطلق
به الى البحر فغرّق الله الذين كانوا معه و
انجاه فقال الغلام للملك انك لا تقتلني حتى
تصلبني وترميني وتقول اذ رميتني
بسم الله رب هذا الغلام قال فامر به
فصلب ثم رماه فقال بسم الله رب هذا
الغلام قال فوضع الغلام يده على صدغه
حين رمي ثم مات فقال اناس لقد علم
هذا الغلام علما ما علمه احد فانا نؤمن
برب هذا الغلام قال فقيل للملك اجزعت
ان خالفك ثلاثة فهذا العالم كلهم قد
خالفوك قال فخدّ اخدودا ثم القى فيها
الحطب والنار ثم جمع الناس فقال من رجع
عن دينه تركناه ومن لم يرجع القيناه
في هذه النار فجعل يلقيهم في تلك الاخدود
قال يقول الله تبارك وتعالى فيه قتل اصحاب
الاخدود النار ذات الوقود حتى بلغ
العزيز الحميد - قال فاما الغلام
فانه دفن قال فيذكر انه اخرج في زمن
عمر بن الخطاب واصبعه على صدغه
كما وضعها حين قتل -

لے جا کر ڈبو دو اسے دریا میں لے گئے اور اللہ
نے اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اسے بچا
لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی
نہ مار سکے گا جب تک باندھ کر تیر نہ مارے اور
تیر مارتے وقت یہ کہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ
کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے، غرض
اس نے اسے باندھ کر تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب
هذا الغلام اور اس لڑکے نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھ
لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اُٹھے اِس
لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسی کو نہ تھا ہم اسی کے
معبود پر ایمان لائے تب لوگوں نے بادشاہ سے کہا تو تین
ہی شخصوں کی مخالفت سے گھبراتا تھا لے یہ سارا عالم تیرا
مخالف بن گیا۔ پھر اس نے بڑی بڑی کھایاں کھدوائیں
اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور
لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو اپنے نئے دین سے پھرے
اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہ پھرے اسے اس
آگ میں ڈال دیں گے پھر مومنوں کو کھائیوں میں ڈالنے
لگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھائیوں والے کہ آگ تھی بہت
ایندھن والی یہاں تک کہ عزیز الحمید تک پہنچے اور لڑکا
تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نعش عمر بن خطابؓ
کے زمانہ میں نکلی تھی اور وہ انگلی اپنی کنپٹی پر رکھے
ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

خاتمہ سورہ بروج میں قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہے اصحاب اخدود کا اور اوصاف حمیدہ اس تعالیٰ کے اور وعید عذاب حریق کی ان کے لیے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں اور وعدہ جنت کا مومنوں کے لیے صفت اس تعالیٰ

کی جیسے شدت بطش اور ابدا اور اعادہ اور مغفرت اور وُدود و صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اس کا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اس تعالےٰ کا ماوراء عالم سے اور لوح محفوظ میں ہونا قرآن کا۔

سُورۂ اعلیٰ

سورہ اعلیٰ میں حکم اس تعالےٰ کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبیؐ کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بھولے حکم وعظ و نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لیے خیریت اور بقاء آخرت کا

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ — تفسیر سورۂ غاشیہ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگیں بچالیا انہوں نے مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو اور حساب ان کا اللہ پہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی انما انت مذکر یعنی نصیحت کرنیوالا ہے تو ان پر کچھ داروغہ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۂ غاشیہ میں دوزخیوں کا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیوں کی نعمتیں اور نہریں اور تخت اور صراحیاں اور تکیے اور مسندیں وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماء کی اور نصب جبال کا اور بچھانا زمین کا اور داروغہ نہ ہونا نبیؐ کا بندوں پر اور وعید عذاب کی کافروں کے لیے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفَجْرِ — تفسیر سورہ والفجر

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَّبَعْضُهَا وِتْرٌ۔

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ جفت اور طاق کیا ہے آپ نے فرمایا نمازیں ہیں کہ بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قتادہؒ کی روایت سے اور روایت کیا اس کو خالد بن قیس نے بھی قتادہ سے

خاتمہ: سورۂ فجر میں قسم فجر کی اور دس راتوں کی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عاد اور ان کی عمارتوں کا اور ثمود اور ان کے مکانوں کا اور فرعون اور اس کی میخوں کا اور حال انسان کی آزمائش کا نعمت اور تنگی میں اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کے اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لیے۔

سورۃ البلد

سورۃ البلد میں قسم مکہ کی اور والد اور ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفوں میں اور فخر کرنا اس کا ہلاک مال پر اور بیان آنکھ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنے کی اور یتیم کے کھلانے اور مسکین کے اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَذْکُرُ النَّاقَةَ وَالَّذِیْ عَقَرَھَا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِیْزٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُہٗ یَذْکُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ اِلٰی مَا یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَجْلِدُ امْرَاَتَہٗ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّہٗ اَنْ یُضَاجِعَھَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ قَالَ ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ ضِحْکِھِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلٰی مَا یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ ۔

تفسیر سورہ والشمس

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک دن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جس نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں تھیں اور پڑھا آپ نے اذا انبعث اشقاھا اور فرمایا اٹھا اس کے مارنے کو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں مثل ابی زمعہ کے پھر سنا میں نے آپ کو کہ ذکر کرتے تھے عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑے مارے کوئی تم میں کا اپنی عورت کو غلام کی طرح اور شاید کہ وہ اس کے ساتھ سوئے آخر دن میں پھر نصیحت کی ان کو کہ نہ ہنسو گوز پر اور کیوں ہنستا ہے کوئی تم میں کا اس پر جو آپ کرتا ہے

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

خاتمہ سورہ والشمس میں مذکور ہے قسم شمس و قمر و نہار و لیل وغیرہ کی اور فلاح اہل تزکیہ کی اور محرومی اہل ضلال کی اور تکذیب ثمود کی اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَاللَّیْلِ

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ فِی الْبَقِیْعِ فَاَتَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَہٗ وَمَعَہٗ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِہٖ فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ اِلَّا قَدْ کُتِبَ مَدْخَلُھَا فَقَالَ الْقَوْمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا فَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَةِ فَھُوَ یَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّہٗ ..... یَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَھْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ اَھْلِ الشَّقَاءِ فَاِنَّہٗ مُیَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ۔

سورۂ واللیل کی تفسیر

حضرت علی نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کو کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں کہ جس کا ٹھکانا لکھا نہ ہو (یعنی دوزخ میں یا جنت میں) سو لوگوں نے کہا اے رسول اللہ کے ہم بھروسہ کیوں نہ کریں اپنے لکھے پر جو نیکی والا ہو گا اس سے اچھا معاملہ کیا جاوے گا اور جو بد ہو گا اس سے برا معاملہ ہو گا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جس کے لیے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اس کے لیے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اس کو بدی آسان ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی سے لِلْعُسْرٰی تک ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورہ واللیل میں مذکور ہے قسم لیل ونہار وغیرہ کی، دعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لیے اور وعید عسر کی بخیل کے لیے، کام میں نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کی اور نجات سخی اور مزکی کی قبول نہ ہونا عمل کا بغیر اخلاص کے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالضُّحٰى

سورۂ والضحیٰ کی تفسیر

عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَدَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَاَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

جندبؓ بجلی نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک غار میں سو خون نکل آیا آپ کی انگلی میں (یعنی کسی صدمہ سے) سو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھ سے خون نکلا خدا کی راہ میں ہے جو تجھ کو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے ان کے پاس جبرئیل تو مشرکوں نے کہا محمدؐ چھوڑ دیئے گئے اللہ نے اس پر یہ آیت اتاری ما ودعک یعنی نہیں چھوڑ دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہیں قیس کے۔

خاتمہ سورہ والضحیٰ میں قسم ہے ضحیٰ کی اور رات اس کی کہ خدا نے نبیؐ کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبیؐ کی دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ ان کے راضی کر دینے کا اور احسان جتانا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور ان پر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنے کا حکم۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

سورہ الم نشرح کی تفسیر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ اَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَاُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِيْ اِلٰى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا يَعْنِيْ قَالَ اِلٰى اَسْفَلِ بَطْنِيْ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ فَغُسِلَ قَلْبِيْ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُعِيْدَ مَكَانَهٗ ثُمَّ حُشِيَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

انسؓ بن مالک سے روایت کی جو ان کے ایک آدمی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ دو شخص اور اس کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ جس میں زمزم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سعید نے کہا میں نے قتادہؓ سے پوچھا کہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دھویا پھر وہیں رکھ دیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوذرؓ سے روایت ہے۔ مترجم شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اس کے بعد راوی نے ذکر کیا معراج کا اور تفصیل اس کی کتب سیر میں مذکور ہے۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں نبی ﷺ کے شرح صدر کا بیان اور بوجھ اتارنے اور ذکر بلند ہونے کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونے کا مذکور ہے۔

وَمِنْ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

سورہ والتین کی تفسیر

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔

ابوہریرہؓ کہتے تھے جو پڑھے والتین اور پڑھے الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہیے کہ کہے وانا علی ذلک سے آخر تک یعنی میں اس پر گواہ ہوں۔

ف: یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابوہریرہؓ سے روایت کرتا ہے اس کا نام نہیں کیا گیا۔

خاتمہ اور اس سورۃ میں قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور بلد امین کی اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا۔

سُوْرَةُ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَأَطَأَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا۔

ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا سندع الزبانیۃ یعنی بلائیں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابوجہل بولا اگر میں محمد ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اس کی گردن لاتوں سے روندوں آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی پکڑ لیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ أَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَقَالَ أَبُوْ جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ۔

ابن عباسؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ابوجہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا پھر جب حضرت نماز تمام کر چکے اس کو جھڑکا اور ابوجہل بولا تو جانتا ہے کہ کسی کے ہمنشین مجھ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہمنشین کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلاتے ہیں ابن عباسؓ نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنے ہمنشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو پکڑ لیتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ سورہ اقرا میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنے کا اور انسان کی پیدائش کا اور تعلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہدیٰ پر اور کافر دل پر فرشتوں کے بلانے کا بیان اور حکم سجدہ کا۔

سُوْرَۃُ الْقَدْرِ

عَنْ یُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ بَعْدَ مَا بَایَعَ مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْہَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِیْ رَحِمَکَ اللّٰہُ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرِیَ بَنِیْ اُمَیَّۃَ عَلٰی مِنْبَرِہٖ فَسَاءَ ذٰلِکَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ یَا مُحَمَّدُ یَعْنِیْ نَھْرًا فِی الْجَنَّۃِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ یَمْلِکُھَا بَعْدَکَ بَنُوْ اُمَیَّۃَ یَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاھَا فَاِذَا ھِیَ اَلْفُ شَھْرٍ لَا تَزِیْدُ یَوْمًا وَّلَا تَنْقُصُ۔

یوسف بن سعدؒ نے کہا ایک شخص حسنؓ بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اس کے کہ امام حسنؓ بیعت کر چکے تھے معاویہؓ سے اور اس نے کہا تو نے مؤمنوں کے منہ میں کالک لگادی آپ نے فرمایا تو مجھ پر الزام نہ رکھ اللہ تجھ پر رحمت کرے پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپ کو بُرا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اے محمدؐ ہم نے تجھ کو کوثر دی اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کی اور یہ آیت اتری اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ، یعنی ہم نے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسی ہے شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کریں گے اس میں بعد تیرے بنی امیہ اے محمدؐ قاسم نے کہا ہم نے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایک دن کم نہ زیادہ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے اور بعضوں نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن نے ان کو ثقہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

مترجم اس شخص کو امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کر لینا ناگوار گذرا اور مسلمانوں کی جو حضرت امام کی امامت کے مؤید تھے سبکی جاتی حالانکہ اس بیعت سے بڑا انسداد فساد ہوا اور ہزاروں مسلمانوں کی جان بچ گئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں کہ منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگوں کی سلطنت ہزار ماہ تک رہے گی اللہ تعالیٰ نے سورہ قدر میں اس کی خبر دی۔

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ یَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اَخَاکَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ مَنْ یَّقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّھَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاِنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَلٰکِنَّہٗ اَرَادَ اَنْ لَّا یَتَّکِلَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّھَا لَیْلَۃُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لَہٗ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِکَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰیَۃِ الَّتِیْ

زر بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ تمہارے بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پائے ابی نے کہا اللہ ابو عبدالرحمٰنؓ کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی) وہ جانتے ہیں کہ آخر کی دس راتوں میں رمضان کی شب قدر ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے ولیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں پھر ابی قسم کھاتے تھے بغیر استثناء کے کہ وہ ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کس طرح کہتے ہو تم اے ابو المنذر انہوں نے کہا اس نشان کے سبب سے جس کی خبر دی ہم کو رسول خدا

اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ یَا لَعَلَامَۃِ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ یَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَھَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اس کی صبح کو نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

خاتمہ۔ سورہ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہتر ہونا اس کا ہزار مہینے کی راتوں سے اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے۔

سُوْرَۃُ لَمْ یَکُنْ

عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ قَالَ ذَاكَ اِبْرَاھِیْمُ۔

مختار بن فلفل نے کہا سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے کہ کہا ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اے تمام مخلوق سے بہتر آپ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ۔ سورہ لم یکن میں مذکور ہے، ضرورت نبی کے آنے کی اور صحف مطہرہ کے اترنے کی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونے کی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ کا وعید نار جہنم کی کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لیے اور شر البریہ ہونا ان کا اور خیر البریہ ہونا مومنین صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضائے الٰہی کا ان کے لیے۔

سُوْرَۃُ اِذَا زُلْزِلَتْ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُھَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَھَا اَنْ تَشْھَدَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَۃٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰی ظَھْرِھَا تَقُوْلُ عَمِلَ کَذَا وَکَذَا یَوْمَ کَذَا وَکَذَا قَالَ فَھٰذِہٖ اَخْبَارُھَا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اس دن بیان کرے گی یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اس کے عملوں کی جو اس نے اس کی پیٹھ پر کیے ہیں کہے گی اس نے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے یہی اس کی خبریں ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

خاتمہ۔ اس سورت میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اس کا اپنے دفینوں کو اور تعجب انسان کا اس پر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اس کا خیر و شر سے۔

سُورَةُ الْعَادِيَاتِ

سورۃ العادیات میں مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اس کی بعث سے۔

سُورَةُ الْقَارِعَةِ

سورۃ القارعۃ میں تخویف قیامت سے اور پراگندگی لوگوں کی اس دن اور اڑنا پہاڑوں کا اس دن اور جزا و سزا عملوں کی مذکور ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ۔

عبداللہ بن شخیر پہنچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھتے تھے پھر فرمایا آپ نے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا یا کھایا تو نے اور فنا کر دیا یا پہنا تو نے اور پرانا کر دیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو عذاب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اتری الھکم التکاثر۔

ف: ابو کریب نے اپنی سند میں کہا روایت ہے، عمرو بن قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نُسْاَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ اَمَا اِنَّهُ سَيَكُوْنُ۔

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ثم لتسئلن کہ پھر پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے عرض کی زبیر نے کہ اے رسول اللہ کے کونسی نعمت کا ہم سے سوال ہو گا ہمارے پاس پاس سوا کھجور اور پانی کے اور کیا ہے آپ نے فرمایا یہ اب ہو گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

یہ اب ہو گا کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ نعمتیں اب تم کو ملیں گی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوں گے اور تم آرام و راحت میں ہو جاؤ گے۔ دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہو گا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہیں کہ ہزاروں نعمتیں اس منعم حقیقی کی موجود نہ ہوں صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ قَالَ النَّاسُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَیِّ النَّعِیْمِ نُسْاَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَّسُیُوْفُنَا عَلٰی عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ سَیَكُوْنُ۔

ابوہریرہؓ نے کہا جب یہ آیت اتری لتسئلن یعنی سوال ہوگا تم سے نعمتوں کا لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کس نعمت کا سوال ہم سے ہوگا، ہماری یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلواریں ہمارے دوش پہ آپ نے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنی نعمتوں کا ملنا یا سوال۔

ف: حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس سے اوپر گزری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اس لیے سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت صحیح تر ہیں از روئے حدیث کے ابوبکر بن عیاش سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْئَلُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَعْنِی الْعَبْدَ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِیْكَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

ابوہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کیا ہم نے تیرا بدن درست نہ رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیر نہ کیا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمٰن کے بیٹے ہیں وہ عزرب کے اور ان کو ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے، انسان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال ہوگا۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

سورہ عصر میں قسم ہے عصر کی اور خسران میں ہونا ہر انسان کا سوائے صالحین صابرین کے۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

سورہ ہمزہ میں شکایت ہے ہر غیبت کرنے والے طعن کرنے والے اور بخیل کی اور وعید حطمہ کی اس کے لیے اور جھانکتا دوزخ کی آگ کا دلوں پہ اور بند ہونا اس کا ساتھ ستونوں کے۔

سُوْرَةُ فِیْلِ

سورۂ فیل میں مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا

سُوْرَةُ قُرَیْشٍ

سورۂ قریش میں کوچ کرنا ان کا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کی عبادت کا اور تمکن امن مکہ کے ساتھ۔

سُوْرَةُ مَاعُوْن

سورہ ماعون میں مذمت مکذب یوم الدین کی اور دو کرنا اس کا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اس کا مسکین کے کھلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنے والوں کی اور ریا کاروں کی اور جو مانگے کی چیز کوئی نہ دے۔

سورۃ الکوثر

عَنْ اَنَسٍ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ

انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کی تفسیر میں روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپ نے دیکھی میں نے ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے کہا اے جبرئیلؑ یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تمہیں دی ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ اِذْ عُرِضَ لِي نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَرَاَيْتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيمًا۔

انسؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چلا جاتا تھا جنت میں کہ پہنچا ایک نہر پر کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے پھر انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک تھی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہٰی اور میں نے اس پر ایک بڑا نور دیکھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندوں سے انسؓ سے مروی ہوئی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ۔

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کنارے اس کے دونوں طرف سونے کے ہیں اور پانی اس کا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اس کا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرتؐ کے دشمن کی۔

سورۃ الکافرون

سورہ کافرون میں بیان ہے کہ کافروں کا معبود اور ہے اور مسلمانوں کا اور۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّوْرَةَ إِلٰى اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے سو کہا ان سے عبدالرحمٰن بن عوف نے آپ ان سے پوچھتے ہیں اور ہمارے بہت لڑکے ہیں مانند اس کے تب کہا ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے میں پوچھتا ہوں اور پوچھا ان سے مطلب اس آیت کا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ سو میں نے کہا اس میں خبر ہے رسول اللہ[1] کی وفات کی کہ خبر دی اس کی اللہ نے اور پڑھی یہ سورت اخیر تک پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم میں بھی وہی جانتا ہوں جو تو جانتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بشر سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر اس میں مذکور ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا اَتَسْأَلُهُ وَلَنَا ابن مثله یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

سُوْرَةُ تَبَّتْ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادٰى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّيْكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِي فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَّكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن چڑھے صفا پر اور پکارا یا صباحا اور جمع ہو گئے آپ کے پاس قریش آپ نے فرمایا میں تم کو ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے بھلا دیکھو تم اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر آنے والا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے ابولہب نے کہا تو نے اسی لیے ہم کو جمع کیا تھا ٹوٹ جاویں تیرے ہاتھ سو اتاری اللہ تعالیٰ نے تَبَّتْ يَدَا أَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ۔ یعنی ٹوٹ جاویں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں ہلاکت ابی لہب کی اور کام نہ آنا اس کے مال کا اور وعید نار کی اور حبل ہونا اس عورت کے گلے میں مذکور ہے۔

[1] یعنی حضرت نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا ہے اور دعا کی ہے کہ یا اللہ اس کو اپنی کتاب سمجھا دے۔ ۱۲ منہ

وَمِنْ سُوْرَةِ الْإِخْلَاصِ

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَالصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ إِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ إِلَّا سَيُوْرَثُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيْهٌ وَلَا عِدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ۔

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان کیجئے اللہ نے آتاری قل ھو اللہ یعنی کہہ وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہو اس لیے کہ جو کسی سے پیدا ہوگا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی کفو ہے کہا راوی نے یعنی اس کے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ آلِهَتَهُمْ فَقَالُوْا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا تو انہوں نے کہا تو بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیلؑ آئے اور یہ سورت لائے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا۔

ف: یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کی روایت سے (یعنی جو اوپر گذری) اور ابو سعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں میسر کے۔

خاتمہ۔ اس سورت میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اس تعالےٰ کی والد و ولد اور کفو سے۔

سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ۔

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھا اور فرمایا اے عائشہؓ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اس لیے کہ یہی غاسق ہے (یعنی اندھیرا کرنے والا)

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ ان کا مثل کسی نے نہ دیکھا قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر سورت تک اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر سورت تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

معوذتین میں امر ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اس تعالیٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کی ہر ہر سورت کی بعون الملک الوہاب وبنصرا لعزیز التواب والحمد للہ علی ذالک۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلهِ فَحَمِدَ اللهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ اسْكُنِ الْجَنَّةَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدم کو بنایا اور ان میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کی تعریف کی اس کے حکم سے پھر اس کے رب نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم جا تو ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ السلام علیکم انہوں نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کی طرف اور فرمایا رب نے یہ تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی آپس میں (اس میں رد ہے بندگی اور کورنشات کا) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے کہ ان میں سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں برکت والے پھر اس مٹھی کو کھولا تو اس میں تمثال تھے آدم اور اس کی اولاد کے پوچھا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے اور ہر ایک کی عمر دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی تھی اس میں ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے کہا یہ کون ہے اے پروردگار ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور میں اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے آدم نے کہا یا اللہ اس کی عمر زیادہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی ہی لکھی ہے انہوں نے عرض کی کہ خداوندا

مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ قَالَ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِىْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِىَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ۔

میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ برس دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے تو آدم نے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار برس کی ہے انہوں نے کہا بے شک و لیکن تم نے ساٹھ برس داؤد کو دیئے ہیں پھر وہ منکر ہو گئے اور ان کی اولاد بھی منکر ہونے لگی، اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد، فرمایا آپ نے اس دن سے حکم ہوا عقود کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَآءُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمْ اَلرِّيْحُ قَالُوْا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ اِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ۔

انسؓ بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑوں کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے۔ تب فرشتوں کو تعجب آیا پہاڑوں کی مضبوطی سے اور عرض کی انہوں نے اے پروردگار کوئی چیز تیری مخلوق میں پہاڑ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا، عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں آگ عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا، عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ آدمی جو صدقہ دے اس طرح کر داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے۔ یہ آخر تفسیر ہے۔

اَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں دعاؤں کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الدُّعَآءِ
باب دعا کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَآءِ۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا سے زیادہ بزرگ نہیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر عمران قطان کی روایت سے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عمران قطان سے مانند اس کے۔

بَابٌ مِّنْهُ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مغز ہے عبادت کا۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی لہیعہ کی روایت سے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۔

نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا یہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت وقال ربکم یعنی فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھ کو قبول کروں گا میں تمہاری پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ذر کی روایت سے۔

بَابٌ مِّنْهُ
باب دوسرا اسی بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ مَنْ لَّمْ یَسْاَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔

ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا اللہ اس پر غصہ ہوگا۔

ف اور روایت کی وکیع نے کئی لوگوں سے انہوں نے ابی الملیح سے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الذِّکْرِ
باب ذکر کی فضیلت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔

عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اسلام کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتلایئے ایسی چیز پکڑ رہوں آپؐ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً۔

باب دوسرا اسی بیان میں

ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا بندہ افضل ہے درجہ میں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن آپ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے، انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرکوں کو مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون آلودہ ہو جائے تو بھی اللہ کا یاد کرنے والا اس سے افضل ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر دراج کی روایت سے۔

بَابٌ مِّنْهُ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔

ابو درداء رض نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تم کو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں مارو ان کی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا معاذ بن جبل نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سے بڑھ کر نہیں

ف روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن سعید رض سے مثل اسی کے اس اسناد سے اور روایت کی بعضوں نے ان سے، اور اسے مرسل کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ اللّٰهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔

باب مجلس ذکر کی فضیلت میں

ابوسعید خدری رض اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے ان کو اللہ اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں کے آگے)

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ آللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ آللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ إِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا تم کیوں بیٹھے ہو، انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ معاویہ نے کہا اسی لیئے بیٹھے ہو، انہوں نے کہا اسی لیے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے کہا میں نے تمہیں اس لیئے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنی بسبب احتیاط کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے یاروں کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو، انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اس کی کہ ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہم پر، فرمایا آپؐ نے قسم ہے اللہ کی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ فرمایا آپؐ نے میں نے تم کو قسم نہیں دی اس لیئے کہ تم پر گمان ہے جھوٹ کا، آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتوں پر (یعنی فرماتا ہے کہ کیا اچھے بندے ہیں میرے)

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابونعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابوعثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن ابن مل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

باب جس جلسہ میں ذکر نہ ہو اس کی مذمت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ۔

ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اس میں بیٹھ کر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے نبیؐ پر مگر ہو جائے گی ان پر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے ان کو چاہے معاف کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابوہریرہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب دعا کی اجابت کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ۔

جابر رضؓ نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اس کو وہی چیز یا دور کر دیتا ہے اس کے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کے لیئے دعا نہ کرے

ف اس باب میں ابوسعید اور عبادہ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَآءَ فِی الرَّخَآءِ۔

ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اس کی دعائیں سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کرے راحت میں۔

یہ حدیث غریب ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

جابرؓ کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الٰہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ۔

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی علی مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِهٖ۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور بہی کا نام عبداللہ ہے

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الدَّاعِیَ یَبْدَاُ بِنَفْسِهٖ۔ — باب اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا ذَکَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ۔

ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کر لیتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے۔
پہلے اپنے لیے دعا کرنے میں محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کی بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ رَفْعِ الْاَیْدِیْ عِنْدَ الدُّعَآءِ — باب دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ فِی الدُّعَآءِ لَمْ یَحُطَّهُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ لَمْ یَرُدَّهُمَا حَتّٰی یَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔

عمر بن خطابؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہ اتارتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر اور محمد بن مثنیٰ نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قلیل الحدیث ہیں اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَنْ یَّسْتَعْجِلُ فِیْ دُعَائِهٖ — باب دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دعا قبول کی جاتی ہے تم میں سے ہر کسی کی جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے

يُسْتَجَبْ لِيْ - اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور وہ عبد الرحمٰن بن ازہر کے مولیٰ ہیں اور عبد الرحمٰن بن عوف کا مولی بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَأَمْسٰى

باب صبح اور شام کی دعائیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَآءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلٰكِنِّيْ لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ

عثمانؓ بن عفان کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے ضرر کرے بسم سے علیم تک تین بار یعنی صبح کی ہم نے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں ان کو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں دیکھتا ہے (یعنی تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسی طرح ہے ولیکن میں نے جس دن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کرے (یعنی میں اس کی قضا پر راضی ہوں)

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حِيْنَ يُمْسِيْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ -

ثوبانؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سے نبیا تک اللہ پر حق ہے اللہ راضی کر دے اس کو۔ اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمْسٰى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ أُرَاهُ قَالَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

عبد اللہؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی فرماتے امسینا سے عذاب القبر تک یعنی شام کی ہم نے اور شام کی ملک نے اللہ کے حکم سے، سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے، اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لیے ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر ہے مانگتا ہوں میں تجھ سے بہتری اس رات کی اور بہتری اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس

وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

رات کی اور برائی سے اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برائی سے بڑھاپے کی اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے، اور جب صبح ہوتی جب بھی یہی فرماتے اور اس میں اَمسینا کی جگہ اصبحنا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعودؓ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ۔

ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے یاروں کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کرو اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے حکم کے ساتھ صبح کی ہم نے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مریں گے ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے۔ اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے زندہ ہیں اور مریں گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ قَالَ قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔

ابوہریرہؓ نے کہا ابوبکرؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اس کو صبح کو اور شام کو پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا کہا کرو تم اللھم سے شرکہ تک یعنی یا اللہ جاننے والے چھپی اور کھلی کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اس کے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرکت سے انتہی فرمایا آپؐ نے پڑھ لیا کر تو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھونے پر جائے تو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہ بتا دوں میں تم کو سردار سب استغفاروں کی اللھم سے الا انت تک یعنی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میرے سے ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کاموں کے شر سے اقرار کرتا ہوں میں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں

يُمْسِيْ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُوْلُهَا حِيْنَ يُصْبِحُ فَيَأْتِيْ عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

کا سو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں سوا تیرے انتہی کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اسے موت آوے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اس کے لیئے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اس کو صبح کو اور آوے اس کو موت شام سے پہلے مگر واجب ہوگی اس کے لیئے جنت۔

ف اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن عمر اور ابن مسعودؓ اور ابن ابزی اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

باب بچھونے کی دعاؤں کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمٰتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْ اَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ۔

براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تجھے ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو ان کو اپنے بچھونے پر یعنی سوتے وقت، پھر اگر تو اس رات میں مر جائے تو مرے تو اسلام پر اور اگر صبح کرے اور پائی تو نے خیر کہہ تو اللہم سے ارسلت تک یعنی یا اللہ سونپی میں نے جان اپنی تجھ کو اور متوجہ ہوا میں طرف تیری اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تئیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف، نہ کہیں پناہ کی جگہ ہے نہ ٹھکانہ ہے، تجھ سے بھاگ کر سوا تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے آتاری اور تیرے نبیؐ پر جو تو نے بھیجا۔ براء بن عازبؓ نے کہا میں نے کہا یعنی نبیک الذی ارسلت کی جگہ وبرسولک الذی ارسلت تو حضرتؐ نے اپنے میری چھاتی میں ...

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براءؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے انہوں نے براءؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند مگر اس نے یہ کہا کہ جب آئے تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنی باوضو یہ دعا پڑھ۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اُؤْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی داہنے کروٹ پر لیٹ کر کہے اللہم سے ... برسولک تک اور اس رات میں مر جائے تو داخل ہو جنت میں یعنی یا اللہ سپرد کی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھ کو، نہیں ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا

تیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی رافع بن خدیج کی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ۔

انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر آتے، الحمد للہ سے آخر تک فرماتے یعنی سب تعریف ہے اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بچایا ہم کو (یعنی خلق کے شر سے) اور جگہ دی ہم کو (یعنی رہنے سونے کی) اور بہت سے لوگ ہیں جن کا کوئی بچانے والا اور کہیں ٹھکانا نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهٖ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوبَهٗ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرَةِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا۔

ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے جب اپنے بچھونے پر جاتے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک تین بار، اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ دریا کی پھین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلوں کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبد اللہ بن ولید وصافی کی سند سے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَأْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سر ہانے رکھ لیتے اور کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن جمع کرے گا تو یا اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهٗ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

براء بن عازبؓ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے ہوئے وقت اور فرماتے رب قنی سے آخر تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحاق اور براء کے بیچ میں کسی راوی کا، اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحاق سے اور مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ

ابو ہریرہؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ۔

تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جائے تو کہے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہمارے اور پالنے والے ہر چیز کے، چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے (یعنی وہ چیرتا ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنے والے توارت اور انجیل اور قرآن کے، پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔ تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں، ادا کر دے میرا قرض اور غنی کر دے مجھے محتاجی سے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آئے تو چاہیے کہ اپنے تہبند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز اس پر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے صالحین تک یعنی تیرے نام سے اے رب میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنی موت دی تو رحم کر اس پر اور اگر چھوڑ دے تو تو نگہبانی کر اس کی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی اتنی پھر جب جاگے تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اس نے میرے بدن میں اور پھیری مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھ کو اپنی یاد کرنے کا یعنی توفیق دی۔

ف اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے پھونکتے اور پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور منہ اور آگے کے بدن سے، ایسا

اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ کرتے تین بار۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کی ہے راوی نے، مراد یہ ہے کہ پہلے قرآن پڑھتے پھر پھونکتے اور ہاتھ ملتے بدن پر ملتے

بَابٌ مِّنْهُ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهٗ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِيْ فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْيَانًا يَقُوْلُ مَرَّةً وَاَحْيَانًا لَا يَقُوْلُهَا۔

فروہؓ بن نوفل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھا دیجئے کہ میں اس کو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپؐ نے فرمایا پڑھا کر قل یا ایہا الکفرون اس لیے کہ اس میں نجات ہے شرک سے، شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایک بار اور کبھی ایک بار کا لفظ نہ کہتے۔

ف روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے فروہؓ سے انہوں نے نوفلؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔ اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کی روایت سے اور مضطرب ہوئے ہیں اصحاب ابی اسحاق کے اس حدیث میں۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبدالرحمٰن بھائی ہیں فروہ بن نوفلؓ کے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

جابرؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے۔

ف ایسے ہی روایت کی ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے، انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زہیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابرؓ سے انہوں نے کہا انہیں سنی میں نے جابرؓ سے، میں نے سنی ہے صفوان سے یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے حدیث لیث کی مانند۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

ف خبر دی مجھ کو محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد کے اور ان کو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہے ان سے حماد بن زید نے۔

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا اٰيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰيَةٍ۔

عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جن کے سرے پر سبح یا یسبح یا سبحان ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا اَنْ نَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَ اَسْاَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَ اَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَ اَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّاْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَاُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ۔

بنی حنظلہ کے ایک مرد نے کہا میں شداد بن اوسؓ کے ساتھ سفر میں تھا تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاؤں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اللھم سے علام الغیوب تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے مضبوطی کام کی اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کے شر سے جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے ان گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے انتہیٰ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جائے اور ایک سورت اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اس کے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستاتے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابوالعلاء کا نام یزید ہے اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ الْمَنَامِ۔

باب سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ اِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتِ اَبَاكِ فَسَاَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِيْنَ مِنْ تَحْمِيْدٍ وَّتَسْبِيْحٍ وَّ تَكْبِيْرٍ وَّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ شکایت کی ان سے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے کے سبب سے سو کہا علی رضؓ نے کہ کاش تم جاتیں اپنے باپ کے پاس اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سو وہ گئیں حضرتؐ کے پاس اور مانگا آپؐ سے غلام) اور آپؐ نے فرمایا میں بتا دوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علی رضؓ سے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ مَجْلَ يَدَيْهَا فَاَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ۔

حضرت علی رضؓ نے کہا فاطمہ رضؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی تو سکھائی ان کو آپؐ نے تسبیح اور تکبیر اور تحمید۔

بَابٌ مِّنْهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَّخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهٗ وَتُكَبِّرُهٗ وَتَحْمَدُهٗ مِائَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا كَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ أَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَأْتِيْهِ وَهُوَ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ۔

عبداللہؓ بن عمروؓ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جو ان پر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار، کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپ نے کہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جاوے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہے سو بار یعنی اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تینتیس بار سو یہ سو ہوں گی زبان پر اور ہزار ہوں گی میزان میں، پھر کون تم میں کا رات اور دن ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنی اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہو جائیں۔) عرض کی صحابہؓ نے کہ کیوں نہ ہمیشگی کریں ہم اس پر، پھر فرمایا آپ نے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے۔ پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو، یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنی جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے پھر اسے تھپکتا ہے یہاں تک کہ سو جاتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً، اور اس باب میں زید بن ثابتؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ۔

عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اعمش کی روایت سے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُهٗ أَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ۔

کعبؓ بن عجرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نہ کی۔ اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ
باب رات کے جاگنے کی دعا میں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا أُسْتُجِيْبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهُ۔

عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الہ الا اللہ سے الا باللہ تک یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے۔ اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے پھر کہے رب اغفرلی یعنی یا اللہ مجھے بخش دے یا یہ فرمایا آپ نے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے دعا اس کی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی، قبول ہوئی نماز اس کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ

قَالَ كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْطِيْهِ وَضُوْءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ربیعہ بن کعبؓ اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس اور دیتا میں آپ کو وضو کا پانی پھر بہت دیر تک سنتا رہتا تھا رات کو کہ آپؐ فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے الحمد للہ رب العلمین۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيٰى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَا نَفْسِيْ بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔

حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سونے کا، فرماتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام سے مروں گا میں اور تیرے ہی نام سے جیوں گا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے اللہ کو جس نے زندہ کیا میری ذات کو بعد اس کے کہ مارا اس کو اور اسی کی طرف ہے پھر جانا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلٰوةِ
باب تہجد کے وقت اُٹھنے کی دُعاؤں کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے فرماتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رونق ہے اور زمین کی

وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اور تیرے ہی لیئے ہے سب تعریف تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیرے ہی لیئے ہے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ ان میں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لیئے اسلام لایا میں اور تیرے اوپر ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اور تیرے واسطے لڑا اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخش دے جو آگے بھیجے ہیں میں نے گناہ اور جو پیچھے کیے اور جو چھپائے اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباسؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ مِّنْهُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْلَةً حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ

ابن عباسؓ نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنی بعد تہجد کے) اللھم انی اسالک سے آخر تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آجائے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جائے میری اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جائے اس کی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جائے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جائے اس کے سبب سے میرا عمل اور سکھلائے مجھے اس سے سیدھی راہ اور جمع کرے تو اس سے میرے چہیتوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے ہم کو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو اس کے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہنچوں میں اس سے تیری کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مراد کو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زندگی نیکوں کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا سو تجھی سے مانگتا ہوں اے ہر کام کے بنانے والے اور سینوں کے درست کرنے والے کہ بچائے تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤں کو ملنے سے اور بچائے تو ہلاک کرنے والی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئے اور میری نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہنچا اور وعدہ کیا تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَآئِكَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَآئِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

چیز کر تو اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے سو میں وہ تجھ سے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کام والے مانگتا ہوں میں تجھ سے چین قیامت کے دن کا جنت ہمیشگی کے دن میں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والے ہیں رکوع و سجدہ بجالانے والے اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے، بے شک تو مہربان ہے دوستی کرنے والا اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے، یا اللہ کر دے ہم کو ہدایت کرنے والے ہدایت پائے ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنے والے تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والے اور تیرے دشمنوں سے دشمنی، دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھے تجھ کو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمن رکھنے کے سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ یہ تو دعا ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا (یعنی براہِ فضل و احسان کے) اور یہ تو کوشش میری ہے اور بھروسہ تجھی پر ہے یا اللہ ڈال دے میرے دل میں ایک نور اور میرے نیچے ایک نور، اور میرے کانوں میں ایک نور اور میری آنکھوں میں ایک نور اور میرے بالوں میں ایک نور اور میرے داہنے ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میری ہڈیوں میں ایک نور یا اللہ بڑھا دے میرا نور اور دے مجھ کو نور، اور ٹھہرا دے میرے لیے نور، پاک ہے وہ جس نے عزت کی چادر اوڑھی، اور خاص کیا اس کو اپنی ذات کے لیے، پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا ساتھ بزرگی کے پاک ہے وہ کہ نہیں لائق ہے تسبیح کے کوئی سوا اس کے پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا، پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور نہیں ذکر کی اتنی لمبی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ اللَّيْلِ

تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کا بیان

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ اِذَا

ابوسلمہ نے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے شروع میں (یعنی قبل قرأت اور بعد تحریمہ)

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ إِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا يَخْتَلِفُوْنَ إِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

جب رات کو کھڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب رات کو کھڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللھم سے آخر تک یعنی اے رب جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے بیچ میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، سیدھی راہ بتادے مجھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدھی راہ پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّيْ وَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَ مُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ اٰخِرَ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے فرماتے وجہت وجہی سے اتوب تک کہ متوجہ کیا میں نے اپنا منہ اسکی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو میں ایک طرف کا ہوں اور نہیں ہوں میں مشرکوں سے، بے شک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا، کوئی شریک نہیں اس کا اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور میں غلام ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخشدے میرے گناہ سب بیشک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتادے مجھے نیک خصلتوں کی کہ نہیں بتاتا کوئی اس کی راہ سوا تیرے اور دور کر دے مجھ سے بری خصلتیں کہ نہیں دور کرتا مجھ سے کوئی ان کو سوا تیرے۔ ایمان لایا میں تجھ پر بڑی برکت والا ہے تو اور بلند ہے مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے پھر جب رکوع کرتے فرماتے اللھم سے عصبی تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رکوع کیا میں نے تیرے لیئے اور ایمان لایا تجھ پر اور تابع ہوا میں تیرا جھک گئے تیرے لیئے کان میرے اور آنکھ میری اور گودا میرا اور ہڈی میری اور پٹھے میرے پھر جب سر اٹھاتے فرماتے اللھم ربنا سے من شئی تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان اور زمین بھر اور جو اس کے بیچ میں ہے اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے الخالقین تک یعنی یا اللہ

مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

تیرے ہی لیئے سجدہ کیا میں نے اور تجھی پر ایمان لایا میں اور تیرا ہی تابع ہُوا سجدہ کیا میرے منہ نے اس کے لیئے جس نے اسے بنایا اور اس کی تصویر کھینچی اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں۔ سو بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا پھر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش دے اس کو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے۔ تو ہے مقدم کرنے والا اور مؤخر کرنے والا، کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَعَصَبِيْ وَاِذَا رَفَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز میں یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے اوپر گذرے۔ مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنے یہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور موافقت کی میں نے تیری اطاعت کے ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی۔ میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر رکوع کرتے اللھم لک رکعت سے عصبی تک پڑھتے۔ اور معنے اس کے اوپر کی حدیث میں گذرے پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک، اور اس کے معنے بھی اوپر گذرے پھر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک اور معنی اس کے بھی اوپر حدیث میں گذرے فقط اس میں ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اس کے معنے جو حد سے زیادہ بڑھا میں یعنی اس کو بھی بخش دے۔

وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : اَلشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ ۔ کے کئی معنی ہیں چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیری رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کی کہ بندے کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنے کو جانے اور خیر اللہ کی طرف سے سمجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی، یہ مقصود نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالیٰ کو کتوں یا سور کا رب نہ کہنا چاہیئے اگرچہ وہ رب العلمین ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اس کی تعبیر میں ایک سوءِ ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شطحیات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام ان کا مشعر سوءِ ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی معنے ہوسکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیرے لیئے جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لیئے شر ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ وَاَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَاُ فَاِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهٗ فِيْ رُكُوْعِهٖ اَنْ يَّقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ

روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا ہی کرتے جب قرأت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے یعنی تینوں وقت رفع یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ اٹھاتے۔ نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنی سجدوں وغیرہ میں، پھر جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے، اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے انابک والیک تک اوپر گذرے اور لا منجا منک سے آخر تک یہ ہیں کہ نہیں نجات کی جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانا مگر تیری ہی طرف، مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپ کا یہ کلام ہوتا اللہم لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اس کے اوپر گذرے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اس کی کلام کو جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر اس کے بعد فرماتے اللہم ربنا لک الحمد سے بعد تک، یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمان بھر اور زمین بھر اور جتنی تو چاہے۔ اس کے بعد پھر سجدہ کرتے۔ سجدہ میں فرماتے اللہم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہونے لگتی تو فرماتے یعنی قبل سلام کے اللہم اغفرلی سے آخر تک۔

خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعیؒ کا اور بعض ہمارے اصحابؓ کا اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ ادعیات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے۔ سنا میں نے ابو اسمٰعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنا میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب سجدۂ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّي اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنے تئیں رات کو خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا۔ اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اللّٰھم سے عبدک داؤد تک یعنی یا اللہ لکھ میرے لیئے اس کا ثواب اور مٹا مجھ سے اس کے سبب سے بوجھ یعنی گناہوں کا اور جمع کر رکھ اس کا ثواب میرے لیئے اپنے نزدیک اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا یعنی عبید اللہ نے اور یہ خطاب کیا انہوں نے حسنؓ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباسؓ نے پس سُنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے اس دعا کو جس کی خبر دی تھی اس مرد نے اور کہا تھا قول درخت کا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس باب میں ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدۂ تلاوت میں پڑھتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ سے آخر تک، یعنی سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے بنایا منہ کو اور چیرے اس کے کان اور آنکھیں اپنے حول و قوت سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حضرت عائشہ رضی کی یہ روایت دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے اور ابن سکن نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور اس کے آخر میں یہ بھی زیادہ ہے کہ دعائے مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین اور بیہقی نے خلقہ کے بعد صورہ بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اس کو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجود تلاوت میں کچھ پڑھنا مسنون ہے۔ اور حقیقی احادیث سجود تلاوت میں آئی ہیں سب قاطبۃً دلالت کرتی ہیں کہ اس کے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدۂ تلاوت بے وضو بھی روا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہوتا تھا بے تکلف سجدہ کرنا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپ نے وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بھی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس باوضو ہوا کریں اور مشرکوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا ہے حالانکہ وہ نجس ہیں اور وہ وضو کے قابل نہیں۔ اور بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ سجدہ نہ کرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ مراد طہارت سے طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت نہ ہو۔ یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سے نہیں سمجھی جاتی ہے ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور ستر عورت اور استقبال جب ممکن ہو تو بعضوں نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدۂ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمر رض کے موافق کوئی نہیں مگر شعبی کہ روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اس سے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑھتے اور بے وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کی طرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمرؓ کی موافقت بے وضو سجدہ کرنے میں ابو طالب اور منصور باللہ نے بھی کی ہے اور مروی ہے بعض صحابہ رض سے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سجدۂ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اس لئے کہ سجدۂ تلاوت نماز نہیں اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ

باب گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ يَعْنِيْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهٗ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کہے گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ کہا جاتا ہے اس سے کفایت کیا گیا اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کیا میں نے اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجا لانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو بسم اللہ سے آخر تک پڑھتے یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بھروسہ کرتا ہوں میں اللہ پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ پھسل جاؤں یا راہ بھول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں میں کسی پر یا مجھ سے کوئی جہالت کرے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ

باب بازار میں جانے کی دعاؤں کا۔

عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک پڑھے اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اس کو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تھے زبیر کے گھر کے سالم بن عبداللہ سے مانند اسی روایت کے چنانچہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدۃ الضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور وہ زبیر کے گھر کے خزانچی تھے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے بازار جاتے لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک یعنی جیسا اوپر مذکور ہوا لکھی جاتی ہیں اس کے لیے ہزار ہزار نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اس کے لیے ہزار ہزار برائیاں اور بنایا جاتا ہے اس کے لیے ایک گھر جنت میں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

باب بیماری کی دعا کا

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ لَا شَرِيْكَ لِيْ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهٖ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ۔

روایت ہے ابوسعیدؓ و ابوہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ تصدیق کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں۔ اور جب کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ملک ہے اور مجھی کو ہے سب تعریف، اور جب کہتا ہے وہ لا الٰہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی مگر میری ہی طرف سے، اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جاوے اسکو آگ نہ کھاوے گی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاقؓ سے، انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے، انہوں نے ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ سے مانند اسی روایت کے معنوں میں اور مرفوع نہ کیا اس کو شعبہ نے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَاٰى مُبْتَلًى

باب اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو کیا کہے

عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى صَاحِبَ بَلَآءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُوْفِيَ مِنَ الْبَلَآءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ۔

روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے کسی کو بلا میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلاً تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جس نے بچایا مجھ کو اس بلا سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی اکثر مخلوقات پر، تو بچایا جائے گا وہ اس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہے گا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس باب میں ابوہریرہ رض اور عمرو بن دینار سے جو خزانچی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصری اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کی ہیں، انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور روایت کی ابوجعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کوئی کسی کو سخت بدنی وغیرہ تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس تکلیف سے پناہ مانگے اور اس تکلیف زدہ کو نہ سنائے۔ روایت کی ہم سے ابوجعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے مطرف بن عبداللہ مدنی نے انہوں نے عبداللہ بن عمر عمری نے انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھے کسی گرفتار بلا کو اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اس کو وہ بلا کبھی نہ پہنچے گی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ۔

باب مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا کا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت لغو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلے سبحانک سے اتوب الیک تک کہے یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے۔ مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے تو بخشی جاتی ہیں اس کی باتیں جو اس مجلس میں کہیں۔

ف : اس باب میں ابی برزہ رض اور عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

روایت ہے ابن عمر رض سے کہ گن جاتا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اٹھنے کے رب اغفرلی سے آخر تک یعنی اے رب میرے بخشدے مجھ کو تحقیق تو ہے توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم : اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریض ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی معصوم جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا بھی تھا اور اگلی پچھلی خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اسکی ضرورت ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب شدت غم کے وقت کی دعا کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے، لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا، کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ، وہ پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑے تخت کا۔

ف : روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابن عدی نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے ان سے ابن عباسؓ نے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے اور اس باب میں علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : واقع میں چونکہ اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اس کی پرورش کا آسمان و زمین میں مذکور ہے اس لیے موحدان عرشی دعاؤں کا غم کھولنے کے لیے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ جہمیہ لعینیہ کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہو اور اس میں صاف اشارہ ہوتا ہے اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَهَمَّهُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَآءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنی پاک ہے اللہ بڑائی والا، اور جب کوشش کرتے دعا میں فرماتے یا حیّ یا قیوم یعنی اے زندہ سب کے تھامنے والے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم : حقیقت میں حی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور اس قدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے۔ اگر ایک لحظہ وہ اپنی قیومیت کا اظہار نہ کرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جائے۔ اور اگر ان کی حیات کو جو اس کی حیات کا ملہ کی ظل ہیں ایک لمحہ ان سے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب منزل میں اترنے کی دعا کا۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيْمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

روایت ہے خولہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اترے کسی منزل میں اور کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق یعنی پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی مخلوق کے فساد سے

لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ۔ تو ضرر نہ پہنچائے گی اس کو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انسؓ نے یہی حدیث کہ پہنچی ان کو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سو ذکر کی انہوں نے حدیث اس کی مثل اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے بھی روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہؓ سے اور حدیث لیث کے یعنی جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

باب سفر کے وقت کی دعا کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ إِصْبَعَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر، اشارہ فرماتے اپنی انگلی سے یعنی آسمان کی طرف اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور پھر فرماتے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنی خیر خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کو یعنی چھوٹا کر دے مسافت کو اور آسان کر دے ہم پر سفر گویا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور غمگین اور

ف: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہؓ سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ کو روایت کرتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

روایت ہے عبداللہ بن سرجسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے، فرماتے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم و نامراد لوٹنے سے اور حور سے بعد کور کے اور بد دعا سے مظلوم کی اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی اور معنے اس کے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کی طرف مراد ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ

باب سفر سے لوٹنے کی دعاؤں کا

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ

روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے فرماتے آئبون سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم

عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ لوٹنے والے ہیں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براءؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ربیع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ بن عبداللہ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدْرَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا۔

روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی، اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے تو اس کو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا وَدَّعَ اِنْسَانًا

باب کسی کے رخصت کرنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت کرتے، اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ، یہاں تک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپ کا اور فرماتے استودع سے آخر تک یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بھی ابن عمرؓ سے۔

عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اُدْنُ مِنِّيْ اُوَدِّعْكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔

روایت ہے سالم سے کہ ابن عمرؓ جب کسی کو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آئیں تجھے رخصت کروں جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک پڑھتے۔ اور معنی اس کے اوپر گذرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبداللہ کی۔

بَابٌ مِّنْهُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ قَالَ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے توشہ دیجیے۔ آپ نے فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا، عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے۔ آپ نے فرمایا بخش دے اللہ تعالیٰ گناہ تیرے، عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لیے خیر کو جہاں تو ہو۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ قَالَ عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا اَنْ وَلَّی الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یارسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھ وصیت فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا تجھے اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر، پھر جب وہ چلا، آپؐ نے فرمایا اللہ لپیٹ دے اس کے لیئے زمین کی دوری اور آسان کردے اس پر سفر۔

ف : یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِیْ دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ۔

باب مسافر کی دعا مقبول ہونے میں

روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم دوسرے مسافر تیسرے باپ کی دعا لڑکوں کے لیئے۔

روایت کی ہم سے علی نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحیی سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور زیادہ کیا اس میں مستجابات لاشك فیھن یعنی تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں اور یہ حدیث حسن ہے اور ابوجعفر وہی ہیں جن سے یحیی بن ابی کثیر نے روایت کی اور وہ ابوجعفر ہیں مؤذن کہلاتے ہیں اور ان کا نام ہم نہیں جانتے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا رَكِبَ دَآبَّةً۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِیًّا اُتِیَ بِدَآبَّةٍ لِیَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِی الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوٰی عَلٰی ظَهْرِهَا قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ ضَحِكْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُكَ۔

باب سواری پر چڑھنے کی دعائیں

روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علی رضہ کے پاس اور ان کی سواری لائے تھے تاکہ وہ سوار ہوں، پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا، پھر سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ پڑھا یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے کام میں لگایا اس کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا، پھر کہا سُبْحَانَكَ اِنِّیْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی پاک ہے تو اے اللہ بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخشدے مجھ کو کہ نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو مگر تو پھر ہنسے حضرت علی رضہ اور میں نے کہا آپ کیوں ہنسے اے امیر المؤمنین فرمایا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا پھر ہنسے سو میں نے عرض کی کیوں ہنسے آپ یارسول اللہ فرمایا بے شک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنے بندے سے جب

وہ کہتا ہے اے رب میرے بخش دے گناہ میرے بے شک کوئی نہیں بخشتا گناہ سوا تیرے۔

ف : اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاطْوِعَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ آئِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کرنے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سُبحان الذی سے مُنقلبون تک کہتے یعنی ایک بار پھر اللھم سے فی اھلنا تک پڑھتے یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقوی اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دے ہمارے لئے زمین کی مسافت کو، یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں، یا اللہ تو ہمارے ساتھ رہ سفر میں اور خلیفہ رہ گھر میں۔ اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں اگر خدا نے چاہا تو توبہ کرنے والے، اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ

باب آندھی کی دُعا میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الرِّيْحَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ۔

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوا چلتی، یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک، یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس کی اور جو خیر اس میں رکھی گئی ہے اور جو اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو شر اس میں رکھا گیا ہے اور جو شر اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

ف : اور اس باب میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

باب گرج کی دعا میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے تھے آواز گرج اور کڑک کی فرماتے تھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے اور بخش دے قبل اس کے۔

باب : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ۔

باب چاند دیکھنے کی دعا کا

روایت ہے طلحہ بن عبیداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے اللھم سے آخر تک پڑھتے، یعنی یا اللہ مبارک کر ہم پر اس چاند کو ساتھ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور اسلام کے، رب میرا اور تیرا اللہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رض قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

باب غصہ کی دعا کا

روایت ہے معاذ رض سے کہا دو شخص آپس میں سخت و سست کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کے پاس، یہاں تک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا آپ نے میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے اور وہ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندے ہوئے سے۔

ف: اس باب میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی اور یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عبدالرحمن بن لیلی نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمر بن خطاب کی خلافت میں اور عمر بن خطاب رض جب شہید ہوئے تو عبدالرحمن بن ابی لیلی چھ برس کے تھے۔ ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے اور روایت کی ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے عمر بن خطاب سے اور دیکھا ہے ان کو، اور عبدالرحمن کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلی یعنی ان کے باپ کا نام یسار ہے اور روایت کی گئی ہے عبدالرحمن سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے ایک سو بیس صحابہ رض کو انصار سے رضی اللہ عنہم اجمعین

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

باب برا خواب دیکھنے کی دعا اور اچھے خواب کے بیان میں

روایت ہے ابو سعید خدری رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تعریف کرے اللہ کی۔ اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اس کے سوا ایسی چیز جس کو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس پناہ مانگے اس کے شر سے اور کسی سے ذکر نہ کرے اس کا کہ وہ اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

ف: اس باب میں ابی قتادہ رض سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابن الهاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ہے ان سے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ۔

نیا پھل دیکھنے کی دعا

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے پھر جب آپ لیتے فرماتے اللہم سے ومثلہ معہ تک یعنی یا اللہ برکت دے ہمارے لیئے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اس نے دعا کی مکہ کے لیئے اور میں تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیئے مثل اس کے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لیئے اور برابر اس کے اور بھی اس کے ساتھ پھر بلاتے م

چھوٹے لڑکے کو جسے دیکھتے اور وہ پھل اس کو دے دیتے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

باب کھانے پینے کی دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہؓ کے گھر میں سو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اس میں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں آپ کے داہنے اور خالدؓ بائیں تھے سو مجھ سے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالدؓ کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کروں گا آپ کے جھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ یعنی اللہ برکت دے ہم کو اس میں اور کھلا اس سے اچھا اور جس کو اللہ دودھ پلائے تو چاہیئے کہ کہے اللہم بارک لنا فیہ وزدنا منہ یعنی یا اللہ برکت دے ہم کو بھی اور فرمایا آپ نے کہ کوئی شئے ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حرملہ سے اور بعضوں نے کہا عمرو بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں۔

مترجم : اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحابؓ حضرتؐ پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھیں۔ دوسری یہ کہ پینے کے بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں پر۔ تیسری یہ کہ سؤر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اس لیئے ابن عباسؓ نے اس میں ایثار نہ کیا معلوم ہوا

کہ امورِ دینیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صفِ اوّل کسی پر ایثار کرنا۔ چوتھی دعا تمام کھانوں کی۔ پانچویں دعا دودھ کی۔ چھٹی یہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شئی نہیں کہ حضرتؐ نے اس میں یہ دعا نہ کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شئی طعام و شراب کے قائم مقام سوا اس کے نہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ۔

باب کھانے سے فارغ ہونے کی دعا کا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔

روایت ہے ابو امامہؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے جب دسترخوان اٹھاتے تھے تو آپ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی کہ نہیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اس سے اے رب ہمارے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔

روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے یا پیتے، فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بنایا ہم کو مسلمان۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

روایت ہے معاذ بن انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھایا کچھ کھانا پھر کہا الحمد للہ سے ولا قوۃ تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوۃ کے، بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهِيقَ الْحِمَارِ۔

باب گدھے کی آواز سننے کی دعا میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لیے کہ اس نے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اس نے دیکھا ہے شیطان کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ۔

باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ سے باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اس کے چھوٹے گناہوں کا۔ اگرچہ دریا کے کف کے برابر ہوں

خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابی بلج سے اسی سند سے مانند اس کے مگر مرفوع نہیں کیا اس کو اور ابو بلج کا نام یحیٰی ہے اور وہ بیٹے ہیں ابی سلیم کے اور بعضوں نے ابن سلیم کہا ہے، روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابی بلج سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بلج سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اس کو۔

عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيْرَةً وَرَفَعُوْا بِهَا اَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوْسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

روایت ہے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک غزوہ میں پھر جب پھرے ہم اور قریب پہنچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اس کے ساتھ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بے شک رب میرا بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سواریوں میں ہے یعنی ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو۔ پھر فرمایا اے عبداللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلادوں تجھ کو ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لاحول ہے

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمٰن بن مل اور ابو نعامہ کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہیں عیسیٰ کے اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اس کی ہر جگہ ہے یعنی یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اس کی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ اور لہبیہ کا عقیدہ فاسد ہے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاِنَّهَا قِيْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملے مجھ سے ابراہیم علیہ السلام شب معراج میں اور کہا اے محمدؐ تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور خبر دو ان کو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اس کا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ہے۔

ف : اس باب میں ابو ایوبؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابن مسعودؓ کی روایت سے۔

عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَائِهِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّكْسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ تُكْتَبُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ۔

روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہمنشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کماوے ہزار نیکیاں یعنی ہر روز، سو ایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکر کماوے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکھی جاویں اس کے لیے ہزار نیکیاں اور اتاری جاویں اس سے ہزار برائیاں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ۔

روایت ہے جابر رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اس کے لیئے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابر رضؓ سے روایت کرتے ہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اس کے لیئے ایک درخت ہیں، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا سبحان اللہ وبحمدہ سو بار بخشے جاویں گے اس کے گناہ اگرچہ کفِ دریا کے برابر ہوں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر، بھاری ہیں میزان پر، پیارے ہیں رحمٰن کو، سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک ہر روز سو بار اس کو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنے کا، اور لکھی جاویں گی اس کے لیے سو نیکیاں اور مٹائی جاویں گی اس کے لیئے سو برائیاں۔ اور ایک پناہ ہوگی اس کے لیئے شیطان سے اس دن شام تک اور آخرت میں کوئی اس سے اچھے عمل نہ لاوے گا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائے جاتے ہیں اس کے گناہ اگرچہ کفِ دریا سے بھی زیادہ ہوں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْهِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کہے صبح کو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار نہ لاوے قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو برابر کہا کرے یا اس سے زیادہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَهٗ مِائَةً وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً کُتِبَتْ لَهٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ لَهٗ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے یاروں سے کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کیلیے دس نیکیاں لکھی جاویں گی اور جس نے اس کو دس بار کہا اس کیلیے سو نیکیاں لکھی جاویں گی اور جس نے سو بار کہا اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جاویں گی اور جس نے زیادہ کہا اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور جو بخشش مانگے اللہ اس کو بخش دے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ کَانَ کَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ کَانَ کَمَنْ حَمَلَ عَلٰی مِائَةِ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ کَانَ کَمَنْ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَمَنْ کَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِیِّ لَمْ یَاْتِ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَحَدٌ بِاَکْثَرَ مِمَّا اَتٰی اِلَّا مَنْ قَالَ اَوْ زَادَ عَلٰی مَا قَالَ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ سو بار صبح اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کیے اس نے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کی راہ میں یا فرمایا کہ سو جہاد کیے اور جو لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کیے اس نے سو غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لائے گا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اس سے زیادہ مگر جس نے اس سے زیادہ کہا یا اس کے برابر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے حسین بن اسود نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے، انہوں نے ابی البشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایک بار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں۔

بَابٌ

عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَرْبَعِیْنَ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ۔

روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے اشہد سے کفوًا احد تک دس بار لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاری نے

نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ کُلَّهٗ فِیْ حِرْزٍ مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْهٍ وَّحُرِسَ مِنَ الشَّیْطَانِ لَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْكُ بِاللّٰهِ۔

روایت ہے ابوذرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پاؤں موڑے ہو یعنی دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دس بار لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک، لکھی جائیں گی اس کے لیئے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں اور بلند کیئے جائیں گے اس کے دس درجے اور اس دن محفوظ رہے گا وہ ہر برائی سے اور نگہبانی کی جائے گی اس کی شیطان سے اور ہلاک نہ کرے گا اس کو اس دن کوئی گناہ سوا شرک کے، یعنی اگر شرک کرے گا تو ہلاک ہو گا اور گناہ معاف ہو جائیں گے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب متفرق دعاؤں کے بیان میں

عَنْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّدْعُوْ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی قَالَ زَیْدٌ فَذَکَرْتُهٗ لِزُهَیْرِ بْنِ مُعَاوِیَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسِنِیْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَیْدٌ ثُمَّ ذَکَرْتُهٗ لِسُفْیَانَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَّالِكٍ۔

روایت ہے بریدہ اسلمیؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اللھم سے کفوًا احد تک یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسی کو اور نہ جنا تجھ کو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں، کہا راوی نے کہ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کی جائے اس سے تو قبول کی جائے اور جب مانگا جائے اس کے وسیلہ سے تو عنایت کرے کہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے ابواسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مغول سے، کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنی ہے یہ روایت ابواسحاق نے مالک بن مغول سے۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِیْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

روایت ہے اسماءؓ بنت یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے والٰھکم الٰہ واحد الآیۃ اور آل عمران کے شروع کی آیت الم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔

وَفَاتِحَةُ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ۔

روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہا کہ ایک بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اللھم اغفرلی وارحمنی یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر، سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھ کر بیٹھے تو حمد کر اللہ کی جیسے اس کو لائق ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر اللہ سے پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اس کے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا اس سے آپ نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اس کو حیوۃ بن شریح نے ابوہانی سے اور ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابوعلی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اور تم کو یقین ہو قبول ہونے کا اور یاد رکھو کہ اللہ قبول نہیں کرتا غافل اور کھیلتے ہوئے دل سے کچھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَآءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ مَا شَآءَ۔

روایت ہے فضالہؓ بن عبید سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اس نے، پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کرے اللہ کے حمد اور ثنا سے پھر درود بھیج نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر، پھر دعا کرے جو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ان لفظوں سے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت

والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش کا، اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے محمد سے یعنی بخاریؒ سے کہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا انہوں نے آئیں فاطمہ رضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں، سو فرمایا ان سے آپؐ نے کہ کہو تم اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ پروردگار سات آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اے رب ہر چیز کے اتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے ان کی چوٹی تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں، ادا کر دے میرا قرض اور بے پروا کر دے مجھ کو محتاجی سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوہریرہ رضہ کا۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جس میں خوف یعنی خدا کا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے۔

ف : اس باب میں جابر رضہ اور ابوہریرہ رضہ اور ابن مسعود رضہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ یَا حُصَیْنُ کَمْ تَعْبُدُ الْیَوْمَ اِلٰهًا قَالَ اَبِیْ سَبْعَةً سِتَّةً فِی الْاَرْضِ وَوَاحِدًا فِی السَّمَاءِ قَالَ فَاَیُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ قَالَ یَا حُصَیْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ کَلِمَتَیْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا اَسْلَمَ حُصَیْنٌ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِی الْکَلِمَتَیْنِ اللَّتَیْنِ وَعَدْتَنِیْ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں، فرمایا آپ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ نے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لائے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھا دوں کہ نفع دیں تجھ کو، کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوئے عرض کی یا رسول اللہ اب سکھا دیجیے مجھے وہ کلمے جن کا وعدہ کیا تھا آپؐ نے کہہ اللہم سے

آخر تک یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور سند سے بھی۔

بَابٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا اکثر میں سنتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھم سے آخر تک، یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم اور تھکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبہ اور مردوں کے غصہ سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ۔

باب انگلیوں پر گننے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہی عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور اس باب میں لیسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہو گئے تھے سو فرمایا ان سے آپ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي

روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا میں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اللّٰھم سے اما اباباد

أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ۔

تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اس کی جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچائے مجھے تیری محبت تک، یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لیئے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت جب ان کا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

باب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ۔

روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی اللّٰہم سے آخر تک یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اس کی جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو کر دے اس کو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری پیاری چیزوں سے تو کر دے اس کو موجب فراغت کا اس چیز کے لیئے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیری مرضیات اور محبوبات میں خروج ہو اور جو جائے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیری مرضیات میں مشغول رہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابوجعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

مترجم: حقیقت میں یہ دعا ہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتی ہے جیسا سنگ گراں شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس کی لذت عنایت فرمائے۔ اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین۔

باب عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ قَالَ فَأَخَذَ بِكَفِّي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي فَرْجَهُ۔

روایت ہے شکل بن حمید سے، انہوں نے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائیے کہ میں اس کو پڑھا کروں، سو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اللہم سے منیتی تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ ہلال بن یحییٰ سے روایت کرتے ہیں

باب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے ہوں قرآن کی اللّٰہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے۔ اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے زندگی اور موت کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھودے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کردے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دوری ڈال دی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔

روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا مجھ کو رفیق اعلیٰ سے یعنی بلند گروہ یعنی فرشتوں سے یا جماعت انبیاء سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهٗ فَوَقَعَ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوتی تھی بازو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے آپ کو رات کو نہ پایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک یعنی پناہ میں آتا ہوں میں تیری رضا کے تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کر سکتا تیری۔

بَابٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھ کو اگر تو چاہے یا رحم کر

شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

کر مجھ پر اگر تو چاہے چاہیے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنے والا اس کے لیئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے کہ میں قبول کرلوں دعا اس کی، کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تاکہ میں دوں اس کو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخش دوں میں اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی مسعود اور جبیر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابوالدرداء اور عثمان ابن ابی العاص سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ۔

روایت ہے ابوامامہ رضہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپ نے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ابوذر سے اور ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا اخیر رات کی بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونے کی اور مانند اس کے۔

بَابٌ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذٰلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔

روایت ہے انس رضہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کہا صبح کو اللھم سے رسولک تک یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور ساری مخلوق کو اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے، اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے انتہی تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ دُعَاءَكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ

روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سنی میں نے ایک دعا آپ کی آج کی رات سو پہنچی مجھے اس دعا سے یہ کہ آپ فرماتے تھے اللھم سے رزقتنی تک یعنی یا اللہ بخش دے گناہ میرے اور کشادگی دے میرے گھر میں اور برکت دے میرے رزق میں، فرمایا

تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا۔ آپ نے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنی دین و دنیا کی سب بھلائیاں اس میں آگئیں۔ **ف**: ابو السلیل کا نام ضریب بن نفیر ہے اور کوئی نفیر فا کے ساتھ کہتا ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

باب عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کم کسی مجلس سے اٹھتے بغیر اس کے کہ یہ دعا کر لیں اپنے اصحابؓ کے لیے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ بانٹ دے ہمارے لیے اپنا خوف اتنا کہ حائل ہو جائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرماں برداری اتنی کہ پہنچا دیوے ہم کو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہو جاویں ہم پر مصیبتیں دنیا کی، اور برخورداری دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوتوں سے جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کر دے ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ہم پر ظلم کرے اور مدد دے ہم کو اس پر جو ہم پر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مسلط نہ کر ہم پر ایسے شخص کو جو رحم نہ کرے ہم پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ خالد بن ابی عمران سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

مترجم: اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں۔

اوّل فضیلت خوفِ الٰہی کی کہ وہ حائل اور مانع ہو جاتا ہے بندوں کا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا نافرمان خدا کا ہے اتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقویٰ اور گناہوں سے بچنا یہی خوف ہے اور خوفِ خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرتؐ اپنے اور اصحابؓ کیلئے ہمیشہ مانگتے تھے

دوسری فضیلت یقین کی کہ بیان فرمایا آپؐ نے کہ یقین سے مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں اس لیے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے اور جن کو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالیٰ ثوابِ کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرمائے گا اس پر ریاضاتِ شاقہ آسان ہو جاتی ہیں اور جس کو یقین ہوا کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ نے صابرین کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اس کو بے شک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی وعید اور عذابِ قبر اور عذابِ حشر و نار کا یقین ہو جاتا ہے تو آدمی کو ترکِ معاصی اور شہوات آسان ہو جاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے۔

چوتھی یہ جو فرمایا کہ خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ظلم کرے ہم پر اس میں تعلیم کی کہ بے قصور سے انتقام نہ لیں اور ایک کی تقصیر پر دوسرے کو سزا نہ دیں جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دس کو مارتے۔

پانچویں یہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین میں اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر و محتاجی ہوئی یا دکھ درد بیماری ہوئی، دوسری مصیبت دین میں کہ صحبت اہل بدع کی ہوئی یا رفاقت فساق کی یا معیت زانیوں کی یا گرفتاری معاصی میں کہ اس سے آدمی کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے اور دین میں خلل آتا ہے اور اس میں ہرگز ثواب کی توقع نہیں، پس اس سے پناہ مانگی آپؐ نے۔

چھٹی مذمت دنیا کی کہ دعا کی آپ نے کہ اس کو ہمارا بڑا مقصود نہ کر اس لیئے کہ دنیا ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے۔ چنانچہ مروی ہے آپ سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اس کی مدد کرے۔

ساتویں مذمت حاکم ظالم بے رحم ناخدا ترس کی کہ اس سے پناہ مانگی آپ نے۔

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ سَمِعَنِیْ اَبِیْ وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ یَا بُنَیَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ ھٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُھُنَّ قَالَ اَلْزِمْھُنَّ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُھُنَّ۔

روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ رضہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میرے باپ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تم نے یہ دعا میں نے کہا تم سے کہا انہوں نے کہ گانٹھ میں باندھ رکھو اس دعا کو اس لیئے کہ میں نے سنی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اس کو پڑھتے تھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَھُنَّ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَاِنْ کُنْتَ مَغْفُوْرًا لَکَ قَالَ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ قَالَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِیْہِ بِمِثْلِ ذٰلِکَ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ فِیْ اٰخِرِھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تم کو ایسے کلمات کہ اگر تو ان کو کہے تو بخش دیا جائے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجے بلند ہوں کہہ تو لا الہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے، بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہم کو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اس کے مگر انہوں نے آخر میں الحمد للہ رب العالمین پڑھایا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں وہ علی رضہ سے۔

بَابٌ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ لَہٗ۔

روایت ہے سعد رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں ایسی ہے کہ جو مسلمان اس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الہ سے ظالمین تک، یعنی نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں۔

ف : محمد بن یوسف نے ایک بار یوں کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نے روایت کی ہو اپنے باپ سے اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کی مانند۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً غَیْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو۔ جو یاد کرے داخل ہو جنت میں۔

ف : یوسف نے کہا خبر دی ہم کو عبدالاعلیٰ نے ہشام سے انہوں نے محمد بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً غَیْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ایک کم سو جو احصا کرے ان کا ، داخل ہو جنت میں ھو الذی سے آخر تک۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْحَکَمُ الْعَدْلُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ الْحَلِیْمُ الْعَظِیْمُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ الْکَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَکِیْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَکِیْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْمُحْیِیْ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیْ الْمُتَعَالِیْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِیْ الْمَانِعُ الضَّآرُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِیْعُ ...... الْبَاقِیْ الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابوہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسمائے الٰہی کا مگر اسی روایت میں ، اور روایت کی آدم بن ابی ایاس نے یہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا اس میں اسماء کا اور اس کی اسناد صحیح نہیں ، روایت کی ہم سے ابن ابی عمر رضؓ نے انہوں نے سفیان سے ۔ انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں ، اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل اس کی مذکور نہیں غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے ابی الزناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔

مترجم : اس حدیث کے متعلق کئی فوائد ہیں کہ ان کا جاننا ضروری ہے اور نہایت مفید۔

اول یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمّٰی ہے یا غیر مسمّٰی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل میں داخل ہیں اور گفتگو اس میں محض لایعنی اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا خوبی اسلام کی یہ ہے کہ بالایعنی کو چھوڑ دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حال میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے وَکُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ پس مومن کامل کو چاہیئے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لا و نعم کچھ نہ بولے اور گفت وشنید اس میں خلاف سلف جانے۔

دوم یہ کہ حصر اسماء میں علماء کے دو قول ہیں، جمہور تو اسی طرف گئے ہیں کہ اسمائے الٰہی اس سے زیادہ بھی ہیں ولیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسمائے حسنٰی اسی عدد میں محصور ہیں مگر نووی نے جمہور کے اس قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعودؓ کی روایت جس کو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ ہیں دَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اور ایک روایت میں ہے دَ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ ان ننانوے کے سوا اور بھی نام ہیں اس تعالیٰ شانہ کے۔

سوم یہ کہ احصاء جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں۔

اول یہ کہ احصاء اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے۔

دوم اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا ان مفہوموں سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہو جانا اور ظہور ان کے حقائق کا اور بروز ان کے نتائج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو ساوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجرؒ نے اس میں چار قول ذکر کیے ہیں۔

پہلا یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک بھی یہی ہے۔

دوسرا یہ کہ معنی اس کے پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔

تیسرا یہ کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ تخلق ہوا۔

چوتھا یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اس لیے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبداللہ زبیری۔

چہارم معانی اسمائے الٰہیہ میں اَللّٰهُ حلیمی نے کہا ہے کہ یہ اکبر اسماء ہے اور اجمع ان کا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام سے معنوع ہے غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں کہ اس کے سوا کسی کو اللہ کہیں اور سیبویہ سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے۔ اور خلیل سے دو روایتیں ہیں اور بیضاوی نے اس کو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک میں بہت ہیں اور بیہقی نے کہا ان سب قولوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے۔ اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتقہ کے۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ قول مشہور یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور رحمٰن میں زیادہ رحمت بوجھی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعضوں نے کہا کہ رحمٰن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم دقیق ہیں اور ایک میں دقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے اَلْمَلِكُ سب کا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب ونقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مؤمنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن میں رکھنے والا اَلْمُهَيْمِنُ شاہد امانت دار محافظ اَلْعَزِيْزُ غالب عزت والا اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا اَلْمُتَكَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا۔ اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت بنانے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کی برائیوں

کو ڈھکنے والا۔ اَلْقَہَّارُ سب پر غالب اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی دینے والا اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت
کے دروازے کھولنے والا اَلْعَلِیْمُ ہر چیز جاننے والا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے
والا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا روحوں کا بدن میں اَلْخَافِضُ پست کرنے والا مغروروں کا اور زیر کرنے والا
سرکشوں کا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مؤمنین منکسرین کا بالادست کرنے والا زیر دستوں کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے
والا اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِیْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَکَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ منصف مزاج حاکم اَللَّطِیْفُ مہربان باریک
دان اَلْخَبِیْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِیْمُ بردبار بری سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جس کی بڑائی
وہم وخیال سے باہر ہو اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشَّکُوْرُ شکر گذاروں کا قدردان اَلْعَلِیُّ سب سے اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا ۔
اَلْحَفِیْظُ اپنی مخلوق کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظ یا قدرت خلائق کا قوت دینے والا اَلْحَسِیْبُ تمام عالم کو کافی اس کے
سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑے شان والا اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم کہ جس کے عطا کی انتہا نہیں اَلرَّقِیْبُ
ہر شے کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنے والا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطا اَلْحَکِیْمُ حاکم باحکمت استوارکار
اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا محب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا
اَلشَّہِیْدُ ہر چیز اس کے آگے حاضر اَلْحَقُّ سچ سچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز
روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ استوار کہ جس کو تھکن اور ماندگی نہیں اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر
کام کا سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیْ ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِئُ بے مثال کے عالم کا ایجاد
کرنے والا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا اَلْمُحْیِیْ جلانے والا اَلْمُمِیْتُ مارنے
والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قائم دوسروں کا تھامنے والا اَلْوَاجِدُ غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی
والا اَلْوَاحِدُ اکا جس کا دوسرا کوئی نہیں اَلصَّمَدُ سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پئے سب اس کے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز۔
اَلْقَادِرُ صاحب قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ سب سے
پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں اَلظَّاہِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر
جس کے اوپر کوئی نہیں اَلْبَاطِنُ خلق کے وہم ونظر سے چھپا جس کی کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں ۔ اَلْوَالِیُ مالک صاحب حکومت
اَلْمُتَعَالِیُ بلند شان اور بلند ذات والا یعنی ذات اس کی عرش پر ہے سب سے اوپر اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ
قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کو سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانے والا گنہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّءُوْفُ نہایت
مہربانی والا مَالِکُ الْمُلْکِ سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جلال والا صاحب تعظیم
وتکریم اَلْمُقْسِطُ عادل منصف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلائق کا جمع کرنے والا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیْ جس کو
چاہے بے پروا بنا دے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والا اَلنَّافِعُ نفع دینے والا اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور غیر کا
ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے اَلْہَادِیُ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور نئی
اور بیچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ

راہ نما الصَّبُوْرُ بڑی سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ وَمَا الرَّتْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو، میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ جنت کے باغ کون ہیں آپؐ نے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کی کیونکر ہے چرنا ان میں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو، پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں، فرمایا حلقے وعظ کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کی روایت سے۔

باب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمْ مُصِیْبَةٌ فَلْیَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا وَاَبْدِلْنِیْ مِنْهَا خَیْرًا فَلَمَّا احْتُضِرَ اَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ اخْلُفْ فِیْ اَهْلِیْ خَیْرًا مِّنِّیْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْهَا۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں ابوسلمہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہنچے کسی کو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیرا تک یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں سو ثواب دے مجھ کو اس میں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنی جو فوت ہوگئی مجھ سے پھر جب موت حاضر ہوئی ابوسلمہ کی تو دعا کی انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو، پھر جب ان کی روح قبض ہوگئی، ام سلمہ نے کہا انا للہ سے آخر تک یعنی ہم اللہ کے مال ہیں ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوسلمہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد ہے۔

مترجم : اللہ تعالیٰ نے ام سلمہ کی دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات المؤمنین میں داخل ہوئیں اللہ راضی ہو ان سب سے۔

باب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ یَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَاُعْطِیْتَهَا فِی الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپؐ نے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ دوسرے دن اور اس نے ویسا ہی عرض کیا آپؐ نے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپؐ نے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھ کو عافیت دنیا میں اور آخرت میں تو تو مراد کو پہنچ گیا یعنی پھر کیا چاہیے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت ای سے اسے جانتے ہیں ۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ بتایئے مجھ کو اگر میں جان جاؤں کہ کون سی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھوں آپ نے فرمایا کہہ اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے والے کو، سو مجھ کو بخش۔ ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے سکھایئے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپ نے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں ٹھہرا اور یہی عرض کی آپ نے فرمایا اے عباس رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ وہ بیٹے حارث کے ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور ان کو سماع ہے عباس سے ۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي۔

روایت ہے ابوبکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام میں ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زنفل کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک ان کو زنفل بن عبداللہ العرفی کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور اکیلے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے اور ان کا کوئی متابع نہیں ۔

بَابٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ أَوْ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا۔

روایت ہے ابومالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنی ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھر دیتے ہیں یا ہر ایک ان میں کا بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیری نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بیچنے والا ہے اپنے نفس کا پھر یا اس کا آزاد کرنے والا ہے یا ہلاک کرنے والا یعنی اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد للہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ۔

روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گن دیئے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلی بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمد للہ بھر دیتی ہے اس کو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے بیچ کو چوتھا یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچویں یہ کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے۔

بَابٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَآبِي وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تجھ کو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لیے ہے نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سے سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو ہوا لاتی ہے۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

بَابٌ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ پڑھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یا رسول اللہ آپ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں جو ان کی جامع ہو تم کہو اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اس کے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر اللہ کی طرف سے ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكِ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے شہر بن حوشب سے کہا انہوں نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اے ام المؤمنین حضرت کی اکثر دعا کیا تھی جب وہ آپ کے پاس ہوتے انہوں نے کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے جما دے میرے دل کو اپنے دین پر سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ

مَا اَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهٗ لَيْسَ اٰدَمِيٌّ اِلَّا وَقَلْبُهٗ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ فَمَنْ شَاءَ اَقَامَ وَمَنْ شَاءَ اَزَاغَ فَتَلَا مُعَاذٌ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا لا تزغ الاية۔

آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہ ہو، پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے یعنی دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی ربنا لاتزغ الایۃ یعنی اے رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہدایت کی تو نے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور نواس بن سمعان اور انسؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن عمرو اور نعیم بن ہمار سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی خالدؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رات کو میں نہ سو سکا یعنی کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اللّٰھم سے آخر تک، یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمان کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جا تو ہمسایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کو نہ زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا بغاوت عزیز ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

ف: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا۔ بعض محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اس کے اور وہ مرسل ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک یعنی میں اللہ کی پوری باتوں کے پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطان کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آویں سو وہ خواب اسے ضرر نہ کرے گا اور عبداللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اس کو جو بالغ ہوتا تھا ان کی اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اس کو لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ **ف:** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَحَدٌ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابووائل سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا ابووائل سے کہ تم نے خود سنا عبداللہؓ سے انہوں نے کہا کہ ہاں مرفوع کی انہوں نے روایت یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اور اس لیے حرام کیا اس نے بے حیائیوں کو کھلی ہوں یا چھپی اور کسی کو تعریف اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اس لیے اس نے خود تعریف کی اپنی ذاتِ مقدس کی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھایئے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہہ تو اللّٰہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو، سو بخش دے مجھ کو اپنے نزدیک سے بخشنا اور رحمت کر مجھ پر بیشک تو ہی ہے بخشنے والے رحمت کرنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی سخت کام ان پر آتا فرماتے یا حیُّ یا قیوم برحمتک استغیث یعنی اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے لازم پکڑو تم ذوالجلال والاکرام کو یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ انس رضی اللہ عنہ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے چنانچہ روایت کی ہم نے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاکرام یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مؤمل نے اس میں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے، وہ روایت کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلُ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزُ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْاَلْهُ الْعَافِيَةَ۔

روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پوری نعمت تو آپ نے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اس نے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اس سے بہتری کی آپ نے فرمایا پوری نعمت سے ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام آپ نے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپ نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپ نے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے۔

روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسمٰعیل سے انہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

باب عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتَّى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ۔

روایت ہے ابو امامہ باہلی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جاوے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا ہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے۔ نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کی اللہ اسے عنایت فرماتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجُرَّهُ إِلَى مُسْلِمٍ۔

روایت ہے ابو راشد حبرانی سے کہا انہوں نے کہ آیا میں عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سنی ہو تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے، سو انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھوا دیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ میں نے اسے دیکھا اس میں لکھا تھا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکھا دیجئے مجھ کو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپؐ نے کہو تم اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے کوئی معبود برحق نہیں مگر تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد اور شراکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هَذِهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے سو مارا اس کو اپنی لاٹھی سے اور پتے اس کے جھڑ پڑے سو فرمایا آپؐ نے کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا ان کو انسؓ سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انسؓ کو اور نظر کی ہے ان کی طرف۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِيبٍ السَّبَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ

روایت ہے عمارہ بن شبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار بعد مغرب کے بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کہ حفاظت کریں گے وہ اس کی صبح تک اور لکھی

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰی اَثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً يَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَ كُتِبَ لَهٗ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَ مُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَ كَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ۔

جائیں گی اس کے لیئے دس نیکیاں رحمت کی واجب کرنے والی، اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں ہلاک کرنے والی اور ثواب ہوگا اس کو دس بردہ آزاد کرنے کا جو مسلمان ہوں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شبیب کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ۔

باب توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ کی رحمت کا اپنے بندوں پر۔

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ يَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَآءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قُلْتُ اِنَّهٗ حَكَّ فِیْ صَدْرِیْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَآئِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ امْرَاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِیْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِّنْ غَآئِطٍ وَّ بَوْلٍ وَّ نَوْمٍ قَالَ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ يَذْكُرُ فِی الْهَوٰی شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِیٌّ بِصَوْتٍ لَّهٗ جَهْوَرِیٍّ يَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ صَوْتِهٖ هَآؤُمُ فَقُلْنَا لَهٗ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَلْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى ذَكَرَ بَابًا مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيْرَةُ عَرْضِهٖ اَوْ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ

روایت ہے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں ان سے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زر سو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو سو کہا انہوں نے کہ ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں طالب علم کے لیئے اس کی طلب سے راضی ہو کر پھر میں نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پاخانے اور پیشاب کے کریں یا نہ کریں اور میں ایک صحابی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تم سے کہ کچھ سنا ہے تم نے حضرتؐ سے کہ ذکر کرتے ہوں اس کا کہا انہوں نے کہ ہاں ہم کو حکم کرتے تھے آپؐ جب ہم مسافر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لیئے اور نہ اتاریں ہم پاخانے یا پیشاب یا سونے کے بعد، پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تم نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گوار آیا اور اس نے بلند آواز سے پکارا یا محمدؐ سو حضرتؐ نے اس کو جواب دیا اسی آواز سے اور فرمایا کہ آؤ ہم نے اس سے کہا اے خرابی تیری پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منع ہے ان کے پاس آواز بلند کرنا سو کہا اس نے واللہ میں پست نہ کروں گا اپنی آواز اور کہا اس نے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا ان سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگرچہ ان کے برابر نہ ہو، پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کی طرف ہے چوڑان اس کی

يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا يَعْنِيْ لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ ۔

ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیس یا ستر برس تک اس میں چلا جائے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف سے پیدا کیا ہے اس کو اللہ نے جس دن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لیئے اور بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّهٗ حَاكَ اَوْ قَالَ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَخْلَعَ خِفَافَنَا ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوٰى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ بِصَوْتٍ جَهْوَرِيٍّ اَعْرَابِيٌّ جِلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ اِنَّكَ قَدْ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَحْوٍ مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ قَالَ زِرٌّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِيْ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ۔

ترجمہ اس کا اوپر گذرا۔

اس میں عربی کو جلف جاف کہا یعنی احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی یَوْمَ یَاْتِیْ الآیۃ یعنی جس دن آ جائیں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی نفع نہ دے گا اس دن کسی کو ایمان اس کا یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ غرغرا نہ لگے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن عمر رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی روایت کے اسی کے ہم معنی۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهٖ اِذَا وَجَدَهَا۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پاکر خوش ہو۔

ف : اس باب میں ابن مسعود رض اور نعمان بن بشیر اور انس رض سے بھی روایت ہے یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا یُذْنِبُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ۔

روایت ہے ابوایوب سے کہ جب ان کو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز سنی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تم سے چھپا رکھا سنا میں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ ان کے گناہ معاف کرے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہیں ابوایوب رض سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عمرو سے جو مولیٰ ہیں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابوایوب رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

بَابٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰی مَا كَانَ فِیْكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔

روایت ہے انس بن مالک رض سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم ؑ کے تو جب تک مجھے پکارے جائے گا اور مجھ سے امید مغفرت کی رکھے گا، میں تجھے بخشتا رہوں گا تو کسی کام میں ہو اور میں پروا نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچ جائیں گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھ سے تو بھی بخش دوں میں تجھ کو اور میں پروا نہیں رکھتا اے بیٹے آدم ؑ کے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسی کو تو میں اتنی ہی بخشش لے کر تیرے آگے آؤں گا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم : یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کیے ہیں فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی میں پھر یوں سمجھیے کہ جتنے گناہ ان سب گناہ گاروں سے ہوئے ہیں سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یہی حق ہے اس لیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ

سمجھے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اللہ کے تقصیروار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اس کے روبرو کسی کی حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا۔ سو جب یہ بات دل میں خوب ثابت ہو جاتی ہے پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک کر اور ان کا ہول و ڈر اس کے دل پر گھر کر رہا ہوگا اور ان سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بے شک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جوں جوں اس کا اضطرار اور بیقراری گناہوں کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے ڈوں ڈوں رحمت الٰہی اس پر زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ سو یہ سمجھنا چاہیے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی۔ فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے، اور عاصی پر تقصیر لاکھ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَیْنَ خَلْقِهٖ یَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ رَحْمَةً۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت اس میں سے یعنی دنیا میں کہ جس کے سبب سے لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں یعنی قیامت کے دن ان سے بخشے گا اپنے موحد بندوں کو۔

ف:۔ اس باب میں سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِی الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَّلَوْ یَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جان لے مومن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نہ کرے جنت کی کوئی۔ اور اگر جان لے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے ناامید نہ ہو جنت سے کوئی۔

ف:۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں

مترجم: حقیقت میں اللہ کی رحمت اور اس کا عذاب بے حساب ہیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ شعر

بتہدید گر بر کشد تیغ حکم | بمانند کرو بیان صم و بکم
دگر در دہد یک صلائے کرم | عزازیل گوید نصیبے برم

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِیْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب پیدا کیا مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنی ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰی وَهُوَ یَدْعُوْ وَهُوَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اور ایک شخص نماز پڑھ چکا تھا اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا اللّٰھم سے الاکرام تک یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو، تو ہی ہے

ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا اللهَ دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَى۔

احسان کرنے والا، پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا، صاحب بزرگی اور بڑائی کا، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم جن لفظوں سے اس نے دعا کی دعا کی اس نے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کی جائے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انس رضی اللہ عنہ سے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَظُنُّهُ قَالَ أَوْ أَحَدُهُمَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اس کے پاس اور درود نہ پڑھا مجھ پر اور ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ آیا اس پر رمضان اور چلا گیا قبل اس کے وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اس کے جس نے پایا اپنے ماں باپ کو بوڑھا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں، یعنی ان کی خدمت سے مستحق جنت نہ ہوا، کہا عبد الرحمٰن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا ایک ان میں کا یعنی ماں باپ کا۔

ف: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ربعی بن ابراہیم اور وہ بھائی ہیں اسمٰعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار مجلس میں تو کافی ہے اس کو جب تلک اس مجلس میں رہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بخیل وہ ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو، اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ ٹھنڈا کر دے میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا يُعْطَى أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے لیے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لیے دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگتا اللہ کو اتنی پیاری نہیں معلوم ہوتی جتنی عافیت

الْعَافِيَةَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ۔

مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترے گی یا ابھی نہیں اتری سو لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن ابی بکر قرشی سے اور وہ ملیکی ہیں اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، کلام کیا ہے ان میں بعض محدثین نے ان کے حافظہ کی طرف سے اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے اللہ سے نہیں مانگی کوئی شئے پیاری زیادہ عافیت سے روایت کی یہ ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے۔

عَنْ بِلَالٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهُ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَتَكْفِيْرٌ لِلسَّيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ۔

روایت ہے بلال رضہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم رات کا جاگنا کہ وہ طریقہ ہے تمہارے اگلے لوگوں کا اور رات کا جاگنا یعنی نماز پڑھنا نزدیکی ہے اللہ کی اور دوری ہے گناہوں سے، اور کفارہ ہے برائیوں کا اور دور کرنے والا ہے مرض کو بدن سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بلال رضہ سے مگر اسی سند سے اور یہ صحیح نہیں ہے از روئے اسناد کے۔ اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے کہ کہتے تھے محمد القرشی محمد بن سعید شامی ہیں اور وہ بیٹے ہیں ابو قیس کے اور وہ محمد بن حسان ہیں اور چھوڑ دی گئی حدیث ان کی اور روایت کی یہ حدیث معاویہ ابن صالح نے ربیعہ سے انہوں نے ابوادریس سے انہوں نے ابوامامہ رضہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہم سے یہ روایت محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہؓ سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابوامامہ رضہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا لازم جانو رات کا نماز پڑھنا کہ وہ طریقہ ہے تم سے اگلے نیکوکاروں کا اور نزدیکی ہے تمہارے رب کی طرف سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور مانع ہے گناہوں سے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابوادریس کی روایت سے جو انہوں نے بلال رضہ سے روایت کی۔

بَابٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریں میری امت کی ساٹھ اور ستر کے بیچ بیچ ہیں اور بہت کم ہیں جو ان سے بڑھیں

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے روایت ہے محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابوامامہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابوہریرہ رضہ سے اور سند سے سوا اس کے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَكَّارًا لَكَ ذَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ

روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے رب اعنی سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری اور نہ مدد کر کسی کی میرے اوپر اور تائید کر میری اور نہ تائید کر میرے اوپر کسی کی اور مکر کر میرے لیے اور نہ مکر کر کسی کے لیے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر مجھ کو اور آسان کر میرے لیے ہدایت اور مدد کر میری اس شخص کے اوپر

تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي۔

جو مجھ پر زیادتی کرے اور اے رب میرے کر دے تو مجھے اپنا ہی شکر کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا اور تیری ہی اطاعت کرنے والا اور تجھی سے ڈرنے والا اور تیری ہی اطاعت کرنے اور تیرے ہی سے اپنا درد واندوہ بیان کرنے والا اور تیری ہی طرف رجوع ہونے والا، اے رب قبول کر توبہ میری اور دھو دے گناہ میرا اور قبول کر دعا میری اور ثابت کر دے حجت میری اور سیدھا کر دے میری زبان کو اور ہدایت کر میرے دل کو اور نکال دے حسد میرے سینے کا۔

ف : کہا محمود بن غیلان نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر عبدی نے انہوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بددعا کی اپنے ظالم کے لئے اس نے بدلا لے لیا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوحمزہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابوحمزہ میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ میمون اعور ہیں روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابوحمزہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

بَابٌ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ اَرْبَعِ رِقَابٍ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے دس بار لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک اس کو چار بردوں کے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔

ف : روایت کی گئی یہ حدیث ابوایوب سے موقوفاً۔

بَابٌ عَنْ صَفِيَّةَ تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ اٰلَافِ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهَا قَالَ لَقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذِهٖ اَلَا اُعَلِّمُكِ بِاَكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهٖ فَقُلْتُ بَلٰى عَلِّمْنِيْ فَقَالَ قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ

روایت ہے صفیہؓ سے کہ داخل ہوئے ان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں کھجور کی کہ وہ تسبیح کرتی تھیں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے تسبیح کی ان گٹھلیوں کے اوپر میں نہ سکھادوں تجھے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکھا دیجئے، فرمایا آپ نے کہو سبحان اللہ عدد خلقہ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کی گنتی کے برابر۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم صفیہ کی روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی معروف نہیں ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيْبًا مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهَا سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللهِ

روایت ہے جویریہؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مسجد میں ان کے اوپر گزرے پھر دوبارہ آئے دوپہر کے قریب اور پوچھا ان سے کہ تم جب سے اسی حال پر ہو یعنی تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمات بتا دوں کہ تم اسے کہو یعنی تاکہ ثواب اس کے برابر پاؤ یا زیادہ پھر فرمایا آپ نے سبحان اللہ سے آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ کو اس کی مخلوق

عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

کی عدد کے برابر اور یہ تین بار کہا۔ اور پاکی ہے اللہ کو اس کی ذات مقدس کی خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ کو اس کے عرش کے وزن کے برابر اس کو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کے کلموں کی سیاہی کے برابر یہ بھی تین بار کہا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنے والے ثقہ ہیں اور روایت کی ان سے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث۔

بَابٌ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ

روایت ہے سلمان فارسی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ بڑی شرم والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اس سے کہ خالی پھیرے ان کو اور محروم رکھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہی روایت اور مرفوع نہ کی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاِصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیوں سے تو آنحضرتؐ نے فرمایا ایک سے دعا کر ایک سے دعا کر۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنی تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

اَحَادِيْثُ شَتّٰى مِنْ اَبْوَابِ الدَّعَوَاتِ

متفرق حدیثیں دعاؤں کی

دعاؤں کا بیان

عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ۔

روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر پھر روئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں یعنی ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اس لیے بعد یقین کے کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابوبکر رض سے۔

بَابٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهٗ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

روایت ہے ابوبکر رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابونصیرہ کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابوامامہ رض سے کہ حضرت عمر رض نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ سے فی حیاتی تک پھر کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اللہ کو جس نے

يَقُوْلُ مَنْ لَّبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَفِيْ سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَّمَيِّتًا۔

مجھ کو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں میں اس سے اپنی زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دے دیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ یحییٰ بن ایوب نے عبید بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہؓ سے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَّمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَّلَا أَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيْمَةً وَّأَسْرَعُ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَّأَفْضَلُ غَنِيْمَةً۔

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئے۔ سو ایک شخص نے کہا جوان کے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لائے اس سے بڑھ کر، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتادوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائے ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں: اور وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں ان سے جلد لوٹنے والے ہیں اور ان سے افضل غنیمت لانے والے

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہیں اور وہ ابوابراہیم انصاری مدنی ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی تو آپ نے فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہم کو بھی دعاؤں میں اور بھولنا نہیں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهٗ فَقَالَ إِنِّيْ قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَأَعِنِّيْ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ ثَبِيْرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکاتب اور اس نے کہا میں اپنی ادائے کتابت سے عاجز ہوگیا سو میری مدد کیجئے آپ نے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھ پر کوہ ثبیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جائے تو کہہ اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ باز رکھ اور دور کر مجھ کو اپنے حرام سے حلال دے کر اور بے پروا کر دے م

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِيْ وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَإِنْ كَانَ بَلَاءً

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرتؐ میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اٹھادے یعنی تندرست کردے اور اگر امتحان

فَصَبَّرَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ۔

منظور ہو تو صبر دے۔ سو فرمایا آپؐ نے کیونکر کہا تو نے کہا علی رضؓ نے پھر کہی میں نے وہی بات سو مارا مجھ کو آپؐ نے اپنے پیر سے اور فرمایا یا اللہ اس کو عافیت دے یا فرمایا شفا دے۔ شعبہ جو راوی حدیث ہیں ان کو شک ہے فرمایا حضرت علی رضؓ نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنی تندرست ہوگیا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

روایت ہے حضرت علی رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اذہب سے آخر تک پڑھتے یعنی یا اللہ دور کر مرض کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دے اور تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی سفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

روایت ہے حضرت علی رضؓ سے کہ وہ اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تیری رضا کی پناہ میں آتا ہے تیرے غصہ سے اور تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ اپنی ذات مبارک کی کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

عَنْ سَعْدٍ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

روایت ہے کہ سعدؓ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے، یعنی جس میں عقل جاتی رہے۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنۂ دنیا سے اور عذاب قبر سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہ عبد اللہ ابو اسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَاةٌ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللّٰهُ

روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ وہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور ان کے آگے گٹھلیاں یا کنکر تھے کہ وہ اس پر تسبیح کرتی تھیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنی ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر اور جو ان کے بیچ میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر

أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی ابد تک اور بڑائی ہے اس کو اسی کے برابر اور حول اور قوۃ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ۔

روایت ہے زبیرؓ بن عوام سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی۔

یہ حدیث غریب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ بِأَبِي وَأُمِّي تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْآنُ مِنْ صَدْرِي فَمَا أَجِدُنِي أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ وَيُثَبِّتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسَطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ يٰسٓ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحٰمٓ الدُّخَانِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفَصَّلِ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ وَصَلِّ عَلَيَّ وَأَحْسِنْ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ علیؓ بن ابی طالب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فداہ ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اس کے حفظ پر قادر نہیں، سو آپ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھائیے آپؐ نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت مقبول ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب آئے رات جمعہ کی پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو بیچ رات میں ورنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑھ کہ پہلی میں فاتحہ اور یٰسٓ اور دوسری میں فاتحہ اور حٰمٓ دخان اور تیسری میں فاتحہ اور الٓمٓ تنزیل السجدہ اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب تشہد پڑھ چکے تو حمد و ثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مومن مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں پھر آخر میں کہہ اللھم سے الایالنہ العظیم تک یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ کر سکے مانگتا

الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِينِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجَابُ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا آخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتْنَ وَأَنَا أَتَعَلَّمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللّٰهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَبَا الْحَسَنِ۔

ہوں تجھ سے اے بڑی رحمت کرنے والے تیرے جلال اور تیرے منہ کی روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کرے میرے دل پر یاد رکھنا اپنی کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے، مانگتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلے سے کہ پر نور کرے تو میری آنکھیں اپنی کتاب سے اور جاری کرے اس کو میری زبان پر اور کھول دے اس سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھو دے اس سے میرا بدن اس لیے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے، تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپ نے اے ابوالحسنؓ ایسا ہی کرو تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا اس کو پڑھ کر کوئی مومن کبھی، ابن عباسؓ نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علیؓ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی۔ اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے رب کعبہ کی ابوالحسن بے شک مومن ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہیں ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ۔

روایت ہے عبداللہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ سے فضل کا اس لیے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کے قبول ہونے کا۔

ف: ایسے ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں رکھتے اور روایت کی ابونعیم نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کی اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اس کی۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور عجز اور بخیلی سے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللهُ إِيَّاهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَأْثَمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللهُ أَكْثَرُ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اس کے برابر جب تک دعا نہ کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سوا ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کریں گے آپ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمن ہے وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان کے وہ عابد شامی ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ فِي لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو وضو کرے جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے پھر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اللھم سے ارسلت تک یعنی یا اللہ اپنا منہ کیا میں نے تیری طرف اور سونپ دیا میں نے کام اپنا تجھ کو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھ کو امید اور خوف کے وقت تیری ہی طرف رجوع ہونے والا ہوں۔ اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیری ہی طرف ایمان لایا میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسول پر جو تو نے بھیجا، پھر اگر مرا تو اس رات میں تو مرا تو فطرت اسلام پر کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی ہیں نے یہ دعا کہ یاد ہو جاوے مجھے اور کہا میں نے اس میں برسولک الذی ارسلت تو فرمایا آپ نے نہیں کہہ تو امنت بنبیک الذی ارسلت۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سوا اس روایت کے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ

روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم مینہ کی رات تاریک میں

وَ ظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَ تُصْبِحُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھتے تھے تاکہ امامت کریں ہماری نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپ نے فرمایا پڑھ تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھ کو ہر چیز سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابوسعید براد کا نام ابی اسید بن ابی اسید ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ فَقَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَ يُلْقِي النَّوٰى بِإِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَّابَةَ وَ الْوُسْطٰى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّيْ فِيْهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَ أَلْقَى النَّوٰى بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِيْ وَ أَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ أُدْعُ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَ اغْفِرْ لَهُمْ وَ ارْحَمْهُمْ۔

روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اور لائے ہم ان کے نزدیک کھانا سو کھایا اس میں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ کھاتے تھے اور گٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے پھینکتے۔ شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور خدا چاہے صحیح ہو کہ آپ دو انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے سو آپ نے پی اور اپنے داہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام آپ کی سواری کی پکڑی اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے ہمارے لئے آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان کے رزق میں اور بخشش کر اور رحمت کر ان پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَ إِنْ كَانَ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ۔

روایت ہے زید سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنی مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اس کے زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخشدیتا ہے اللہ اس کو اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُّعَافِيَنِيْ قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَ إِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَ يَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ وَ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيَ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔

روایت ہے عثمان بن حنیفؓ سے کہ ایک نابینا آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لئے اس نے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لئے۔ سو حکم دیا آپ نے کہ وضو کرے اچھی طرح اور یہ دعا پڑھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی کے محمدؐ ہیں نبی رحمت کے میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں کہ پوری کردی جائے حاجت میری یا اللہ قبول

کہ میرے حق میں شفاعت ان کی۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابی جعفر کی روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہیں۔

مترجم : اس روایت سے جو بعض ناداں یہ خیال کرتے ہیں کہ استعانت موتٰی سے جائز ہے یہ محض حماقت ہے اس لیئے کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ یعنی جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اس نابینا کی حضرتؐ کی حیات میں تھی اور آپؐ کی حیات میں آپؐ سے شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر استعانت از موتٰی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہے اس لیئے کہ اس روایت میں روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی من کانت لہ ضرر، فلیتوضا ولیصل رکعتین ثم لیقل ان کا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیاء سے جائز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے۔

فعلم ان ذلک التوسل الذی ذکروہ ھو مما یفعل بالاحیاء دون الاموات والمیت لا یطلب منه شئی لا دعا ولا غیرہ کذلک حدیث الاعمٰی فانہ یطلب من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدعو الہ لیرد اللہ علیہ بصرہ فعلمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعاء امرہ فیہ ان یسال اللہ قبول شفاعۃ نبیہ فھذا یدل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شفع فیہ وامرہ ان یسال اللہ فیؤذن شفاعتہ وان قولہ اسألک واتوجہ الیک بنبیک نبی الرحمۃ ای بدعائہ وشفاعتہ کما قال عمر وانا نتوسل الیک بعم نبینا فلفظ التوجہ والتوسل فی الحدیثین بمعنی واحد انتھی۔ یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاحیاء ہے نہ بالاموات اور میت سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اس کا اور حدیث اعمٰی بھی اس پر دال ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنی حیات میں اور حضرتؐ نے اس کو دعا سکھائی اور اس نے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنے نبیؐ کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے اس کے لیئے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمرؓ کا تھا کہ انہوں نے کہا ہم متوسل ہوتے ہیں اپنے نبیؐ کے چچا کے ساتھ۔

دیکھو حضرت عمرؓ نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرتؐ کی وفات کے بعد آپؐ سے توسل نہ کیا۔ اب ان گور پرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے انتہٰی خلاصۃ ما فی صواعق الالٰہیۃ بتقدیم و تاخیر۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ

روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سو اگر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذاکران الٰہی میں ہو تو ہو۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ زَعْکَرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِیَ الَّذِیْ یَذْکُرُنِیْ وَھُوَ مُلَاقٍ قِرْنَہٗ یَعْنِیْ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

روایت ہے عمارہ بن زعکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھ کو اپنے برابر والے کے مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدِمُهُ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

روایت ہے قیس بن سعد سے کہ ان کے باپ نے ان کو سپرد کر دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کی خدمت کریں، سو انہوں نے کہا کہ حضرت مجھ پر گذرے اور مجھے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتا دوں تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ۔

یسیرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنو انگلیوں کے پوروں پر اس لئے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور حکم ہوگا ان کو بولنے کا یعنی قیامت کے دن اور غافل نہ ہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنی اسباب رحمت کو۔

ف: اس حدیث کو صرف روایت کیا ہانی بن عثمان نے اور روایت کیا اس کو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَى قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کی دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلوں پیغمبروں کا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سے آخر تک ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بیٹے ابی حمید کے ہیں اور کنیت ان کی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک۔

باب عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيرَتِي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ۔

روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے اور ظاہر نیک کر دے۔ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس میں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں۔

یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ۔

بسند مذکور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت کھولے کہتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین حق پر جما دے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ ۔

روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ثابت رض سے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھے تو ہاتھ رکھ جہاں درد ہو، پھر کہہ بسم اللہ سے ہذا تک یعنی اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اس کی عزت اور قدرت سے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس لیے کہ انس بن مالک نے روایت کی مجھ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایسا ہی بیان فرمایا۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولِي اللّٰهُمَّ هٰذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ۔

روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا سو میں سائل ہوں تیری مغفرت کا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حفصہ بنت ابی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ ان کے باپ کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتّٰى تُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ پڑھنا کلمہ کا جب ہی ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے، یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں اور برے عملوں اور بری خواہشوں سے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلاً تک یعنی اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسی کو ہے ساری تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تعجب ہوا مجھ کو کہ اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے ابن عمرؓ نے کہا جب سے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت ان کی ابوالصلت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ فَقَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ۔

روایت ہے ابوذرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ابوذرؓ کی یا انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کی کہا ابوذرؓ نے میرے ماں باپ تم پر فدا ہیں اے رسول اللہ کے کون سا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو لپسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے سبحان ربی وبحمدہ یعنی پاک ہے رب میرا اور تعریف اسی کو ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اس وقت فرمایا آپؐ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم، فرمایا آپؐ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں، روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابواحمد اور ابونعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید عمی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں اور ایسے ہی روایت کی ابواسحاق ہمدانی نے یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور یہ صحیح تر ہے۔

بَابٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْمُفَرِّدُونَ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ گئے ہلکے پھلکے لوگ، لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پھلکے ہیں آپؐ نے فرمایا جو ذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان سے بوجھ گناہوں کے اتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آئیں گے ہلکے ہو کر۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی، اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اس کے لیے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشیر ہیں اور روایت کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے اور ابوعاصم وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابومجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ان کی ابو مدلہ ہے وہ مولیٰ ہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور ہم ان کو اسی حدیث سے جانتے ہیں اور مروی ہے ان سے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہم سے آخر تک یعنی یا اللہ نفع دے مجھ کو اس سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی اس پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَضْلًا عَنْ كُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا وَجَدُوْا اَقْوَامًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى بُغْيَتِكُمْ فَيَجِيْئُوْنَ فَيَحُفُّوْنَ بِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَيَّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ وَيَذْكُرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَيَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْنِيْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ لَكَانُوْا اَشَدَّ تَحْمِيْدًا وَّ اَشَدَّ

روایت ہے ابوسعید خدری رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے نامۂ اعمال لکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کے لیے سو وہ آتے جاتے ہیں اور ان کو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس کام میں چھوڑا تم نے میرے بندوں کو، وہ کہتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھیں

تمجیدا و اشد لک ذکرا قال فیقول وای شیء یطلبون قال فیقولون یطلبون الجنۃ قال فیقول هل راوها فیقولون لا قال فیقول فکیف لو راوها قال فیقولون لو راوها لکانوا اشد لها طلبا واشد علیها حرصا قال فیقول فمن ای شیء یتعوذون قالوا یتعوذون من النار قال فیقول فهل راوها فیقولون لا قال فیقول فکیف لو راوها فیقولون لو راوها لکانوا اشد منها هربا واشد منها خوفا واشد منها تعوذا قال فیقول انی اشهدکم انی قد غفرت لهم فیقولون ان فیهم فلانا الخطاء لم یردهم انما جاءهم لحاجة فیقول هم القوم لا یشقی لهم جلیس۔

فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تعریف اور بزرگی بیان کریں اور اور زیادہ تجھے یاد کریں۔ پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دیکھیں وہ جنت کو، وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں۔ پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو، عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھیں وہ تو اور زیادہ بھاگیں اور ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے، پھر اللہ فرماتا ہے میں تم گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بخش دیا ان کو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان میں یوں ہی آگیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا ان کو دیکھ کر بیٹھ گیا خاص ان سے ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ رہنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ ابوہریرہ رضؓ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی۔

عن ابی هریرة قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوة الا بالله فانها من کنز الجنة قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوة الا بالله ولا منجا من الله الا الیه کشف عنه سبعین بابا من الضر ادناهن الفقر۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ ان سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت کہا کر اس لیے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ دور کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنیٰ اس کا محتاجی ہے۔

ف: یہ حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ مکحول کو سماع نہیں ابوہریرہ رضؓ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة مستجابة وانی اختبات دعوتی شفاعة لامتی وهی نائلة ان شاء الله من مات منهم لا یشرک بالله شیئا۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اور وہ ان کو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو ان میں سے مرے گا کہ نہ شریک کیا ہوگا اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الله تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معه حین

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور

بِذِكْرِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَإِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اپنے دل میں، اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں تو میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اس جماعت میں جو اس سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آئے تو میں اس کی طرف ایک بام آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے۔ اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اس کے ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام کو بجا لاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے۔

مترجم غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے مذہب باطل جہمیہ لعینیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کے لیے پیش کرتا ہے حالانکہ یہ روایت خود ان کے عقائد فاسدہ کے رد کو کافی ہے اس لیے کہ اگر بالفرض موافق ان کے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذاتِ مقدس خود ہر جگہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اس کے قرب میں محض باطل تھا بلکہ دوری اس سے محال تھی اور طلب اس کے قرب کی محض تحصیل حاصل تھی اور جب قریب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچھ نہیں ہے تو قریب ہونا اللہ کا بھی سوا قبول طاعت اور اثبات اجر اور عفو اور مغفرت کے اور کچھ نہیں ہے۔ غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جو تاویل اور تفسیر اس کی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے و دونہ خرط القتاد۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ زندگی اور موت سے۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهٗ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ اَهْلُنَا تَعَلَّمُوْهَا فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلُدِغَتْ جَارِيَةٌ مِّنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ما خلق تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ان کلمات کے وسیلہ سے اس کی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کرے گا اس کو اس رات میں کوئی زہر سہیل نے کہا ہمارے گھر والے یہ کلمہ روز کہا کرتے تھے سو ایک لڑکی کو ہم میں سے کسی نے کاٹ کھایا سو اس کو بالکل درد نہ ہوا

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مالک نے یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبید بن عمر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث سہیل سے اور نہیں ذکر کیا

انہوں نے ابوہریرہ رض کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَ اُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَكَ وَ اَحْفَظُ وَصِیَّتَكَ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا ایک دعا جو سیکھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اللہم سے آخر تک ہے یعنی یا اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ میں تیرا بڑا شکر بجا لاؤں اور تیرا ذکر بہت کروں اور تیری نصیحت کی تابعداری کروں اور یاد رکھوں تیری وصیت کو۔ **ف** : یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُو اللّٰهَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ یُّعَجَّلَ لَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِمَّا اَنْ یُّدَّخَرَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یُّكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ اَوْ یَسْتَعْجِلُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ یَسْتَعْجِلُ قَالَ یَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَمَا اسْتَجَابَ لِیْ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہ ہو یعنی ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا میں اس کو مل جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیئے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ ہوجاتی ہے اس کے گناہوں کا موافق اس کے جتنی دعا کی تھی اس نے اور یہ وہاں تک ہے کہ کسی گناہ کے لیئے دعا نہ کرے یا قطع رحم کے لیئے اور جلدی نہ کرے اس کے قبول ہونے میں لوگوں نے عرض کی کہ جلدی کیسے یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ میں نے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی۔ **ف** : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰى یَبْدُوَ اِبْطُهٗ یَسْاَلُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً اِلَّا اٰتَاهَا اِیَّاهُ مَا لَمْ یَعْجَلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ عَجَلَتُهٗ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ سَاَلْتُ وَسَاَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَیْئًا۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو بلند کرے اپنے ہاتھ یہاں تک کہ کھل جائے بغل اس کی اور پھر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جب تک وہ جلدی نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جلدی کیسے آپ نے فرمایا کہتا ہے کہ میں نے بہت مانگا میں نے بہت مانگا اور مجھے کچھ نہ ملا۔ **ف** : روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبید مولیٰ ابن ازہر سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مقبول ہے دعا تم میں سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ عمدہ عبادت ہے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنی نیک گمان رکھنا بھی ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہیئے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے اور مغفرت اور نجات کی امید سے ہمیشہ اپنا دل مسرور رکھے کہ ناامیدی اس کی رحمت سے کفر ہے مگر اس کے ساتھ ہی بجا لانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اس لیئے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوح کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جس نے

اصلاح عقائد کی نہ کی اور توحید کو بخوبی حاصل نہ کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہیں رکھ سکتا اس لیئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اس کی معرفت کا اور وہ معرفت و توحید سے محروم ہے۔ پھر جب عقائد صالحہ حاصل ہوئے اب اعمال میں اس کے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَنْظُرَنَّ اَحَدُکُمْ مَا الَّذِیْ یَتَمَنّٰی فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ مَا یُکْتَبُ لَہٗ مِنْ اُمْنِیَّتِہٖ۔

روایت ہے ابوسلمہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ چاہیئے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اس لیئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اس کی آرزوؤں میں سے یعنی ہمیشہ نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہ ہو۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ یَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْہُ بِثَارِیْ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ برخورداری دے مجھے میری آنکھ اور کان سے اور دونوں کو میرا وارث کر دے یعنی باقی رکھ ان کو جب تک ہیں جیئوں یا ان سے ایسے عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آئیں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور اس سے میرا بدلہ اس سے **ف** : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیَسْاَلْ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ۔

روایت ہے انس رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ مانگا کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ اپنی چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، چنانچہ روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیئے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگے اس سے تسمہ اپنی چپل کا جب ٹوٹ جائے اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن کی روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں مناقب کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِبْرٰهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى مِنْ وُّلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِيْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِيْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَّاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ۔

باب فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور ان سے بنی کنانہ کو، اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو، اور ان میں سے مجھ کو۔ یعنی آپ خلاصۂ موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَّخَيْرُهُمْ بَيْتًا۔

روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے انہوں نے کہا عرض کیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپ کی ایسے درخت سے مثال دی جو گھورے پر ہو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ساری مخلوق کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو یعنی اولاد اسحٰق اور اولاد اسمٰعیل کو، پھر چنا قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنا گھروں کو اور مجھے سب گھروں سے بہتر گھر میں کیا۔ سو میں ان سب سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے۔

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا

روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباسؓ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچھ سن کر آئے تھے یعنی قریش وغیرہ سے، سو کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں لوگوں نے عرض کی کہ آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر، فرمایا آپ نے کہ میں محمد بیٹا ہوں عبداللہ کا وہ بیٹے ہیں عبد المطلب کے، اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا۔ پھر ان کے دو گروہ کیے، سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا۔ پھر ان کے کئی

يَجْعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا۔

قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر کئے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسمٰعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ إِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ۔

ترجمہ اس کا اوپر گذرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہ فرمایا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کب واجب ہوئی آپ پر نبوت آپ نے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح تیار ہو رہی تھی۔

ف :- یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابوہریرہ رضی کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وُلْدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنی قبر سے اور میں خطیب ہوں ان کا جب وہ اللہ کی درگاہ میں حاضر ہوں گے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں ان کو جب وہ ناامید ہوں حمد الٰہی کا نیزہ قیامت میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک، اور کچھ فخر نہیں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں پہلے ہوں ان میں کا جن کی قبر چیری جائے گی اور پہنایا جائے گا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہوں گا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہیں ہو سکے گا سوا میرے۔

ف :- یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ، لوگوں نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملے گا وہ کسی کو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور کعب جو اس کی سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ ان سے روایت کی ہو سوا

لیث بن ابی سلیم کے ۔

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ فِی النَّبِیِّیْنَ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَحْسَنَھَا وَاَکْمَلَھَا وَاَجْمَلَھَا وَتَرَکَ مِنْھَا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَیَعْجَبُوْنَ مِنْہُ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ وَاَنَا فِی النَّبِیِّیْنَ مَوْضِعُ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ وَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ ۔

روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری مثال پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اور لوگ اس میں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنی اس کی خوبی کو دیکھ کر اور کہتے تھے کاش کہ یہ جگہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی۔ پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا میں امام ہوں گا پیغمبروں کا اور ہوں گا خطیب اور صاحب شفاعت ان کا اور کچھ فخر نہیں باب شفاعت اول میں ہی کھولوں گا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمَ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں سردار ہوں اولاد آدمؑ کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں۔ اور میرے ہاتھ میں نیزہ حمد الٰہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اس دن آدمؑ ہو خواہ ان کے سوا مگر وہ میرے نیزے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لیئے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنی سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخراً نہیں کہ اپنی بڑائی مقصود ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ **ف** : اور یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ھُوَ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ ۔

روایت ہے عبداللہؓ بن عمرو سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو، اس لیئے کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لیئے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہیں لائق اس کے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جس نے میرے لیئے وسیلہ مانگا اس کو میری شفاعت ہوگی یعنی قیامت میں۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمدؒ نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی ہیں اور وہ مصر کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمٰن جو ہوتے نفیر کے وہ شامی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْتَظِرُوْنَہٗ قَالَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْھُمْ سَمِعَھُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ فَسَمِعَ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ چند اصحابؓ حضرتؐ کے انتظار میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ سو آپؐ نکلے اور ان کی باتیں سنیں۔ سو کسی نے کہا۔ تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو اپنی مخلوق سے دوست بنا لیا دوسرے

حَدِیْثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهٖ خَلِیْلًا اتَّخَذَ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مَاذَا بِاَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسٰی كَلَّمَهٗ تَكْلِیْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِیْسٰی رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَیَفْتَحُ اللّٰهُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْهَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ۔

نے کہا اللہ کا موسیٰؑ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰؑ صرف اللہ کے کلمۂ کُن سے پیدا ہو گئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدمؑ کو اللہ نے پسندیدہ کیا۔ سو حضرتؐ ان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا التعجب کرنا ابراہیمؑ کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰؑ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ اور عیسیٰؑ کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ اور آدمؑ کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں۔ یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ اور میں پہلے جنت کی زنجیر درکھٹکھٹاؤں گا اور کھول جاوے گی وہ میرے لئے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔ **ف** : یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ ان کے ساتھ دفن ہوں گے ابومودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدینی ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ دَخَلَ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْیَوْمُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ اَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَیْءٍ وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَیْدِیَ وَاِنَّا لَفِیْ دَفْنِهٖ حَتّٰی اَنْكَرْنَا قُلُوْبَنَا

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہو گئی تھی۔ اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہو گئی۔ اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول تھے آپؐ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نور ایمان نہ رہے جو آپؐ کی حیات میں تھے۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم : سوچنا چاہیے کہ جب الساجد انوار قلوب میں تغیر آگیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سو چھ ۱۴۰۶ برس گذر گئے کیا کچھ فرق عظیم الشان آگیا ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ وُلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ قَالَ وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ بْنَ أَشْيَمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ قَالَ وَرَأَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُحِيلًا۔

روایت ہے قیس بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس سال ہاتھی کعبہ کو ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمانؓ بن عفان نے قباثؓ بن اشیم سے جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم، تو انہوں نے کہا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں ان سے پہلے ہوں۔ اور میں نے دیکھی ہے بیٹ ان چڑیوں سبز کی یعنی جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھیوں کو مارا تھا کہ رنگ اس کا بدل گیا تھا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحٰق کی روایت سے۔

مترجم : قباثؓ نے کہا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں اور پھر اپنی عمر ولادت ان سے پہلے بیان کی، اور یہ کمال ادب تھا ان کا رسولِ معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں کہ اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں ان سے بڑا ہوں، سبحان اللہ یہ آداب تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ کرام کے قلوب زکیہ اور طبائع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ ان پر جب کوئی امر و نہی حضرتؐ کی پیش کی جاتی ہیں اور ان کے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوءِ ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اس میں یہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ حضرتؐ کی باتیں خلافِ عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اس کا یہ مطلب کہ حضرتؐ نے ہم کو سخت مشکل میں ڈالا۔ کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اس پر کیونکر عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ حضرتؐ کے قول کا اعتبار نہیں اور اس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم نہ دیں۔ غرض ایسی ہی خرافاتیں بکتے ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ابتدائے نبوت کے بیان میں

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ

روایت ہے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابو طالب شام کی طرف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ اور بوڑھے لوگ بھی قریش کے پھر جب پہنچے بحیرا راہب کے پاس وہ اپنے صومعہ سے اترا، اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے سو وہ راہب ان کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کبھی ان کے پاس نہ آتا تھا اور ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا سو وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے بیچ میں گھس آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا، یہ سردار ہے سب جہاں کے لوگوں کا یہ رسول ہے رب العالمین کا بھیجے گا اللہ

قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا أَنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأُنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيقِكَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ۔

اس کو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کے لیئے۔ سو بوڑھے بوڑھے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اس نے کہا کہ جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں پہچانتا ہوں اس کو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پھر صومعہ میں گیا اور تیار کیا ان کے لیئے کھانا پھر جب ان کے پاس لایا اس وقت حضرت اونٹ چرانے گئے تھے پھر راہب نے کہا کسی کو بھیجو ان کو بلاؤ، سو آئے حضرتؐ اور ان پر بدلی سایہ کیئے ہوئے تھی پھر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جب آپؐ بیٹھے تو سایہ اس کا آپؐ پر جھک گیا۔ سو راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپؐ پر جھک گیا کہا راوی نے پھر وہ ان کے پاس کھڑا ان کو قسم دے کر کہہ رہا تھا کہ ان کو روم نہ لے جاؤ اس لیئے کہ روم کے لوگ اگر ان کو دیکھیں گے پہچان لیں گے ان کے اوصاف سے، اور قتل کر ڈالیں گے پھر متوجہ ہوا تو دیکھا تو سات آدمی تھے کہ آئے تھے وہ روم سے، سو متوجہ ہوا ان کی طرف اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس نبیؐ کے لیئے آئے ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور جب ہم کو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیجے گئے، اس نے کہا بھلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی پھیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں، اس نے کہا پھر بیعت کر و یعنی اس نبیؐ سے اور اس کی رفاقت میں رہو۔ پھر وہاں کی طرف مخاطب ہوا یعنی اہل مکہ کی طرف اور کہا کون ان کی خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابوطالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھیرا آنحضرتؐ کو ابوطالب نے اور ابوبکرؓ نے ساتھ کر دیا آپؐ کے بلالؓ کو اور توشہ دیا ان کو راہب نے کعک اور زیت سے۔ **ف**:۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اس لیئے کہ بلالؓ تو اس وقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور ابوبکرؓ حضرتؐ سے بھی چھوٹے تھے کہ وہ حضرتؐ سے دو برس چھوٹے ہیں۔ اور حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں کہا ہے کہ رجال تو ثقات ہیں اور اس میں انکار کی کوئی وجہ نہیں سوا اس کے یعنی بلالؓ کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو۔ غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات۔

مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

اور مجھ سے کلام کرتا ہے کہ میں اُسے یاد کر لیتا ہوں حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت جاڑوں میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابوجہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلائے صحابہ سے ہیں۔ اور فتوح شام میں شہید ہوئے۔ پندرہویں سال ہجرت کے۔ اور احتمال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رض کے آگے حضرتؐ سے یہ سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اس لئے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں **قولہ** آپ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہرحال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا۔ بصورت مردم اوّل شدید ہے اس لیئے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لیئے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ میں

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔

روایت ہے براء رض سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپ کے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر، اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال ہے اور قد آپ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ۔

روایت ہے ابواسحاقؓ سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں نے کہا نہیں مثل چاند کے۔ **ف** : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ کا لمبا ہوگا براء نے کہا نہیں گول تھا۔

بَابٌ عَنْ عَلِيٍّ رض لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّأْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے اور نہ بہت ٹھنگنے پر گوشت تھیں ہتھیلیاں آپ کی اور تلوے بڑے سر والے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پر گوشت اور فربہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور

نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔ ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے

بَابُ عَنْ عَلِيٍّ رض كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشٰى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيْكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُوْلُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے کہ آپ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھنگنے، میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگھر والے نہ تھے بال آپ کے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھریلے، اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گولائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیہ چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پرگوشت تھا بدن پر آپ کے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف تک کھنچا تھا بالوں کا، پرگوشت تھیں ہتھیلیاں اور تلوے آپ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے۔ جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے، ان کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض و حسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ جوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ علیش جوان کو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جو ان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد۔ رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

ف : اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابوجعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مُمَّغِط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تَمَغَّطَ فِي نُشَّابَتِهِ یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور مُتَرَدِّد ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھنگنے پن کی وجہ سے اور قَطَط وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رَجِل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَهَّم نہایت فربہ کثیر اللحم اور مُكَلْثَم جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مُشْرَب وہ جس کے رنگ میں سپیدی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور أَدْعَج وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو أَهْدَب جس کی پلکیں لمبی ہوں اور كَتَد دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور کو کاہل بھی کہتے ہیں اور مَسْرُبَة ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شَثْن وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلی اور قدم فربہ پرگوشت ہوں اور تَقَلَّع قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور صَبَب اتر نا عرب کہتا ہے اترے ہم صَبُوب اور صَبَب سے یعنی بلندی سے اور جلیل الْمُشَاش یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے۔ اور عشرت سے صحبت مراد ہے اس لیئے کہ عشیر ہم صحبت ہے اور بَدِيْهَة یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بَدَهْتُهُ بِأَمْرٍ یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں اس کو کسی کام سے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو یزید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِيْ يَدِيْ وَرَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقُوْا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْهُ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ بِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابو طلحہ رض نے کہا ام سلیم سے کہ میں نے سنی آواز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے ان کو بھوک سو کچھ تمہارے پاس ہے انہوں نے کہا ہاں، نکالی گئی روٹیاں جو کی پھر اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اوڑھا بھی دی پھر بھیجا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں جب ان کے پاس گیا ان کو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں ان کے پاس کھڑا ہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لے کر میں نے عرض کی ہاں، آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو پھر چلے اور میں ان کے آگے تھا پھر جب ابو طلحہ کے پاس آیا میں اور میں نے ان کو خبر دی ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ ان کو کھلائیں ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے سو ابو طلحہ نکلے یہاں تک کہ ملے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سو آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو طلحہ ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ اندر آئے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلیم لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیاں آپ کے آگے لائیں اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ توڑی گئیں اور اوندھا دی اس پر ام سلیم نے کپی گھی کی اور چکنا کر دیا اس کو، پھر پڑھا اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بلاؤ دس شخصوں کو سو بلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو پھر وہ کھا کر سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے۔ غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسی تھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْا فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَّتَوَضَّئُوْا مِنْہُ قَالَ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِہٖ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰی تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِھِمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نہ پایا۔ سو لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپ نے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہاں تک کہ جو ان کے آخر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

ف: اس باب میں عمران بن حصینؓ اور ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا ابْتُدِیَ بِہٖ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّۃِ حِیْنَ اَرَادَ اللّٰہُ کَرَامَتَہٗ وَرَحْمَۃَ الْعِبَادِ بِہٖ اَنْ لَّا یَرٰی شَیْئًا اِلَّا جَاءَتْ کَفَلَقِ الصُّبْحِ فَمَکَثَ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّمْکُثَ وَحُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلْوَۃُ فَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یَّخْلُوَ۔

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائے نبوت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جب اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندوں کی ان سے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ کا یہی حال رہا جب تک اللہ نے چاہا اور ان دنوں آپ کو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شئے ایسی پیاری نہ تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّکُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰیَاتِ

عَذَابًا وَاِنَّا کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃً لَقَدْ کُنَّا نَاْکُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِیْہِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیَّ عَلَی الْوَضُوْءِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰی تَوَضَّأْنَا کُلُّنَا۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا تم قدرت کی نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم ان کو حضرتؐ کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تسبیح سنتے تھے اور لائے حضرتؐ کے پاس ایک برتن اور اس میں آپ نے ہاتھ رکھ دیا پھر پانی آپ کی انگلیوں کے بیچ سے بہنے لگا اور آپ نے فرمایا، آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کی طرف سے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ کَیْفَ یَنْزِلُ الْوَحْیُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب نزول وحی کی کیفیت میں

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ ھِشَامٍ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَاْتِیْکَ الْوَحْیُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْیَانًا یَاْتِیْنِیْ مِثْلَ صَلْصَلَۃِ الْجَرَسِ وَھُوَ اَشَدُّہٗ عَلَیَّ وَاَحْیَانًا یَتَمَثَّلُ لِیَ الْمَلَکُ رَجُلًا فَیُکَلِّمُنِیْ فَاَعِیْ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹے کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن کر آ

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْبَعْثِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَابْنُ کَمْ کَانَ حِیْنَ بُعِثَ۔

باب : اس بیان میں کہ آپ کس سن میں مبعوث ہوئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَابْنُ اَرْبَعِیْنَ فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ عَشَرَ وَتُوُفِّیَ وَھُوَابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّیْنَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے۔ اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ کی جب تریسٹھ برس کے تھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً۔

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ آپ کی وفات ہوئی جب پینسٹھ برس کے تھے۔

ف : ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے اسی کی مثل۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَا بِالْاَبْیَضِ الْاَمْھَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشَرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشَرَ سِنِیْنَ وَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَّلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَآءَ۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپؐ کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپؐ کے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے، مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جب چالیس برس کے تھے۔ اور مکہ میں دسؓ برس رہے اور مدینہ میں دس، اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور بیسؓ بال سفید نہ تھے آپؐ کے سر میں اور ریش میں، یعنی اس سے کم تھے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اٰیَاتِ نُبُوَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَاقَدْ خَصَّہُ اللّٰہُ بِہٖ

باب : معجزات اور خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَکَّۃَ حَجَرًا کَانَ یُسَلِّمُ عَلَیَّ لَیَالِیَ بُعِثْتُ اِنِّیْ لَاَعْرِفُہُ الْاٰنَ۔

روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے، کہا فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں مبعوث ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَۃٍ مِّنْ غُدْوَۃٍ حَتَّی اللَّیْلِ تَقُوْمُ عَشَرَۃٌ وَّتَقْعُدُ عَشَرَۃٌ قُلْنَا فَمَا کَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ تَعْجَبُ مَا کَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ ھٰھُنَا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی السَّمَآءِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دسؓ اٹھتے تھے، ہم نے کہا سمرہؓ سے کہ پھر اس کونڈی میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا، انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں

کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی خدا کی طرف سے اس کی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے رزق آسمانوں پر ہے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے۔

بَابٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر اے رسول اللہ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابو المغراء ہے۔

بَابٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِينَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَتَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کی ٹنڈھ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپؐ کے لیے منبر تیار کیا اور آپ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ ٹنڈھ رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کو چھوا وہ چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں ابی اور جابرؓ اور ابن عمرؓ اور سہل بن سعدؓ اور ابن عباسؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: وہ ستون چونکہ ذکر الٰہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحاں تھا جب منبر تیار ہوا۔ وہ درد ہجراں اور فراق سے رونے لگا جب حضرتؐ کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان ان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تعلق بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات سب اور آپ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپؐ ان سے نفور ہیں سو جو مومن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپؐ نبی ہیں آپ نے فرمایا اگر میں بلا دوں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں جب تو تو جانے گا پھر بلایا آپ نے اور وہ کھجور سے اتر کر حضرتؐ کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شُعَيْرَاتٌ بِيضٌ۔

روایت ہے ابو زیدؓ سے کہ ہاتھ پھیرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں ابو زید ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدًا هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ يُبَيِّنُهُ فَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کرلے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيْدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن مثنیٰ کی روایت سے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارث سے مثل اس کے روایت کی ہم سے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہ اکثر ہنسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکرانا تھی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو لیث بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ۔ باب مہر نبوت کے بیان میں

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِيْ وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لے گئیں مجھ کو خالہ میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی یارسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپ نے سو پیا میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپ کے کھڑا ہوا تو دیکھی میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کھٹ کی۔

ف: اس باب میں سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابو رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبداللہ بن سرجس اور عمر بن اخطب اور ابوسعید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِيْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ مہر نبوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جو شانوں کے بیچ میں تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا۔ (کبوتری کا انڈہ)

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِيْ سَاقَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ

روایت ہے جابر بن سمرہ رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی تھی اور آپ کا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا

اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور جب میں آپ کو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پپوٹے اندر سے سیاہ تھے، کہ معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيْعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہاں تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھوں کے ڈورے سرخ اور ایڑیوں میں گوشت کم۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منہوس العقب شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان۔ میں نے کہا اشکل العینین انہوں نے کہا حدقۂ چشم کلاں یعنی بڑی آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا منہوس العقب انہوں نے کہا ایڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِىْ مَشْيِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهٗ وَاِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهٗ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔ **ف**: یہ حدیث غریب ہے۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا سورج ان کے چہرہ پر پھرتا تھا یعنی السیاد درخشاں اور تاباں تھا اور کسی کو نہ دیکھا میں نے ان سے زیادہ چلنے والا گویا زمین ان کے لیے لپٹی جاتی تھی ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے یعنی ان کے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پروا چلے جاتے تھے۔

بَابٌ عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرٰهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِىْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرَآئِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگے آئے میرے انبیاء یعنی شب معراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو ان سے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعودؓ ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے تھے آپ اپنے تئیں اور دیکھا میں نے جبرئیلؑ کو تو ان سے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہیں اور وہ اصحابؓ میں بہت خوبصورت تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: کھُوْل بضم کاف جمع ہے کہل کی اور کہل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لیے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعضوں نے کہا ادھیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رض اَلَسْتُ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا اَلَسْتُ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا اَلَسْتُ صَاحِبَ کَذَا۔

روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ ابوبکرؓ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں، شاید خلافت مراد ہو۔ کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

ف: اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ نے، اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوْسٌ وَفِیْهِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فَلَا یَرْفَعُ اِلَیْهِ اَحَدٌ مِّنْهُمْ بَصَرَهٗ اِلَّا اَبُوْبَکْرٍ رض وَعُمَرُ رض فَاِنَّهُمَا کَانَا یَنْظُرَانِ اِلَیْهِ وَیَنْظُرُ اِلَیْهِمَا وَیَتَبَسَّمَانِ اِلَیْهِ وَیَتَبَسَّمُ اِلَیْهِمَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اپنے اصحابؓ پر مہاجرینؓ اور انصارؓ سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپ کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکرؓ و عمرؓ کہ تھے نظر کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مسکراتے۔ اور حضرت بھی ان کی دیکھ کر مسکراتے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ ہیں۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ اَحَدُهُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَیْدِیْهِمَا وَقَالَ هٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ دونوں آپ کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ عَلَی الْحَوْضِ وَصَاحِبِیْ فِی الْغَارِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

روایت ہے عبداللہؓ بن حنطب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

ف : اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

مترجم : اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمرؓ کو وزیر کیا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ کے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر، اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الٰہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیاتِ الٰہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَاْمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِاُصِيْبَ مِنْكِ خَيْرًا۔

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں سو عائشہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ابوبکرؓ جب کھڑے ہوں گے آپ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل ہیں سو آپ حکم دیجئے عمرؓ کو کہ وہ امامت کریں لوگوں کی پھر آپ نے فرمایا حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی، تب حضرت عائشہؓ نے ام المؤمنین حفصہؓ سے کہا کہ تم عرض کرو حضرتؐ سے کہ ابوبکرؓ جب کھڑے ہوں گے آپ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے، سو حکم دیجئے کہ عمرؓ امامت کریں لوگوں کی، سو عرض کی حفصہؓ نے، اور فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسفؑ کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپ نے کہ حکم کرو ابوبکرؓ کو کہ امامت کریں لوگوں کی۔ سو حفصہؓ نے کہا عائشہؓ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ حضرتؐ کی خفگی سنوائی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوموسیٰؓ اور ابن عباسؓ اور سالم بن عبیدؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم : اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکرؓ ہیں اس لیے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکانِ دین ہے۔ پس اور امورِ دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہؓ مقتدی۔ اور رد ہے اس میں روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علیؓ کو کہتے ہیں۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابوبکرؓ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابوبکرؓ کے۔ ف : یہ حدیث غریب ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ۔

کوئی آدمی مجھ پر زیادہ مال خرچ کرنے والا اور حقوقِ صحبت بخوبی ادا کرنے والا ابن قحافہ سے بڑھ کر نہیں اور اگر میں کسی کو دوست دلی بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا ولیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے۔ فرمایا یہ کلمہ آپ نے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا، مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

ف: اس باب میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوعوانہ سے، انہوں نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد امن الینا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے اوپر ہمارے یعنی ابوبکرؓ ہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍؓ۔

روایت ہے ابوسعید خدری رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزوں سے اور زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کرلے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سو ابوبکرؓ نے کہا فدا کیا ہم نے آپ پر اپنے ماں باپ کو، سو لوگوں نے تعجب سے کہا دیکھو اس بوڑھے کو کہ رسول خدا تو خبر دیتے ہیں ایک بندے کی اللہ نے اس کو مخیر کیا دنیا کی زینت اور عقبیٰ کی دولت میں، اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ پر ہم نے اپنے ماں باپ کو، اور حقیقت میں وہ بندہ مخیر رسول خدا ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے ان کے حال کو، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوقِ صحبت ادا کرنے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا ولیکن اخوتِ اسلام کافی ہے باقی نہ رہے کوئی کھڑکی مسجد میں مگر کھڑکی ابوبکرؓ کی، یعنی سب کھڑکیاں بند کر دو سوا ابوبکرؓ کی کھڑکی کے۔ اور یہ اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد میں آنے کی۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا احسان ہم پر ایسا نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ کر دیا ہو سوا ابوبکرؓ کے کہ ان کا احسان جو ہم پر ہے اس کا بدلہ ان کو اللہ قیامت میں دے گا اور اتنا نفع مجھ کو کسی کے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا میں نے ابوبکرؓ کے مال سے اور اگر میں دوست بناتا کسی کو تو دوست بناتا ابوبکرؓ کو، آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِىْ اَبِىْ بَكْرٍ رض وَ عُمَرَ رض۔

روایت ہے حذیفہ رض سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اقتدا کرو میرے بعد ابوبکر رض و عمر رض کا۔

ف : اس باب میں ابن مسعود رض سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی کے مولیٰ سے انہوں نے حذیفہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم :- اس حدیث میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا اور ویسا ہی خدا نے کیا کہ انعقاد خلافت ان کا باجماع صحابہؓ ہوا اور کسی نے اہل سنت سے اس کا انکار نہ کیا سوائے کلاب ناس گرفتار وسواس شیاطین الانس روافض ملاحدہ کے۔

قول ابو عیسیٰؒ :- روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اس کے اور سفیان بن عیینہ کبھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے زائدہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر نہ کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے، انہوں نے ہلال سے جو مولیٰ ہیں ربعی کے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ لَا اَدْرِىْ مَا بَقَائِىْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِىْ وَ اَشَارَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ۔

روایت ہے حذیفہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں سو تم اقتدا کرو ان دو کا جو میرے بعد ہوں گے یعنی خلیفہ ہوں گے اور اشارہ کیا ابوبکر رض اور عمر رض کی طرف۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ يَا عَلِىُّ لَا تُخْبِرْهُمَا۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہوں نے کہا، میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابوبکر رض و عمر رض آئے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علی رض تو ان کو خبر نہ کرنا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علی رض سے اور سند سے بھی اور اس باب میں اور ابن عباس رض سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِىُّ رض۔

روایت ہے انس رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر رض و عمر رض دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے، کہا سفیان نے کہ ذکر کیا داؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے حضرت علی رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابوبکر رض اور عمر رض سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی

بَابُ مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ۔

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سن میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ وفات پائی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِي يُوْحٰى إِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہ تشریف رکھی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رضؓ اور انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے بھی روایت ہے اور دغفل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس رضؓ کی حسن ہے غریب ہے، عمرو بن دینار کی روایت سے۔

بَابٌ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

روایت ہے جریر سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ رضؓ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ ۶۳ کا ہوں۔ ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ ۶۳ پر ہوئی۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے اس کی مثل۔

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَاسْمُهٗ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهٗ عَتِيْقٌ،

اور نام ان کا عبداللہ بن عثمان ہے۔ اور لقب ان کا عتیق ہے۔

مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِّنْ خِلِّهٖ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا

روایت ہے عبداللہ رضؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ، یعنی

لَا تَّخَذْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ خَلِيْلاً وَّاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ۔

ابوبکرؓ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔ مراد لیتے تھے وہ اپنے باپ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے اور ابن زبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے عمرؓ بن خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَيُّ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا حضرت عائشہؓ سے کہ اصحابؓ میں سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا ابو عبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ اُفُقِ السَّمَآءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا۔

روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں، اور ابوبکرؓ اور عمرؓ انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔

بَابٌ عَنْ اَبِي الْمُعَلّٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ اِنَّ رَجُلاً خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ اَنْ يَّعِيْشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَآءَ اَنْ يَّعِيْشَ وَيَاْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَآءَ اَنْ يَّاْكُلَ وَبَيْنَ لِقَآءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَآءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا الشَّيْخِ اِذْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَآءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَآءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَآئِنَا وَاَمْوَالِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے ابوالمعلّٰی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جیئے دنیا میں اور کھائے اور جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سو رونے لگے ابوبکرؓ اور اصحابؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا حضرتؐ نے ایک بندہ کا کہ اس کو مخیر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں، سو اس نے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ فی الواقع ابوبکرؓ ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ حضرتؐ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ہی کی ذات ہے۔ سو ابوبکرؓ نے کہا بلکہ ہم فدا کریں گے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِی الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰی اَحَدٌ مِنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ کُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَکُوْنَ مِنْهُمْ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنی دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ کی راہ میں۔ پکارا جائے گا جنت میں اے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لیئے تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل اس کا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا یعنی جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ سو ابوبکر رض نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب دروازوں سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھ ضرور نہیں اس لیئے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لیئے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ براہ بزرگی اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو۔

ف:۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِیْ مَالًا فَقُلْتُ الْیَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَکْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِکَ قُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ ایک بار حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا سو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤں گا ابوبکر رض سے اگر آج کے دن بڑھ گیا، کہا عمر رض نے کہ پھر میں آدھا مال آپ کے پاس لے آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے بالوں کے لیئے کیا چھوڑ آئے ہو تو میں نے کہا اسی کے برابر اور ابوبکر رض لے آئے جو ان کے پاس تھا یعنی سب کا سب سو فرمایا آپ نے ان سے کہ تم کیا چھوڑ آئے ہو، انہوں نے کہا چھوڑ آیا میں ان کے لیئے اللہ اور رسول کو اب تو میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

ف:۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم:۔ اس حدیث سے فضیلت ابوبکر رض کی سائر صحابہ رض پر عموماً اور حضرت عمر رض پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہلسنت اور جماعت کا کہ ابوبکر رض افضل امت ہیں ان کے بعد عمر رض۔

بَابٌ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَتْهُ فِیْ شَیْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ اَجِدْکَ قَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَکْرٍ۔

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کچھ عرض کی اور آپ نے اس کو کچھ حکم کیا۔ پھر اس نے عرض کی اگر میں آپ کو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا جب مجھ کو نہ پاوے تو تو آیا کر ابوبکر رض کے پاس، اور اس میں اشارہ ہے کہ حضرت ﷺ کے بعد ابوبکر رض خلیفہ ہوں گے۔ ف:۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ رض۔

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کر دیئے جائیں مگر دروازہ ابوبکر رض کا۔ اس میں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہے قضا اور افتاء وغیرہ کے لیئے۔

ف :۔ اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر رض داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنی آزاد کیئے ہوئے ہو اللہ کی آگ سے یعنی دوزخ سے اسو اس دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا۔ اے اللہ ہم کو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے۔

ف :۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے، وہ روایت کرتے ہیں عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔

بَابٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا لَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رض

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر رض و عمر رض۔

ف :۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابوالجحاف مرد پسندیدہ تھے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً اِذْ قَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ۔

روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اس نے کہا۔ میں سواری کے لیئے نہیں بنایا گیا میں تو کھیت جوتنے کے لیئے بنایا گیا ہوں۔ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقین کیا اس پر میں نے اور ابوبکر اور عمر رض نے۔ اور وہ دونوں ان لوگوں میں حاضر نہ تھے۔

ف :۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم :۔ اگرچہ سوانح اسلامیہ حضرت ابوبکر رض کے اور فضائل ایمانیہ ان کے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے از بطور انحصار بیان کر دیتے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لیئے ان کا نام عتیق ہوا کہ ان کے نسب میں کوئی عیب نہیں ثانیاً یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں ان کے خطب بلیغہ مشہور ہیں ثالثاً یہ کہ خمر کو جاہلیت میں انہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نہ کیا اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنہ نے ان کی بزرگی اور

شرافت اور جود و سخا اور مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی دی اور شرفائے قریش نے اس کی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور الفتِ تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپ کے رفیق تھے چنانچہ تفصیل اس کی اوپر مذکور ہوئی۔

اور احرارِ بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبید میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نساء میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سباق مسلمین سے ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ معزز و مطاع خلق ان سے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب و تحریضِ اسلام پر یہاں تک کوشش کی کہ بہت لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوتے۔ اور سبب ان کے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھا چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایک دن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اس پر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ اسلام لاتے آپ کی ترغیب سے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان اور زبیر رضی اللہ عنہ بن عوام اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عوف اور سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص اور طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ اسلام سے مشرف ہوتے اور ان میں سے ہر ایک نجباء قریش اور ان اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں ان کے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتدائے اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لئے حضرت کی خدمت میں صرف کیئے اور سات شخصوں کو غلامان قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی ان کے طرح طرح کی تکالیف اور شدائد ان کو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کیئے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیئے آزاد کئے کہ انہیں میں ہیں بلال رضی اللہ عنہ اور عامر رضی اللہ عنہ بن فہیرہ اور جب آیت فاصدع بما تؤمر اتری اور حضرت ؐ نے اظہارِ دعوت کا قصد کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ مجمع قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذائیں آپ کو دیں اور اس پر صابر رہے۔ اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔

اور قریش نے کئی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائیں پہنچانے کا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جان آپ پر فدا کی۔ اور بلیات و آفات میں آپ کے نفس نفیس کا وقایہ اور سپر بنے چنانچہ تفصیل اس کی کتب احادیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ میں مذکور ہے۔ اور جب قریش آپ کی ایذاء پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک حال رہے۔ اور پہلے جس نے اسلام میں مسجد بنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر کے انگنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کی قرارت میں مشغول ہوتے، روایت کیا اس کو بخاری نے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیئے محاربۂ فارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و رفت جس قدر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تھی اس قدر اور کہیں نہ تھی چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صبح و شام ان کے گھر تشریف لائے۔

اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ اپنی بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے آپ نے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ان کے پاس بھیج دی اور آپ نے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کی معراج کی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اول کسی نے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج میں اپنے تئیں حیاء عرب پر پیش کیا کہ کون آپ کی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے رفیق رہے چنانچہ ریاض نضرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں

در جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام سے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مآثر نمایاں حاصل ہوئے۔

اوّل یہ کہ حضرت کے عریش میں آپ ہی تھے۔ دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ابوبکر رضہ نے کہا کافی ہے آپ کو پھر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تھے سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ غرض حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہو گئی۔

تیسرے یہ کہ لڑائی میں میمنہ لشکر صدیق اکبر رضہ کو عنایت ہوا اور میکائیل کو ان کے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت علی مرتضیٰ رضہ کو اور اسرافیل کو ان کے ساتھ کیا۔

چوتھے یہ کہ اسیران بدر کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبر رضہ کا آپ کو پسند آیا اور اسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمر رضہ کی ظاہر ہوئی اور اسی طرح جنگ احد میں آپ کو بہت سے مآثر جمیلہ ہاتھ آئے۔ چنانچہ حضرت کی خدمت میں اسی دن سعی جمیلہ بجا لائے، چنانچہ حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ جب اصحابؓ آپ کے منتشر ہو گئے پہلے جو لوٹ کر حضرت کے پاس آئے احد میں وہ ابوبکر رضہ تھے یہی کہا ابوبکر رضہ نے اور کہا کہ جب میں لوٹا میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی حضرت کی طرف آتا تھا اور وہ ابوعبیدہؓ بن جراح تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور کفار قریش بھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر رضہ کو گنتے تھے چنانچہ ابوسفیانؓ نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں تین شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمدؐ ہیں تو آپ نے فرمایا اسے جواب نہ دو پھر پوچھا ابن قحافہؓ ہیں آپ نے فرمایا جواب نہ دو۔ پھر کہا ابن خطابؓ ہیں پھر اس نے کہا یہ تینوں قتل ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پھر حضرت عمر رضہ رہ نہ سکے اور فرمایا آپ نے جھوٹا ہے تو اے دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لئے بچا رکھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کرے گی تجھ کو اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق رضہ اس معرکہ میں حاضر تھے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کی بشارت میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کی حضرت صدیق رضہ کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپ کی خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیق رضہ کا غزوہ خندق میں اور اسی طرح غزوہ مریسیع میں جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی اور بعض مسلمانوں نے براءت صدیقہ رضہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق رضہ کو اس میں فضائل نمایاں نصیب ہوئے بچند وجوہ اوّل یہ کہ اس واقعۂ ہوش ربا میں کمال انقیاد اور تسلیم اور رضا ان سے ظاہر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے

ثانی یہ کہ جب براءت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس براءت میں ان کو بھی شریک کیا۔ اور فرمایا اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ۔

ثالث یہ کہ حضرت صدیق رضہ مسطح بن اثاثہ کو کچھ خرچ دیا کرتے تھے اور جب شرکت اس کی افک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضہ کو اُولُوالفضل اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی اور پھر حضرت صدیق رضہ نے کہا کہ میں اللہ کی مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا۔ اور اسی طرح صلح حدیبیہ میں ان کو مآثر جمیلہ حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ عروہ بن مسعود رضہ نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیق رضہ نے اس کو دشنام سخت اور اظہار جلادت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ منجر بصلح ہو گئے اور جب حضرت فاروق رضہ کو غیرت نے گھیرا ابوبکر رضہ نے ان کو وہی جواب دیا جو نبیؐ نے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد ان کا نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہ رضہ کا اختلاف ہوا حضرتؐ نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور اسی طرح غزوہ خیبر میں حضرت

صدیق رض حاضر رہے اور آپ نے ان کو امیر لشکر کیا اور اسی طرح سریۂ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف میں اور لوگوں کو تعلیم سنن و فرائض کے لیئے روانہ فرماتے ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ کو کیوں نہیں بھیجتے تو آپ نے فرمایا لَا غِنیٰ لِی عَنْھُمَا اِنَّھُمَا مِنَ الدِّیْنِ کَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ یعنی مجھے ہر وقت ان سے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہیں اور اس سے کمال فضیلت شیخین کی ثابت ہوئی۔ روایت کیا اس کو حاکم نے، اور حضرت صدیق رض سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کو امور مسلمین میں مشورہ فرماتے تھے اور صبح کو اس پر کاربند ہوتے تھے رواہ احمد اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی اور سورۂ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے شیخین کو صالح المومنین فرمایا رواہ الحاکم، اور حضرت صدیق رض غایت سعی کتمان اسرار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تھے۔ چنانچہ یہ امر اس قصہ میں مذکور ہے جس میں حفصہ رض کو عثمان رض پر عرض کرنا مسطور ہے رواہ البخاری۔

اور حضرت صدیق رض ہر چیز میں سبقت فرماتے تھے یہاں تک کہ صحابہ رض میں آپ کا لقب سباق الی الخیر ہوگیا اور حضرت عمر رض نے ان کو سابق بالخیر فرمایا۔ اور جب مدینہ میں قحط تھا اور کاروان شام پہنچا اور لوگ حضرت کو خطبہ پڑھتے چھوڑ گئے حضرت صدیق رض نے نبی م کا ساتھ نہ چھوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسی طرح غزوۂ فتح مکہ میں حضرت صدیق رض کو فضائل نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ ابوسفیان قبل واقعہ حضرت صدیق رض کے پاس حاضر ہوئے اور طلب شفاعت کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار بھی جانتے تھے کہ حضرت صدیق رض کو بڑی وجاہت مومنوں میں حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اس کے منکر ہیں۔

دوسرے یہ کہ باپ صدیق اکبر رض کے اس دن مشرف باسلام ہوئے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر رض کے اور کسی کو نصیب نہ ہوئی کہ چار پشت ان کی شرفِ صحبت سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف اور انوارِ ایمان سے منور ہوئے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت صدیق رض کے والد کو لائے آپ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لا وہ مسلمان ہوگئے۔ موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا چار پشت کسی کے شرفِ صحبت سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سرفراز نہیں ہوئے سوا ابوبکر رض کے۔ اور ملے حضرت م سے ابوقحافہؓ اور ابوبکر رض اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن رض اور ان کے بیٹے ابوعتیق اور قصۂ حنین اور قضیۂ ابی قتادہ میں مشورت ان کی شرفِ تصویب کو پہنچی۔

اور غزوۂ طائف میں بھی آپ کو فضائلِ جمیلہ اور مآثر جلیلہ ہاتھ آئے۔

اول یہ کہ صاحبزادہ حضرتِ صدیق رض کے اس میں مجروح ہوئے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات پائی۔

دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرۂ اہل طائف سے آپ کے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوۂ تبوک میں بھی بہت سے فضائل آپ کو حاصل ہوئے چنانچہ مال خرچ کرنے میں سب سے سبقت لے گئے اور اپنا کل مال اللہ کی راہ میں حاضر کیا اور فاروقِ اعظم رض نے نصف مال۔

دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپ کو عنایت ہوئی۔

تیسرے کہ اثناء راہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحابؓ کے ساتھ آرام کو اترے۔ آخر شب میں۔ اور وہاں قیام فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکر رض و عمر رض کی اطاعت کرے تو راہ یاب ہو اور نویں سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق اکبر رض کو امیر حاج کیا۔ اور وہ اول شخص ہیں کہ اسلام میں حاجیوں کے امیر ہوئے۔

اور یہاں پر بعض علماء سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے سمجھا کہ حضرت علی رض کو پیچھے سے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیق رض تھا۔ حالانکہ یہ غلط فہمی ہے۔ حقیقت میں امیرِ حاج صدیق رض ہی تھے اور حضرت علی رض کو ابلاغ برأت تحویل ہوئی تھی۔ اور اسی لیے نسائی نے

خطبۂ حج ابوبکر رضی ہی سے روایت کیے ہیں کہ حضرت صدیق رضی نے موسم حج میں پڑھے اور حجۃ الوداع میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تھے۔ اور سامان حضرتؐ کا اپنی سواری پر لادا تھا، یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے، حضرت صدیقؓ کے حق میں بڑی عنایات بجالائے چنانچہ نماز کا ان کو امام کیا، تمام صحابہؓ اس سے سمجھ گئے کہ وہ خلیفہ ہیں حضرتؐ کے بعد وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیقؓ کو حاصل ہوئے منجملہ اس کے یہ ہے کہ آپؓ کے نزدیک دفن ہوئے اور موت و حیات میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑا اور خلفائے اربعہ میں سب سے پہلے آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عالم برزخ میں حاضر ہوئے۔

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَنَا

وَبَيْنَ تَحْرِيْرِ اَحْوَالِهٖ يَوْمَنَا هٰذَا....

مَنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَکَانَ اَحَبُّھُمَا اِلَیْہِ عُمَرُ رض۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابوجہل اور عمر بن خطاب دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمرؓ اللہ کو پیارے نکلے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمرؓ کی روایت سے۔

مترجم بمنطوق حدیث مذکورہ بلاشبہ مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوئی اور اس دن سے اہل اسلام مکہ میں کھل کر رہنے لگے۔ اور کفار بہت دبے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِیْہِ وَقَالَ فِیْہِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِیْہِ شَکَّ خَارِجَۃُ اِلَّا نَزَلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ رض۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان اور دل پر اور ابن عمرؓ نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اس میں لوگوں نے کلام نہ کیا مگر اترا قرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق۔

ف اس باب میں فضل بن عباسؓ اور ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

بَابٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَاَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابوجہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمرؓ اسلام لائے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں۔

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذَاکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ۔

روایت ہے جابرؓ بن عبداللہ سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابوبکر صدیقؓ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ابوبکرؓ نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو عمرؓ سے بہتر ہو یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی کچھ خوب نہیں اور اس باب میں ابو الدرداء سے بھی روایت ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی۔

ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

بَابٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مشرح بن ہاعان کی روایت سے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ كَأَنِّيْ أُوْتِيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور رہا فی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا لوگوں نے عرض کی کہ کیا تعبیر کی اس کی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی علم ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّيْ أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوْا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رؤیا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا سو میں نے کہا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا کہ قریش میں سے ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے بشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب کا اور کمال قرب ان کا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔

بَابٌ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ

روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلال رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ کیا سبب

سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ اَمَامِیْ دَخَلْتُ الْبَارِحَۃَ الْجَنَّۃَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ اَمَامِیْ فَاَتَیْتُ عَلٰی قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ اَنَا عَرَبِیٌّ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقُلْتُ اَنَا قُرَشِیٌّ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ قَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ وَمَا اَصَابَنِیْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَھَا وَرَاَیْتُ اَنَّ لِلّٰہِ عَلَیَّ رَکْعَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھِمَا۔

ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل نہ ہوا میں جنت میں کہ نہ سُنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سُنی میں نے آواز تمہارے نعلین کی اپنے آگے پھر گذرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا کہ ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا یہ ایک مرد قریشی کا ہے میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ کس کا ہے۔ انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں۔ میں نے کہا میں محمدؐ ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب کا پھر عرض کیا بلالؓ نے کہ یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں۔ اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لیے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے۔

ف اس باب میں جابرؓ اور معاذؓ اور انسؓ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب رضہ کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور مراد اس قول سے حضرت کی کہ میں داخل ہوا آج کی شب جنت میں یہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتوں میں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ خواب انبیاءؑ کا وحی ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت وضو اور تحیۃ الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلالؓ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تھا جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْہِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِیَۃٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ نَذَرْتُ اِنْ رَدَّکَ اللّٰہُ سَالِمًا اَنْ اَضْرِبَ بَیْنَ یَدَیْکَ بِالدُّفِّ وَاَتَغَنّٰی فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِیْ

روایت ہے بریدہؓ سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد میں پھر جب آئے لوٹ کر ایک لڑکی آئی کالی اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ آپؐ کو صحیح و سالم لائے گا تو میں آپؐ کے آگے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا نہیں تو نہیں اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابوبکر رضہ

وَاِنَّا فَلَا نَعِلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَاَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اِسْتِهَا ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ تَعَدَّتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ اِنِّيْ كُنْتُ جَالِسًا وَّهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَّهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَّهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ اَنْتَ يَا عُمَرُ اَلْقَتِ الدُّفَّ۔

اور وہ بجاتی رہی۔ پھر علی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ اور وہ دف اپنے چوتڑ کے نیچے ڈال کر بیٹھ گئی پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمر رضی اللہ عنہ تو اس نے دف ڈال دی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے مترجم۔ شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے۔ اور عورتوں کے غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہ ہو اور وہ گانا مہیج شہوت اور زنا کا نہ ہو ولیکن حدیث میں ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اس کو گانے دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنے کے وقت آپ نے اسے کار شیطان فرمایا اور جواب اس کا بعض لوگوں نے یوں دیا ہے کہ پھرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غزا سے صحیح و سالم ایک بڑی نعمت تھی اور موجب سرور و فرحت اس لیے آپ نے حکم دیا اس کو وفائے نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہ ہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفائے نذر چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے جب اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے پس آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہنچے اور برائی بھی اس کی فرما دی کہ ثبوت کراہت کا ہو جائے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہ ہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو جو حکم فتنہ کا ہے وہی اس کے اسباب کا یعنی حرام ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَّصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلٰى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ اِلٰى رَاْسِهِ فَقَالَ لِيْ اَمَا شَبِعْتِ اَمَا شَبِعْتِ قَالَ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَا لِاَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهٗ اِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک غل سنا اور آواز لڑکوں کی سو کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اس کے گرد ہیں تو آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا آؤ دیکھو سو رکھ دی میں نے اپنی ٹھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شانے پر اور اس کو دیکھنے لگی۔ اور میری ٹھوڑی حضرت کے شانہ اور سر کے بیچ میں تھی پھر فرمایا آپ نے مجھ سے کہ تیرا پیٹ بھرا یعنی تماشے

فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلٰى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ۔

سے اور میں کہنے لگی نہیں کہ دیکھوں حضرت کو میری خاطر کس قدر ہے اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ سامنے آئے اور سب لوگ بھاگ گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرتؐ نے کہ میں دیکھتا ہوں جن اور انس کے شیطانوں کو کہ بھاگ گئے عمرؓ سے کہا عائشہؓ نے کہ پھر میں لوٹ آئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لہو ہو اگرچہ حرام نہیں کہ اس کو حضرت نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں تو پھر حرمت اس کی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرتؐ کو دیکھ کر نہ بھاگتے تھے اور عمرؓ کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ کچھ تعجب نہیں اس لیے کہ حضرتؐ بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمرؓ بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمرؓ کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی۔

بَابٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے میری قبر شق ہو گی پھر ابوبکرؓ کی پھر عمرؓ کی پھر آؤں گا میں بقیع والوں کے پاس۔ اور وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر انتظار کروں گا مکہ والوں کا یہاں تک کہ حشر ہو گا میرا حرمین کے بیچ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہیں محدثوں کے آگے۔

مترجم۔ اس حدیث سے فضیلت شیخین کی اور قرب ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخوبی ثابت ہوا۔

بَابٌ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطاب ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجھ کو بعض اصحاب نے ابن عیینہ سے یعنی سفیان بن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا محدثین وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی فہم کامل عنایت کی۔

مترجم۔ قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنی صادق کے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے جس کے دل میں بات فوراً آجائے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جس کو عنایت کرے اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس کا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہہ دیا اور بعضوں نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایتوں میں مکلمون بھی آیا ہے اور وہ اس معنی کا مؤید ہے اور بخاریؒ نے کہا محدث وہ ہے جس

کی زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے۔ کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرتؐ نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمرؓ کی زبان اور دل میں۔ اور اسی لیے حضرت عمرؓ نے کہا موافقت کی میری رائے نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہے کہ جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمرؓ ہیں اگرچہ ہر عالم کتاب و سنت اور متبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اسلئے کہ وہ اپنی رائے کو راہ خدا میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی رائے پر تکیہ کیے ہوئے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہیں کہ زبان و قلب پر ان کے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنی قال اللہ قال الرسول بلکہ رات دن ان کا وظیفہ ہے افتی فلان قد افتی فلان

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ پھر فرمایا آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت عمر رضؓ۔

ف اس باب میں ابو موسیٰ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ابن مسعودؓ کی روایت سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّرْعٰى غَنَمًا لَّهٗ اِذْ جَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا کہ ایک بھیڑیے نے آکر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے چھڑالی وہ بولا کہ تو کیا کرے گا درندوں کے دن یعنی جس دن انسان مر جائیں گے اور درندے رہ جائیں گے کہ اس دن کوئی ان کا چرواہا نہ ہوگا میرے سوا فرمایا آپ نے کہ یقین لایا میں اس پر اور ابوبکرؓ اور عمرؓ۔ ابوسلمہؓ نے کہا کہ شیخین اس وقت حاضر بھی نہ تھے قوم میں یعنی یہ کمال نوازش تھی کہ ان کی غیبت میں بھی ان کو یاد فرمایا اور بکمال ایمان کی ان کی تعریف کی۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ چڑھے احد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے احد کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں اور دو شہید فرمایا عمرؓ و عثمانؓ کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ مآثر جمیلہ حضرت عمرؓ کے بھی بے حساب ہیں چنانچہ آپ اشراف قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت و

وقار و وجاہت رکھتے تھے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی ان کے اسلام کا سبب ہوئی مراد تھے نہ مرید اور مخلص تھے نہ مخلص شتان بین المرتبتین۔ در و دیوار نے ان کو ندا کی اور رسول مختار نے ان کے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخ کر کہا یا جلیح[1] امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ غرض یہ گھبرا کر اٹھے اور انہیں دنوں دعوت نبوت شائع ہوئی۔ اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ فاطمہؓ حضرت فاروقؓ کی بہن اور ان کے شوہر سعیدؓ بن زید ان سے پیشتر ایمان لا چکے تھے جب ان کو خبر پہنچی تعصب آیا۔ اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی۔ اور بہن کا سر پھاڑ دیا کہ خون آلود ہو گئیں۔ پھر ان کے دل میں رحم آیا۔ اور سورۂ طٰہٰ جو ان کے پاس تھی لے کر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دل میں آیا۔ اور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل سے بخل نکال دے اور ایمان بھر دے اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں ان کو شہد و شکر کی طرح گوارا کیا یہاں تک کہ عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کر دے۔ لوگوں نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروقؓ صبح کو اس کے پاس گئے اور کہا کہ اے جمیل میں مسلمان ہو گیا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ہوئے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جب وہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اس نے پکارا کہ اے گروہ قریش کے اور وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے تھے جو کعبہ کے گرد تھیں۔ ابن خطابؓ صابی ہو گیا یعنی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا۔ اور حضرت عمرؓ اس کے پیچھے تھے۔ اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور لوگ ان کی طرف جھکے اور لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ ان سے لڑتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ان کے سر پر آگیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ ان کو گھیرے کھڑے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تم کو نکال دیتے مکہ سے۔ غرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا۔ اور اس کے بدن پر ایک منقش کرتا تھا۔ اس نے کہا کیا ہے۔ لوگوں نے کہا عمرؓ صابی ہو گیا اس نے کہا پھر کیا ہوا۔ ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو۔ کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنی قوم کے آدمی تم کو دے دیں گے ایسے حال سے کہ تم سے کچھ تعرض نہ کریں گے اگر اس کو ایذا دو گے چلو چھوڑ دو اس کو کہا عبداللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔ اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے۔ انہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگرچہ حضرت عمرؓ کا اسلام بعثت سے چھٹے برس ہوا۔ اور بہت سے سوابق ان سے فوت ہوئے۔ مگر تائید الٰہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط ان کا امت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول عمر میں اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مفضول تھے مگر آخر امر میں ان کے ہمعنان و سہیم ہو گئے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امروں کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔

---

[1] نام ہے ایک شخص کا۔

امر اول کو اس طرح کہ جب شیخین کی آپس میں تکرار ہوئی آپ نے حضرت عمرؓ کو خطاب باعتاب فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول اللہ تعالیٰ کا تمہاری طرف سو تم نے مجھ کو جھٹلایا اور ابوبکر صدیقؓ نے میری تصدیق کی روایت کی یہ بخاریؒ نے غرض ان میں سبقت اسلامی ابوبکرؓ کی مذکور ہے اور رؤیائے قلیب کی روایت میں آپ نے فرمایا کہ پھر ابوبکرؓ نے ڈول لیا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ ان کو بخشش دے گا پھر عمرؓ نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کڑیل جوان نہ دیکھا جو اس کے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے گرد بٹھا دیا روایت کیا اس کو شیخین وغیرہما نے اور اس میں کارگزاری ایام خلافت عمرؓ کی مذکور ہے ۔

اور جب سے حضرت فاروقؓ ایمان لائے مومنوں کی عزت بڑھ گئی۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ ۔ رواہ البخاری اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمرؓ کی یہ ہے کہ حضرت سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا تولیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات ان کے بہت ہیں کہ تفصیل اس کی دراز ہے ۔ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَرْجِعْ إِلَى إِزَالَةِ الْخَفَا

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رض

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَأَبُو عَبْدِ اللهِ

اور ان کی دو کنیتیں ہیں ابو عمرو اور ابو عبد اللہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تھے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ آپ کے ساتھ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنی جس پر یہ سب تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر رہ کہ تجھ پر سوا نبی یا صدیق و شہید کے اور کوئی نہیں۔

ف اس باب میں عثمانؓ اور سعید بن زیدؓ اور ابن عباسؓ اور سہلؓ بن سعد اور انسؓ بن مالک اور بریدہؓ اسلمی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رض

روایت ہے طلحہؓ بن عبید اللہ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنی جنت میں عثمانؓ بن عفان ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور وہ منقطع ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ

روایت ہے ابو عبد الرحمن سلمی سے کہ جب محصور ہوئے حضرت عثمانؓ مدینہ میں چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور

قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَهَّزْتُ ذٰلِكَ الْجَيْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ وَأَشْيَاءَ عَدَّدَهَا۔

فرمایا کہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ ہلا تھا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہر رہ اے حرا کہ تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی اور صدیق اور شہید ان لوگوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہیں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا حوالہ دے کر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کے لیے پسندیدہ خرچ دے یعنی اس کے لیے جنت ہے اور لوگ ان دنوں مشقت اور تنگی میں تھے سو میں نے تیاری کر دی اس کی لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا حوالہ دے کر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو۔ رومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئیں کا مدینہ میں اور اس میں سے کوئی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے سو خریدا میں نے اس کو اور سبیل کر دیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگوں نے کہا ہاں یا اللہ ہم جانتے ہیں اور اسی طرح بہت سے فضائل اپنے یاد کیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابو عبدالرحمٰن کی روایت سے کہ وہ عثمانؓ سے روایت کرتے ہوں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ ثَلٰثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکر عسرت کے سامان کی سو کھڑے ہوئے عثمانؓ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی لشکر کی پھر کھڑے ہوئے عثمانؓ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی کی پھر کھڑے ہوئے عثمانؓ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہیں مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ میں سو دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اترتے اوپر سے منبر کے اور فرماتے تھے کہ اب عثمانؓ پر کسی عمل کا مواخذہ نہیں جو کچھ کرے وہ اس کے بعد یعنی قطعاً مغفور و مرحوم ہیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَشَرَهَا فِي حَجْرِهِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حَجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے کہا آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لے کر حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنی آستین میں جب کہ تیاری کی لشکر عسرت کی اور ڈال دیا ان کی گود میں کہا عبدالرحمٰن نے پھر دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ان کو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کرے گا عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دوبارہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنْفُسِهِمْ۔

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے جب حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بن کر گئے تھے اہل مکہ کی طرف راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپ نے کہ عثمان رضی اللہ عنہ اللہ اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان کی ثابت ہوئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گویا عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ کے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ ائْتُونِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيءَ بِهِمَا كَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا انہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس پر چڑھے تھے۔ اور فرمایا آپ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تم کو جمع کیا ہے مجھ پر سو لائے ان کو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوئے ان کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور فرمایا آپ نے میں تم کو واسطہ

وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرُ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ وَاَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِي الْيَوْمَ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ قَالَ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا۔

دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا۔ تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے یہاں میٹھا پانی پینے کو نہ تھا سوا بیر رومہ کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنی کچھ زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے جنت لیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے سو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے اور تم مجھ کو آج روکتے ہو کہ میں اس میں سے پیوں یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنی کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا۔ آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنی مسجد نبوی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خریدے فلانے لوگوں کی زمین اور بڑھا دے اس کو مسجد میں جنت کر دیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے سو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے۔ اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؓ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ تیار کر دیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنی غزوۂ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا آپؓ نے واسطہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ثبیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپؐ کے ساتھ ابوبکرؓ عمرؓ اور میں تھا پھر وہ ہلا یہاں تک کہ بعض پتھر اس کے نیچے گر پڑے یعنی فخر کی راہ سے تو لات ماری اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا ٹھہر رہ اے ثبیر تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کون ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے کہ تو گواہی دے چکے یہ میرے لیے شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمانؓ سے کئی سندوں سے۔

عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ اَنَّ خُطَبَاءَ

روایت ہے ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت

قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اٰخِرُهُمْ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ۔

خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اس میں صحابی بھی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر ان میں سے مرہؓ بن کعب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں ہرگز خطبہ کے لیے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا ظہور ان کا قریب ہے اور گزرے ایک شخص منہ پر کپڑا ڈالے تو کہا مرہؓ نے یعنی حضرت کا قول نقل کیا کہ یہ اس دن ہدایت پر ہوگا سو میں کھڑا ہوا ان کے پاس تو وہ عثمانؓ بن عفان تھے پھر میں نے مرہ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں!

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمرؓ اور عبداللہؓ بن حوالہ اور کعبؓ بن عجرہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمانؓ کے زمان خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمانؓ پاک تھے اور ان کے اعدا و قاتلین سب گرفتار فتنہ غرض خلیفہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمانؓ شائد اللہ تجھ کو ایک کرتہ پہنائے اور لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتاریو اور اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتار لیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتاریو تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں بھول گئی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ شائد مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہو۔ اور روایتیں اس باب میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمانؓ بن عفان آئے اور جب ان کے قریب آئے آپؐ نے فرمایا اے عثمانؓ تم مقتول ہوگے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہوگے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکہم اللہ پر گرے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المؤمنین ہر محروم کے اوپر۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کی رات اور فرمایا آپ نے کہ اے عثمانؓ آج ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبح کو حضرت عثمانؓ روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ روایت کیا اس کو حاکم نے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ حَيٌّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ؓ.

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تھے ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبید اللہ بن عمرؓ کی روایت سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فِيهَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ ؓ.

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں مظلوم قتل ہوں گے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنْ هٰذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي أَنْشُدُكَ بِحُرْمَةِ هٰذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ حَتّٰى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتَ عَنْهُ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرُ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَمَا ذَهَبَ عُثْمَانُ

روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ ایک مرد مصری آیا حج بیت اللہ کو سو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبداللہ بن عمرؓ سو وہ مصری ان کے پاس آیا اور کہا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں۔ سو تم مجھ سے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس گھر کی حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بھاگے تھے اُحد کے دن انہوں نے کہا ہاں پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنی پھر تم ان کی فضیلت کے کیوں قائل ہو سو ابن عمرؓ نے کہا آ میں تجھ سے بیان کروں تیرے سوالوں کو احد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا۔ اور غیر حاضری بدر کی اس کا سبب یہ کہ ان کے نکاح میں صاحبزادی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سو حضرت نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور اس کا حصہ بھی تمہیں ملے گا اور غیر حاضری ان کی بیعت الرضوان سے اس کا سبب یہ کہ اگر کوئی ان سے بڑھ کر مکہ میں عزت رکھتا ہوتا تو حضرت اسی کو بھیجتے عثمان رضؓ کے بدلے اور حضرت نے ان کو مکہ روانہ کیا۔ اور بیعت الرضوان ان کے بعد ہوئی اور

إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ اذْهَبْ بِهٰذَا الْآنَ مَعَكَ۔

حضرت نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ ہے اور اس کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی۔ پھر کہا عبداللہ نے جا یہ جواب اپنے ساتھ لے جا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل وحصر امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس مرد مصری کو بھی ان سے بدگمانی تھی مگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ جزائے خیر دے کہ انہوں نے خوب اس کی تسلی کر دی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلاثہ کی خدمات میں گستاخیاں نہ کریں۔ آمین یارب العالمین۔

بَابٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلٰوةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هٰذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللهُ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لیے آپؐ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ہم نے کبھی نہ دیکھا آپؐ کو کہ کسی کی نماز نہ پڑھی آپؐ نے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہؓ وہ ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی کنیت ان کی ابو سفیان ہے۔

مترجم۔ یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر روافض ملعونین کا حضرت ذی النورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اس سے زیادہ غریب تر ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي يَا أَبَا مُوسَى أَمْلِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ فَجَاءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَ

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی آپؐ نے وہاں حاجت اپنی اور مجھ سے فرمایا اے ابو موسیٰ تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پائے بغیر اذن کے سو ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکرؓ میں نے کہا یارسول اللہ ابو بکرؓ اذن مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا ان کو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوئے پھر دوسرے شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمرؓ میں نے عرض کی یارسول اللہ عمرؓ اذن مانگتے

يُبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهُ۔

پس آپؐ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور بشارت دو ان کو جنت کی اور دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی ان کو جنت کی پھر ایک شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون انہوں نے کہا عثمانؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عثمانؓ ہیں اذن مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا کھول دو ان کے لیے اور بشارت دو ان کو جنت کی ایک بلوے پر جو ان پر ہوگا اور وہ بلوے وہی آخر خلافت کا جس میں آپؓ شہید ہوئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِيْ عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمانؓ نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت سے۔

مترجم۔ مآثر جمیلہ اور محامد حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ قریش میں آپ کا نسب بہت عالی تھا ننہال اور ددھیال دونوں طرف سے۔ استیعاب وغیرہ میں ہے کہ عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف بن قصی ہیں اور والدہ ان کی اُروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبدالشمس اور ماں اُروی کا نام ان کا بیضاء ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبدالمطلب کی جو پھوپھی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذی النورین ان کا لقب اسی لیے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اس کے۔ اور فطرت سلیمہ ان کی بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مہجور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اصل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے۔

استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سباق مسلمین سے ہیں ابو عبیدہؓ بن جراح اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے بھی ایک روز پہلے ایمان لائے ہیں بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انضمام عمرؓ سے ان کے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی رقیہؓ کو ان کے نکاح میں دیا اور ان کے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذا پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے۔ اور حضرت ان کی خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں رونق افروز ہوئے حضرت عثمانؓ انہیں دنوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجران حبشہ کے کہ وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات میں آپ کے ہمرکاب رہے سوا بدر کے کہ اس میں تیمارداری رقیہؓ میں شاغل تھے بحکم آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اور آپ نے ان سے اجر و غنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لیے بدریوں میں بھی شمار ہوئے اور جب غزوۂ احد میں ذرا صحابہ پسپا ہوئے رحمت الٰہی نے ان کا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل عفا اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امر مسلمین کی تسلی کے لیے ان کو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے ان کو امان دی اور مکہ جا کر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے ان کو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ ان کے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعت الرضوان کا۔ اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اس لیے معدود ہوئے وہ اہل رضوان میں اور جب رقیہؓ نے انتقال فرمایا آپ نے ان کے نکاح میں ام کلثومؓ دیں رضی اللہ عنہما اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو میسر نہیں اور جب ام کلثومؓ کا بھی انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا ان کے نکاح کی تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیاہتا جاتا ان کے ساتھ اگرچہ ایک نہ رہتی۔

اور جیش عسرت کی تجہیز میں نصیب اوفیٰ اور اکمل ان کو عنایت ہوا اور حضرت نے ان کو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی عمل ان کو نقصان نہیں کرتا اور تسبیل کی انہوں نے بیر رومہ کی اور توسیع کی مسجد نبوی کی ایک مربد خرید کی بیس ہزار کو۔ اور غزوۂ تبوک کے مخمصۂ شدیدہ کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت و طعام و ادام کا حضرت کی خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپ نے اسے دیکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء و رضی عنا کما رضی عنہ۔ اور اکثر احیان کتابت وحی آپ نے کی ہے اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کے لیے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہیں اور حضرت نے اسے بہت پسند کیا اور کھایا اور ان کے لیے دعا کی۔

اور ریاض نضرہ میں ہے کہ ایک بار حضرت کے گھر میں عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نکلے کہ جا بجا نماز پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے اور اس پر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھے آٹا اور گیہوں اور کھجور اور چند بکریاں بھلے بھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کھانا دیر میں تیار ہوگا۔ اس لیے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور حضرت جب گھر میں تشریف لائے اور اس پر مطلع ہوئے باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمانؓ سے سو تو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے ان کو عنایت فرمایا تھا چنانچہ حضرت کے زمانہ میں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے مابین اعتنائے کامل رکھتے تھے چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین میں ہے اس پر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام میں ید طولیٰ رکھتے تھے چنانچہ موالاۃ سے عثمان کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام لیل بجا لاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے۔

اور صدقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار خلافت ابوبکرؓ میں مدینہ میں قحط ہوا اور ابوبکرؓ نے کہا شام تک اللہ تمہاری تکلیف کھول دے گا پھر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار بر دو طعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے آئے اور تاجران کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقرائے مدینہ پر کہ اللہ نے اس کا دس گنا دینے کا وعدہ کیا

ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ اس شب میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سُرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپؐ کے پیر میں ہیں کہ تسمے اس کے نور کے ہیں سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہیں مجھے آپؐ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپؐ نے فرمایا کہ میں عثمانؓ کی شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ نے ایک حور سے ان کی شادی جنت میں کی ہے اور انہوں نے ہزار اونٹ اللہ کی راہ میں صدقہ کیے ہیں۔ اور اللہ نے ان سے قبول کیا ہے اور اسی طرح اعتاق میں بلند پایہ رکھتے تھے چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب سے میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک غلام آزاد نہ کیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اس کو جمع کرتا اور اُسی حج و عمرہ میں بھی ماشاءاللہ ان کا یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لقد کانوا و اللہ لیک اوصلہم للرحم و اتقاھم للرب۔ اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک میں پایہ عالی رکھتے تھے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین۔

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

يُقَالُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ اَبُو تُرَابٍ وَّ اَبُو الْحَسَنِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً فَاَنْكَرُوْا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِذَا لَقِيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَّكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا رَجَعُوْا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا اِلٰى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَمْ تَرَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوْا فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّي وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي

مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اور ان کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابوتراب دوسری ابوالحسن۔

روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالبؓ کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا۔ اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے حضرت کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دیکھیے علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ کیا کیا آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا اور وہی کہا۔ اور تیسرا اور چوتھا۔ آپؐ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے۔ اور غضب آپؐ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مومن کا بعد میرے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔

روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علیؓ دوست ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون بن عبداللہؓ سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابو سریحہ کا نام حذیفہؓ ہے وہ بیٹے ہیں اسید کے اور وہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

مترجم۔ شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلافصل پر حضرت علیؓ کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اوّل یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے۔ اور اطلاق اس کا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم و معتق اور ناصر و محب اور تابع اور جار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے۔

دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے پھر ثبوت خلافت بلافصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں۔

تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اس کی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اس کے معنی امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے۔ انتہیٰ ما قال المترجم۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابو بکرؓ پر کہ بیاہ دی انہوں نے مجھے لڑکی اپنی اور لے آئے مجھ کو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلالؓ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمرؓ پر کہ حق بات کہتا ہے۔ اگرچہ ناگوار ہو کسی کو حق نے اس کو ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا کوئی دوست نہیں یعنی سوا اللہ اور رسولؐ کے۔ اور رحمت کرے اللہ عثمانؓ پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے رحمت کرے اللہ علیؓ پر کہ یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں ہو۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علیؓ کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے

خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس میں حق حضرت علیؓ کی طرف تھا اس لیے کہ دعا آپ کی مقبول ہے اور ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کا خلاف کیا خطائے اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی محل طعن نہیں پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں یا کوئی اور۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدِ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ النَّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا رحبہ کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ ان میں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے آپ کی طرف نکلے ہیں کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اموال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے سو ہم کو پھیر دیجئے کہ اگر ان کو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے حضرت نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے کہ تم اپنی نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمہاری گردن پر دین کی تلوار مارے۔ اور اللہ نے آزما لیا ان کے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ اور ابوبکرؓ نے بھی اور عمرؓ نے بھی عرض کی کہ کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تھی راوی نے کہا کہ پھر علیؓ ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے ربعی کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔

باب عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ۔

روایت ہے کہ ابو سعید خدریؓ نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا شعبہ نے ابو ہارون عبدی میں اور مروی ہوئی یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید سے۔

باب عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ۔

فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علیؓ کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا ان کو کوئی مومن۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابٌ عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ اَرْبَعَۃٍ وَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِّھِمْ لَنَا قَالَ عَلِیٌّ مِنْھُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلٰثًا وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَاَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ یُحِبُّھُمْ۔

روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمایئے آپؐ نے فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابو ذرؓ اور مقدادؓ اور سلمانؓ کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔

بَابٌ عَنْ حُبْشِیِّ بْنِ جُنَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ۔

روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علیؓ اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہ ابو بکرؓ کے ساتھ علیؓ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ برات کا سنادیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ فَجَآءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ کروادیا ایک کا دوسرے سے یعنی ایک مہاجر اور ایک انصار سے اور علیؓ روتے ہوئے آئے کہ یارسول اللہ آپ نے بھائی چارہ کردیا اپنے اصحاب میں اور مجھے کسی کا بھائی نہ کیا آپ نے فرمایا تم ہمارے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَیْرٌ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیَ ھٰذَا الطَّیْرَ فَجَآءَ عَلِیٌّ فَاَکَلَ مَعَہٗ۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا کہ میں آپ کے پاس تھا کہ آپؐ نے دعا کی کہ یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخص کو جو سارے مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے پھر علیؓ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ کھایا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو سدی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث

انس رضؓ سے کئی سندوں سے اور سدی کا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہے اور انہوں نے پایا ہے انسؓ بن مالک رضؓ کو اور دیکھا ہے حسین بن علیؓ کو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي۔

عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب میں چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

باب عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گھر ہوں حکمت کا اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر نہ کیا اس میں صنابحی کا۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے اس کو سوا شریک کے ثقات سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا قَالَ فَأَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا

روایت ہے سعدؓ بن ابی وقاص سے کہ پوچھا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے سعدؓ کو کہ تم بُرا کیوں نہیں کہتے ابوتراب کو یعنی حضرت علیؓ کو کہا جب تک یاد رکھوں گا میں تین باتوں کو کہ کہا تھا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نہیں بُرا کہوں گا ان کو ان میں سے ایک کو میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سُرخ اونٹ ہوں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مدینہ میں چھوڑا تھا ان کو آپ نے بعض مغازی میں سو انہوں نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ آپ مجھے چھوڑے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ یعنی کیا میں جہاد کے لائق نہیں سو فرمایا آپ نے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس درجۂ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا ہارونؑ موسیٰؑ کی جانب سے یعنی وہ بھی کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارونؑ کو بنی اسرائیل میں خلیفہ کر گئے تھے۔ مگر فرق اتنا ہے کہ نبوت میرے بعد کسی کو نہیں۔ دوسرے یہ کہ سُنا میں نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جھنڈا لڑائی کا ایسے مرد کو دوں گا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اسکو دوست رکھتے ہیں کہا راوی نے پھر رغبت کی ہم سب لوگوں نے اس کی اور آپ نے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علیؓ کو۔ اور وہ حاضر ہوئے اور ان کی آنکھیں دُکھنی تھیں

وَحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ۔ پس آپؐ نے لب مبارک ڈال دیا ان کی آنکھ میں اور دے دیا جھنڈا ان کو اور فتح دی اللہ نے ان کو۔ تیسرے یہ کہ جب اتری آپؐ پر یہ آیت نَدْعُ اَبْنَاءَنَا سے آخر تک بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

مترجم۔ یعنی حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ تم جو ان کے یعنی حضرت علیؓ کی خطائے اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی خوبی بیان نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہؓ نے کہ ان کو بُرا کہو اس لیے کہ صحابہؓ اس نفسانیت سے پاک تھے۔ اور حقانیت کے پتلے صرف مراد ان کی یہی تھی کہ ان کی خطا لوگوں سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں کے حق میں یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ کہ ان کو منافق کہیں یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیوں میں تکفیر کا بازار اس قدر گرم ہے اور تکفیر اس قدر ارزاں ہے کہ معاذ اللہ سعد نے ان کے جواب میں تین فضیلتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیان فرمائیں اول حضرت نے ان کو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارونؑ کو خلیفہ کر کے کوہ طور تشریف لے گئے تھے اور آیت مذکور کو آیت مباہلہ کہتے ہیں پوری آیت یوں ہے۔ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ یعنی اگر پھر تجھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے آچکا تو کہہ ان سے کہ آؤ بلائیں ہم اپنے لڑکوں کو اور تمہارے لڑکوں کو۔ اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو۔ پھر عاجزی کریں ہم دعا میں اور لعنت مانگیں ہم اللہ کی جھوٹوں کے لیے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت اور یہ آیت نصاریٰ نجران کے مقدمہ میں نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں ان سے اور حضرت سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عاقب جو ان کا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہیں کیا کہ آخر کو اس کا یہ حال نہ ہوا کہ بڑا ان کا جینے نہ پایا اور چھوٹا ان کا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم ان سے ملاعنہ کرو گے تو سب کے سب ہلاک ہو گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اور امام حسن کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح حاضر ہوئے کہ حضرت فاطمہؓ آپؐ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؓ ان کے پیچھے۔ جب اسقف نجران نے ان کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ میں ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ ٹل جائے سو تم مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر کسی نصرانی کا وجود نہ رہے گا پھر انہوں نے حضرت سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپؐ سے مباہلہ نہ کریں اور آپؐ ہم کو ہمارے دین پر اور ہم آپؐ کو آپؐ کے دین پر چھوڑ دیں حضرت نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو ان پر واجب ہے وہ تم پر واجب ہو۔ اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑیں گے انہوں نے کہا ہم کو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپؐ سے صلح کرتے ہیں کہ اگر آپؐ ہم سے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے نہ پھیریں تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کریں گے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں پھر اس پر صلح ٹھہر گئی اور مباہلہ اب بھی جائز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منکران صفات

سے رکن و مقام کے بیچ میں مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات ہمیں مباہلہ نہ کر سکے

بَابٌ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ۔

روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو لشکروں کو اور ایک پر علیؓ کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو۔ اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علیؓ ہیں سو فتح کیا حضرت علیؓ نے ایک قلعہ اور لے لی ایک لونڈی یعنی مال غنیمت سے سو لکھ بھیجا میرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ چغلخوری کی اس میں یعنی حضرت علیؓ کی سو میں آیا آپؐ کے پاس اور آپؐ نے خط پڑھا یعنی پڑھوا کر سنا اور رنگ آپؐ کا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے اور اس کے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنی میرا کیا قصور ہے آپؐ چپ ہو رہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر تھے ان کو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لے لی تو کیا ہوا اور حضرت ان پر حاکم تھے آپؐ نے اسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جس کو چاہے پھر اس کے حسن خدمت کی نظر سے دے دے اور حضرت خالد کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہو گا اس لیے حضرت سے اطلاع کر دی۔

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو طائف کے دن اور ان سے سرگوشی کی سو لوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اجلح کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان سے کان میں کچھ کہوں

بَابٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا

روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جنب رہے اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہیں کسی کو کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گزر جائے

غَیْرِیْ وَغَیْرُكَ۔ حضرتؐ اور علیؓ کے سوا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا۔

مترجم۔ غرضیکہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علیؓ کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جائیں اور کسی کو جائز نہیں۔

بَابٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِیٌّ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علیؓ نے سہ شنبہ کو

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی حبہ سے انہوں نے علیؓ سے مانند اس کے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی۔

روایت ہے سعدؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارونؑ موسیٰؑ سے یعنی خلیفہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعدؓ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی جیسے ہارون تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں سعد اور زید بن ارقم اور ابو ہریرہؓ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِیٍّؓ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ان دروازوں کے بند کرنے کا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علیؓ کا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ کی روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِیْ فِیْ دَرَجَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالبؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا امام حسنؓ اور امام حسینؓ کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھ کو اور ان دونوں کو۔ اور ان کے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میری جگہ میں قیامت میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو جعفر بن محمد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل و کرم سے تیرے رسول کو اور حسنین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت کی لخت جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب ان کی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال و افعال و مرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر و نشر ہو اَللّٰھُمَّ کَمَا جَمَعْتَنِیْ بَیْنَ حَدِیْثِ نَبِیِّكَ وَسُنَنِهٖ فِی الدُّنْیَا فَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ فِی الْعُقْبٰی بِرَحْمَتِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِیْنَ یَا مُجِیْبَ الدَّاعِیْنَ۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰی عَلِیٌّ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مومنوں میں حضرت علیؓ ہیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائے مردوں سے ابوبکر صدیق ہیں اور اسلام لائے حضرت علیؓ جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اوّل خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِیٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقُ۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ اوّل جو اسلام لایا علیؓ ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس کو منکر جانا اور کہا کہ اوّل جو اسلام لائے۔ ابوبکرؓ صدیق ہیں یعنی لڑکوں میں اوّل حضرت علیؓ اور بوڑھے مردوں میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔

بَابٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مومن ہوگا اور بغض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہوگا عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کے لیے حضرت نے دعا کی ہے یعنی قرون ثلثہ مشہود بالخیر میں ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْهِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ

روایت ہے ام عطیہؓ سے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اس میں حضرت علیؓ بھی تھے اور کہا انہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھ کو جب تک نہ دکھائے مجھ کو علیؓ

بِيَدَيْهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا۔ کو یعنی آپ نے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آئیں اس لیے کہ آخر میں ان سے بہت کام لینا ہے

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب ان کا یہ ہے علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور ماں ان کی فاطمہ بیٹی اسد کی اور وہ بیٹے ہاشم کے ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ وہ پہلی ہاشمیہ ہیں کہ انہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضےٰؓ اور ان کے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور ان کے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد امام محمد باقر اور عبداللہ محض اور بھائی ان کے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ یعنی فاطمہؓ کے لیے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابوطالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہم کو کھانے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لیے اس میں کچھ بچا رکھتیں کہ میں پھر کھاتا روایت کیا اس کو حاکم نے اور ان کے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جوف کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صغر سنی سے ان کی پرورش کے متکفل ہوئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں گھاٹیوں کی طرف مکہ کے نکل جاتے اور علیؓ بن ابی طالب بھی ان کے ساتھ اپنے باپ سے چھپ کر چلے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک ایک دن ابوطالب اس پر مطلع ہوگئے اور وہ دونوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے حضرت سے پوچھا کہ یہ کونسا دین ہے جس پر تم چلتے ہو حضرت نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا اور رسولوں کا اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اس کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کو دعوت کی انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک جیوں گا کوئی تمہیں ایذا نہ دے سکے گا اور مروی ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اے میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کی ہے ان کی۔ اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور ان کا تابع ہوں تو ابوطالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتائے گا سو تو ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی۔ اور جب ابوطالب کا انتقال ہوا اور حضرت علیؓ نے ان کو غسل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے لیے ایسی دعائے خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا مجھے سُرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علیؓ کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے۔ اور اپنی جانِ عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی اور آپ کی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافروں کو دھوکا ہوا اور حضرت تشریف لے گئے پھر بعد چند روز کے علیؓ بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہوگئے اور جب صحابہ میں مواخات واقع ہوئی حضرت نے ان کو اپنا بھائی فرمایا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور مشہد بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے۔

اوّل یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو آپ نے خبر کفار دریافت کرنے کو روانہ کیا حضرت علیؓ بھی ان میں تھے ثانیاً یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانوں نے ان کا مدافعہ کیا حضرت علیؓ بھی ان میں تھے ثالثاً یہ کہ جبرائیل اور میکائیل ان کے ساتھ تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپ کی یہ ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا اور مشہد احد میں بھی آپ کو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لوا شہید ہوئے حضرت نے لوائے محمدی آپ کے ہاتھ میں دیا اور حضرت علیؓ نے قریش کے صاحب لوا کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھویا جاتا تھا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علیؓ کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علیؓ نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اس سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔

اور بیعت الرضوان میں بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپؓ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔ فقیر مترجم کہتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرمائے اور غزوۂ خیبر میں رایت فتح آپ ہی کے ہاتھ میں تھا چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور اس غزوہ میں آپ نے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپ کی ٹوٹ گئی تھی آپ نے اس کے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنالیا یہاں تک کہ فتح نمایاں ظاہر ہوئی۔ ابو رافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی چاہتے تھے کہ اس کو الٹیں تو اسے الٹ نہ سکے اور مباہلہ کے وقت آپؓ نے ان کو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اس کی اوپر گزری۔ غرض فضائل اور محامد آپ کے بہت ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب طلحہ بن عبید اللہؓ کے۔ اور کنیت ان کی ابو محمد ہے۔

عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهٗ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

روایت ہے زبیرؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں دو زرہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہؓ کو اپنے نیچے اور چڑھ گئے پس سنا میں نے کہ فرماتے تھے واجب ہو چکی طلحہ کے لئے یعنی جنت۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان گزرے اللہ اسے معاف کرنے والا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ۔

روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا انہوں نے میرے کانوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں ہمسایہ ہیں میرے یعنی جنت میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے۔ تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا اس سے ان میں بعض نے۔

عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی مُعَاوِیَۃَ قَالَ اَلَا اُبَشِّرُکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طَلْحَۃُ مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ۔

روایت ہے موسیٰ بن طلحہؓ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہؓ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے۔

بَابٌ عَنْ طَلْحَۃَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاہِلٍ سَلْہُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ مَنْ ہُوَ وَکَانُوْا لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلٰی مَسْئَلَتِہٖ یُوَقِّرُوْنَہٗ وَیَہَابُوْنَہٗ فَسَاَلَہُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ اِنِّیْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِیَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ہٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ۔

روایت ہے طلحہؓ سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو حضرت سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرات نہ کرتے تھے حضرت سے پوچھنے کی حضرت کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا آپ سے اعرابی نے اور آپ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا پھر آپ نے منہ پھیر لیا طلحہؓ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد کے آیا اور میں سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھ کو آپ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ طلحہؓ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو کریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابو کریب سے یہی حدیث اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابو کریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔

مَنَاقِبُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
مناقب زبیر بن عوام کے راضی ہوا اُن سے اللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ۔

روایت ہے حضرت زبیرؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ابوین بنی قریظہ کی لڑائی کے دن یعنی فرمایا کہ ماں باپ میرے تیرے اوپر فدا ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

وسلم نے کہ ہر نبی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنے مددگار کے ہیں۔

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ وَ زَادَ اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْہِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا قَالَھَا ثَلٰثًا قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا۔

روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر نبی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیرؓ ہیں اور زیادہ کیا ابونعیم نے اس روایت میں یہ بھی کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کہ کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کی یعنی وہ بھاگ گئے یا نہیں تو زبیرؓ نے عرض کی کہ میں اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیرؓ نے یہی جواب دیا کہ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ یعنی جنگ احزاب میں کئی قوموں نے آکر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد خندق کھود لی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض ایک شب نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تھا اس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لاسکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیرؓ کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور ہوا کے پریشان ہیں اور خیمے ان کے اکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور زبیرؓ کو بالکل ہوا نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا حضرت کا۔

بَابٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَوْصَی الزُّبَیْرُ اِلٰی اِبْنِہٖ عَبْدِ اللّٰہِ صَبِیْحَۃَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّیْ عُضْوٌ اِلَّا جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی انْتَھٰی ذٰلِکَ اِلٰی فَرْجِہٖ۔

روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو جمل کی صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہ ہوا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں یہانتک کہ میری فرج بھی اور یہ وصیت شاید اس لیے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نہ کرے سبحان اللہ کیا جان نثار یار تھیں صحابہؓ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے۔

مترجم۔ جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہوکر حضرت علیؓ سے مقابل ہوئی تھیں اور طلحہؓ اور زبیرؓ ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتال پھر اپنی خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کی رحمت نے اس کا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المومنینؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہؓ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت قبول کی اور زبیرؓ جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یاد نہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تھے کہ حضرت نے فرمایا تو ان سے سرگوشی کرتا ہے اور ایک دن یہ تجھ سے لڑے گا اور ظالم ہوگا یعنی زبیرؓ غرض جب ان کو وہ حدیث یاد آئی

اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے راہ میں پھر ایک شخص نے ان کو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہم ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں۔ بلکہ سب مرحوم و مغفور مرضی ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مناقب عبدالرحمٰن بن عوف کے راضی ہوا اللہ ان سے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں اور عثمانؓ جنت میں ہیں اور علیؓ جنت میں ہیں اور طلحہؓ جنت میں ہیں۔ اور زبیرؓ جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں ہیں۔ اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور سعیدؓ بن زید جنت میں ہیں اور ابوعبیدہ جنت میں ہیں۔ یعنی یہ دسوں جنتی ہیں۔ اور انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

ف روایت کی ہم سے ابومصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبدالعزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبدالرحمٰنؓ بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعیدؓ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حمید سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعیدؓ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے حدیث اول سے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ۔

روایت ہے سعید بن زید سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابوبکرؓ جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں۔ اور علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور عبدالرحمٰنؓ اور ابوعبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو اے ابا الاعور وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تم نے مجھ کو قسم دی اللہ کی ابوالاعور جنت میں ہیں کہا راوی نے وہ سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔

ف سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَکُنَّ مِمَّا یُهِمُّنِیْ بَعْدِیْ وَلَنْ یَصْبِرَ عَلَیْکُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَی اللّٰهُ اَبَاکَ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّةِ تُرِیْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ کَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِیْنَ اَلْفًا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنی حال تمہارا اور نہ صبر کریں گے تمہارے ادائے حقوق اور خدمت میں مگر صابرین کہا راوی نے کہ پھر ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تھیں وہ عبدالرحمٰن بن عوف کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا حضرت کی بیبیوں کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰی بِحَدِیْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِ مِائَةِ اَلْفٍ۔

روایت ہے ابی سلمہؓ سے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات مومنین کے لیے کہ وہ چار لاکھ کو بکا۔ شائد حدیث اول میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُهٗ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَالِکُ بْنُ وُهَیْبٍ۔

مناقب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

اور کنیت ان کی ابی اسحاق ہے وہ بیٹے ہیں ابی وقاصؓ کے اور نام ان کا مالک ہے وہ بیٹے ہیں وہیب کے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاکَ۔

روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

ف مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسمٰعیل سے انہوں نے روایت کی قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعدؓ کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَالِیْ فَلْیُرِنِیْ امْرُؤٌ خَالَهٗ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ سعد آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں یعنی جیسے میرے ماموں ہیں ایسا کسی کا ماموں نہیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنو زہرہ سے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی قبیلہ سے تھیں اس لیے آپؐ نے ان کو اپنا ماموں فرمایا۔

بَابٌ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

روایت ہے علیؓ سے کہ جمع نہیں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَ اُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ۔

وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعدؓ کے کہ ان سے فرمایا احد کے دن مار تو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر مار اے جوان پٹھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سعدؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے اور عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعدؓ بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو احد کے دن۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے روایت کی علیؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی یہ ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے علیؓ بن ابی طالب سے کہا حضرت علیؓ نے نہیں سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو کسی پر سوا سعد کے اور میں نے سنا ان کو احد کے دن کہ فرماتے تھے مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک دن آنکھ نہ لگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ سے لوٹ کر آتے تھے تو فرمایا آپ نے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ باقی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا حضرت عائشہ رضی نے کہ ہم اسی خیال میں تھے کہ ایک شخص کے ہتھیاروں کی آواز سنی اور حضرت نے پوچھا کون انہوں نے عرض کی سعدؓ بن ابی وقاصؓ آپ نے فرمایا تم کیوں آئے کہا انہوں نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر نہ پہنچائے سو حاضر ہوا ہوں کہ پہرہ دوں آپ کے لیے سو دعا کی ان کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سو گئے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِي الْاَعْوَرِ وَ اسْمُهٗ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب سعیدؓ کے اور کنیت ان کی ابوالاعور ہے۔

اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے راضی ہو اللہ ان سے

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ

روایت ہے سعیدؓ سے کہ کہا انہوں نے میں گواہی دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بھی گنہگار نہیں

شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَأَثِمْتُ قِيلَ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا۔

لوگوں نے کہا کیونکر انہوں نے کہا ہم ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حرا میں تو آپ نے فرمایا اے حرا ٹھہر رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یعنی جنہیں آپ نے صدیق یا شہید فرمایا آپ نے فرمایا ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور سعدؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ دسواں کون ہے سعید نے کہا میں ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حر بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اخنس سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے۔

مَنَاقِبُ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

مناقب ابوعبیدہؓ بن عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينَكَ قَالَ فَإِنِّي سَأَبْعَثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ آئے سردار اور اس کے نائب ایک قوم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان دونوں نے کہا کہ بھیج دیجئے ہمارے ساتھ ایک اپنے امین کو۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بھیجتا ہوں سو لوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پھر بھیجا آپ نے ابوعبیدہؓ کو کہا راوی نے کہ ابواسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سنی ہے میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ برس سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوا ابن عمرؓ اور انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ بن الجراح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن قتیبہ اور ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سونے کا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُوبَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کون تھا انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون کہا پھر عمرؓ میں نے کہا پھر کون کہا انہوں نے ابوعبیدہؓ

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ ۔

بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب شخص ہے ابو بکرؓ اور کیا خوب شخص ہے عمرؓ اور کیا خوب شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

مَنَاقِبُ اَبِی الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

مناقب عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

اور کنیت ان کی ابوالفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں عبدالمطلب کے۔

عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا اَغْضَبَكَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَیْشٍ اِذَا تَلَاقَوْا بَیْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوْهٍ مُبْشَرَةٍ وَاِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِغَیْرِ ذٰلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ اِیْمَانٌ حَتّٰی یُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ اٰذٰی عَمِّیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ فَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ ۔

روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہ سے کہ عباسؓ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غضب ناک اور میں بھی آپؐ کے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہم سے کیا پڑی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں۔ اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضب ناک ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ چہرہ آپؐ کا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ و رسول کیلئے تم کو دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگو جس نے اذیت دی میرے چچا کو اس نے مجھے اذیت دی اس لیے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِیْهِ ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ چچا ہیں رسول اللہ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابوالزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

بَابٌ عَنْ عَلِیٍّ رضـ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِی الْعَبَّاسِ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے باب میں کہ چچا آدمی کا

وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَتِهِ۔

اس کے باپ کے برابر ہے (۱)۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةُ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ دو شنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے ان سے تم کو اور تمہارے لڑکے کو پھر ہم صبح کو گئے اور ہم کو آپ نے ایک چادر اڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے لڑکے کے لیے ظاہراً اور باطناً ایسی بخشش کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکے کا خوب حق ادا کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب جعفر کے اور وہ بیٹے ہیں ابی طالب کے راضی ہو اللہ ان سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا جنت میں اڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ۔

ف یہ حدیث غریب ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوَرَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کی۔ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر رضی اللہ عنہ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ۔

روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات

مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاٰیَاتِ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَنَا اَعْلَمُ بِھَا مِنْہُ مَا اَسْاَلُہٗ اِلَّا لِیُطْعِمَنِیْ شَیْئًا فَکُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ لَمْ یُجِبْنِیْ حَتّٰی یَذْھَبَ بِیْ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَیَقُوْلُ لِامْرَاَتِہٖ یَا اَسْمَآءُ اَطْعِمِیْنَا فَاِذَا اَطْعَمَتْنَا اَجَابَنِیْ وَکَانَ جَعْفَرٌ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ وَیَجْلِسُ اِلَیْھِمْ وَیُحَدِّثُھُمْ وَیُحَدِّثُوْنَہٗ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْہِ بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ۔

قرآنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا۔ صرف اس لیے پوچھتا کہ وہ مجھے کھلائے پھر جب میں جعفرؓ سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر نہ لے جاتے اور اپنی بی بی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو۔ پھر جب وہ کھلا چکتیں تو مجھے جواب دیتے اور جعفرؓ مسکینوں کو چاہتے تھے اور ان کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے۔ اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابوالمساکین فرمایا کرتے تھے یعنی مسکینوں کے باپ۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور ابواسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا

مناقب حضرت امام حسنؓ اور امام حسین علیہ السلام کے اور وہ دونوں بیٹے ہیں علیؓ کے۔ اور وہ ابی طالب کے۔ رضی ہوان سے اللہ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔

روایت ہے ابوسعید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے۔

ف روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے جریر اور ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے۔

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَۃِ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰی شَیْءٍ لَا اَدْرِیْ مَا ھُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِیْ قُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَیْہِ فَکَشَفَہٗ فَاِذَا حَسَنٌ وَحُسَیْنٌ عَلٰی وَرِکَیْہِ فَقَالَ ھٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا۔

روایت ہے اسامہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں ایک رات گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپؐ نکلے اور اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا۔ جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے۔ آپؐ نے کھولا تو وہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ تھے آپؐ کے کولے پر اور فرمایا آپؐ نے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے۔ یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جو ان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست رکھ۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَسْاَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا۔

روایت ہے عبدالرحمٰن ابن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق سے پوچھا ابن عمرؓ سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو تو اس کو کہ یہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند کو یعنی امام حسینؓ کو اور سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمٰن بن ابی نعم بجلی ہیں۔

عَنْ سَلْمٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا۔

روایت ہے سلمیٰ سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہؓ کے پاس اور وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب میں اور ان کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسینؓ کے ابھی۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَیَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ اور آپ حضرت فاطمہؓ سے فرماتے تھے کہ بلاؤ ہمارے اپنے دونوں بیٹوں کو اور ان کو سونگھتے تھے اور اپنے کلیجے سے لگاتے تھے۔

ف یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ فِئَتَيْنِ۔

روایت ہے ابوبکرہ سے کہا کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنی امام حسنؓ سید ہے کہ صلح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے دو گروہوں میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسنؓ ہیں۔

مترجم۔ یعنی دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں ان کے سبب سے صلح کر لیں گے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھا ایک حضرت حسنؓ کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حضرت امام حسنؓ نے اپنی خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں

کو قتل و قمع سے بچایا اور بڑا کام کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

بَابٌ عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْ جَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْھِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَھُمَا وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ نَظَرْتُ اِلٰی ھٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُھُمَا۔

روایت ہے ابو بریدہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئے اور وہ دونوں کرتے سرخ پہنے ہوئے تھے کہ چلتے تھے اور گر پڑتے تھے یعنی صغر سنی اور ضعف کے سبب سے سو اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے۔ اور دونوں کو اٹھا لیا اور اپنے آگے بٹھا لیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہے یعنی آزمائش دیکھا میں نے ان دونوں لڑکوں کو کہ چلتے تھے اور گرتے تھے سو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان کو اٹھا لیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے۔

مترجم۔ افسوس ہے کہ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر محبت اور الفت تھی ان کے ساتھ اس امت کے ظالموں نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذاء اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ۔

روایت ہے یعلیٰ بن مرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے۔ دوست رکھتا ہے اللہ اس کو جو دوست رکھے حسینؓ کو حسینؓ ایک نواسا ہے نواسوں میں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَشْبَہَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ لوگوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ حسینؓ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ۔

روایت ہے ابو جحیفہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ان کے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابوبکر صدیقؓ اور ابن عباسؓ اور ابن الزبیرؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَقُوْلُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا لَمْ یُذْکَرْ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَشْبَھِھِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ میں ابن زیاد نابکار کے پاس تھا اور لائے وہاں سر امام حسینؓ کا یعنی کربلا سے سو وہ ان کے ناک میں چھڑی مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیا ذکر کیا جاتا ہے راوی نے کہا کہ میں بولا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سب لوگوں سے زیادہ تر مشابہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم۔ بخاری کی روایت میں یہ لفظ فجعل ینکث وقال فی حسنہ شیٔ یعنی چھڑی مارتا تھا اور ان کے حسن میں عیب لگاتا تھا۔ اور اس روایت کی تطبیق ترمذی کی روایت سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ جو اس نے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن و استہزاء ہو۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ امام حسن رضؓ سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے سر تک اور امام حسین رضؓ سینہ سے نیچے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْئَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِّدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحَبَةِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّؤُوْسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرَيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتّٰى تَغَيَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے لوگوں کے سر مسجد میں لا کر ڈال دیئے جو رحبہ میں تھے اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سے ہو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں تھوڑی دیر گھسا رہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ آیا آیا اور پھر گھسا اسی طرح تین بار گیا یا دو بار۔ اور یہ نمونہ تھا۔ اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلَتْنِي أُمِّي مَتٰى عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا دَعِيْنِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ

روایت ہے حذیفہ رضؓ سے کہا کہ پوچھا مجھ سے میری ماں نے کہ تو حضرت کی خدمت میں کب جایا کرتا ہے۔ میں نے کہا اتنے روزوں سے میرا کوئی حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ پہ بہت خفا ہوئیں میں نے کہا اب جانے دو میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب ان کے ساتھ پڑھوں گا اور حضرت سے سوال کروں گا میرے اور تمہارے لیے مغفرت مانگیں۔ پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی پھر آپ نوافل سے

مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ قَالَ اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی اور لوٹے اور میں آپ کے ساتھ چلا سو میری آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تم کو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترا تھا آج کی رات اس نے اجازت مانگی رب سے کہ مجھ پر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہؓ سردار جنت کی عورتوں کی اور حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں جنت کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسرائیل کی روایت سے۔

عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا۔

روایت ہے براءؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اور کہا کہ یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے تھے سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بھی خوب ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ

روایت ہے براءؓ بن عازب سے انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر لئے ہوئے تھے اور فرماتے تھے۔ یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مَنَاقِبُ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مناقب اہل بیت کے۔ راضی ہو اللہ ان سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ

روایت ہے جابرؓ بن عبد اللہ سے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے۔

هُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَّنْ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلَ بَیْتِیْ۔

جس کا نام قصویٰ تھا اور خطبہ پڑھتے تھے سو سُنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ کی دوسرے عترت یعنی اہل بیت اپنے۔

ف اس باب میں ابوذرؓ اور ابوسعیدؓ اور زید بن ارقمؓ اور حذیفہ بن اسیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور زید بن الحسن سے، سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے۔

مترجم۔ تورپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہیں اس لیے حضرت نے فرمایا کہ مراد اس سے اہل بیت ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مقصود اس سے آپؐ کی نسل اور بیبیاں اور قرابت قریبہ والے ہیں اور پکڑے رہنے سے مراد ہے ان کی محبت رکھنا اور ان کی حرمت کی حفاظت کرنا اور ان کی روایات پر عمل کرنا اور ان کے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اس کی حرمت نگاہ رکھنا اور اس پر عامل رہنا اوامر کو بجا لانا اور نواہی سے باز رہنا۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَیْنًا وَجَلَّلَهُمْ بِکِسَآءٍ وَعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهُمْ بِکِسَآءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَکَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ۔

روایت ہے عمرؓ بن ابی سلمہ سے جو گیلڑ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ۔ یعنی اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ کے گھر میں سو بلایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو اور ان پر ایک چادر ڈال دی اور ان کے پیچھے حضرت علیؓ تھے سو ان سب پر ایک چادر ڈال کر آپؐ نے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں، سو ان کی ناپاکی دور کر دے اور ان کو بخوبی پاک کر دے اور ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو۔

ف اور اس باب میں ام سلمہؓ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراؓ اور انسؓ بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم۔ اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رذیلہ اور عادات خسیسہ ہیں، یا وہ معاصی جن کی اللہ تعالیٰ نے نہی فرمائی یا وساوس و خطرات شیطانیہ اور ہواجس و شبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ

تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا اور اہل بیت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں۔ اور یہی روایت سعید بن جبیرؓ کی ابن عباسؓ سے اور یہی قول ہے عکرمہ اور مقاتل کا اور ابی سعید خدریؓ اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنینؓ ہیں اور روایت مذکورہ بھی اسی کی مؤید ہے مگر بہرحال نساء نبی اس سے خارج نہیں اس لیے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود ان کو شامل ہے اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علیؓ اور آل عقیل اور آل جعفرؓ اور آل عباسؓ ہیں رضی اللہ عنہم (من البغوی)

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلُ بَيْتِيْ وَلَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک ان میں سے دوسرے سے بڑی ہے وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی۔ اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوض کوثر پر سو دیکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم۔ افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک نہ کیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بک بک ٹھہرایا اور رسم و رواج کی طرح اس کی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بدسلوکی کی ظاہر و باہر ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ أَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍؓ۔

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہیں۔ تو آپؐ نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں اور جعفرؓ اور حمزہؓ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور مصعب بن عمیرؓ اور بلالؓ اور سلمانؓ اور عمارؓ اور مقدادؓ اور حذیفہؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کو فرمایا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علیؓ سے موقوفاً۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّوْنِيْ بِحُبِّ اللّٰهِ وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کے سبب اور دوست رکھو

میرے اہل بیت کو میرے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے ہم اسے جانتے ہیں۔

مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

مناقب معاذ۔ اور زید۔ اور اُبیؓ۔ اور ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم کے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْرَأُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت پر ابوبکرؓ ہیں یعنی نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجا لانے میں عمر اور سب سے زیادہ سچے عثمان بن عفان اور سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابت اور سب سے زیادہ قرأت جاننے والے ابی بن کعب اور ہر امت کا ایک امین ہے۔ اور اس امت کا امین ابو عبیدہؓ بن جراح ہیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو قتادہؓ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابو قلابہ نے انسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالَ وَسَمَّانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ بن کعب سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورۂ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کی راہ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابیؓ بن کعب اور معاذؓ بن جبل اور زیدؓ بن ثابت اور ابو زید راوی نے کہا میں نے کہا ابو زید کون ہیں انسؓ نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہیں ابوبکرؓ وعمرؓ وابوعبیدہ رضؓ اور اسید بن حضیرؓ اور ثابت بن قیس رضؓ اور معاذ بن جبل رضؓ اور معاذؓ بن عمرو بن الجموح۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّیِّدُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِیْنَکَ قَالَ فَاِنِّیْ سَاَبْعَثُ مَعَکُمْ اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاَشْرَفَ لَھَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ صِلَۃَ قَالَ سَمِعْتُہٗ مُنْذُ سِتِّیْنَ سَنَۃً۔

روایت ہے حذیفہؓ بن الیمان سے کہا انہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور نائب اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمایئے آپؐ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کی طمع کی سو بھیجا آپؐ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہؓ کو کہا راوی نے ابواسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث ان سے سنی تھی اور یہ ان کا کمال حافظہ تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ عمرؓ اور انسؓ سے دونوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ۔

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علیؓ اور عمارؓ اور سلمان فارسیؓ کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن صالح کی روایت سے۔

مترجم سلمان فارسیؓ فارس کے تھے ان کے باپ آتش پرست تھے ان کو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت دین کی تلاش میں بسر کی کئی جگہ گئے آخر میں توفیق الٰہی حضرت کی خدمت میں کھینچ لائی۔ یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح و مشورہ سے کھودی گئی حضرت نے ان کو اہل بیت سے فرمایا جزاک اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابو الیقظان ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ عمارؓ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی حضرت نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مردِ پاک ذات پاک خصلت کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا۔

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہ دیا گیا عمارؓ کو کسی دو امروں میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے ان میں سے بہتر کو۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے اور ان کا ایک لڑکا ہے کہ اس کو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے یحییٰ بن آدم نے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوا۔

روایت ہے حذیفہ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپؐ نے نہیں میں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتداء کرو میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اور چلو چال عمارؓ کی۔ اور ابن مسعودؓ جو حدیث بیان کریں اس کو سچ جانو۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوریؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال مولیٰ ربعی سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت ہو تجھ کو اے عمارؓ کہ قتل کریں گے تجھ کو باغی لوگ۔

ف اس باب میں ام سلمہ اور عبداللہ بن عمروؓ اور ابی الیسرؓ اور حذیفہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت سے۔

مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جنگ وجدل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حق پر تھے اور حضرت معاویہؓ خطا پر مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا ان کی خطائے اجتہادی تھی۔ اس لیے محل طعن نہیں اور حضرت عمارؓ کو اصحاب معاویہؓ نے شہید کیا۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہو ابی ذرؓ سے۔

ف اس باب میں ابوالدرداءؓ اور ابوذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ مِنْ ذِیْ لَہْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ کَالْحَاسِدِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْہُ۔

روایت ہے ابوذرؓ سے کہ انہوں نے کہا میرے لیے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابوذرؓ سے۔ اور بہت مشابہ ہے عیسیٰ بن مریمؑ سے سو عمر بن خطابؓ نے حضرت سے پوچھا جیسے کسی کو رشک آتا ہے کہ کیا ان کو خبر کردیں ہم اس کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں کہہ دو اس سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یوں فرمایا کہ ابوذرؓ زمین پر ایسے زہد کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسیٰ بن مریمؑ۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِیْدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَآءَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَہٗ عُثْمَانُ مَا جَآءَ بِکَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرِکَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْھُمْ عَنِّیْ فَاِنَّکَ خَارِجًا خَیْرٌ لِّیْ مِنْکَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ کَانَ اسْمِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فُلَانٌ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰہِ وَنَزَلَتْ فِیَّ

روایت ہے عبدالملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا۔ آئے عبداللہ بن سلامؓ اور حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو میری ایذا سے باز رکھو اس لیے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لیے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے سو عبداللہؓ باہر نکلے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ صلی

اٰیَاتٌ مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ نَزَلَتْ فِیَّ وَ شَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ وَنَزَلَ قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ اِنَّ لِلّٰہِ سَیْفًا مَّغْمُوْدًا عَنْکُمْ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ قَدْ جَاوَرَتْکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاللّٰہَ اللّٰہَ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ اَنْ تَقْتُلُوْہُ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْہُ لَتَطْرُدُنَّ جِیْرَانَکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَلَتَسُلَّنَّ سَیْفُ اللّٰہِ الْمَغْمُوْدُ عَنْکُمْ فَلَا یُغْمَدُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ قَالُوْا اقْتُلُوا الْیَھُوْدِیَّ وَاقْتُلُوْا عُثْمَانَ رض۔

اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میری شان میں نازل ہوئیں چنانچہ وَ شَھِدَ شَاھِدٌ اور قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا۔ میرے ہی لیئے نازل ہوئی اور اللہ کی تلوار میان میں ہے۔ اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہیں اس شہر مدینہ میں جس میں اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو قتل کیا یعنی حضرت عثمان رض کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تم سے دور ہو جائیں گے اور تلوار اللہ تعالےٰ کی تم پر میان سے باہر ہو جائے گی۔ کہ پھر قیامت تک میان میں نہ آئے گی سو لوگوں نے ان کی نصیحت سن کر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بھی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالملک بن عمیر کی روایت سے اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے۔

مترجم۔ دونوں آیتیں عبداللہ بن سلام کی شان میں نازل ہوئیں۔

اوّل قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَکَفَرْتُمْ بِہٖ وَشَھِدَ شَاھِدٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ ۔ ۔ ۔ یعنی کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اس کے منکر ہوئے اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اس کی گواہی دے چکا اور اس پر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تم نے تو کتنا بڑا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو انتہیٰ۔

اور اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام بھی ہیں یہی قول ہے قتادہ رض اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الہٰی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں۔

دوسری وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًۢا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ وَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ یعنی کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اس سے بھی عبداللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ رض کا اور ان نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مومن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمان رض خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کے غضب کی تلوار ان کے اوپر کھینچی گئی ہے جو کہ آپس

میں پھوٹ ڈالنے اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہوگئی۔

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُوْنِيْ فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ۔

روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کرو انہوں نے کہا مجھ کو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے جوان کو ڈھونڈے بے شک پائے۔ تین بار یہی کہا۔ اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابوالدرداء رضی اللہ عنہ دوسرے سلمان فارسیؓ تیسرے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چوتھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہودی تھے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔

ف اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی اور خصلت اختیار کرو عمار رضی اللہ عنہ کی اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور یحییٰ بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں۔ اور ابوالزعراء کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابوالزعراء جن سے شعبہؓ اور ثوری رضی اللہ عنہ اور ابن عیینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجے ہیں ابوالاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے۔

عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِيْنًا اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ اُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے اسود بن یزید سے کہ انہوں نے سنا ابوموسیٰ سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعودؓ ایک شخص ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے اس لیے کہ ہم بہت ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت دیکھتے حضرت کے گھر میں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابو اسحاق سے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِاَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَاْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ اَقْرَبَ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِيْ بَيْتِهٖ فَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ زُلْفًا۔

روایت ہے عبد الرحمٰن بن یزید سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم حذیفہؓ کے پاس اور کہا ہم نے بتاؤ ہم کو کہ کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چال وچلن میں کہ ہم اس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چال چلن اور خصلت میں عبد اللہ بن مسعودؓ ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور یہ خوبی جانتے ہیں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ ان سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ سے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبد اللہ بن مسعودؓ کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے۔ یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن سیکھو چار شخصوں سے عبد اللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ اور معاذ بن جبلؓ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا

روایت ہے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آکر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابو ہریرہؓ مل گئے میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے۔ انہوں نے کہا کہاں کے ہو۔

فَوَقَفْتُ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ۔

میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعید بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعود حضرتؐ کے وضو کا پانی دینے والے اور آپؐ کی نعلین اٹھانے والے نہیں اور حذیفہ حضرتؐ کے ہمراز نہیں اور وہ عمار نہیں جن کو بزبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں، قتادہ نے کہا یعنی انجیل اور قرآن کے کہ وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خثیمہ بیٹے ہیں عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہیں ابوسبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنے دادا کی طرف۔

مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيسٰى يَقُولُونَ هٰذَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ کاش آپ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسی کو تو آپؐ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اس کا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو لیکن جو تم سے حذیفہ بیان کرے اس کو سچ جانو اور جو عبداللہ پڑھائیں پڑھ لو کہا عبداللہ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے۔

مترجم: حضرت حذیفہؓ صاحب سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے تھے اور حضرتؐ نے ان کو منافقوں کے نام بتلا دیئے تھے اور حضرت عمرؓ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام ان منافقوں میں تو نہیں، سبحان اللہ یہ ان کا کمال ایمان اور غایت خوف تھا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

عَنْ اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا

روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ کو ساڑھے تین ہزار دیئے بیت المال سے اور عبداللہ بن عمرؓ کو تین ہزار تو عبداللہ نے کہا آپ نے اسامہؓ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ کی انہوں نے کسی مشہد خیر

سَبَقَنِیْ اِلٰی مَشْھَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَیْدًا کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِیْکَ وَ کَانَ اُسَامَۃُ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حُبِّیْ۔

میں مجھ سے پیش قدمی نہ کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لیے کہ زیدؓ اسامہؓ کے باپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہ زیادہ پیارے تھے ان کو تم سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا کُنَّا نَدْعُوْ زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہؓ کو حضرتؐ کا بیٹا کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو لڑکوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ جَبَلَۃَ بْنِ حَارِثَۃَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِبْعَثْ مَعِیَ اَخِیْ زَیْدًا قَالَ ھُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَکَ لَمْ اَمْنَعْہُ قَالَ زَیْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَا اَخْتَارُ عَلَیْکَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَیْتُ رَاْیَ اَخِیْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْیِیْ۔

روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمایئے آپ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جائے تو میں کب روکتا ہوں زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کی صحبت اختیار نہیں کرتا، جبلہ نے کہا میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَّاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَ اَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا لِّلْاِمَارَۃِ وَ اِنْ کَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہؓ بن زید کو اس پر امیر کیا سو لوگ ان کے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپ نے فرمایا تم اس کے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی طعن کرتے تھے اول سے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنی اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اس کے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنی جو اوپر عبداللہ سے مروی ہو چکی ہے۔

مَنَاقِبُ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَھَبَطَ النَّاسُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ وَلَمْ یَتَکَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَیْہِ عَلَیَّ وَیَرْفَعُھُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّہٗ یَدْعُوْلِیْ۔

روایت ہے اسامہ بن زیدؓ سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اترا میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنی جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر ان کا ٹھہرا ہوا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کی زبان بند ہو چکی تھی یعنی مرض موت میں پھر آپ نے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الداعین اور ہے کہ دعا کے لیے آپ ہاتھ اوپر ہی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمام اصحاب و انبیاء کا۔

عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ دَعْنِیْ اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّیْہِ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہ کی تو حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپ نے فرمایا اے عائشہ ان کو دوست رکھو میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَآءَ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا یَا اُسَامَۃُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِیْ مَا جَآءَ بِھِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰکِنِّیْ اَدْرِیْ اِئْذَنْ لَھُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ عَنْ اَھْلِکَ قَالَ اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ میں بیٹھا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی یا رسول اللہ علیؓ اور عباسؓ اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دے ان کو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اس لیے حاضر ہوئے کہ آپ سے دریافت کریں کہ اپنے اہل سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا فاطمہ بیٹی محمدؐ کی انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد کو نہیں پوچھتے

قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ۔

آپ کے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپ نے فرمایا گھر والوں میں مجھے وہ سب سے زیادہ پیارا ہے جس پر میں نے اور اللہ نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید ہے پھر ان دونوں نے عرض کی ان کے بعد کون پیارا ہے آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب، عباس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا آپ نے فرمایا علی نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔

مترجم: اور اسی طرح ایمان بھی ان کا عباس سے اوّل ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے۔

مَنَاقِبُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رض — مناقب جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپ نے ہنسے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے یحییٰ بن منیع نے انہوں نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نہ کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے میں اسلام لایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ — مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی حضرت نے ان کے لیے دو بار

ف: یہ حدیث مرسل ہے ابو جہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام ان کا موسیٰ بن سالم ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللَّهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دو بار دعا کی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عطا کرے اللہ مجھ کو حکمت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عطا کی روایت سے اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس سے چنانچہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا سینہ سے لگایا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا یا اللہ سکھا دے اس کو حکمت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا — مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا بِيَدِي

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں

قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ وَّلَا اُشِيْرُ بِهَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِيْ اِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مجھے جنت میں جدھر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہؓ سے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا تمہارے بھائی نیک مرد ہیں یا فرمایا عبداللہؓ نیک مرد ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا رات کو زبیر کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء یعنی بیوی زبیر کی جنے سو اس کا نام تم لوگ نہ رکھنا میں رکھوں گا پھر ان کا نام عبداللہؓ رکھا اور کھجور چبا کر ان کے منہ میں دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَيْسٌ قَالَ فَدَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْاٰخِرَةِ

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنی میری ماں نے آواز ان کی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر یا رسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں کہ دو اس میں سے دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ۔

روایت ہے ام سلیمؓ سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کا خادم ہے سو اس کے لیے دعا کیجیے اللہ سے آپ نے فرمایا اے اللہ زیادہ کر اس کا مال اور اولاد اور برکت دے اس کو اس میں جو تو نے اسے عنایت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ کنیت رکھی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جس کو میں چن رہا تھا

اور اس عناگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت ان کی ابو حمزہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے جابر بن جعفی کی روایت سے کہ وہ ابو نصر سے روایت کرتے ہیں اور ابو نصر کا نام خیثمہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابو خیثمہ کے جو بصری ہیں اور وہ انس سے بہت روایت کرتے ہیں۔

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّيْ اِنِّيْ اَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِيْلَ وَاَخَذَهُ جِبْرَئِيْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھ سے انس بن مالکؓ نے اے ثابت تم مجھ سے علم دین حاصل کرو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملے گا اس لیے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جلیل سے۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابو عبداللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گذری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ يَعْنِيْ يُمَازِحُهُ

روایت ہے انسؓ سے کہ انہوں نے کہا اکثر مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے دو کان والے۔ ابو اسامہ نے کہا یہ فرمانا آپ کا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپ کا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيْحَ الْمِسْكِ۔

روایت ہے ابی خلدہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ انسؓ نے احادیث سنی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا سنا کیسا کہ انہوں نے تو حضرت کی خدمت کی ہے دس برس اور دعا کی ہے ان کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک کو اور روایت کی ہے ان سے۔

مترجم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے خیر سے اللہ نے ان کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا میری زمین دو بار ہر سال بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور میری اولاد اور پوتے نواسے قریب سو کے ہیں کذا فی المشکوٰۃ۔

مَنَاقِبُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْمَعُ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ عرض کی میں

مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ أُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ

نے یا رسول اللہ آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یاد نہیں رہتیں آپ نے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ سو پھیلائی میں نے اپنی چادر اور آپ نے بہت حدیثیں فرمائیں کہ میں اس میں سے کچھ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپ کا تھا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابوہریرہؓ سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَى قَلْبِي قَالَ فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پھیلا دی میں نے اپنی چادر ان کے پاس اور آپ نے اس کو اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اس دن سے میں کچھ نہ بھولا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ كُنْتَ أَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہا تم ہم سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ أَهُوَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْمَعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ أَمَّا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ مِسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلَ بُيُوتَاتٍ وَغِنًى وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ لَا أَشُكُّ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا تَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہؓ کے پاس اور اس نے کہا اے ابو محمد دیکھئے تو اس مرد یمانی یعنی ابوہریرہؓ کو کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اس سے بہت حدیثیں سنتے ہیں کہ تم سے نہیں سنتے کیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں بیشک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں حضرتؐ سے کہ ہم نے نہیں سنیں اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھے یعنی اصحاب صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہاتھ ان کا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے یعنی کھاتے پیتے ہیں اور ہم گھر بار والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے حضرتؐ کی خدمت میں صبح و شام اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے سنی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں کہ ہم نے نہیں سنیں اور تو کسی نیک مرد کو نہ پائے گا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ ۔

علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِيْهِ خَيْرٌ ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ مجھ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کس قبیلہ سے ہو میں نے عرض کی کہ بنی دوس سے آپ نے فرمایا میں نہ جانتا تھا کہ دوس میں کوئی نیک مرد ہوگا ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِيْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِیْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهُ انْقَطَعَ ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ لایا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اس میں برکت کی دعا کیجئے آپ نے ان کو جمع کر کے اس میں برکت کی دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اس کو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اس میں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لو اور اس کو جھاڑو مت تو میں نے اس میں کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ میں خرچ کیئے اور اس میں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میری کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمانؓ قتل ہوئے وہ گر گئی ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے سوا اس سند کے ۔

مترجم : یہ حضرتؐ کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتے رہے اور کئی بار وسق کے وسق اس میں سے خرچ کیئے مگر تمام نہ ہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب ۴ ۱/۲ سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عثمانؓ کے زمانۂ خلافت تک دنیا سے مفقود ہوگئے چنانچہ وہ تھیلی اور حضرتؐ کی انگوٹھی کہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر گئی ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ لِمَ كُنِّيْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّیْ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰى غَنَمَ اَهْلِیْ وَكَانَتْ لِیْ هُرَيْرَةٌ صَغِيْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِیْ اَبَا هُرَيْرَةَ ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی رافع سے کہ میں نے پوچھا ابوہریرہؓ سے کہ آپ کی کنیت ابوہریرہؓ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں تم سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میری ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اس کو رات درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اور اس سے کھیلتا سو لوگوں نے میری کنیت ابوہریرہؓ رکھ دی ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَکْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ کَانَ یَکْتُبُ وَکُنْتُ لَا اَکْتُبُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی حدیث یاد نہیں رکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر عبداللہؓ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔

مترجم: حضرت ابوہریرہؓ بڑے کثیر الروایۃ ہیں اور قوی الحافظہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے رات دن احادیث یاد کرتے حضرت نے ان کو اسی وجہ سے اوّل شب میں وتر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ میں تھے نہ مال نہ متاع نہ راس مال، دن رات صرف احادیث نبویہ یاد کرنا ان کا شغل تھا رضی اللہ عنہ۔

مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ۔

روایت ہے عبدالرحمٰنؓ بن ابی عمیرہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے لیے دُعا کی کہ یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کردے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْکُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ

روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمرؓ نے عمیرؓ بن سعد کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو لوگ کہنے لگے کہ عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے سو عمیرؓ نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ وہ دُعا کرتے تھے کہ یا اللہ ہدایت کر معاویہؓ سے لوگوں کو۔

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب عمرو بن العاصؓ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مومن ہوئے عمروؓ بن العاص یعنی ایمان قلبی اللہ نے ان کو عنایت فرمایا جس کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اس کی قوی نہیں۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ

روایت ہے طلحہ بن عبیداللہؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عمروؓ بن العاص قریش کے

مِنْ صَالِحِيْ قُرَيْشٍ

نیک لوگوں میں سے ہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمر والجمحی کی روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اس کی متصل نہیں اسلیے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ کو۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی منزل میں یعنی کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے سے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ یہ کون ہے اے ابوہریرہؓ اور میں کہنے لگا یہ فلاں شخص ہے پھر آپ کسی کو فرماتے کہ یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسی کو فرماتے تھے کہ یہ کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہاں تک کہ خالد بن ولید بھی نکلے اور آپ نے فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کیا خالد بن الولید آپ نے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہو ابوہریرہؓ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اسی باب میں ابوبکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: فرمانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمرؓ میں حضرت خالد بن الولیدؓ سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات متعددہ حاصل ہوئے حقیقت میں اس ملت کی ایک تلوار تھے کہ اللہ نے کافروں کی بربادی کے لیے میان سے باہر نکالی تھی، جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا

روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ ان کی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو بیشک رومال سعد بن معاذؓ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اس سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذؓ کا ان کے آگے تھا ہل گیا ان کے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔ لیے عرش رحمن کا یعنی مارے خوشی کے جب روح مبارک ان کی وہاں پہنچی۔

ف: اس باب میں اسید بن حضیر سے اور ابوسعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَ ذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اس کا اور یہ طعن انہوں نے اس لیے کیا کہ سعد نے حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل و نہب کا پھر جب خبر پہنچی اس کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا کہ ملائکہ اس کو اٹھا رہے تھے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے ان کو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعدؓ نے یہ حکم کیا کہ ان کے جوان متقاتلین قتل ہوں اور مال ان کا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورت و اطفال غلام و لونڈی بنیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اس پر منافقوں نے جل کر یہ طعن کیا کہ ان کا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔

مَنَاقِبُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّا يَلِيْ مِنْ اُمُوْرِهٖ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ کوتوال امیر کے تھے انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا یعنی قیس حضرتؐ کے بہت کاموں کو بجا لاتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انصاری کی روایت سے، روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے انصاری مانند اس کے اور اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں۔

مَنَاقِبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ — مناقب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ نہ خچر پر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر یعنی پیدل تشریف لائے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً

روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے کہا مغفرت مانگی میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی رات پچیس بار۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب مراد ہے کہ جو کئی سندوں سے مروی ہے جابرؓ سے کہ وہ کسی سفر میں ساتھ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرتؐ کے ہاتھ بیچا اور شرط کی کہ مدینہ تک میں سوار رہوں گا اور جابرؓ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جس رات میں نے آپؐ کے ہاتھ اونٹ بیچا اس رات حضرتؐ نے میرے لیے پچیس بار مغفرت مانگی۔ اور جابرؓ کے والد ماجد کا عبداللہؓ بن عمرو بن حرام جنگ احد میں شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر ان کی پرورش کرتے تھے اور ان کو خرچ دیتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور ان پر رحم فرمایا کرتے تھے اس وجہ سے۔ ایسی ہی مروی ہے جابرؓ سے ایک روایت میں۔

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَإِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوا إِذَا غَطَّوْا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّوْا بِهِ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ۔

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے خباب سے انہوں نے کہا ہجرت کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضامندی ڈھونڈنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم میں سے ایسا مر گیا کہ اس نے اپنے اجر میں سے دنیا میں کچھ نہ کھایا اور کوئی ہم میں سے ایسا ہے کہ اس کا درخت امید بارآور ہوا اور اس میں پھل کھا رہا ہے اور مصعب بن عمیر نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ نہ چھوڑا انہوں نے کچھ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب ان کا سر ڈھانپتے تھے پیر کھل جاتے تھے اور جب پیر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ ان کا سر ڈھانپ دو اور ان کے پاؤں پر اذخر رکھ دو کہ وہ ایک گھاس ہے مکہ کا۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابن ادریسؒ سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے خباب بن ارتؓ سے مانند اس کے۔

مترجم : یعنی بعض صحابہ مہاجرین نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعضے جیسے کہ انہوں نے غنائم کثیرہ اور اموال وافرہ پائے۔

مَنَاقِبُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ۔

مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانے کپڑے والے کہ جن کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے انہیں میں ہیں براء بن مالکؓ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ۔

روایت ہے ابوموسیٰؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوموسیٰ تم کو ایک آواز خوش دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔

مَنَاقِبُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَیَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ۔

روایت ہے سہلؓ بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرتؐ ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخرت کی عیش کے سو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوحازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ رَّاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب صحابہ رضؓ کی فضیلت میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ قَالَ طَلْحَۃُ فَقَدْ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتُ طَلْحَۃَ قَالَ یَحْیٰی وَقَالَ لِیْ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتَنِیْ وَنَحْنُ نَرْجُو اللّٰہَ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے دیکھا مجھ کو طلحہ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ کو اور موسیٰ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے طلحہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے مجھے کہا کہ تم نے دیکھا ہے مجھ کو اور ہم سب امید رکھتے ہیں اللہ سے نجات کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے محدثین کے موسیٰ سے۔

مترجم امید رکھتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اس نے خدمت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کی اور پھیلایا ہے ان کی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم میں اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق

سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اس امیر المومنین کیلئے نجات و فلاح و فوز دارین کی جس کی دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع و نشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمٌ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو اس کے بعد ہو پھر جو اس کے بعد ہو یعنی تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی کے قبل قسم کھائیں گے اور قسم کے قبل گواہی دیں گے۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور عمران بن حصینؓ اور بریدہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تین زمانوں کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اوّل اپنا زمانہ اور صحابہؓ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اس لیے کہ صحابہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمعصر تھے اور اس کے بعد تابعین کا زمانہ اس کے بعد تبع تابعین کا اور اس کے بعد قرن رابع کی برائی اور شیوع کذب اور شہادت زور اور ایمان کاذبہ اور افترا اور فتن کی خبر دی پس مومن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہیں تین زمانہ کی عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانوں میں بلانکیر اہل اسلام میں ہو بہتر سمجھے اور بعد اس کے جو امور مسلمانوں میں ایسے شائع ہوئے کہ اصل یا نظیر ان تین زمانوں میں نہ ہو ان کو لغو اور پوچ جانے اور ان فقہائے متقشفہ اور جہلائے متزہدہ اور فقرائے متسغہ کے اقوال پر مغرور نہ ہو جنہوں نے بدعات کو حسنہ کہہ کے لوگوں میں پھیلا دیا اور ہزاروں تعصبات مذہبی اور نفسانیتوں کو عوام کیا بلکہ خواص کی نظروں میں ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا ان کے دلوں سے منطفی ہو گئے يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ اور

بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تصلب مشربی بھی اسی قرن رابع میں پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھہرایا قبل اس کے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیت خالصہ تھا اور احمدیت مخلصہ مگر یہاں صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیوں نے کی ہے اور علم حدیث میں اکثر کام آتی ہے اس کا جاننا ضرور ہے سو **صحابی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری وغیرہ سے اور بعضوں نے کہا صحابی وہ ہے کہ جس کی مجالست طویل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علی طریق المتبع اور صحابہؓ سب عدول ہیں کوئی ان میں ضعیف غیر معتبر نہیں اور ان میں کثیر الروایۃ سب سے زیادہ ابو ہریرہؓ ہیں کہ انہوں نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیث روایت کی ہے کہ ان میں سے سوا تین سو پر شیخین متفق ہیں یعنی بخاریؒ اور مسلمؒ اور بخاریؒ نے انفراداً ترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو ترا سی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ ابو ہریرہؓ احفظ راویان حدیث تھے اپنے زمانہ میں اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل میں اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اصحاب آپؐ کے جنہوں نے آپؐ سے روایت کی اور حدیثیں سنیں ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور ان کے طبقات میں محدثین کا اختلاف ہے بعضوں نے ان میں طبقے کیے ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور **تابعی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت میں

رہا ہو صحابی کے اور بعضوں نے کہا جس نے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور ان کے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقے ہیں چنانچہ مذکور ہیں مطولات میں اور معلوم ہو گئی اس سے تعریف تبع تابعین کی انتہیٰ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب بیعت رضوان والوں کی فضیلت میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو شنبہ کے روز غرہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھ کم و بیش لے کر بقصد عمرہ مدینہ سے لے کر حدیبیہ میں پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنویں یا درخت کا کہ اس جگہ میں تھا اور اب نام ہو گیا اس مقام اور مکان حضرت کے فیض تو امان میں معلوم تھا زمانہ صحابہ میں گم ہو گیا۔ غرض جب حدیبیہ میں پہنچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان رضؓ کو کفار نے قتل کیا اس پر حضرت کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔

یعنی اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔

اور اس لیے اس کو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضامندی سے حضرت نے ان کو بشارت دی کہ اس بیعت کے لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے۔

غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے انا فتحنا میں اسی کی بشارت دی بقول اکثر مفسرین۔

بَابُ فِيْمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اصحاب کی خدمت میں جو بے ادبی کرے اس کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ۔

روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو میرے یاروں کو اس لیے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد

کے برابر بھی نہ ہو گا یعنی ثواب میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نصیفہ سے نصف مُد مراد ہے روایت کی ہم سے حسنؓ بن علیؓ نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِي اَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوشِكُ اَنْ يَاْخُذَهٗ

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے باب میں اور ان کو ہدفِ ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد اس لیے کہ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی راہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس کو ضرور پکڑے گا یعنی عذاب میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک داخل ہو گا جنت میں جس نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا۔

ف : یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم : مراد اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ غلام حاطبؓ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاطبؓ کی شکایت کرنے لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ حاطبؓ دوزخ میں داخل ہو گا آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِي يَمُوتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مر جائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہو کر۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابو طیبہ سے انہوں نے بریدہ سے انہوں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔

روایت ہے ابن عمر رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہو دو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن عمر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب حضرت فاطمہ رضہ کی فضیلت میں

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِيْ فِيْ أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيْدَ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا۔

روایت ہے مسور بن مخرمہ رضہ سے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی رضہ کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا نہیں دیتا نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کرے اس لیے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسے ایذا ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ أَحَبُّ النِّسَاءِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ۔

روایت ہے بریدہ رضہ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہ رضہ تھیں اور مردوں میں حضرت علی رضہ ابراہیم نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا وَيُنْصِبُنِيْ مَا أَنْصَبَهَا۔

روایت ہے عبد اللہ بن زبیر رضہ سے کہ حضرت علی نے ذکر کیا ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپ نے کہ فاطمہ رضہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتا ہے مجھے جو اسے اذیت دے اور تعب میں ڈالتا ہے مجھے جو اسے تعب میں ڈالے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسی طرح کہا ایوب نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اس کو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے لیث کی روایت سے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ۔

روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ سے کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اس سے جس سے تم ملو۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور صبیح مولی ام سلمہؓ کے کچھ معروف نہیں ہیں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ وَخَاصَّتِيْ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اڑھادی امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہؓ پہ پھر فرمایا یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے سو تو ان کی نجاست دور کردے اور پاک کردے ان کو بخوبی یعنی اخلاق خبیثہ اور عادات رذیلہ سے دور رکھ سو ام سلمہؓ نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا تم خیر پر ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ احسن ہے ان روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس اور عمرو ابن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَائِنَا فَاِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضؓ سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال اور چلن اور خصلت اور عادت میں اور اٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ رضؓ سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپ کی اور حضرتؐ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپؐ کھڑے ہوتے یعنی محبت کی راہ سے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور حضرت بھی جب ان کے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپ کا اور بٹھاتیں آپ کو اپنی جگہ میں پھر جب حضرت بیمار ہوئے حضرت فاطمہ رضؓ آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپ کا پھر اپنا سر اُٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اُٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر ان کے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنی یہ کونسا موقع ہنسنے کا ہے۔ پھر جب حضرتؐ کی وفات ہوئی میں نے

قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَبْتِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَمَلَكِ عَلَى ذَلِكِ قَالَتْ إِنِّي إِذًا لَبَذِرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لُحُوقًا بِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ ۔

اُسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اس کا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم گریں حضرت پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں انہوں نے کہا میں نے حضرت کی حیات میں یہ بھید چھپایا کہ افشائے راز آپ کا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپ نے مجھے خبر دی کہ ان کا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ ان کے گھر والوں میں سب سے اوّل میں ان سے ملوں گی سو اس پر میں ہنسی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت عائشہ رض سے۔

عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا ۔

روایت ہے جمیع بن عمیر تیمی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے ان سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے فرمایا فاطمہ میں نے کہا مردوں سے انہوں نے فرمایا ان کا شوہر یعنی حضرت علی رض اور پھر فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑے روزہ رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ۔

باب حضرت عائشہ رض کی فضیلت میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ فَقُولِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ النَّاسَ يُهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَ مَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ ... بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذَلِكَ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری حضرت عائشہ رض کی کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں ہوتے اسی دن ہدیہ لاتے تو کہا حضرت عائشہ رض نے کہ میری سوتیں سب جمع ہوئیں ام سلمہ رض کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدایا بھیجنے کو حضرت عائشہ رض کی باری ڈھونڈتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہیں عائشہ سو تم اس کا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کرو کہ آپ حکم کر دیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپ کو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں سو ذکر کیا اس کا ام سلمہ رض نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوتیں ذکر کرتی ہیں کہ

فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا۔

لوگ اپنے ہدیے حضرت عائشہ رض ہی کی باری میں روانہ فرماتے ہیں سو آپ لوگوں کو حکم فرمائیے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپ جہاں کہیں ہوں پھر جب تیسری بار آپ سے عرض کی آپ نے فرمایا اے ام سلمہ تم مجھے (حضرت) عائشہ رض کے بارے میں مت ستاؤ اسلیے کہ مجھ پر کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ اتری سوا حضرت عائشہ رض کے یعنی محبت میری ان سے دنیا کے لیے نہیں بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے اور بعضوں نے اس حدیث کو حماد سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ رمیثہ سے وہ ام سلمہ سے کچھ مضمون اس کا اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اس میں روایات مختلف ہیں اور روایت کی سلیمان بن ہلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرَائِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبریل علیہ السلام ایک پارہ حریر پر ان کی تصویر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یعنی قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا اور آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو رض سے اسی اسناد سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے عائشہ رض سے اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اس میں کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ رض یہ جبرئیل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اَشْکَلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا۔

روایت ہے ابوموسیٰؓ سے انہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اس کا ایک علم پاتے انکے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی جَیْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا۔

عمرو بن عاصؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپؐ کو آپؐ نے فرمایا عائشہ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا ان کا باپ یعنی ابوبکرؓ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا۔

روایت ہے عمرو بن عاصؓ سے کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص آپ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپؐ نے فرمایا عائشہؓ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپؐ نے فرمایا ان کا باپ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسماعیل کی روایت سے کہ وہ قیسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت عائشہؓ کی ساری عورتوں پر ایسی ہے جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن معمر کی کنیت ابوطوالۃ الانصاری مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَۃَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ اُغْرُبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِیْ حَبِیْبَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمارؓ بن یاسر کے آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمارؓ نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو ایذا دیتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَقُوْلُ ھِیَ زَوْجَتُہٗ فِی الدُّنْیَا وَ

روایت ہے عبداللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسرؓ کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِي عَائِشَةَ۔

وسلم کی دنیا اور آخرت میں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا۔

روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون زیادہ پیارا ہے آپ کو لوگوں میں آپ نے فرمایا حضرت عائشہؓ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپ نے فرمایا ان کے باپ یعنی ابو بکر رضؓ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انسؓ کی روایت سے۔

مترجم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورۂ نور کو ان کی برائت سے نورٌ علیٰ نور کیا کہ قیامت تک برائت اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظ قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لیے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر و مردود ہے اس لیے کہ وہ قرآن کا منکر ہے اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے ان سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ بیبیوں میں حضرت کی سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا آپ کے پاس اس کا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتیں جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

بَابُ فِيْ فَضْلِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب خدیجہؓ کی فضیلت میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذٰلِكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی بی بی پر نہ آیا حضرت کی بیبیوں میں سے جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کو پاتی اور رشک کا سبب اور کچھ نہ تھا بجز اس کے کہ حضرت ان کو بہت یاد کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر خدیجہ کے دوستوں (سہیلیوں) کو ہدیہ دیتے تھے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہؓ پر اور مجھ سے تو حضرت نے جب نکاح کیا تھا، وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت نے ان کو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَاءِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ۔

روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر حضرت خدیجہ تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں۔

ف: اس باب میں انسؓ سے اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھ کو جہان کی عورتوں سے مریمؑ بنت عمران اور خدیجہؓ بنت خویلد اور فاطمہؓ بنت محمدؐ اور آسیہؓ بی بی فرعون کی یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور اقتداء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں، حضرت مریم کو اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا اور ان کے احسان کو بیان کیا ہے اور حضرت خدیجہؓ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا سلام بھیجا ہے اور حضرت فاطمہؓ زنان جنت کی سردار ہیں اور آسیہؓ فرعون کی بی بی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں اور جب فرعون لعین ان کے ایمان لانے پر آگاہ ہوا ان کو چو میخہ کر کے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ ان کو دھوپ میں عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب ان کی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی: رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ یعنی یا اللہ بنا میرے لیے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں سے اور نجات دے مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت میں انہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کی طرف اٹھا لیا کہ وہ اس میں کھاتی پیتی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالموں سے موذی مشرک مراد ہیں، غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے ان کو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا رجزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

بَابُ فِي فَضْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی فضیلت میں

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ فُلَانَةُ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

روایت ہے عکرمہؓ سے کہ ابن عباس سے کہا گیا نماز صبح کے بعد کہ فلاں بیوی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا حضرت نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَیْتُمْ آیَۃً فَاسْجُدُوْا فَأَیُّ آیَۃٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَھَابِ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

سو کونسی آیت بڑی ہے حضرت کی بیبیوں کے جانے سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِیْ عَنْ حَفْصَۃَ وَعَائِشَۃَ کَلَامٌ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ أَلَا قُلْتِ وَکَیْفَ تَکُوْنَانِ خَیْرًا مِّنِّیْ وَزَوْجِیْ مُحَمَّدٌ وَأَبِیْ ھَارُوْنُ وَعَمِّیْ مُوْسٰی وَکَانَ الَّذِیْ بَلَغَھَا... أَنَّھُمْ قَالُوْا نَحْنُ أَکْرَمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا وَقَالُوْا نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّہٖ۔

روایت ہے صفیہ سے جو بیٹی ہیں حیی کی انہوں نے کہا میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ سے مجھے ایک بات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیونکر ہوں گی اس لیے کہ شوہر میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ علیہما السلام ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ ہماری آبرو حضرت کے نزدیک زیادہ ہے صفیہؓ سے اس لیے کہ ہم پہلے تو بیبیاں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اس کے چچا کی۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی قوی نہیں۔

مترجم: صفیہؓ کا نسب یہ ہے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر ابن النحام بن ناخوم اور بعضوں نے تنحوم اور بعضوں نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود کا ہے اور اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لیے حضرت نے حضرت ہارون کو ان کا باپ اور حضرت موسیٰ کو ان کا چچا فرمایا اور صفیہؓ کی ماں برہ بنت سموال ہیں کہ وہ بیوی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کی اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہؓ بن خلیفہ آئے اور انہوں نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہؓ کو لیا اور لوگوں نے حضرت سے عرض کیا یہ سردار ہیں قریظہ اور نضیر کی اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں۔ حضرت نے دحیہؓ سے فرمایا تم اور لونڈی لے لو ان کو حضرت نے پسند کیا اور ان کو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا ان سے اور آزاد کیا اور ان کے لیے باری مقرر کی اور وہ بڑی عقلمند بی بی تھیں۔

اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ جب فتح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قموص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہ بنت حیی کو لائے اور ان کے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلالؓ لے کر یہود کے مقتولین پر سے گزرے تو جب ان کو اس چچیری بہن نے دیکھا اپنا منہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لیے یہی حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے جگہ دو اور آنحضرتؐ کا کپڑا ان کو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ حضرت

نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلالؓ سے آپ نے فرمایا کہ اے بلالؓ کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو ان کے مقتولین پر سے لے کر چلے اور صفیہؓ نے اس سے بیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاند ان کی گود میں اتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اس نے ایک طمانچہ ان کے منہ پر ایسا مارا کہ اس کا نشان ان کے چہرہ پر ہو گیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہو گی کہ بادشاہ عرب تک پہنچ جائے گی اور وہ نشان ان کے چہرہ پر جب تک تھا کہ وہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ نے اس کا سبب پوچھا اور انہوں نے سب کیفیت خواب کی بیان کی۔

اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات حضرت صفیہؓ کی سن چھتیس ہجری میں ہے اور بعضوں نے پچاس ہجری کہی ہے۔ جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ اِبْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ صفیہؓ کو خبر پہنچی کہ حفصہؓ نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہؓ رونے لگیں اور حضرت تشریف لائے اور وہ رو رہی تھیں سو حضرت نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو انہوں نے عرض کی کہ حفصہؓ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھ پر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے اے حفصہؓ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح ہوا حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا کہ وہ رو دیں پھر کچھ کہا کہ ہنس دیں پھر جب آپؐ کی وفات ہوئی میں نے پوچھا ان کے رونے اور ہنسنے کا سبب تو انہوں نے کہا مجھے حضرت نے اپنی وفات کی خبر دی سو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سوا مریم کے سو میں ہنس پڑی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا ہوں

اپنے گھر والوں سے اور جب کوئی تم میں کا مرجائے تو اسے چھوڑ دو یعنی اس کی بُرائی نہ یاد کرو۔
ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِي اَحَدٌ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِي شَيْئًا فَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِي مِنْكَ فَقَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے یاروں میں کوئی کسی کی بُرائی مجھ تک نہ لائے اسلیے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب ان کی طرف نکلوں تو صاف سینہ ہو میرا یعنی بے کینہ کہا عبداللہؓ نے کہ ایک بار حضرت کے پاس کچھ مال آیا اور آپ نے اس کو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمدؐ کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس بُرا جانا میں نے جب میں نے سُنا اس کو تو آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے ان کو خبر دی تو آپ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا یعنی مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اس لیے کہ موسیٰؑ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا۔ ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی سند میں ایک مرد بڑھ گیا ہے روایت کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اس میں سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

فَضْلُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فضیلت ابی بن کعب رضی کی

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ فَقَرَاَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَرَاَ فِيْهَا اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ مَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ وَقَرَاَ عَلَيْهِ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغٰى اِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ۔

روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو قرآن سُناؤں پھر پڑھا آپ نے ان کے آگے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور پڑھا اس میں ان الذین سے یکفرہ تک یعنی دین اللہ کے نزدیک ایک طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کرے گا رد نہ کی جائے گی یعنی اس کا بدلہ پائے گا اور پڑھا آپ نے لو ان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہوا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہیں بھرتا مگر

مٹی سے یعنی قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اسکو جو قناعت کرتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے بہ او سند سے بھی اور روایت کی ہے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں اور روایت کی قتادہ نے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔

مترجم: حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسی طرح مال و متاع دنیوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے۔ شعر

گفت چشم تنگ دنیا دار را   یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور دوسرے نے کہا ہے شعر۔

کاسۂ چشم حریصاں پر نشد   تا صدف قانع نشد پُر دُر نشد

بَابُ فَضْلِ الْاَنْصَارِ وَ قُرَيْشٍ
باب انصار و قریش کی فضیلت میں

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ۔

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں چلیں تب بھی میں ان کے ساتھ رہوں یعنی ان کی رفاقت نہ چھوڑوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَاَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَاَبْغَضَهُ اللّٰهُ فَقُلْنَا لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَ۔

روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں براء بن عازب سے کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا ہے ان کو مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق اور جو ان کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ ان سے بغض رکھے سو لوگوں نے عدی سے کہا کہ تم نے سنی ہے یہ حدیث براءؓ سے انہوں نے کہا کہ ہاں براءؓ نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا چند لوگوں کو انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں

اَحَدٌ مِّنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنَ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّمُصِيْبَةٍ وَاِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَجْبُرَهُمْ وَاَتَأَلَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ۔

نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنی نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہے یعنی قتل واسر وغیرہ سے اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ ان کی دلشکنی کا علاج کروں اور ان کا دل بڑھاؤں یعنی اسی لیے مال غنیمت میں سے میں نے ان کو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لے کر اپنے گھر جاویں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ کسی نالی میں یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار اور نالی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُعَزِّيْهِ فِيْمَنْ اُصِيْبَ مِنْ اَهْلِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ اُبَشِّرُكَ بِبُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيْهِمْ۔

روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ انہوں نے لکھا انس بن مالکؓ کو ایک خط تعزیت کا جب ان کے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے دن حرہ کے اور اس میں یہ لکھا تھا کہ میں تم کو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کی طرف سے کہ سنی ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو یعنی تین پشتوں تک سب کی مغفرت کے لیے آپ نے دعا دی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہ سلام کہدو میرا تم اپنی قوم کو کہ ان کو میں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِيْ اٰوِيْ اِلَيْهَا اَهْلُ بَيْتِيْ وَاِنَّ كَرِشِيَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ۔

روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ میرے جامدانی کہ جس کی طرف میں لوٹ کر آتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار اور امین انصار ہیں سو معاف کر دو ان کی برائیوں کو بروں سے اور قبول کرو نیکیوں کو ان کے نیکوں سے، ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

مترجم: عیبۃ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہیں کہ جس میں کپڑے حفاظت سے رہیں آپ نے اہل بیت کو اپنی جامدانی

فرمایا کردہ آپ کے خدمت گزار اور امانت دار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپ نے انصار کو کرش یعنی جیسے معدہ میں طعام و غذا تیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اس سارے بدن کو نفع پہنچتا ہے اسی طرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کے حافظ و نگہبان ہیں اور دل و جان سے مجھ پر قربان ہیں، جَزَاهُمُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْ وَأَلْحِقْنَا بِهِمْ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار معدہ میرا ہیں اور جامدانی میری اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے سو قبول کرو ان کے نیکوں سے اور معاف کرو ان کے بدوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے سعدؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اس کو ذلیل کرے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہم کو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دعا فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اوّل عذاب یعنی قتل و اسر کا اور چکھا ان کو آخر میں مزا عنایت اور رحمت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عبد الوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو اور ان کی اولاد کی اولاد کو اور ان کی عورتوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي أَيِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ۔

باب انصار کے گھروں کی فضیلت میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُوْ سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيْ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِيْ دُوْرِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ۔

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو انصار کی یا فرمایا انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپ نے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر کھولا ان کو جیسے کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسید ساعدی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَبِيْ أُسَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُوْرُ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ۔

روایت ہے ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بے شک آپ نے فضیلت دی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو فضیلت دی اپنے بہت لوگوں پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنو نجار کے گھر ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُوْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں بہتر گھر بنو عبدالاشہل کے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ

باب مدینہ کی فضیلت میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ نکلے ہم رسول خدا

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِحَرَّۃِ السُّقْیَا الَّتِیْ کَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِیْ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرٰھِیْمَ کَانَ عَبْدَکَ وَخَلِیْلَکَ وَدَعَا لِاَھْلِ مَکَّۃَ بِالْبَرَکَۃِ وَاَنَا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَدْعُوْکَ لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ مُدِّھِمْ وَصَاعِھِمْ مِثْلَیْ مَا بَارَکْتَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ مَعَ الْبَرَکَۃِ بَرَکَتَیْنِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم حرہ سقیا میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاص کا وہاں فرمایا آپ نے کہ وضو کا پانی مجھے لادو پھر وضو کر کے قبلہ رُخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دُعا کی مکہ والوں کے لیے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دُعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے برکت دے تو اُن کے مد اور صاع میں اس برکت سے دُونی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے چو گنی برکت عنایت کر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے اور ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے، روایت کی ہم سے محمد بن کامل مروزی سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے مگر مسجد حرام کی ایک نماز حضرتؐ کی مسجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اس کو ابن الملک نے، یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اس لیے کہ میں شفاعت کروں گا اسکی جو وہاں مرے۔

ف: اس باب میں سبیعہ بنت حارث بن اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ مَوْلَاۃً لَّہٗ اَتَتْہُ فَقَالَتْ اِشْتَدَّ عَلَیَّ الزَّمَانُ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الْعِرَاقِ قَالَ فَھَلَّا اِلَی الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ وَ

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مولاۃ ان کی آئیں اور کہنے لگی کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر ونشر

اصْبِرِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَ لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کی اور صبر کر اے نادان اس لیے کہ میں نے سُنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں ابو سعیدؓ اور سفیانؓ بن ابی زہیر اور سبیعہؓ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہو گا وہ مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور اس کو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ نے اور نکلا وہ گنوار سو فرمایا آپ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنی جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ بُرے لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اس کو اسلیے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو پتھریلی زمین کے بیچ میں حرم ہے۔

ف: اس باب میں سعدؓ اور عبد اللہؓ بن زید اور انسؓ اور ابو ایوبؓ اور زیدؓ بن زید اور رافعؓ بن خدیج اور جابرؓ بن عبد اللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اس کے یعنی ابو ہریرہؓ کی روایت کی مانند اور ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا کوہ اُحد تو آپ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست

وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

رکھتا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنی مدینہ کو حرام ٹھہراتا ہوں۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ الْمَدِيْنَةَ اَوِ الْبَحْرَيْنِ اَوْ قِنَّسْرِيْنَ۔

روایت ہے جریر بن عبد اللہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جائے وہ تیری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسٰی کی روایت سے اور اکیلے ابو عامر نے اس کو روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے۔

بَابٌ فِيْ فَضْلِ مَكَّةَ
باب مکہ معظمہ کی فضیلت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

روایت ہے عبد اللہ بن عدی سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اے مکہ تو بہتر ہے اللہ کی ساری زمین سے اور پیارا ہے ساری زمین سے اللہ کو اور اگر میں نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث زہری کی جو ابو سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوا تیرے کہیں نہ رہتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

باب فی فضل العرب
باب عرب کی فضیلت میں

عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ھدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی۔

روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھ تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے کیونکر بغض رکھوں گا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے۔

عن عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی۔

روایت ہے عثمانؓ بن عفان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہوگی اس کو محبت میری۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حصین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں۔

عن محمد بن ابی رزین عن امہ قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیھا فقیل لھا انا نراک اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ ھلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاھا طلحۃ بن مالک۔

روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تھا تو ان کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تم کو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنے مولا سے کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا، محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولیٰ ان کے طلحہ بن مالک تھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے۔

عن ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ واین العرب یومئذ قال ھم قلیل۔

روایت ہے ام شریکؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بھاگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جا رہیں گے ام شریکؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا وہ ان دنوں بہت کم ہوں گے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَ يَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت یعنی تائے مثناۃ سے اور یفث بھی کہتے ہیں۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ

باب عجم کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کا یا ان کے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوبکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولیٰ ہیں عمرو بن حریث کے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَلَمْ یُکَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ فِیْنَا فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَاءِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب سورہ جمعہ اتری سو پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی اور لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے آپ نے کچھ نہ فرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود تھے پھر آپ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں لٹکا ہوتا تو اتار لاتے اس کو چند لوگ ان میں کے یعنی فارس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: پوری آیت سورۂ جمعہ میں یہ ہے۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

یعنی وہ اللہ ایسا ہے کہ اٹھایا اس نے امّیوں میں سے ایک رسول ان میں کا کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تھے وہ اس سے پہلے البتہ صریح گمراہی میں اور وہ لوگ ہیں کہ ابھی ان میں نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یعنی اس آیت میں بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آ کر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہوں گے۔

ہیں ان کے شریک ہوں گے۔

پس حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی اس آیت میں بشارت ہے فارس کے لوگ ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگوں نے بڑی تائید لوگوں کی کی اور بڑی خدمت قرآن وحدیث کی بجالائے اور ہزاروں محدثین اور مفسرین اور مؤیدان کتاب وسنت فارس سے پیدا ہوئے۔

بَابٌ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ — باب یمن کی فضیلت میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔

روایت ہے زیدؓ بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی یمن کی طرف اور کہا کہ یا اللہ ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مُد میں برکت دے یعنی اگر وہ لوگ آئیں مدینہ میں تکلیف نہ پائیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زیدؓ بن ثابت کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمرانؒ قطان کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں، ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلطنت اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں یعنی یمن میں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے۔

مترجم: سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو ہی دی اور ائمہ قریش میں ہوئے اور اذان حبشیوں کو کہ ان کی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مؤذن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حبشی تھے اور ایمان وحکمت کو جو یمنی فرمایا اس لیے کہ ایمان وحکمت دونوں مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن میں داخل ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَزْدُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَ

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد مددگار ہیں اللہ کے دین کے زمین میں لوگ چاہیں گے کہ ان کو زیر کریں اور اللہ ان کی ایک نہ مانے گا اور ازدیوں کو بلند کرے گا

يَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِيْ كَانَ أَزْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّيْ كَانَتْ أَزْدِيَّةً۔

اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انسؓ سے اسی اسناد سے موقوفاً اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ لَّمْ نَكُنْ مِنَ الْاَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہ ہوں تو بھلے آدمی نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهٗ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَّاِيْمَانٍ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہوں میں کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمایئے سو آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ منہ میں ان کے سلام ہے اور ہاتھ میں ان کے طعام اور وہ امن وایمان والے ہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے اور مینا سے اکثر منکر روایتیں مروی ہوتی ہیں۔

بَابٌ فِيْ غِفَارٍ وَّاَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب غفار اور اسلم اور جہینہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُمْ۔

روایت ہے ابوایوبؓ انصاری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہیں کوئی ان کا رفیق نہیں سوا اللہ کے۔ اللہ اور رسولؐ ان کا رفیق ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِيْ ثَقِيْفٍ وَّبَنِيْ حَنِيْفَةَ

باب ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

روایت ہے جابرؓ سے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جلا دیا ہم کو تیروں ثقیف نے سو بددعا کیجئے ان کے لیے سو فرمایا

اهْدِ ثَقِيفًا۔ آپ نے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ بُرا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنے والا

ف: روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں، یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصمہ کہا اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

ف: حضرت کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جس نے ہزاراں ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوان اونٹنی کا اور آپ نے اس کے عوض میں چھ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر حضرت کو پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی تھی اور میں نے اس کے بدلے چھ اونٹنیاں دی ہیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نہ کروں ہدیہ کسی کا سوا قریشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے۔

ف: یہ حدیث مروی ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے اور یزید بن ہارون ایوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابو العلاء ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہے اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَهْدٰی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِّنْ اِبِلِهِ الَّتِیْ كَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ یُهْدِیْ اَحَدُهُمُ الْهَدِیَّةَ فَاُعَوِّضُهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِیْ ثُمَّ یَتَسَخَّطُهُ فَیَظَلُّ یَتَسَخَّطُ فِیْهِ عَلَیَّ وَایْمُ اللّٰهِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِیْ هٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ هَدِیَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے ہدیہ بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹنیوں میں جو ملی تھیں غابہ میں سو حضرت نے اس کے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا سو سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرماتے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اس کے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دے دیتا ہوں پھر وہ خفا رہتے ہیں اور مجھ پر خفگی ہی جتاتے رہتے ہیں اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اس کے بعد میں کسی عرب کا ہدیہ نہ لوں گا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنی یہ لوگ فہمیدہ ہیں اور اعراب نادان۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ هُمْ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ مُعٰوِیَةَ فَقَالَ لَیْسَ هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِّنِّیْ وَاِلَیَّ فَقُلْتُ لَیْسَ هٰكَذَا حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَلٰكِنَّهُ حَدَّثَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هُمْ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ اَبِیْكَ۔

روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب قبیلہ ہے بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے کہا عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہ سے تو انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہو میں نے کہا میرے باپ نے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں تب کہا حضرت معاویہؓ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے وہب بن جریر کے اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں۔

مترجم: اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسی کی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارثہ اس کا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کے کہ اسی میں سے ہیں ابوموسیٰ اشعری اور اشعریین سب اسی کی اولاد ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کی مغفرت کرے۔

ف: اس باب میں ابوذر اور ابو برزہ اسلمی اور بریدہ اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت کرے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ سے شعبہ کی حدیث کی مانند یعنی جو اس حدیث کے اوپر گزری اور اس میں زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارٌ وَّاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُّزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّطَیٍّ وَّغَطَفَانَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں قیامت کے دن اسد اور طے اور غطفان کے لوگوں سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَ نَفَرٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرُوْا يَا بَنِیْ تَمِيْمٍ قَالَ بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَ نَفَرٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰی اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَدْ قَبِلْنَا۔

روایت ہے عمرانؓ بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنو تمیم کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا بشارت ہو تم کو اے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ہم کو بشارت دیتے ہیں تو کچھ عنایت کیجیے پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک آپؐ کا اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپؐ نے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اس لیے کہ بنو تمیم نے اس کو قبول نہ کیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہم نے قبول کی، اس میں فضیلت اہل یمن کی نکلی اور بیوقوفی بنو تمیم کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَّمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنْ تَمِيْمٍ وَّاَسَدٍ وَّغَطَفَانَ وَبَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِّنْهُمْ۔

روایت ہے ابوبکرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہیں تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلوں سے بلند کرتے تھے آپؐ اس کے ساتھ آواز اپنی سو لوگوں نے کہا کہ یہ محروم ہوئے اور نقصان میں پڑے آپ نے فرمایا کہ بنو اسلم

وغیرہ ان سے بہتر ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں یا اللہ برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں آپ نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام میں اور برکت دے ہمارے یمن میں لوگوں نے کہا ہمارے نجد میں آپ نے فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور اسی سے نکلے گا سینگ شیطان کا یعنی لشکر اور مددگار اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے کہ وہ بھی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ خُلِقَ مِنَ التُّرَابِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باز رہیں وہ لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنی حالت جاہلیت وکفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلہ ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جائیں گے اللہ کے آگے گوبریلے سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوہ گوبر کی گولیاں بناتا ہے اور بیشک اللہ نے دور کی تم سے بڑائی اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مومن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ وَالنَّاسُ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے دور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر۔ اب لوگ دو قسم کیں مومن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے بہت سی چیزیں کہ روایت کی تھیں ان کے باپ نے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عامر کی حدیث کی مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک۔ والحمد للہ رب العالمین وصلاتہ وسلامہ علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ الطاہرین۔

الحمد للہ ترمذی جلد دوم ختم ہوئی! ——— اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ (محبوب خوشنویس)

کِتَابُ العِلَلِ

یہ کتاب ہے حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح و تعدیل میں!

خبر دی ہم کو کرخی نے ان کو قاضی ابوعامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابو لمظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو محمد جراحی نے ان کو ابوالعباس محبوبی نے ان کو ابوعیسیٰ ترمذی یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں ہے حدیث ہے معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہے اس کے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی عصر اور ظہر مدینہ میں اور مغرب اور عشا بلغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسری حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پئے کوڑے مارو اس کو پھر اگر پیئے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہم نے علت دونوں حدیثوں کی کتاب میں۔

مترجم کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار میں مذکور ہے بعض اہل علم سے کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام ہونا جمع بین الصلوتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعضوں نے جواز اس کا بغیر عذر کے حضرت سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور وہ روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر اس پر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ اور تابعین اور اہل بیت اور علماء امت کا تو ہے اور بحر زخار میں کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے۔

غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب و سنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت مابین ھٰذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلے بلام جنس ہو وہ مقصورہ ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہ ہو، غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصور ہے بین ھٰذین میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ دی پس معلوم ہوا کہ وقت اپنے اوقات کے بیچ میں ہے اور انہی وقتوں میں مقصور ہے اور ایسا ہی قول ہے آپ کا وَقْتُ صَلٰوتِکُمْ بَیْنَ مَا رَاَیْتُمْ اور یہ ترکیب بھی صیغۃً اور مقاماً مفید حصر ہے۔

غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات صلاۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی مادرزاد اندھے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ بعیر حافظ علی الصلوۃ پر اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ میں آگیا مگر اس کی سند میں حنش ہے اور وہ حسین بن قیس الرحبی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبدالرزاق نے بسند صحیح حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں ابوموسیٰ کو لکھا کہ جمع بین الصلوتین بغیر عذر کے کبائر سے ہے۔

اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً یہی حدیث ابن عباس کی ہے اور امہات میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی، اور ابو ایوب نے کہا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں میں ہو اور شیخین کی روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشاء میں تعجیل، اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمیعًا اور مغرب اور عشاء جمیعًا بغیر خوف و سفر کے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کی حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سو لوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے کیا کہ تکلیف نہ ہو میری امت پر اور بعضے لوگوں نے جو اس کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ اس میں ابن عبد القدوس ہے تو تضعیف ان کی مضر نہیں اس لیے کہ ابن عبد القدوس میں جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفاء سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہے اور اول غیر قادح باعتبار مانحن فیہ کے اس لیے کہ اس کو کسی ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہیں ہو سکتا جب تک کہ حد معتبر سے تجاوز نہ کرے اور تجاوز اس کا حد معتبر سے منقول نہیں باوجودیکہ بخاری نے اس کو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح و تعدیل کے اور اس حدیث کو بزاز نے بھی ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اس کا یہ ہے۔

جمع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابو ہریرہؓ سے کہ جمع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ امت پر حرج نہ ہو اور روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباس سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابو ایوب کا رد ہو گیا یعنی جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہ ہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس کی جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار تجھے جمیع طرق سے معلوم ہو گئی تو اب معلوم کرنا چاہیئے کہ لفظ جمع کا لغتہً ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینوں میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تینوں کو شامل نہیں ہو سکتا خواہ مخواہ ان میں ایک ہی مراد ہے۔

اسلیے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے عام نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہیٰ اور اس کی شرح میں اس پر تصریح کی ہے اور غایۃ السوال میں اور اکثر کتب اصول میں مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو ان میں سے کوئی جمع متعین نہیں ہو سکتی مگر بدلیل، اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی جمیعًا اور تاخیر کی آپ نے ظہر میں اور تعجیل کی عصر میں اور تاخیر کی مغرب میں اور تعجیل کی عشاء میں اور اس کی مؤید ہے جو ابو الشعثاء ابن عباس کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن دینار نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلی نماز میں تاخیر کی ہوگی اور دوسری میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان رکھتا ہوں اور اسی کی

تائید کرتی ہے روایت ابن مسعودؓ کی بھی کہ مالک اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ میں نے نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات میں مگر دو نمازیں کہ جمع کیں آپ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں اور نماز پڑھی آپ نے اس دن فجر کی قبل میقات، اس لیے کہ ابن مسعودؓ نے اس میں مطلقاً نفی کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ میں باوجود اس کے کہ وہ جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہے۔

غرض یہ سب مؤید ہیں اس امر کی کہ جمع بالمدینہ صوری تھی اور اگر حمل کریں اس کو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود رض کی دونوں روایتوں میں تناقض لازم آئے گا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی مصرح ہے، چنانچہ مروی ہے ابن عمر رض سے کہ نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تعجیل کرتے تھے عصر میں اور دونوں کو جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تعجیل کرتے تھے عشاء میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمرؓ بھی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہیں، غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے ودونہ خرط القتاد انتہی ماقال المترجم۔

اور کہا ابوعیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہم نے اس کتاب میں مذہب فقہاء کا اس میں سے جو قول سفیان ثوریؒ کا ہے تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہم سے محمد بن عثمان کوفی نے انہوں نے روایت کیا عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور بعض اس میں سے روایت کی ہم سے ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہم سے تو اس کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے انہوں نے مالک بن انس سے۔

اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے ہے اس کی خبر دی ہم کو ابومصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی مالک بن انس رضی سے۔

اور بعض کلام مالکؒ کی خبر دی ہم کو موسیٰ بن حزام نے ان کو عبداللہ بن مسلم قعنبی نے ان کو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدۃ آملی نے انہوں نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہم کو بواسطہ ابووہب کے پہنچی ہیں ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن، اور بعض روایات کیں ہم سے عبدان نے انہوں نے سفیان بن عبدالملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہم کو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کی ہم سے وہب بن زمعہ نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبداللہ بن المبارک سے اور عبداللہ بن مبارک سے روایت کرنے والے اور بھی ہیں سوا ان کے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعیؒ کا قول ہے تو اکثر اس میں خبر دی ہم کو حسن بن محمد زعفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعیؒ سے اور جو وضوء اور نماز کے باب میں ہے اس کی خبر دی ہم کو ابوالولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہنچی ہم کو ابو اسماعیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی سے انہوں نے امام شافعیؒ سے اور ذکر کی ابو اسماعیل نے اکثر چیزیں بواسطہ ربیع کے امام شافعی رح سے اور کہا ابو اسماعیل نے کہ اجازت دی ہم کو ان چیزوں کی ربیع نے اور لکھ بھیجا ہماری طرف۔

اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا قول ہے اس کی خبر دی ہم کو اسحاق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحاق سے مگر جو ان میں سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدیث میں اس کو میں نے نہیں سُنا اسحق بن منصور سے بلکہ خبر دی اس کی مجھ کو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے احمد اور اسحاق سے اور بعض کلام اسحاق کی خبر دی ہم کو محمد بن فلیح نے انہوں نے روایت کی اسحاق سے اور بیان کر دی ہم نے یہ اسانید بخوبی اس کتاب میں کہ اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس سند ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب میں علتیں حدیثوں کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو لیا ہے میں نے کتاب التاریخ سے یعنی بخاری کی اور اکثر علل ایسی ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا اس میں محمد بن اسماعیل بخاریؒ سے اور بعض ایسی ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابوزرعہ سے اور اکثر چیزیں محمد بن اسماعیل بخاری سے لیں اور کچھ تھوڑی عبداللہ اور ابوزرعہ سے اور ہم نے بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہا اور علل احادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے ہم سے اس کی فرمائش کی اور ایک مدت تک ہم نے اسے شامل نہ کیا پھر جب یقین ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہم نے اس کو کتاب میں۔

مترجم : کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی، مگر اقوال فقہا اور علل احادیث کو دو سبب سے ہم نے شامل کتاب کیا ایک تو فرمائش لوگوں کی دوسرے علت احوال رجال کے بیان میں وثوق اور عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہاء کے بیان میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کس کے قول میں خطا ہے اور موافقت حدیث کی اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اس لیے ہم نے اس کو بھی شامل کتاب کیا، انتہی ما قال المترجم،

فرمایا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے ہم نے دیکھا کئی اماموں کو کہ انہوں نے بکمال شفقت ایسی تصنیفیں کیں کہ ان سے اگلوں میں سے کسی نے نہ کی تھیں انہی اماموں میں ہیں ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعید بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم۔

اور یہ لوگ اہل علم و فضل ہیں کہ تصنیف کی انہوں نے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیف میں منفعت کثیر عنایت کی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر جزیل ثابت ہوا اس لیے کہ نفع دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتدا ہیں فن تصنیف میں اور بعضے لوگوں نے جن کو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنی سمجھا اپنی نافہمی سے یہ کہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ ہم نے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انہی میں ہیں حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا انہوں نے معبد جہنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور میں اور ایسے ہی رجال میں کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا ان کو اور سبب اس کا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کی آگے اللہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا ان کی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک

تو یہی بات ہے کہ ان کا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعف ان لوگوں کا کہ مشہور ہو جائیں یعنی تاکہ لوگ ان کی حدیث سے احتراز کریں اور ضلالت سے بچیں۔ اور جن لوگوں کا ضعف بزرگوں نے بیان کیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی اپنی حدیث میں متہم تھا یعنی تہمت تھی کہ اس نے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لی ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا یعنی بسبب ضعف حفظ کے بھول جاتا تھا اپنی حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ ان کا حال بیان کریں کہ ان کو دین کا خیال بہت تھا اور ہمیشہ اس کے درپے ثبات تھے اور بات یہ ہے کہ گواہی دین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق و اموال کی گواہی سے یعنی جب حقوق ناس اور ان کے اموال کی گواہیوں میں تزکیہ اور تحقیق گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہیں ضرور تر ہوئی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے پوچھا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعف ہو تو اس سے ساکت رہیں یا بیان کر دیں تو ان سب نے جواب دیا کہ بیان کر دو، اور روایت کی ہم سے محمد بن رافع نیشاپوری نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے ہیں اور لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں حالانکہ ان کو لیاقت حدیث بیان کرنے کی نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے اس کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں مگر صاحب سنت جب جب مرجاتا ہے اللہ اس کا ذکر و مذکور لوگوں میں جاری رکھتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے انہوں نے نضر بن عبداللہ بن اصم سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق میں اسناد کی پوچھ گچھ نہ ہوتی تھی یعنی اس لیے کہ لوگ سچے اور عادل تھے پھر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کیں لیکن وہ لے لیتے ہیں حدیث اہل سنت کی اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث اہل بدعت کی اور روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبدان سے کہ کہتے تھے عبداللہ بن مبارک کہ اسناد میرے نزدیک دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی جس کا جو دل چاہتا کہہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہے تو جب راوی سے پوچھو کہ تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ چپ رہ جاتا۔ یعنی اگر جھوٹا ہے تو مبہوت ہو جاتا۔

اور روایت کی ہم سے محمد بن علی نے انہوں نے حبان بن موسیٰ سے کہ کہا حبان نے عبداللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوئی انہوں نے کہا اس کی مضبوطی کے لیے اینٹوں کا پشتہ درکار ہے یعنی انہوں نے اس کی اسناد ضعیف سمجھی۔ اور روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبداللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمارہ کی اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کی اور مقاتل بن سلیمان اور عثمان بری اور روح بن مسافر اور ابو شیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت کی اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نضر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کی عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں پھر چھوڑ دی اور حبیب کو میں نہیں جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا میں نے عبدان سے کہ عبداللہ بن مبارک نے پڑھیں حدیثیں بکر بن خنیس کی اور آخر عمر میں جب ان حدیثوں پر گزرتے تھے ان سے اعراض کرتے تھے اور پھر ان کا ذکر نہ کرتے تھے اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہ عبداللہ بن مبارک کے آگے لوگوں نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبداللہ نے کہا اگر میں رہزنی کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اس شخص سے روایت کروں، اور خبر دی مجھ کو موسیٰ بن حزام نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے

یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو حلال نہیں کہ روایت کرے سلمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے ہم احمد بن حنبلؒ کے پاس تھے تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہے پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علماء کا تابعین وغیرہم سے تو میں نے کہا کہ اس بارے میں ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام احمد نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے انہوں نے معارک بن عباد سے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اس پر فرض ہے جو رات کو لوٹ کر اپنے گھر آسکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصے ہو گئے اس روایت کو سن کر امام احمد بن حنبل اور دو بار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور انہوں نے اسلئے یوں کہا کہ تصدیق نہ ہوئی ان کو اس روایت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرضکہ نہ جانا انہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نعیم ضعیف ہیں حدیث میں اور عبداللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنی کذب و وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کے اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سوا اس کے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کی بہت سے اماموں نے ضعیف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال ان کا لوگوں سے۔

روایت کی ہم سے ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے یعلی بن عبید سے کہا یعلی نے کہ کہا ہم سے سفیان نے کہ بچو کلبی سے سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اس سے تو کہا انہوں نے کہ میں پہچانتا ہوں اس کے سچ کو جھوٹ سے اور خبر دی ہم کو محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن معین سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ابوعوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے ان کی کلام کی خواہش کی سو ڈھونڈنا شروع کیا میں نے ان کے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اس نے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنی جو اس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابوعوانہ نے کہ پھر میں اس سے کوئی روایت کرنا حلال نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابوعوانہ وغیرہ نے سو تو مغرور مت ہو اس پر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنی بعضے ائمہ تنقید اور اعتبار کے لیے ضعفاء کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں گے تو اس سے ان کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اس لیے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص مجھ سے روایت بیان کرتا ہے اور میں اس کو متہم نہیں جانتا ولیکن متہم جانتا ہوں اس سے اوپر کے راوی کو (انتہیٰ تو کلام المترجم)

اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش کے اسناد سے مانند اس کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبداللہ بن مسعود نے کہا خبر دی مجھ کو میری ماں نے کہ وہ رات کو رہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو دیکھا انہوں نے آپ کو کہ قنوت پڑھتے آپؐ نے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اس کا یہی حال تھا یعنی جھوٹ بول دیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کی لیاقت نہیں رکھتے نہ اس کو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو کثیر الخطا پس لائق ہے کہ اس کی روایت کے ساتھ مشغول نہ ہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنی اس سے روایت نہ کریں، کیا دیکھا نہیں تو نے

کہ عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ایک قوم سے اہل علم سے اور پھر جب ان پر ان کا حال کھل گیا تو چھوڑ دیا ان سے روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علماء پر اور ان کو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب اور توثیق کی ہے ان کی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ ان سے وہم ہو گیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پھر ان سے روایت بھی کی ہے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد العطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا انہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدید کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا وہ ان میں نہیں ہیں جن کا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اشیاخ ہمارے ابوسلمہ یعنی محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب ہیں کہا یحییٰ بن سعید نے اور پوچھا میں نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو ان کے حق میں انہوں نے بھی وہی بات کہی جو میں نے کہی تھی کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بہتر ہیں سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن حرملہ سے بھی درجہ میں اوپر ہیں یعنی بہتر، کہا علی بن مدینی نے پھر کہا میں نے یحییٰ سے کیا دیکھا تم نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے کہا اگر چاہوں میں کہ تلقین کر دوں تو کر سکتا ہوں علی نے کہا کہ وہ ملقین کیے جاتے تھے یحییٰ نے کہا ہاں، کہا علی بن مدینی نے اور روایت نہ کی یحییٰ نے شریک سے اور نہ ابوبکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے اور یحییٰ نے جو ان سے روایت لینا چھوڑ دیا تو اس نظر سے نہیں کہ وہ متہم بکذب تھے بلکہ اس نظر سے کہ ان کا حافظہ خوب نہ تھا اور نہ ذکر کیا گیا یحییٰ بن سعید سے کہ ان کا قاعدہ تھا کہ جب آدمی ایک بار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اس کی کوئی روایت ثابت نہ جانتے تھے اور ان سے روایت لینا چھوڑ دیتے تھے اور جن لوگوں سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایت لینا چھوڑ دیا ان سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسی طرح کلام کیا ہے بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور ان کی مانند اور لوگوں میں ان کے قلت حافظہ کے سبب سے ان کی بعض روایتوں میں اور پھر ان سے روایت کی ائمہ حدیث نے۔

مترجم: خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہیں ایک وہ کہ متہم بکذب ہیں ان سے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہیں ہیں صدوق ہیں مگر ان کے حافظہ میں کچھ فرق ہے ان سے لوگوں نے روایت لی بھی ہے اور ان کا سوء حفظ بھی بیان کر دیا۔

قَالَ المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت جانتے تھے حدیث میں روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ تھے مامون تھے حدیث میں اور کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت میں جو انہوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے چنانچہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ کہا یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثیں سعید مقبری کی روایت سے بعضی تو ایسی ہیں کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہیں انہوں نے روایت کی ایک مرد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونوں قسم کی حدیثیں گڈمڈ ہو گئیں تو میں نے دونوں حدیثوں کو مسند کر دیا سعید سے انہوں نے روایت کی ابوہریرہؓ سے۔

مترجم: غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اس کا یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کی حدیثیں تھیں ابوہریرہؓ کی ایک میں فقط سعید کا واسطہ تھا دوسری میں سعید اور ابوہریرہؓ کے بیچ میں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم مجھ پر مشتبہ ہو گئیں تو میں سب کو ابوہریرہؓ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اسلیے آگے پھر مؤلف اسی کی تصریح فرماتے ہیں انتہیٰ۔

قَالَ المولف غرض میرے نزدیک یحییٰ بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اس کی روایت کی ہیں یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور اسی طرح جس نے کلام کیا ہے ابی لیلیٰ میں تو فقط سوءِ حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے جو عیسیٰ ہیں انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے باب میں کہا یحییٰ نے کہ پھر ملا میں ابن ابی لیلیٰ سے تو روایت کی انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسیٰ نے اور ابولیلیٰ کی روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی روایت کرتے ہیں کبھی کچھ بتغیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اس لیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جس نے لکھی تو بعد سماع کے لکھی۔

مترجم: غرض یہ کہ عدم کتابت حدیث موجب ہوتی تھی ایسی خطاؤں کا جیسے ابن ابی لیلیٰ نے ایک بار کی روایت میں ابوایوبؓ کا نام لیا ایک بار علیؓ کا اور کتابت بھی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے **قَالَ المؤلف** اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلیٰ ان میں ہیں جن کی روایت قابلِ احتجاج نہیں اور ایسا ہی ہے کلام ان علماء کا جنہوں نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن لہیعہ وغیرہما میں کہ کلام کیا انہوں نے ان میں بسبب سوءِ حفظ کے اور بجہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کتنے اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اس کا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابلِ احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت قابلِ احتجاج نہیں اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلیٰ کی روایت کریں اور ان کا متابع کوئی نہ ہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اس کی روایت میں ہے جو اسناد یاد نہ رکھے اور اسناد میں کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے یا اسناد بدل دے یعنی ایک حدیث کی اسناد دوسری میں لگا دے یا متن میں ایسا تغیر کر دے کہ جس کے معنوں میں فرق آ جائے پس اس کی روایت ہرگز قابلِ احتجاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کر دے اور اس کو یاد رکھے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرے جس سے معنوں میں تغیر نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔

مترجم: یہاں تصریح کی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آئے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں ناواقف الفاظ کے مدلولات سے اور ان کے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھتا ان کے معانی اور محامل سے اور معرفت کامل نہیں اس کو مصادیق الفاظ کی پس جائز نہیں اس کو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اس کو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اس کو بھی روایت بالمعنیٰ جائز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابوبکر رازی حنفیہ سے اسی طرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لیے روایت بالمعنیٰ کو اور جمہور سلف و خلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اس میں ہیں اس کا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے

سے اس کے جواز میں کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا اس لیے کہ وہ قصۂ واحدہ کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوع بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن سلیمان بن اکتمہ لیثی رض سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ جیسے آپ سے سنوں ویسے ہی ادا کروں بلکہ اس میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کردو اور کسی حرام کو حلال نہ کردو اور پہنچ جاؤ تم معنی کو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آئے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آئے روایت میں کچھ قدح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے تو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعیؒ نے اس کے جواز پر انزل القرآن علی سبعۃ احرف فاقرءوا ما تیسر منہ اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رأفت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر اتارا اور اس میں ایسا تغیر جائز رکھا کہ جس سے معنوں میں فرق نہ آئے تو غیر قرآن اس کے جواز کے لیے اولیٰ ہے اور بیہقی نے مکحول سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالازہر واثلہ بن اسقع پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا الاسقع ہم سے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہو اور نہ اس میں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان، سو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو قرآن یاد ہے ہم نے کہا پڑھا تو ہے ہم نے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑھا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اس کو تم یاد نہیں کرسکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہم سے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہوجاتا ہے پھر بھلا حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہم نے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایک بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنی کرتے ہیں، اور مدخل میں جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پھر بدل دیتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہم نے کہ اے ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہوجاتی ہے انہوں نے کہا جو قصداً ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مضمون اس کا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم نخعی روایت بالمعنی کیا کرتے تھے اور ابوادریس نے کہا پوچھا ہم نے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ قرآن میں تو جائز ہے پھر حدیث میں کیوں روا نہ ہوگی اور جب تو معنی حدیث پر واقف ہوجائے اور کسی حرام کو حلال نہ بنا دے اور کسی حلال کو حرام تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ نقل بالمعنی سماع میں جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیّر بالکل ہم معنی ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہدے کہ اسی کے مانند ہے یا شبیہ یا اشبہ ہے الفاظ　اور اکثر صحابہ رض کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود رض سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاعْدو رقت عَیْنَاہُ وَ انْتَفَخَت پھر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا مثل اس کے یا مانند و شبیہ اس کے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابوالدرداء رض کی عادت تھی کہ وہ جب حضرتؐ سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد نحوہٗ اور شبہہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک رض سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرتؐ سے کچھ روایت کی پھر گھبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
انتھی کذا فی التدریب

کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے محمد بن یسار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح
انہوں نے علاء بن حارث سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے کافی ہے تم کو ہماری روایت
معنی اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن
سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دس لفظوں مختلف سے کہ معنی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت
کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبداللہ انصاری نے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور
شعبی حدیثوں کو بالمعنی روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں
حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تھا۔ روایت کیا ہم سے علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے انہوں نے عاصم احول سے کہا
عاصم نے کہ کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے کہ آپ ایک بار حدیث بیان کرتے ہیں پھر اسی کو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہیں تو
انہوں نے کہا اختیار کرو تم سماع اول کو۔ روایت کی ہم سے جارود نے ان سے وکیع نے ان سے ربیع بن صبیح نے ان سے حسن نے
کہا حسن نے جب معنیٰ حدیث ثابت ہوئی تو کافی ہے یعنی تتبع الفاظ ضرور نہیں۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے عبداللہ بن
مبارک نے انہوں نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کے کہا سیف نے سنا میں نے مجاہد سے کہ حدیث میں تو چاہے تو کچھ گھٹائے
مگر بڑھا مت یعنی گھٹانے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی اسے بیان کر دے گا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کر سکتا ہے مگر
اپنی طرف سے بڑھانے میں تو بڑا نقصان ہے۔

مترجم اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز
ہے یعنی ایک ہی حدیث میں سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب ہیں محدثین کے بعضوں نے تو
اس کو مطلقاً منع کیا ہے بناءً علی منع الروایۃ بالمعنی اور بعضوں نے اس کو ناجائز کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنی ان کے نزدیک جائز
ہے مگر عدم جواز کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اس کے تمامہ بیان نہ کیا ہو اور
اگر ایک بار اس نے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کر دیا ہے تو روا ہے کہ پھر دوبارہ اس کا ایک ٹکڑا بیان کریں اور بعضوں نے مطلقاً
جائز رکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک
غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ جزء متروک کے ترک سے اختلال معنیٰ کا لازم آئے مثلاً
جزء متروک استثناء ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آئے تو حذف اس کا جائز
ہے اور جواز اس کا بدیہی ہے جیسے اس کے غلام میں عدم جواز ضروری ہے اور اسی طرح تقطیع حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے
محدثین کا باب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی التدریب انتہی ما قال المترجم۔

قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے ان سے زید بن حباب نے انہوں نے ایک مرد سے کہ کہا
اس نے کہ نکلے ہماری طرف سفیان ثوری اور کہا اگر میں تم سے کہوں جیسا میں نے سنا ہے بعینہ ویسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم
سچ نہ جانو حقیقت میں وہ اس کے معنی ہیں۔ روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنی
وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی سدباب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اٹھ جاتا اور تفاضل علماء کا حفظ و اتقان

اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہے اگرچہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا اور غلط سے نہیں بچے۔
روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابوزرعہ سے جو بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی پھر پوچھی میں نے ان سے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی انہوں نے سفیان سے اور نہ گھٹایا اس میں سے ایک حرف روایت کی ہم سے ابوحفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث تم سے زیادہ پوری کیوں نہیں ہوتی انہوں نے کہا اسلیے کہ وہ لکھتے تھے۔
روایت کی ہم سے عبدالجبار نے انہوں نے سفیان سے کہا کہ کہا مجھ سے عبدالملک بن عمیر نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں تو اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا ساوایت کی ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہیں سنی میرے کانوں نے کوئی بات کہ یاد نہ رکھا ہو اس کو میرے دل نے ساوایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہ کہا انہوں نے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے ساوایت کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ایوب سختیانی نے میں کسی کو اہل مدینہ سے علم حدیث میں بعد زہری کے یحییٰ ابن کثیر سے بڑھکر نہیں جانتا روایتہ کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہ کہا انہوں نے ابن عون حدیث بیان کرتے تھے پھر جب میں ان سے بروایت ایوب اس کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ایوب ہم سب سے زیادہ جاننے والے تھے محمد بن سیرین کی حدیث کو ساوایتہ کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا یحییٰ بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو انہوں نے کہا مسعر سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں۔
روایتہ کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے کہتے تھے شعبہ نے مجھ سے جس روایت میں خلاف کیا میں نے اس کو چھوڑ دیا یعنی شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا مجھ سے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی ساوایتہ کی ہم سے عبد حمید نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہیں لی میں نے کسی سے کہ نہ گیا ہوں میں اس کے پاس ایک بار سے زیادہ اور نہیں لیں ہم میں نے کسی سے دس حدیثیں کہ نہ گیا ہوں میں اس کی خدمت میں دس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے پچاس حدیثیں حاضر ہوا میں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے سو حدیثیں اس کے پاس گیا میں سو بار سے زیادہ مگر حیان کوفی بارقی سے میں نے یہ حدیثیں سنی تھیں اور پھر دوبارہ جو گیا میں ان کے پاس تو وہ انتقال کر چکے (قول المترجم) اور یہ نہایت قدردانی تھی حدیث کی انتہی۔
روایتہ کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن اسود سے انہوں نے ابن مہدی سے کہ سنا میں نے سفیان سے کہتے تھے کہ شعبہ امیرالمومنین ہیں حدیث کے۔
روایتہ کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہیں مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک ان کے برابر کوئی نہیں اور جب سفیان ان کا خلاف کرتے ہیں تو میں سفیان کے قول پر اعتماد

کرتا ہوں اور کہا میں نے یحییٰ سے کون ان دونوں میں طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو انہوں نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اس بارے میں اور کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلاں سے مروی ہے اور اس نے فلاں سے روایت کی ہے اور سفیان صاحب ابواب تھے روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ حافظہ رکھتے ہیں اور جب میں نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی اور سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہا سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے بے اور تے کی اور مانند اس کے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تھے مدینہ کے کہا کہ گزرے مالک بن انس ؓ ابی حازم پر اور وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور مکروہ جانا میں نے کہ لوں میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑے کھڑے۔

مترجم اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کی طرف جو اس کو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہیں اسی میں سے ہے بیٹھ کر سماع کرنا حدیث کا اس لیے کہ کھڑے ہونے میں بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کاملہ سماع پر نہیں ہوتی اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اس کی طلب میں اس لیے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کی جاتی ہے رضامندی اللہ کی اور نہ سیکھے اس کو مگر اس [illegible] پاپئے کوئی چیز دنیا کی نہ پائے گا وہ ہرگز بو جنت کی، اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کی یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ انہوں نے کہا ابوجعفر بن حمدان سے کہ میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا تم جانتے نہیں کہ صالحین کے ذکر[1] کے وقت رحمت اترتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابوجعفر نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سردار ہیں سب نیکوں کے اور ضرور ہے طلب توثیق اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل سجیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اس کی اور تحصیل میں اور غنیمت جاننا اس کے امکان کو، چنانچہ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حریص رہ اس کی طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنے ارجح شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً اور شہرۃً اور دیناً اور جب ان سے فارغ

---

[1] ذکر تو عبادت ہے زبان کی اس نیت سے تو عبادت غیر کی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت بھی شرک ہے بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرک چاہے تو بغیر اس لحاظ کے کہ اللہ تعالیٰ کے دین سیکھنے میں اس کی رضامندی ہے اور کسی نیت سے نہ چاہے بندہ کے نام اور کلام پڑھنے سے خوف ہے کہ اور عمل بھی ضائع ہوگا جب اس میں تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑھنا بڑا عبادت ہے ولذکر اللہ اکبر یہاں سے حکم ختم صحیح بخاری کا جو بلیات میں مروج ہے یا بعضے جو شمائل وقصائد کے وظیفہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہے بعضے بڑے مولویوں کی غرض۔ کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر، جیسے سجدہ رکوع طواف اعتکاف صوم عبادت ہیں اسی طرح نام وکلام پڑھنا ذکر سے بڑھ کر عبادت ہے اور سب عبادات خالص اللہ کے لیے چاہییں، مالک نے کہا اللہ سے سوال بغیر اس کے نام وصفات کے نہ چاہیے ۱۲
عبداللہ بن عبداللہ غزنوی رحمہم اللہ

ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہ اسانید عالیہ طلب کرے اور لقاء حفاظ اور ان کے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے
چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کی رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کے لیے مشہور ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت حضرت
خضرؑ کی طلب میں حصولِ علم کے لیے قرآن میں مذکور ہے۔ ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے
اصحاب حدیث کے سفر اور نہایت حرص علم کے باعث نہ ہو اس کے تساہل کے تحمل حدیث میں کہ متروک ہو جائیں اس سے بعض
شروط تحمل کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کی جو سنے اس پر کچھ عمل بھی کرے کہ یہ زکوٰۃ ہے ان
حدیثوں کی اور سبب ہے ان کے یاد رہنے کا۔
بشر حافی رح نے کہا ہے کہ اے اصحاب حدیث ادا کرو زکوٰۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث میں سے پانچ حدیث پر یعنی جیسے
دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دو سو حدیثوں سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں
نے کہا نہ لکھی میں نے کوئی حدیث کہ عمل نہ کیا اس پر یہاں تک کہ پہنچا مجھ کو کہ حجامت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو طیبہ نے اور عنایت کیا آپ
نے ان کو ایک دینار سو میں نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچھنے لگانا ہے اور ضرور
ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنے اس لیے کہ اس میں اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اس سے
منتفع ہونے کا چنانچہ مغیرہ سے مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہم نے
یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے تواضعوا لمن تعلّمون منه رواه البیهقی
مرفوعًا من حدیث ابی هریرة وضعّفه وقال الصحیح وقفه علی عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور اس کے رجحان
کا غیر پر اور طالب رہے اس کی رضا کا اور زیادہ طلب نہ کرے اس سے کہ تھکائے اس کو بلکہ قناعت کرے اس پر جتنا وہ
روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے کہ خیر خواہی اور بذل نصح کرے اس کے واسطے
اور جب فارغ ہو جائے تلمیذ اس کا اس کی روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنے سے اکمل کی طرف ہدایت کرے
تا کہ علم طلبہ کا کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس
شخص کے جو کم ہو نسب اور عمر وغیرہ میں اسلیے کہ مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا حیا کرنے والا نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ
پہ اور اعتنا کرے مہم ضروری کے ساتھ اور فخر و غرور نہ کرے استکثار پہ اور لکھے اور سماع کرے کتاب و خبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا
ارادہ نہ کرے۔ خلاصہ ما فی التدریب انتہی ما قال المترجم۔

قَالَ المؤلف روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کی روایت جو سعید
بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے قوم میں
کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالک رض بن انس سے اور مالک امام تھے حدیث میں، سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا
میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے کسی کو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ کسی نے پوچھا احمد بن
حنبل سے وکیع اور عبدالرحمٰن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہیں قلب میں اور عبدالرحمٰن امام ہیں، سنا میں نے محمد بن عمرو بن
نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے سنا میں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کھا سکتا ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں

کسی کو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبد الرحمن بن مہدی سے کہا ابو عیسیٰ نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہے اور بیان کیا ہم نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جائے اس سے منازل علماء اور تفاضل فضلاء پر کہ بعض ان میں بعض سے افضل تھے حفظ و اتقان میں اور جس میں کلام کیا ہے علماء نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اس کے سوا اور سبب سے اور اس کو اصطلاح محدثین میں جرح و تعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اس کی اور کتب مطولہ میں اس فن کی موجود ہے اور جزو اعظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے اسی سے حال قوت و ضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا، انتہی ما قال المترجم۔

کہا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اور قرأت عالم کے سامنے جب اس کو حفظ ہو جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اس کے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کی نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے چنانچہ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھا میں نے عطا بن ابی رباح کے آگے اور ان سے کہا کہ میں اس کو کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے اس کی عطا بن ابی رباح نے اور ساوایت کی ہم سے سوید بن نصر نے ان سے علی بن حسین نے ان سے ابی عصمہ نے انہوں نے یزید نحوی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لے کر ان کی کتابوں میں، سو ابن عباس پڑھنے لگے ان پر بہ تقدم و تاخیر اور کہا انہوں نے میں تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آ گیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا اقرار ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے اور ساوایت کی ہم سے سوید نے ان سے علی بن حسین بن واقد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھ سے روایت کر اس کو تو اسے جائز ہے کہ اس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس حدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھیں میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روا رکھتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے ان سے یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبد اللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جس میں حدثنی کہوں اس کو جان لو کہ میں نے اکیلے سنی ہے اور جس میں اَخْبَرَنَا کہوں اس کو جان لو کہ استاد پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جس میں اَخْبَرَنِی کہوں اسے جان لو کہ میں نے اکیلے استاد کے آگے پڑھی ہے اور سنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے کہ ان کے آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سو میں نے ان سے پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابو عیسیٰ نے اور جائز رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت کرے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے ان سے عمران بن حدیر نے ان سے ابو مجلز نے ان سے بشیر بن نہیک نے کہا انہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابو ہریرہؓ کی اور کہا میں نے ان سے کہ روایت کروں میں اسے آپ سے انہوں نے کہا ہاں!

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپ کی چند حدیثیں ہیں میں ان کو روایت کروں انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابو عیسیٰ نے اور محمد بن حسن معروف بمحبوب بن الحسن ہیں اور روایت کی ہے ان سے کئی ائمہ نے ۔ روایت کی ہم سے جارود بن معاذ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرو سے کہا عبید اللہ نے کہ آیا میں زہری کے پاس ایک کتاب لے کر اور میں نے کہا یہ آپ کی حدیثیں ہیں انہیں میں آپ سے روایت کروں انہوں نے کہا ہاں ، روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے انہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہیں سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر اور کہا کہ آپ کی حدیثیں ہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحییٰ نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون سا امر بہتر ہے یعنی قرأت یا اجازت اور کہا علی نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی حدیثوں کو جو وہ عطا خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو عطاء نے کہا ان کا اخبرنی کہنا کچھ نہیں اس لیے کہ عطاء نے ان کو فقط کتاب دیدی تھی ۔

مترجم یہاں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اخذِ روایت کے طریقے بیان کیے اور ان میں سے کئی طرق ذکر کیے ۔ اوّل یہ کہ شاگرد کتاب لے کر پڑھے اور استاد سنے حفظ سے یا اصل دیکھا جائے ، ثانی یہ کہ استاد کسی کو کتاب دے دے اور کہے کہ مجھ سے روایت کر یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا ، ثالث یہ کہ اجازت دے کوئی استاد کہ ہماری مرویات کو روایت کر ، رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لائے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ ان کی روایت کی اجازت دے ، خامس یہ کہ کتاب نہ لائے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثیں آپ کی میرے پاس ہیں اور شیخ اس کی اجازت دے ۔

اب سنو کہ صورتِ اول کو محدثین عرض کہتے ہیں اس لیے کہ قاری ما یقرأ کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑھے یا اور کوئی شاگرد پڑھے شیخ پر اور تو بھی سنتا ہو ، عرض قائل ہوئے ہیں جواز و صحت عرض کے اصحاب میں سے انس اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور تابعین سے ابن مسیب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز اور عطاء اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ائمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور ان کے سوا اور بہت سے محدثین محققین اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عرض اس کے برابر ہے جس کا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح ، سو اوّل یعنی مساوات مروی ہے مالک سے اور ان کے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اس کو رامہرمزی نے علی بن طالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ قرأت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اس سے اور ابن عباس کا کہ پڑھو تم مجھ سے کہ تمہارا پڑھنا میرے آگے ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابوبکر الصیرفی عن الشافعی۔

اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سے مروی ہے ابو حنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سے روایت کیا اس کو دار قطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنی راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے جمہور اہل مشرق سے اور تدریب میں اس کو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جس میں استاد کتاب دیدے محدثین مناولہ کہتے ہیں

اصل اس میں روایت بخاری ہے جس کو تعلیقاً کتاب العلم میں ایراد کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دیا اور کہا کہ فلاں مقام پر پہنچ کر اس کی لوگوں کو اطلاع دینا الحدیث) اور مناولہ دو قسم ہے ایک مقرون با جازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اس کی کئی صورتیں ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور باقی تین صورتیں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت کی لکھی ہیں اور اجازت کی نو صورتیں ہیں کہ بیان کیں ہم نے بعض ان میں سے ارشاد اہل توحید میں جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا.... فمن شاء فلیرجع الیہ۔

کہا ابوعیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور ضعیف کہا ہے اس کو کئی لوگوں نے چنانچہ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انھوں نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زہری نے کہا اللہ کی مار تجھ پر اے ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثیں لاتا ہے ہمارے پاس جس کی مہار اور لگام نہیں ہوتی یعنی سند معتمد علیہ نہیں ہوتی اور روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہیں عطاء بن ابی رباح کی مرسلات سے اس لیے کہ عطاء ہر قسم کی حدیثوں کو مرسلاً روایت کرتے تھے اور کہا اس نے کہا یحییٰ نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں عطاء کی مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مجاہد کی تمہارے نزدیک بہتر ہیں یا طاؤس کی انہوں نے کہا بہت قریب ہیں دونوں، کہا علی نے اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مرسلات ابی اسحاق کی نزدیک میرے لاشیٔ محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعمش اور تیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی اور مرسلات ابن عیینہ کی مثل ہوا کے ہیں یعنی غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعد کی مرسلات بھی ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مرسلات مالک کی انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نے لوگوں میں کسی کی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے روایت کی ہم سے سوار بن عبداللہ العنبری نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہ کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پائی ہم نے اس کی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے، کہا ابوعیسیٰ نے اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف اس لیے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ اس میں ائمہ ثقات نے اس کو غیر ثقہ سے لیا ہو اس لیے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر ان سے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہم سے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبدالعزیز عطار سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہم نے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے شعبی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حارث اعور نے اور وہ کذاب تھا یعنی رافضی۔

مترجم معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جس نے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رفض کی طرف اور خبیث رئیس تھا قدریہ کا جو مجوس ہیں اس امت کے۔

کہا مؤلف نے اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جو ان سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں یعنی ہزار حدیث سے زیادہ جو ان سے مروی تھیں چھوڑ دیں اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبدالرحمٰن بن

مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسیل سے۔

مترجم: مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کہے قال رسول اللہ اور حضرت کے اور اس کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جس میں دو راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہے اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں میں سے جماہیر محدثین کے نزدیک۔ اور اکثر فقہاء اور اصولیین کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہیں جو قرون ثلاثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اس لیے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائے کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسی کا انکار اس پر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اس پر انکار کیا ہے دوسری صدی تک۔

قال المؤلف روایت کی ہم سے ابو عبیدہ بن ابی السفر الکوفی نے ان سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کر مجھ سے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعودؓ سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تم سے کہوں عن عبداللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود ان سے سنی ہے اور جب کہوں قال عبداللہ تو میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اس کے ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے ضعیف کہا ابو الزبیر مکی کو اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا پھر لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے جو کہ حفظ و عدالت میں ان سے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبیداللہ العرزمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں، روایت کی ہم سے محمد بن عمرو بن نبہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہا میں نے چھوڑ دیتے ہو تم روایت عبدالملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت محمد بن عبیداللہ العرزمی سے انہوں نے کہا ہاں کہا ابو عیسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبدالملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا ان کو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس لیے کہ منفرد ہوئے وہ اسی حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبدالملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آدمی اپنے شفعہ کا مستحق ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے اگرچہ غائب ہو کہ راہ ان دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہے ان کو کئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابو الزبیر اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے، روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابرؓ بن عبداللہؓ کے پاس مذاکرہ کرتے آپس میں ان کی حدیثوں کا اور ابو الزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابو الزبیر نے عطاء مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبداللہ کے پاس تا کہ یاد رکھوں میں ان کے لیے حدیث کو روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنا میں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے ابو الزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بندکی کہا ابو عیسیٰ نے مراد اس سے یہ تھی کہ وہ اتقان و حفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبدالملک بن ابی سلیمان میزان تھے علم کے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک

کر دیا ان کو شعبہ نے اس حدیث کے سبب سے کہ روایت کی انہوں نے صدقہ کے باب میں یعنی حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال کرے لوگوں سے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ کام نکل جائے تو قیامت کے دن آئے گا کہ منہ اس کا چھلا ہوا ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہے اور اس کو سوال کی حاجت ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا انتہی، کہا علی نے کہا یحیٰی نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحیٰی ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحیٰی بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحیٰی بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق ہیں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اس کو روایت کرتا تو کہا ان سے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے۔

کہا ابو عیسیٰؒ نے اور جس حدیث کو ہم نے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد میں کوئی متہم بکذب نہ ہو اور حدیث شاذ بھی نہ ہو اور مروی ہو اور سند سے بھی مثل اس کے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہم نے اس میں حدیث غریب ہے، تو جاننا چاہیئے کہ محدثین حدیث کو جانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اس لیے کہ مروی نہیں ہوتیں مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کی جو مروی ہے ابو العشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا ذبح نہیں روا ہے مگر حلق اور لبہ میں سو فرمایا آپ نے اگر بھونک دے اسکی ران میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنے میں اور ابو العشراء کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوا اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماء کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے یعنی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اماموں میں سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہوتی وہ مگر اسی کی روایت سے پھر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے، جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے ولاء کے اور اس کے ہبہ سے اور نہیں معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگرچہ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اس میں یحیٰی بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو میں کھڑا ہو کر اس کے سر میں بوسہ لوں، کہا ابو عیسیٰؒ نے اور اکثر حدیثیں غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا

یعنی جو مسلمانوں سے ہو، اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبید اللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کی حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی کے پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کی اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جس کے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت، روایت کی ہم سے ابو کریب نے اور ہشام اور ابو السائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مومن کھاتا ہے ایک آنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابو موسیٰ کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت ہے ابو کریب کی ابو اسامہ سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس کا تو انہوں نے بھی یہی کہا یہ حدیث ہے ابو کریب کی جو مروی ہے ابو اسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو کریب کی روایت سے سو میں نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی ہے کہ سب ابو اسامہ سے راوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ روایت کی ہو یہ سوا ابو کریب کے اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذاکرہ میں یعنی بغیر روایت کرنے کے اور کسی بحث میں سنی۔ روایت کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شبابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دُبا اور مزفت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شعبہ سے روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے آپ نے منع فرمایا نبیذ بنانے سے دُبا اور مزفت میں اور حدیث شبابہ کی اس لیے غریب لکھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفۃ یعنی حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح تر ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ساتھ جائے جنازہ کے اور نماز پڑھے اس پر اس کو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کی جائے اس کے کام سے سو اس کو دو قیراط ہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ دو قیراط کتنے ہیں آپ نے فرمایا چھوٹا ان میں کا مثل احد کے ہے۔

روایت کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے انہوں نے مروان بن محمد سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی

کثیر سے انہوں نے ابو مزاحم سے کہ سُنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جائے جنازہ کے اس کو ایک قیراط ہے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے معنوں میں کہا عبداللہ نے اور خبر دی ہم کو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کی مجھ سے ابو سعید مولی المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سُنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا میں نے ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہے جس کو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھ سے بیان کی اور سُنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن سے۔

کہا ابو عیسیٰؒ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کی راہ سے یعنی سائب کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے۔ روایت کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے کہا انہوں نے سُنا میں نے انسؓ بن مالک سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ میں اونٹ کا زانو باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا بے زانو باندھے بھروسا کروں فرمایا آپ نے زانو باندھ اس کا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو انسؓ بن مالک کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن امیہ ضمری سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

اور ہم نے اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھی اس لیے کہ امید ہے اس سے نفع کی اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے کہ نفع دے اس کے مضمون سے اور اس کو ہماری نجات و فلاح کی حجت ٹھہرا دے اپنی رحمت سے اور اس کو وبال نہ ٹھہراوے ہمارے اوپر اپنی رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام و افضال کیے اور صلوٰۃ وسلام ہو جیو اس کا سید المرسلین امی پر اور ان کے اصحاب و آل پر اور کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسی کو تعریف ہے پوری اور نبی اور ان کے آل و اصحاب پر افضل صلوٰۃ اور ازکی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔

(الحمدللہ ترمذی شریف مع کتاب العلل ختم ہوئی)

کتبہ محبوب احمد خوشنویس